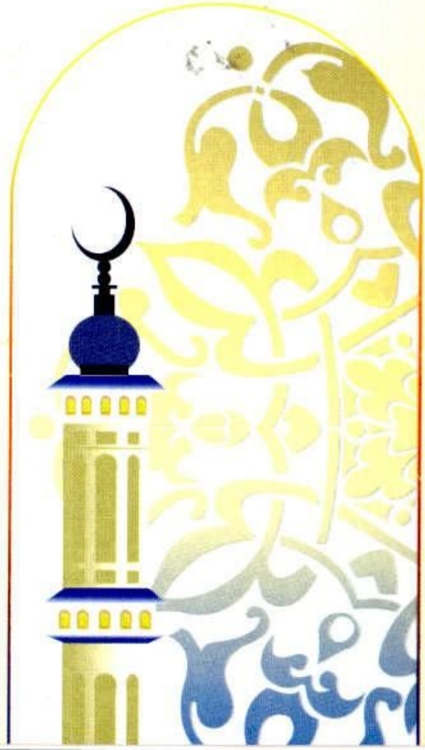
عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

اوّل

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خاں رحمۃ اللہ علیہ



مکتبۃ البشریٰ
کراچی - پاکستان

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلِّم

(حصّہ اوّل)

مؤلفہ

مولوی عبد الستار خاں

مکتبۃ البشریٰ
للطباعۃ والنشر

مکتبۃ البشریٰ
کراچی۔ پاکستان

کتاب کا نام : عربی کا معلّم (حصہ اوّل)

مؤلف : مولوی عبدالستار خاں

تعداد صفحات : ۱۲۸

قیمت برائے قارئین : -/۳۰

سن اشاعت : ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

ناشر : مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اُردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶ اُردو بازار لاہور 7223210-042-7124656

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی 051-5773341-5557926

دارالإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار پشاور 091-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلّم حصۂ اوّل جدید

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. وَاَلْهَمَنَا فَهْمَ قَوَاعِدَ اللِّسَانِ وَالتَّبْيِيْنِ. وَاَنْزَلَ لِهِدَايَتِنَا قُرْاٰنًا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ. وَعَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

امابعد! کمترین راقم الحروف کے پاس ہندوستان کے ہر گوشے سے جو سینکڑوں خطوط آئے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں بھی عربی زبان سیکھنے اور اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام قرآنِ حکیم سمجھ کر پڑھنے کا احساس بہت کچھ موجود ہے لیکن اقتضائے وقت کے مطابق طالبینِ عربی کے سامنے کوئی ابتدائی نصاب پیش نہیں کیا گیا جو ان کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتا۔

عربی تعلیم کا پرانا طریقہ اور نصاب تو حوصلہ شکن تھے ہی مگر جدید کتابیں بھی طلبہ کی حوصلہ افزائی سے قاصر رہیں۔

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ طالبِ عربی کی حوصلہ افزائی وہی نصاب کرسکتا ہے جس میں آسان قواعد کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی بھی تعلیم ہوتی جائے اور وہ بھی اس خوبی سے کہ قواعد سے زبان دانی میں مدد ملتی جائے اور زبان دانی کے ضمن میں قواعد ذہن نشین ہوتے چلے جائیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے اسباق کا انتخاب اور ان کی ترتیب کوئی معمولی کام نہیں ہے، یہ تو محض اُس قادرِ مطلق کا فضل ہے جس نے اس

عاجز بندے سے اتنا بڑا کام لیا۔ ذٰلك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء ورنہ من آنم کہ من دانم۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ کتاب جہاں جہاں پڑھی گئی یا پڑھائی گئی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ بہتیر شائقین عربی نے لکھا ہے کہ ہم بارہا کوشش کر کے مایوس ہو چکے تھے۔ اگر آپ کی کتاب ہمیں نہ ملتی تو شاید ہم کبھی بھی عربی حاصل نہ کر سکتے۔

اب یہ کتاب چوتھی دفعہ چھپی ہے۔ پہلے تو اس کتاب کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اب اسے چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تا کہ ہائی اسکولوں میں چوتھی جماعت سے میٹرک کلاس تک کے لیے ایک معقول نصاب ہو جائے۔

سابق ایڈیشن کے ناظرین اس ایڈیشن میں بعض اسباق اپنی قدیم جگہ پر نہ پا کر پریشان نہ ہوں، اسباق سب آ جائیں گے مگر خاص مصلحت کی بنا پر ان میں تقدیم و تاخیر کرنی پڑی ہے۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں پہلا حصّہ ہے۔ اسباق تو سابق کی نسبت کم کر دیئے ہیں مگر مشقیں اور تمرینات اس قدر بڑھا دی گئی ہیں کہ ایک حد تک عربی ریڈر کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اس کتاب کی مطابقت کا لحاظ رکھتے ہوئے قرأت کا ایک سلسلہ بھی پیش کر دیا جائے گا جو اب تک زیر تالیف ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ.

اس حصّہ میں صرف پندرہ سبق ہیں۔ مگر آپ تعجب سے دیکھیں گے کہ اتنے ہی اسباق کے ذریعے عربی کتنی کافی مقدار میں سکھلا دی گئی ہے اور کس خوبی سے اعراب سمجھنے

ترکیب پہچاننے اور عربی سے اُردو اور اُردو سے عربی بنانے کی اتنی تعلیم دی گئی ہے کہ مروّجہ صرف ونحو کی متعدد کتابیں پڑھانے سے بھی یہ بات حاصل نہ ہوتی۔

اس کتاب کے ہر حصّے کی کلید بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے سینکڑوں شائقین نے بطور خود عربی پر عبور حاصل کرلیا ہے۔

خانگی طور پر تو ایک شائق طالب علم یہ حصّہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں پڑھ سکتا ہے مگر ہائی اسکولوں میں چونکہ متعدد مضامین یاد کرنے ہوتے ہیں اس لیے چوتھی جماعت کے لیے اسے ایک سال کا کورس بنا دینا بہت ہی موزوں ہوگا۔ البتہ عربی مدارس میں جہاں عربی ہی عربی پڑھائی جاتی ہے ایک سال میں اس کتاب کے چاروں حصّے بآسانی پڑھا سکتے ہیں۔

بہر حال یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر صوبے کی ٹیکسٹ بک کمیٹیاں اور وہ محترم حضرات جن کے اختیار میں کسی مدرسہ کی درس وتدریس وانتخاب کتبِ درسیہ کی زمام ہے اور ہر ممکن تعلیمی سہولت کی بہم رسانی جن کے فرائض ہے اس کتاب کو درس میں شامل فرما کر عزیز طلبہ کی مشکلات کو دور کریں اور عند اللہ ماجور وعند النّاس مشکور ہوں۔

ہندوستان کے ہر صوبے کے علمائے کرام، معتمد جرائد ورسائل اور شیدایانِ عربی نے اس کتاب کی نسبت جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یہی ہے کہ تسہیل عربی کے لیے جس قدر کوششیں کی گئی ہیں اُن سب میں یہ کوشش زیادہ کامیاب ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے سرکاری وغیر سرکاری مدارس میں داخلِ نصاب کردیا جائے تاکہ عربی کی تعلیم زیادہ آسان ہوجائے۔

یہ ناچیز ان تمام حضرات کی قدر شناسی اور ان کے مفید مشوروں کا شکر گذار ہے۔
جَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَيْرَ الْجَزَاءِ.

ان میں سے چند بزرگوں کی قیمتی آراء اگلے صفحات میں درج کی جاتی ہیں تا کہ طالبینِ عربی کی ترغیب کا موجب ہو اور دیگر حضرات کو اس کتاب کی خوبیاں سمجھنے میں زیادہ وقت نہ ضائع کرنا پڑے۔

خادم الطلبة
عبدالستار خان
بھنڈی بازار۔ بمبئی نمبر ۳
محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

علماءِ کرام، پروفیسرانِ عربی، معتمد جرائد

اور

شیدایانِ عربی کے تبصرے

ا۔ حضرۃ العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس موضوع میں شاید ہی کوئی کتاب اس سے بہتر لکھی گئی ہو۔ طالبین عربی پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔

۲۔ حضرۃ العلامہ مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، استاذ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد:

جزاک اللہ بڑا کام کیا ہے۔ مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ نے میری گردن سے ایک بوجھ اُتارا۔

۳۔ حضرۃ العلامہ مولانا خواجہ عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ، سابق پروفیسر جامعۂ ملّیہ دہلی:

تجربہ کے طور پر طلباء کو پہلا حصّہ پڑھایا۔ میں نے اب تک اس موضوع پر جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان سب میں اس کتاب کو آسان وسہل تر پایا۔

۴۔ الاستاذ سیّد ابوالاعلیٰ مودودی، مدیر ترجمان القرآن لاہور:

لغتِ عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق پر بیان کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے۔

۵۔ الادیب اللّبیب مولانا مولوی محمد ناظم ندویرحمۃ اللہ علیہ، **استاذ ادب دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ:**

ہندوستان میں عربی زبان کو سہل طریقہ پر کم از کم مدت میں حاصل کرنے کے لیے متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جو جامعیت کے ساتھ وقت کی ضرورت کو پورا کر سکے نظر سے نہیں گذری۔ مولانا عبدالستار خان، ہندوستانی طلبہ اور معلّمین کے شکریہ و امتنان کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ایک بہت مفید، سہل اور جامع کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کردی...... ذاتی تجربہ سے ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے اور اس قابل ہے کہ عربی مدارس اور انگریزی اسکولوں میں داخل کی جائے تاکہ طلبہ کم از کم مدّت میں زبان کو سیکھ لیں۔

۶۔ حضرۃ العلامہ مولانا عبدالقدیر صدیقی، استاذ جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد:

اگر اس کتاب کو امتحان وسطانیہ میں رکھیں تو نہایت مناسب ہوگی۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے بہتر ہے۔

۷۔ حضرۃ العلامہ مولانا محمد عبدالواسع استاذ، جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد:

مجھے مولوی عبدالقدیر صاحب کی رائے سے کامل اتفاق ہے۔

۸۔ علامہ شیخ عبدالقادر، (ایم۔اے)، سابق پروفیسر ایلفنسٹن کالج، بمبئی:

کامیاب کوشش ہے۔ اگر یہ کتاب عربی کے ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو نسبتاً زیادہ مفید ہوگی۔

۹۔ حضرت الاستاذ مولانا غلام احمد، صدر مدرس مدرسۂ عربیہ جامع مسجد بمبئی:

ہم نے اپنے مدرسہ کے نصاب میں یہ کتاب داخل کر لی ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

۱۰۔ جناب غلام علی صاحب، وکیل ہائی کورٹ، بمبئی:

عربی گراموں میں ایسی سہل اور دلچسپ کتاب نہیں دیکھی گئی۔ میرے بچے اس کو بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

۱۱۔ نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن شروانی، سابق صدر الصدور حیدر آباد:

میں نے کتاب عربی کا معلّم کا مطالعہ کیا۔ اپنی پیشرو کتابوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

۱۲۔ جناب مولوی لطف الرحمٰن سابق اتالیق صاحبزادگان پائگان حیدر آباد:

عربی کو سہل التحصیل کرنے میں جو کامیابی آپ کو ہوئی ہے وہ کسی کو بلکہ کسی یورپین مستشرق کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ یہ کتاب محض خشک گرامر نہیں ہے بلکہ ایک عمدہ گرامر اور علم ادب کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

۱۳۔ جناب مولوی سید محمد صاحب، یحیٰی پور، الہ آباد:

اس میں شک نہیں کہ یہ تصنیف آپ کی یادگار ہو کر رہے گی اور آخرت میں ثوابِ عظیم کا باعث۔

۱۴۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ہیڈ مولوی پرجیت ہائی اسکول سلطان پور لودی:

پنجاب، یوپی وغیرہ میں جو کتاب ملتی ہیں اور میرٹھ سے کتاب کلامِ عربی آئی ہے۔

آپ کی کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔

۱۵۔ مولانا مولوی محمد صدیق کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ:

خاکسار کے پاس اس قسم کی متعدد کتابیں موجود ہیں مثلاً روضۃ الادب، کلامِ عربی وغیرہ لیکن میزان سے کافیہ تک کا خلاصہ جس خوبی سے آپ نے درج فرمایا ہے وہ کتبِ مذکورہ میں نہیں ہے۔

۱۶۔ جناب مولوی سعید الدین خان، ہیڈ مولوی ہائی اسکول شہرایذ ور:

واقعی عربی آسان ہوگئی۔ آپ کی محنت قابلِ داد ہے۔

۱۷۔ اخبار زمیندار، لاہور:

ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فاضل مؤلف کو اپنے مقصد میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے ہماری رائے میں یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام سرکاری وغیر سرکاری مدارس جن میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہو اپنے نصاب میں داخل کرلیں، ہم پنجاب کی ٹیکسٹ بک کمیٹی سے خصوصاً سفارش کرتے ہیں کہ طلبہ کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دے۔

۱۸۔ اخبار الجمعیۃ، دہلی:

''عربی کا معلّم'' واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔ کاش کہ مدارسِ عربیہ کے مہتمم اس کو داخلِ نصاب کرلیں۔

۱۹۔ رسالہ ادبی دنیا، دہلی:

جدید طرز پر زبان عربی کی تسہیل کے لیے اب تک کتابیں تو بہت لکھی جا چکی ہیں جو تقریباً سب میری نظر سے گذری ہیں لیکن عربی جیسی ادق زبان کو جتنا سہل مولوی

عبدالستار خان نے کر دیا ہے اس کی نظیر دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتی۔

۲۰۔ اخبار زمزم، لاہور:

تعلیم و تفہیم کا ایسا انداز رکھا گیا ہے کہ ذہن پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا اور جانی بوجھی چیز کی طرح ہر بات ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عربی زبان کو مروّج کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی سلسلہ نہیں ہو سکتا۔

اشارات

۱۔ مثال دیتے وقت لفظ ''مثلاً'' کے عوض صرف دو نقطے لکھ دئے جائیں گے، اس طرح '':''

۲۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج۔) سے اشارہ کیا جائے گا۔

۳۔ کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لیے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائے گا، مثلاً (سبق ۵-۲) سے یہ مطلب ہے کہ فلاں مضمون پانچویں سبق کے دوسرے فقرہ میں تلاش کرو۔

۴۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دیئے گئے ہیں اُن حروف سے اُن افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

ہدایات

۱۔ جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں۔

۲۔ ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کر کے جانچیں۔

۳۔ انگریزی خوانوں کے لیے صَرف ونَحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائٹل کے

اندرونی حصّے میں لکھ دیا گیا ہے، بوقتِ ضرورت اس سے فائدہ اٹھائیں۔

۴۔ بعض باتیں جلدی سمجھ میں نہیں آتیں۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو۔ کسی سے حل کروالو یا ہمت سے قدم آگے اٹھاؤ۔ عجیب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آجائیں۔

التماس:

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اِس کتاب کا خوب مطالعہ کر کے مواضیع مسائل پر حاوی ہوجائیں تاکہ اثنائے تعلیم میں طالب علم کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں۔ نیز یہ گذارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر، نحو میر وغیرہ کتبِ درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹوانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا رہے اور ہر مثال میں ان کا تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہوجائیں گے۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہوجائیں گے تعلیم کی بڑی خوبی یہی ہے۔ مناسب ہو تو اس کتاب کو دوبار پڑھائیں۔ پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ۔

اصطلاحات

۱۔حَرَكَة: جیسے: زبر (ـَ) زیر (ـِ) اور پیش (ـُ) ان میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں اور اکٹھا تینوں کو "حَرَكَاتِ ثَلٰثَة" کہتے ہیں۔

۲۔مُتَحَرِّك: حرکت والے حرف کو "مُتَحَرِّك" کہتے ہیں۔

۳۔سُكُون: جزم (ـْ) کو کہتے ہیں۔

۴۔فَتْحَة یا نَصب: زبر (ـَ) کو کہتے ہیں۔

۵۔كَسْرَة یا جَرّ: زیر (ـِ) کو کہتے ہیں۔

۶۔ضَمَّة یا رَفع: پیش (ـُ) کو کہتے ہیں۔

۷۔تَنْوِین: دوزبر (ـً)، دوزیر (ـٍ)، دوپیش (ـٌ) ان میں سے ہر ایک کو "تنوین" کہتے ہیں۔

۸۔نُوْنُ التَّنْوِیْن: دوزبر، دوزیر یا دوپیش کے تلفظ میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اُسے "نون تنوین" کہتے ہیں جیسے: (اً—اَنْ) (اٍ—اِنْ) (اٌ—اُنْ).

۹۔مَفْتُوح: وہ حرف جس پر زبر ہو، جیسے: كَتِفٌ میں (ك)۔

۱۰۔مَكْسُوْر: وہ حرف جس کے نیچے زیر ہو، جیسے: كَتِفٌ میں (ت)۔

۱۱۔مَضْمُوْم: وہ حرف جس پر پیش ہو، جیسے: كَتِفٌ میں (ف)۔

۱۲۔سَاکِنْ یا مَجْزُوْم: وہ حرف جس پر جزم ہو، جیسے: وَرْدٌ میں (ر)۔

۱۳۔مُشَدَّدْ: وہ حرف جس پر تشدید (ـّ) ہو، جیسے: مُحَمَّدٌ میں دوسرا (میم)۔

۱۴۔تعْرِیْف: کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا۔

۱۵۔تنْکِیْر: کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا۔

۱۶۔لَامُ التَّعْرِیْف: "اَلْ" جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے، جیسے: اَلْکِتَابُ میں "اَلْ".

۱۷۔مُعَرَّف بِاللَّام: وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو، جیسے: اَلْکِتَابُ.

۱۸۔وَحْدَت: کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت
اس اسم کو "واحد" یا "مفرد" کہیں گے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

۱۹۔تَثْـنِیَة: کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں، جیسے:
رَجُلَانِ (دو مرد) اس صورت میں اس اسم کو "مثنّٰی" یا "تثنیہ" کہتے ہیں۔

۲۰۔جَمْع: کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں جیسے:
رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو "جمع" یا "مجموع" کہتے ہیں۔

۲۱۔اسم جمع: وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مفرد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے، جیسے:
قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ، جماعت)۔

۲۲۔تذکیر: کسی اسم کو مذکر بنانا یا کسی اسم کا مذکر ہونا۔

۲۳۔تانیث: کسی اسم کو مؤنث بنانا یا کسی اسم کا مؤنث ہونا۔

۲۴۔حروفِ تھجّي: الف، با کے کل حروف کو حروف تہجی کہتے ہیں۔

۲۵۔حروفِ علّت: ا، و، ي، حروف علت ہیں۔

۲۶۔حروف صحیح: حروفِ علت کے سوا بقیہ حروفِ تہجی کو حروفِ صحیح کہتے ہیں۔

۲۷۔هَمْزَة: ایک ہمزہ (ء) تو وہی ہے جو حروفِ تہجی کا ایک حرف ہے۔ دوسرا وہ الف جو متحرک ہو، جیسے: (اَ—اِ—اُ) یا جزم والا ہو، جیسے: (رَاْسٌ میں الف) ہمزہ کہلاتا ہے۔ ہاں جزم والے الف پر اکثر اور متحرک پر بعض اوقات حرفِ ہمزہ (ء) بھی لکھتے ہیں، جیسے: رَأْسٌ اور أَمَرَ.

۲۸۔هَمْزَةُ الْوَصْل: کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جائے، جیسے: اَلْكِتَابُ کا ہمزہ وَرَقُ الْكِتَابِ میں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عربی کا معلّم حصّۂ اوّل

اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ

کلمہ اور اُس کی قسمیں:

تم نے اردو یا فارسی کی صرف ونحو میں کلمہ اور اس کے اقسام کا بیان تو پڑھ ہی لیا ہوگا انہی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں۔

ا۔ بامعنی لفظ کو کَلِمَة کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے: اِسْم، فِعْل اور حَرْف.

اِسْم: یہ وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے، جیسے: رَجُلٌ (مرد)، حَامِدٌ (خاص نام) ضَرْبٌ (مارنا)، طَيِّبٌ (اچھا)، هُوَ (وہ)، اَنَا (میں)۔

فِعْل: یہ وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے، جیسے: ضَرَبَ (اُس نے مارا)، ذَهَبَ (وہ گیا) يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)۔ (نوٹ: اگر کام کا کرنا سمجھا جائے مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہوگا، جیسے: ضَرْبٌ یعنی مارنا، اسم ہے)۔

حَرْف: یہ وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں، جیسے: مِنْ (سے)، عَلٰی (پر)، فِيْ (میں)، اِلٰی (تک، طرف)، ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَی الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا)۔

اِسم کی قسمیں:

۲۔ اِسم دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) نَكِرَة (۲) مَعْرِفَة۔

نَكِرَة: یہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے، جیسے: رَجُلٌ (مرد)، اس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں۔ طَيِّبٌ (اچھا)، اس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَيِّبٌ کہہ سکتے ہیں۔

مَعْرِفَة: یہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے، جیسے: زَيْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے)، مَكَّةُ (ایک خاص شہر کا نام ہے)، اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

اسم معرفہ کی قسمیں:

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ اسم عَلَم، جیسے: زَيْدٌ، حَامِدٌ، وغیرہ۔

۲۔ اسم ضمیر، جیسے: هُوَ (وہ)، اَنْتَ (تو)، اَنَا (میں)، وغیرہ۔

۳۔ اسم اشارہ، جیسے: هٰذَا (یہ)، ذَاكَ (وہ)، وغیرہ۔

۴۔ اسم موصول، جیسے: اَلَّذِيْ (جو ایک مرد)، اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)۔

۵۔ وہ اسم جو مُنَادٰی ہو، جیسے: يَارَجُلُ (اے مرد)، يَاوَلَدُ (اے لڑکے)۔

۶۔ وہ اسم جو مُعَرَّف بِاللّام ہو (یعنی جس پر الف لام داخل ہو)، جیسے: اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا)، اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

۷۔ وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے:
كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)، كِتَابُ هٰذَا (اس کی کتاب)، كِتَابُ الرَّجُلِ (مخصوص مرد کی کتاب)۔

تنبیہ: ان مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۴۔ اقسامِ مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔ اُن کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں۔

ا۔ اسم ذات: یہ وہ اسم ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہو، جیسے:
اِنْسَانٌ (آدمی)، فَرَسٌ (گھوڑا)، حَجَرٌ (پتھر)۔

۲۔ اسم صفت: یہ وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے، جیسے: حَسَنٌ (خوبصورت)، قَبِيْحٌ (بدصورت)۔

الدَّرْسُ الثَّانِي

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

۱۔ عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دو زبر، دو زیر یا دو پیش) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں اس تنوین کو حرفِ تنکیر[۱] سمجھا جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ ''کوئی ایک'' یا ''ایک'' یا ''کچھ'' کیا جاتا ہے، جیسے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد)، مَاءٌ (کچھ پانی)۔ مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ: بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے، جیسے: مُحَمَّدٌ، عَمْرٌو، زَيْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرفِ تنکیر نہ سمجھیں۔

۲۔ ''اَلْ'' عربی کا حرفِ تعریف[۲] ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّف بِاللّام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ ہے۔

۳۔ تنوین والے لفظ پر ''اَلْ'' داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہیں۔

۴۔ معرف باللام کے ماقبل کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیے۔

---

[۱] جیسا کہ انگریزی میں A ہے۔ [۲] جیسے انگریزی میں The ہے۔

اس وقت اَلْ کا ہمزہ جسے ''هَمْزَةُ الْوَصْل'' (ا، و، ي) کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائیگا، جیسے: بَابُ الْبَيْتِ (گھر کا دروازہ) یہاں ''بَابُ اَلْبَيْتِ'' پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ: لام تعریف سے پہلے حرفِ ساکن ہو تو ساکن کو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے، جیسے: عَنْ کو ''عَنِ الْبَيْتِ'' (گھر سے) اور مِنْ کو ''مِنَ الْبَيْتِ'' (گھر سے) پڑھیں گے۔

۵۔ جب تنوین والا لفظ معرف باللّام کے ماقبل ہو تو نون تنوین کو کسرہ (ـِ) دے کر لام کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے، جیسے: زَيْدٌ (زَيْدُنْ) کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَيْدُنِ الْعَالِمُ (علم والا زید)۔

تنبیہ: اِبْنٌ (لڑکا)، اِبْنَةٌ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی ہمزۃ الوصل ہے، جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے، جیسے: هُوَ ابْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے)، هٰذَا اِسْمٌ (یہ ایک نام ہے)، زَيْدُنِ ابْنٌ (زید ایک لڑکا ہے)، حَامِدُنِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے)۔

اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ داخل ہو تو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر بْ اور سْ میں ملا کر پڑھو، جیسے: اَلْاِبْنُ کو اَلِابْنُ (اَلِبْنُ)، اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (اَلِسْمُ) پڑھنا چاہیے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مُدغم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ کے وقت لام کے بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے، جیسے:

اَلشَّمْسُ (سورج)، اَلرَّجُلُ وغیرہ۔ حروف شمسیہ یہ ہیں: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن. ان کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اونٹ)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ: ذیل کے اسموں پر حرفِ تعریف لگا کر بھی تلفظ کریں۔

اِنْسَانٌ	آدمی	بَیْتٌ	گھر	تَمْرٌ	کھجور
ثَمَرٌ	پھل	جَاهِلٌ	جاہل، بے علم	حَسَنٌ	اچھا، خوبصورت
خُبْزٌ	روٹی	دَرْسٌ	سبق	ذَنْبٌ	گناہ
رَسُوْلٌ	پیغمبر	زَکٰوةٌ	زکوٰۃ	سَهْلٌ	آسان
شَيْءٌ	چیز	صَلٰوةٌ	نماز	ضَوْءٌ	روشنی، چمک
طَیِّبٌ	اچھا، پاک	ظَالِمٌ	ظلم کرنے والا	عَادِلٌ	انصاف کرنے والا
غَفُوْرٌ	بڑا بخشنے والا	فَاسِقٌ	بدکار	قَبِیْحٌ	بُرا، بدصورت
کَرِیْمٌ	بزرگ، سخی	لَبَنٌ	دودھ	مَاءٌ	پانی
نَهَارٌ	دن	وَلَدٌ	لڑکا	هِرٌّ	بلاّ
یَوْمٌ	دن	وَ	اور	اَوْ	یا

مشق نمبر ۱

تنبیہ: بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت

نہ پڑھو، جیسے: اَلْبَیْتُ کو اَلْبَیْت، اَلزَّکٰوۃُ کو اَلزَّکٰوۃ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھہرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کرلیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر، جیسے: خُبْزٌ وَلَبَنْ.

سلسلۂ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو

١. اَلْبَیْتُ. ٢. اَلثَّمَرُ. ٣. اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ.

٤. خُبْزٌ وَلَبَنٌ. ٥. صَالِحٌ اَوْ فَاسِقٌ. ٦. اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِیْحُ.

٧. اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ. ٨. اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ. ٩. جَاهِلٌ وَعَالِمٌ.

١٠. اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ ١١. دَرْسٌ وَكِتَابٌ. ١٢. اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ.

١٣. جَمَلٌ وَ فَرَسٌ.

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ: ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ ''کوئی'' یا ''ایک'' یا ''کچھ'' نہ لگا ہو تو اس کے ترجمے میں حرفِ تعریف لگاؤ۔

۱۔ کوئی ایک گھوڑا۔ ۲۔ کوئی ایک آدمی۔

۳۔ ایک مرد اور ایک گھوڑا۔ ۴۔ کچھ روٹی اور کچھ پانی۔

۵۔ ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر۔ ۶۔ نماز اور عالم۔

۷۔ نیک یا بد۔ (اچھا یا برا) ۸۔ آدمی یا گھوڑا۔

۹۔ دودھ اور روٹی۔ ۱۰۔ایک انسان اور ایک گھوڑا۔

۱۱۔ بدصورت اور خوبصورت۔ ۱۲۔ایک بِلاّ اور ایک لڑکا۔

۱۳۔ چاند اور سورج۔ ۱۴۔اونٹ یا گھوڑا۔

سوالات نمبر ۱

۱۔کلمہ کی تعریف کرو۔

۲۔کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

۳۔اسم اور فعل میں بڑا فرق کیا ہے؟

۴۔زمانے کتنے ہیں؟

۵۔الفاظ ذیل میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو:

هُوَ مِنْ ضَرَبَ يَذْهَبُ

بَلَدٌ (شہر) اَلْفَرَسُ اِلٰى سَمْعٌ (سننا)

۶۔اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

۷۔اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

۸۔ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو:

زَيْدٌ مَكَّةُ بَلَدٌ رَجُلٌ

اَلطَّيِّبُ نَحْنُ (ہم) اَلْفَرَسُ حَسَنٌ

قَبِيْحٌ هٰذَا.

۹۔ مذکورہ الفاظ میں کون کونسی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں؟

۱۰۔ اَلْ کے "اَ" کو کیا کہتے ہیں؟

۱۱۔ ھُوَ کو اَلْوَلَدُ، اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

۱۲۔ اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہو تو کس طرح پڑھیں گے؟

۱۳۔ نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

۱۴۔ تنوین والا لفظ معرف باللّام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے؟

۱۵۔ حروفِ قمریہ کون سے ہیں اور حروفِ شمسیہ کون سے؟

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکّبات

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلّق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو ''مُرَکَّب.''

۲۔ مرکب دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) ناقص اور (۲) تامّ۔

(۱) مرکّبِ ناقص: یہ وہ ہے جس کے سننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی حکم سمجھا جائے نہ خواہش بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو، جیسے: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) اور کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

(۲) مرکّبِ تام: یہ وہ ہے جس کے سننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آ جائے، جیسے: اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ خُذِ الْكِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا۔ رَبِّ ارْزُقْنِي (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔ مرکب تام کو ''جملہ'' یا ''کلام'' بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مرکب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے: توصیفی، اضافی، عددی وغیرہ جن میں سے مرکب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مرکباتِ ناقصہ نیز جملے کا بیان آئندہ ہوگا۔

مُرَكَّبِ تَوْصِيفِي:

۴۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مرکب توصیفی ہے، جیسے:

رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک)۔ دیکھیں اِس مثال میں لفظ صَالِح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت بتا تا ہے۔

۵۔ مرکب توصیفی میں پہلا جزء اسمِ ذات (جاندار اور بے جان چیزوں کی ذات کا نام) ہوتا ہے اور دوسرا اسمِ صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں "رَجُل" اسمِ ذات ہے اور "صَالِح" اسمِ صفت۔

۶۔ مرکب توصیفی میں پہلے جزء کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں "رَجُلٌ" موصوف ہے اور "صَالِحٌ" صفت ہے۔

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ، جیسے: رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزء نکرہ ہیں۔ "اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ" دونوں جزء معرفہ ہیں۔

۸۔ جو اعرابی[۱] حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

۹۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزء ہوا کرتے ہیں۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲

بُسْتَانٌ	باغ	كَبِيْرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر، دریا	عَمِيْقٌ	گہرا
بِطِّيْخٌ	تربوز، خربوزہ	رَدِيْءٌ	نکمّا
تُفَّاحٌ	سیب	جَيِّدٌ	عمدہ

[۱] اس کی تفصیل سبق ۱۰ میں آئے گی۔

رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	بڑا راستہ، شاہراہ	عَرِيْضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل، حویلی	مَشِيْدٌ	مضبوط
مَحَلٌّ	جگہ	نَظِيْفٌ	ستھرا
مَسْجِدٌ	مسجد	وَسِيْعٌ	کشادہ
مَلِكٌ	بادشاہ	عَظِيْمٌ	بزرگی والا، بڑا، شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ یا مِلْحٌ	کھارا، نمکین
قَلَمٌ	قلم	صَغِيْرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	أَحْمَرُ (بغیر تنوین کے)	سرخ

تنبیہ: اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کر سکتے ہو۔

مشق نمبر۲

۱ . اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ. ۲ . اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ.

۳ . قَصْرٌ عَظِيْمٌ. ٤ . اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ.

۵ . بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ. ٦ . تَمْرٌ حُلْوٌ.

۷ . اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ. ۸ . مَلِكٌ صَالِحٌ.

۹ . اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ. ۱۰ . شَيْءٌ طَيِّبٌ.

١١ . اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ. ١٢ . مُحَمَّدُ نِ الرَّسُوْلُ.

١٣ . رَبٌّ غَفُوْرٌ. ١٤ . ذَنْبٌ عَظِيْمٌ.

١٥ . رَجُلٌ قَبِيْحٌ. ١٦ . اَلْجُبْنُ الرَّدِيْءُ.

١٧ . خُبْزٌ جَيِّدٌ وَتَمْرٌ حُلْوٌ ١٨ . تُفَّاحٌ أَحْمَرُ.

١٩ . اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْكَرِيْمُ ٢٠ . اَلْبِطِّيْخُ الْحُلْوُ.

٢١ . اَلْوَرْدُ الْأَحْمَرُ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ مضبوط مکان۔ ۲۔ چھوٹا گھر۔

۳۔ بدصورت مرد۔ ۴۔ چوڑا راستہ۔

۵۔ میٹھا دودھ۔ ۶۔ شاندار محل۔

۷۔ آسان سبق۔ ۸۔ ایک میٹھا پھل۔

۹۔ چھوٹی جگہ۔ ۱۰۔ عمدہ گھوڑا۔

۱۱۔ کشادہ گھر۔ ۱۲۔ کوئی ایک نیک مرد۔

۱۳۔ ایک خوبصورت پھول۔ ۱۴۔ ایک خوبصورت گھوڑا۔

۱۵۔ انصاف کرنے والا بادشاہ۔ ۱۶۔ عمدہ روٹی یا اچھا دودھ۔

۱۷۔ ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا۔ ۱۸۔ بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ

تذکیروتانیث[1]

۱۔ جنس کے اعتبار سے اسم دوقسم کا ہوتا ہے: ۱۔ مُذَکَّر، ۲۔ مُؤَنَّث، جیسے: اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے، اِبْنَةٌ (بیٹی) مؤنث ہے۔

۲۔ اسم مذکر کے آخر میں ''ۃ'' (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہوجاتا ہے جیسا کہ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ ہوگیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ، مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَةٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ۔ (اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے لیکن اسم ذات میں بہت کم)۔

۳۔ بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (یٰ) یا الف ممدودہ (۔اء) تانیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنٰی (بہت خوبصورت عورت)، زَهْرَاءُ (آب وتاب والی)۔ (نوٹ: فقرہ ۲ اور ۳ کے مؤنث قیاسی کہلاتے ہیں)۔

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے: (نوٹ: ایسے مؤنث سماعی کہلاتے ہیں):

(الف) جو اسم کسی عورت (مؤنث) پر بولا جائے، جیسے: اُمٌّ (ماں)، عَرُوْسٌ (دلہن)، هِنْدٌ (ایک عورت کا نام، ہندوستان)۔

---

[1] دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲ و ۲۳۔

(ب) ملکوں کے نام، جیسے: مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ ملکِ مصر)، اَلشَّامُ (ملکِ شام)، اَلرُّوْمُ (ملکِ روم)۔

(ج) اُن اعضاء کے نام جو جفت جفت ہیں، جیسے: یَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پاؤں)، اُذُنٌ (کان)، عَیْنٌ (آنکھ)۔

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہلِ عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں[1]۔ جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں:

أَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِیْحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوْقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں ''ۃ'' ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر کے جیسا ہوتا ہے اس لیے کہ وہ مردوں پر بولے جاتے ہیں، جیسے: طَرَفَةُ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِیْفَةٌ (مسلمانوں کا بادشاہ)، عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)۔

۶۔ یاد رکھیں جس طرح اعراب اور تعریف و تنکیر میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اُسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابق ہوتی ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

بَلْدَةٌ	شہر	اَلْحَکِیْمُ	حکمت سے بھرا ہوا، دانا

[1] تمام حروفِ تہجی کے نام (اَلِفٌ، بَاءٌ، تَاءٌ، جِیْمٌ، حَاءٌ وغیرہ) مؤنث سماعی میں شامل ہیں۔

شَدِيْدٌ	سخت	صَادِقٌ	سچّا
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	طَوِيْلٌ	لمبا
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	فَرِيْضَةٌ	فرض، ضروری کام
فَاطِمَةُ	(بغیر تنوین کے) خاص نام عورت کا	اَلْقُرْاٰنُ	قرآن (شریف)
قَصِيْرٌ	کوتاہ	قَلْبٌ	دِل
مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا	مُوْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
نَهْرٌ	نہر، ندی		

مشق نمبر ۳

١. اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ. ٢. لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ.

٣. اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ. ٤. رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ.

٥. اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ. ٦. بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ.

٧. دَارٌ عَظِيْمَةٌ. ٨. نَارٌ مُوْقَدَةٌ.

٩. اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ. ١٠. هِنْدُنِ الصَّادِقَةُ.

١١. اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ. ١٢. اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ.

١٣. اَلصَّلٰوةُ الْفَرِيْضَةُ. ١٤. فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ.

١٥. اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰى. ١٦. حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ.

١٧. طَرَفَةُ نِ الشَّاعِرُ. ١٨. رَشِيْدُ نِ الْعَلَّامَةُ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ایک خوبصورت لڑکی۔ ۲۔ نیک خلیفہ۔
۳۔ دانا مرد۔ ۴۔ فرض زکوٰۃ۔
۵۔ کوئی ایک فرض نماز۔ ۶۔ ایک چھوٹی رات۔
۷۔ بڑا دن۔ ۸۔ اچھی چیز۔
۹۔ بدصورت دُلہن۔ ۱۰۔ غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند۔
۱۱۔ تُند ہَوا۔ ۱۲۔ دراز ندی۔
۱۳۔ لمبی لڑائی۔ ۱۴۔ کوتاہ ہاتھ۔
۱۵۔ ایک اطمینان والا دِل۔ ۱۶۔ محمد جو نیک ہے۔
۱۷۔ بہت علم والی فاطمہ۔

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ

وحدت و جمع

۱۔تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین قسم[۱] کا ہوتا ہے۔

(۱) واحد یا مفرد: جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

(۲) تثنیہ: جو دو پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)۔

(۳) جمع: جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جیسے: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد)۔

۲۔واحد کے آخر میں ـَـانِ (حالتِ رفعی میں۔دیکھو سبق ۱۰۔۲) یا ـَـیْنِ (حالتِ نصبی وجرّی میں۔دیکھو سبق ۱۰۔۲) بڑھانے سے تثنیہ ہو جاتا ہے، جیسے: مَـلِكٌ (ایک بادشاہ)، مَلِكَانِ یا مَلِكَيْنِ (دو بادشاہ)۔اسی طرح مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا مَلِكَتَيْنِ۔

تنبیہ ۱: صرف ونحو کی مروجہ کتابوں میں ـَـانِ اور ـَـیْـنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں ''الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور'' یا ''یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور'' لگانے سے تثنیہ بنتا ہے۔ ہم نے اختصار کے لیے مذکورہ علامت کا لکھنا مناسب جانا۔ ـَـ انِ اور ـَـ یْـنِ کے تلفظ کے لیے عارضی طور پر زبر کے ساتھ ہمزہ کی آواز ملا کر '' اَنِ '' اور '' اَیْنِ '' کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت آئیں گی ہر

[۱] بخلاف انگریزی وفارسی وغیرہ کیونکہ ان میں تثنیہ نہیں ہوتا۔

جگہ اسی طرح تلفظ کرلیا کرو۔

۳۔ جمع دو قسم کی ہوتی ہے: (۱) جمع سالم [اَلْجَمْعُ السَّالِمُ] (۲) جمع مکسر [اَلْجَمْعُ الْمُکَسَّرُ: توڑی ہوئی جمع]۔

جمع سالم: وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہ کر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مذکر جس کے آخر میں ـُـ وْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِـ یْنَ (حالتِ نصبی و جرّی میں) بڑھائیں، جیسے: مُسْلِم (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ۔

(۲) مؤنث جس کے آخر میں ـَـ اتٌ (حالتِ رفعی میں) یا ـَـ اتٍ (حالتِ نصبی و جرّی میں) بڑھایا جائے، جیسے: مُسْلِم سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ۔

جمع مکسر: وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی ہے یعنی بدل[1] جاتی ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دیئے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات وسکنات میں تغیّر وتبدل ہوجاتا ہے، جیسے: نَهْرٌ سے اَنْهُرٌ، رَجُلٌ سے رِجَالٌ، وَزِیْرٌ سے وُزَرَاءُ، کِتَابٌ سے کُتُبٌ، خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ۔ جمع مکسر کا مفصّل بیان سبق ۹ میں ہوگا۔

تنبیہ ۲: بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکر کی طرح بھی آتی ہے مثلاً: سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِیْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

---

[1] مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے، جیسے: فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی ہے۔ ان کا شمار بھی جمع مکسر میں ہے۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر میں جو نون ہوتا ہے وہ نون اِعرابی کہلاتا ہے۔ (سبق ۱۰ تنبیہ ۲)

۴۔ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں۔ اُن کے واحد کے لیے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں، جیسے: قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ، جماعت) عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا، جیسے: قَوْمٌ صَالِحُوْنَ.

۵۔ تیسرے اور چوتھے سبق میں تم پڑھ چکے ہو اِعراب، تعریف و تنکیر اور تذکیر و تانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ وحدت، تثنیہ و جمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہیے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لوگے)۔

لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل[1] کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث) تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے، اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَيَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَيَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

اَلْاٰتِي	آئندہ، آنے والا	اٰيَةٌ	نشان، قرآن کی آیت
بَيِّنَةٌ	ظاہر، کھلی ہوئی	اَلْجَارِي	رواں، بہنے والا

[1] عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلاء میں ہے، باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

اَلْمَاضِي	گذشتہ	حَارَةٌ	محلّہ
خَادِمٌ	خدمت گار، نوکر	خَبَّازٌ	نانبائی (روٹی پکانے والا)
خَيَّاطٌ	درزی	تَعْبَانٌ	تھکا ماندہ
زَعْلَانٌ	ناخوش، ناراض	شَهْرٌ	مہینہ
كَسْلَانٌ	کاہل، سست	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
لَامِعٌ	چمکدار	مَبْسُوطٌ	خوش دل
مُجْتَهِدٌ	محنتی، چست	مُسْنَدٌ	سہارا لگائے ہوئے
مَشْغُولٌ	مشغول، مصروف	مُظْلِمٌ	اندھیرا، اندھیرا کرنے والا
مُعَلِّمٌ	سکھانے والا، اُستاد	مُنِيرٌ	روشن، روشن کرنے والا
نَجَّارٌ	بڑھئی		

مشق نمبر ۴

۱ . اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ. ۲ . اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ.

۳ . اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ. ٤ . مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ.

۵ . اَللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ. ٦ . قَمَرٌ مُنِيرٌ.

۷ . اَلشَّمْسُ الْمُنِيرَةُ. ۸ . اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ.

۹ . اَلسَّنَةُ الْمَاضِيَةُ. ۱۰ . اَلشَّهْرُ الْجَارِي.

۱۱ . اَلْأَنْهُرُ الْجَارِيَةُ.[1] ۱۲ . حَارَاتٌ نَظِيفَةٌ.[2]

---

[1] اور [2] تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے اس کی صفت واحد مونث ہے۔

۱۳. خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ ۱٤. اَلْإِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَانِ.

۱۵. اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ. ۱٦. رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ.

۱۷. اَلسِّنُوْنَ الْاٰتِيَةُ.[۳] ۱۸. اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ.[۴]

۱۹. اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ.[☆] ۲۰. زَيْدُنِ الزَّعْلَانُ.

۲۱. عَمْرُو نِالْمَبْسُوْطُ. ۲۲. اَلنَّجَّارُوْنَ الْكُسْلَانُوْنَ وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ.

۲۳. خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ.[۵]

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ایک چمکدار آنکھ۔ ۲۔ دو محنتی مرد۔ ۳۔ مشغول نانبائی۔

۴۔ دو تھکے ہوئے بڑھئی۔ ۵۔ روشن دِن۔ ۶۔ خوبصورت درزنیں۔

۷۔ تھکے ہوئے نوکر۔ ۸۔ سست درزی۔ ۹۔ بہتی نہریں۔

۱۰۔ بڑے جانور۔ ۱۱۔ سالِ رواں۔ ۱۲۔ ماہِ گذشتہ۔

۱۳۔ گزرے ہوئے سال۔ ۱۴۔ خوش دل خادم۔

سوالات نمبر ۲

۱۔ مرکب کسے کہتے ہیں؟

۲۔ مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

---

[۳] سے [۵] تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے اس کی صفت واحد مونث ہے۔

[☆] موصوف غیر عاقل کی جمع اور اس کی صفت بھی جمع ہے۔

۳۔مرکب توصیفی کیا ہے؟ اور اس کے ہر ایک جزء کو کیا کہتے ہیں؟

۴۔صفت کو کون کونسی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہیے؟ اور مستثنیٰ صورتیں کون کونسی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔

۵۔علاماتِ تانیث کیا ہے؟

۶۔کون سے الفاظ بغیر علامتِ تانیث کے مونث مانے جاتے ہیں؟

۷۔علامتِ تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکّر مانے جاتے ہیں؟

۸۔تثنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

۹۔جمع مکسر کسے کہتے ہیں اور اس کے بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

۱۰۔نَهْرٌ، رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسر کیا ہے؟

۱۱۔سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟

۱۲۔اسم جمع اور جمع میں کیا فرق ہے؟

۱۳۔ذیل میں لکھے ہوئے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکب توصیفی بناؤ:

قَمَرٌ	شَمْسٌ	عِنَبٌ (انگور)	لَبَنٌ
عَسَلٌ (شہد)	حَرْبٌ	أَرْضٌ	بِنْتَانِ
رِجَالٌ	سِنُوْنَ	كُتُبٌ	أَيَّامٌ
حُلْوٌ	صَالِحٌ	نَافِعٌ	مُنِيْرٌ
مُدَوَّرٌ (گول)	مَاضِيَةٌ	جَارِيَةٌ.	

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

اَلْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ

ا۔ تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳-۲) اب یہ بھی یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے: إِسْمِيَّة اور فِعْلِيَّة.

جملۂ اسمیہ: (اَلْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزء اسم ہو، جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے)۔

جملۂ فعلیہ: (اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزء فعل ہو، جیسے: حَسُنَ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا)۔

ذیل میں جملۂ اسمیہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں اور جملۂ فعلیہ کا بیان سبق ۱۴ میں ہوگا۔

جملۂ اسمیہ میں عموماً پہلا جزء معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کی مثال میں "زَيْدٌ" اسم معرفہ ہے اور "حَسَنٌ" اسم نکرہ۔

تنبیہ ا: جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکب توصیفی میں دونوں اجزاء تعریف و تنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملۂ اسمیہ میں پہلا جزء معرفہ اور دوسرا نکرہ۔ چنانچہ مثالِ مذکورہ میں اگر پہلے جزء زید کی جگہ کوئی اسم نکرہ رکھیں اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)، یا دوسرے جزء حَسَنٌ پر اَلْ لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زَيْدُنِ الْحَسَنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکب توصیفی ہو جائیں گی۔

البتہ جب جملۂ اسمیہ کا دوسرا جزء ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے[۱] تو جائز ہے کہ جملۂ اسمیہ کا دوسرا جزء بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (میں یوسف ہوں)، یا مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جائے، جیسے: الرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے) الرِّجَالُ هُمُ الصَّالِحُوْنَ (مرد نیک ہیں) اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۲: جیسا کہ فارسی میں ''است، اند'' وغیرہ اور اُردو میں ''ہے، ہیں'' وغیرہ کلماتِ ربط ہیں، اس طرح عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے یہ معنی جملے میں خود پیدا ہوتے ہیں چنانچہ زَیْدٌ عَالِمٌ کے معنی ہیں: ''زید عالم ہے''

۳۔ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزء کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

۴۔ عموماً مبتدا اور خبر مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتے ہیں۔

۵۔ صفت کی طرح خبر بھی وحدت تثنیہ وجمع اور تذکیر وتانیث میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً:

اَلرَّجُلُ صَادِقٌ	مرد سچا ہے	مبتدا	واحد	مذکر	عاقل
اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ	دو مرد سچے ہیں	"	تثنیہ	"	"
اَلرِّجَالُ صَادِقُوْنَ	بہت مرد سچے ہیں	"	جمع	"	"
اَلْمَرْأَةُ صَادِقَةٌ	عورت سچی ہے	"	واحد	مؤنث	"
اَلْمَرْأَتَانِ صَادِقَتَانِ	دو عورتیں سچی ہیں	"	تثنیہ	"	"
اَلنِّسَاءُ صَادِقَاتٌ	بہت عورتیں سچی ہیں	"	جمع	"	"

[۱] جیسے اسم علم یا ضمیر یا اسم اشارہ ہو۔

اَلرِّيْحُ شَدِيْدَةٌ	ہوا تند ہے	مبتدا	واحد	مؤنث	غیر عاقل
اَلرِّيْحَانِ شَدِيْدَتَانِ	دو ہوائیں تند ہیں	〃	تثنیہ	〃	〃
اَلرِّيَاحُ شَدِيْدَةٌ	ہوائیں تند ہیں	〃	جمع	〃	〃

تنبیہ ۳: مذکورہ مثالوں میں اگر دوسرے جزء کو مُعَرَّف بِاللَّامِ کر دیں یا پہلے جزء پر سے ''اَلْ'' نکال ڈالیں تو سب مثالیں مرکب توصیفی کی ہو جائیں گی۔

۶۔ اگر مبتدا دو ہوں اور جنس میں مختلف یعنی ایک مذکر دوسرا مؤنث تو خبر میں مذکر کا لحاظ رکھا جائے گا۔ یعنی خبر مذکر ہوگی، جیسے: اَلْإِبْنُ وَالْإِبْنَةُ حَسَنَانِ (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہیں)۔

۷۔ مبتدا اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں کبھی مرکب، مفرد کی مثالیں تو لکھی گئیں۔ مرکب کی مثالیں یہ ہیں:

اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ — حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) مبتدا مرکب توصیفی ہے

زَيْدٌ — رَجُلٌ طَيِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) خبر مرکب توصیفی ہے۔

۸۔ جملۂ اسمیہ پر ''مَا'' یا ''لَيْسَ'' داخل ہونے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اکثر خبر پر بِـ لگا کر خبر کو جرّ دیتے ہیں۔ اس بِـ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، جیسے: مَا زَيْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے)، لَيْسَ زَيْدٌ بِرَجُلٍ قَبِيْحٍ (زید بُرا مرد نہیں ہے)۔

۹۔ جملۂ اسمیہ پر اکثر حرف اِنَّ (بیشک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع ہوتی ہے، جیسے: اِنَّ الْأَرْضَ مُدَوَّرَةٌ (بیشک زمین گول ہے)۔

تنبیہ ۴: کسی جملے میں استفہام کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اُس پر "ھَلْ" یا "اَ" لگا دو، جیسے: أَزَيْدٌ عَالِمٌ؟ (کیا زید عالم ہے)، هَلِ الرَّجُلُ عَالِمٌ؟ (کیا مرد عالم ہے)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۵

اَمْ	یا (استفہام کے موقع پر)	بَقَرٌ	(اسم جنس) گائے، بیل
بَلٰی	ہاں کیوں نہیں	جَدِيْدٌ	نیا
جِدًّا	بہت ہی	جَالِسٌ، قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا
حَارِسٌ	نگہبانی کرنے والا	شَاةٌ	بکری
فِيْلٌ	ہاتھی	قَائِمٌ	کھڑا
قَدِيْمٌ	پرانا	كَلْبٌ	کتا
مَشْهُوْرٌ، مَعْرُوْفٌ	مشہور	مُؤْمِنٌ	ایماندار، مسلمان
نَعَمْ	ہاں، جی ہاں	ضَخْمٌ	بڑی جسامت والا

ضَمَائِر مَرْفُوعَة مُنْفَصِلَة

		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنَا (میں ایک مرد)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مرد)
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت مرد)	نَحْنُ (ہم بہت مرد)

مؤنث	واحد	هِيَ (وہ ایک عورت)	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنَا (میں ایک عورت)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
	جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	نَحْنُ (ہم بہت عورتیں)

تنبیہ ۵: یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لیے انہیں مرفوع فرض کرلیا گیا (دیکھو سبق ۶-۴) اور چونکہ تلفظ میں مستقل ہیں اس لیے منفصل کہلاتی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ "اَنَا" کو ہمیشہ "اَنَ" بغیر الف کے پڑھنا چاہیے۔

مشق نمبر ۵

تنبیہ ۶: بولتے وقت جملوں کے آخر میں ہمیشہ وقف کریں جیسا کہ مشق نمبر ۱ میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتداءً حرکتیں ضرور لکھا کرو۔

١. اَلْوَلَدُ قَائِمٌ.

٢. اَلإِبْنَةُ جَالِسَةٌ.

٣. هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ؟　　　نَعَمْ! هُوَ قَائِمٌ.

٤. هَلِ الإِبْنَةُ قَائِمَةٌ؟　　　لَا! هِيَ جَالِسَةٌ.

٥. أَهٰذَا الرَّجُلُ نَجَّارٌ اَمْ خَبَّازٌ؟　　　هُوَ خَبَّازٌ مَاهُوَ بِنَجَّارٍ.

٦. أَطَرَفَةُ شَاعِرٌ؟　　　نَعَمْ! هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوفٌ.

٧. هَلْ اَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ؟　　　مَانَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ.

٨. هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ؟　　　نَعَمْ! هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ.

٩. أَ أَنْتَ يُوْسُفُ الْعَلَّامَةُ؟ أَنَا يُوْسُفُ لٰكِنْ مَا أَنَا بِعَلَّامَةٍ.

١٠. هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ؟ لَا! هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ.

١١. هَلِ الْحَارَاتُ نَظِيْفَةٌ؟ نَعَمْ! هِيَ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ.

١٢. أَ لَيْسَ الْبَقَرُ بِحَيَوَانٍ نَافِعٍ؟ بَلٰى! اَلْبَقَرُ حَيَوَانٌ نَافِعٌ جِدًّا.

١٣. اِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ.

١٤. اِنَّ الْمَرْأَةَ الصَّالِحَةَ جَالِسَةٌ.

١٥. اِنَّ الْمَرْأَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲) جَالِسَتَانِ.

١٦. اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۲) مُجْتَهِدُوْنَ.

ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پر کرو۔

اَلدَّارُ	اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ ....
اَلْبَيْتُ لَيْسَ بِـ..........	.... كَسْلَانَةٌ
هَلِ النَّجَّارُ..........	اَنَا ....
نَعَمْ هُوَ..........	هُمَا ....
هَلِ .... كَسْلَانٌ؟	هَلِ الْإِبْنَةُ ....اَمْ..........
أَ لَيْسَ الْكَلْبُ بِـ..........؟	اَلشَّاةُ ....وَالْكَلْبُ ....
بَلٰى.......... حَارِسٌ	اَلْخَيَّاطُ ....وَالْخَيَّاطَةُ ....
اَلْفِيْلُ .... ضَخْمٌ	أَ هٰذَالْوَلَدُ ....اَمْ..........
اَلْمَرْءَةُ الصَّادِقَةُ	اِنَّ .... مُجْتَهِدٌ

اَلإِبْنَتَانِ .... إِنَّ .... كَسْلَانَتَانِ

إِنَّ .... مُجْتَهِدَاتٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ کیا لڑکا کھڑا ہے؟ نہیں! وہ بیٹھا ہے۔

۲۔ کیا لڑکی بیٹھی ہے؟ نہیں! وہ کھڑی ہے۔

۳۔ کیا دو لڑکے حاضر ہیں؟ جی ہاں! وہ دونوں حاضر ہیں۔

۴۔ کیا وہ لڑکیاں ایماندار ہیں؟ جی ہاں! وہ دونوں ایماندار ہیں۔

۵۔ کیا عورتیں سچّی ہیں؟ جی ہاں! وہ سچّی ہیں۔

۶۔ کیا معلّم غائب ہے؟ نہیں! معلّم حاضر ہے۔

۷۔ کیا وہ (جمع) بڑھئی ہیں؟ نہیں! وہ درزی ہیں۔

۸۔ کیا وہ یوسف ہے؟ جی ہاں! وہ یوسف ہے۔

۹۔ کیا تو محمود ہے؟ نہیں! میں حامد ہوں۔

۱۰۔ کیا مکان پُرانا ہے؟ نہیں! مکان نیا ہے۔

۱۱۔ کیا وہ عورتیں درزنیں ہیں؟ نہیں! وہ اُستانیاں ہیں۔

۱۲۔ تم عالم ہو یا جاہل؟ ہم جاہل نہیں ہیں۔

۱۳۔ کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے؟ کیوں نہیں! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے۔

۱۴۔ کتا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟ کتا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

مُرَكَّبِ إِضَافِي

ا۔ جس مرکب میں دونوں جزء اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو اُسے مرکب اضافی کہتے ہیں۔ مثلاً: كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)، خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)، مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)۔

۲۔ دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (اَلْإِضَافَةُ) ہے۔

۳۔ مرکب اضافی کے پہلے جزء کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مضافِ الیہ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے۔

۴۔ مضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین برخلاف مضافِ الیہ کے (دیکھو اوپر کی مثالیں)۔

۵۔ مضافِ الیہ ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے۔

۶۔ مضاف ہمیشہ مضافِ الیہ سے پہلے آتا ہے۔

۷۔ مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہوتا (دیکھو سبق ۳-۸) بلکہ جملے کا جزء ہوا کرتا ہے۔ مثلاً: مَاءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اس جملے میں مَاءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور عَذْبٌ خبر۔

۸۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضافِ الیہ ہوتے ہیں، جیسے: بَابُ بَيْتِ

الْاَمِیْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ)، بَابُ بَیْتِ ابْنِ الْوَزِیْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ)۔ مگر درمیانی مضافِ الیہ اپنے مابعد کے مضاف ہوا کرتے ہیں اس لیے اُن پر لام تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے۔

۹۔ پہلے سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ یا غُلَامُ الرَّجُلِ میں لفظ غلام بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۱۰۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہو سکتا اس لیے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے، جیسے: غُلَامُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام)۔ اس مثال میں "اَلصَّالِحُ" غلام کی صفت ہے اس لیے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰، تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے۔

ذیل میں چند اور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہر ایک کا فرق خوب سمجھ لو۔

مضاف کی صفت	مضاف الیہ کی صفت
وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ. مرد کا نیک لڑکا۔	وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ. نیک مرد کا لڑکا۔
بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ. مرد کی نیک لڑکی۔	بِنْتُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ. نیک عورت کی لڑکی۔

تنبیہ: اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۶

اَسَدٌ	شیر	اِطَاعَةٌ	فرمانبرداری
اَعُوْذُ	میں پناہ مانگتا ہوں	أَلَا	سنو، آگاہ ہوجاؤ
حِكْمَةٌ	دانائی	حَمْدٌ	تعریف
ذَاهِبٌ	جانے والا	رَأْسٌ	سر
رَحْمٰنُ (بغیر تنوین کے)	بہت ہی رحم کرنے والا	رَحِيْمٌ	بہت مہربان
رَجِيْمٌ	مردود، ہانکا ہوا	زَوْجٌ	شوہر
زَوْجَةٌ	بیوی	سُخْطٌ یا سَخَط	غصّہ
سُلْطَانٌ	بادشاہ، غلبہ	سَمَاءٌ	(جمع: سَمٰوَاتٌ) آسمان
طَلَبٌ	طلب کرنا	طِيْبٌ	خوشبو
ظِلٌّ	سایہ	قَدِيْرٌ	بہت قدرت والا
كُلٌّ	ہر ایک، سب	كُلُّ شَيْءٍ	ہر چیز
لَحْمٌ	گوشت	مَا	(موصولہ) جو کچھ
مَخَافَةٌ	خوف	مِرْاٰةٌ	آئینہ
مِلْحٌ	نمک، کھارا	نِسْيَانٌ	بھولنا، بھول
وَالِدَانِ وَالِدَيْنِ	ماں باپ		

چند حروفِ جارہ جو اسم پر داخل ہوتے اور اُسے جرّ (زیر) دیتے ہیں:

بِ: ساتھ، سے، میں کو مثلاً: بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)

فِيْ: میں ؎ فِيْ بَيْتٍ (گھر میں) فِي الْبُسْتَانِ (باغ میں)

عَلٰى: پر ؎ عَلٰى جَبَلٍ (پہاڑ پر) عَلَى الْعَرْشِ (عرش پر)

مِنْ: سے ؎ مِنْ زَيْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)

اِلٰى: طرف، تک ؎ اِلٰى بَلَدٍ (شہر کی طرف) اِلَى الْكُوْفَةِ (کوفہ تک)

لِ: کے واسطے، کو، کے ؎ لِزَيْدٍ (زید کے واسطے)، قُلْتُ لِزَيْدٍ (میں نے زید کو کہا)

كَ: مانند، جیسا ؎ كَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) كَالْأَسَدِ (شیر کے جیسا)،

عَنْ: سے، کی طرف سے ؎ عَنْ زَيْدٍ (زید سے، زید کی طرف سے)۔

مشق نمبر ٦

١ . مَاءُ الْبَحْرِ. ٢ . لَبَنُ الْبَقَرِ.

٣ . لَحْمُ الشَّاةِ. ٤ . اُذُنُ الْفَرَسِ.

٥ . اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ. (دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲) ٦ . بَيْتُ اللهِ.

٧ . ضَوْءُ الشَّمْسِ. ٨ . فِي السُّوْقِ وَالْبَيْتِ.

٩ . اِلَى الْمَسْجِدِ. ١٠ . كَالْفَرَسِ.

١١ . بِالْمَاءِ وَالْمِلْحِ. ١٢ . لِلْعَرُوْسِ.

١٣ . عَنْ أَنَسٍ. (نام ایک صحابی کا) ١٤ . مَاءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ يا مَالِحٌ.

١٥ . لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاةِ طَيِّبَانِ. ١٦ . إِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ.

١٧ . اَلطِّيْبُ لِلْعَرُوْسِ. ١٨ . نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ.

۱۹. اَلْمُعَلِّمُ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ. ۲۰. اَلْمُسْلِمُ مِرْآةُ الْمُسْلِمِ.[1]

۲۱. سَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ.[2]

۲۲. اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ.[3] ۲۳. رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ.[4]

۲۴. اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ.

۲۵. طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ.[5]

۲۶. لَيْسَ الْكَلْبُ كَالْأَسَدِ. ۲۷. لَيْسَ الْمَالُ لِزَيْدٍ.

۲۸. فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ، هِيَ زَوْجَةُ عَلِيٍّ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَانِ لِعَلِيٍّ.

۲۹. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

۳۰. بِسْمِ [بِاسْمِ] اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

۳۱. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. ۳۲. وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ.

۳۳. اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

۳۴. اَلَا اِنَّ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْأَرْضِ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ بکری کا دودھ۔ ۲۔ گائے کا سر۔

۳۔ ماں کی فرمانبرداری۔ ۴۔ زید کا مال

---

۱ تا ۵ کے جملے حدیثیں ہیں۔

۵۔ ہاتھی کا کان۔ ۶۔ چاند کی روشنی۔

۷۔ گھر میں۔ ۸۔ بازار تک۔

۹۔ اللہ اور رسول کے واسطے۔ ۱۰۔ سر اور آنکھ پر۔

۱۱۔ لڑکے کا نام حامد ہے۔ ۱۲۔ وہ گھر جا رہے ہیں۔

۱۳۔ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ۱۴۔ بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے۔

۱۵۔ رسول کی فرمانبرداری میں اللہ کی فرمانبرداری ہے۔

۱۶۔ عائشہ [عَائِشَةُ] بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولِ خدا کی بیوی ہیں۔

۱۷۔ وہ امیر کا لڑکا ہے ۱۸۔ ظالم بادشاہ پر اللہ کا غضب ہے۔

۱۹۔ جاہل عالم کے جیسا (برابر) نہیں ہے۔ ۲۰۔ خوشبو لڑکے کے لیے نہیں ہے۔

۲۱۔ وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے۔

سوالات نمبر ۳

۱۔ جملۂ اسمیہ وفعلیہ میں فرق کیا ہے؟

۲۔ جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں فرق بتائیں۔

۳۔ جملۂ اسمیہ کے کتنے جزء ہوتے ہیں اور ہر ایک جزء کو کیا کہتے ہیں؟

۴۔ مبتدا اور خبر کا اعراب عموماً کیا ہوتا ہے؟

۵۔ عربی میں کلمۂ ربط کیا ہے؟

۶۔ مبتدا اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہیے؟

۷۔ اگر جملے میں دو مبتدا مختلف الجنس ہوں تو خبر میں کس کی رعایت ہوگی؟

۸۔ لفظ "اِنَّ" کا مبتدا پر کیا اثر ہوتا ہے؟

۹۔ کسی تثنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکر و مؤنث پر "اِنَّ" لگا کر پڑھیں؟

۱۰۔ جملۂ اسمیہ میں نفی کے معنی کیونکر اور استفہام کے معنی کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں؟

۱۱۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ کی گردان کریں ؟

۱۲۔ ضمیر کی گردان میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟

۱۳۔ "اَنَا" کا تلفظ کس طرح کریں گے؟

۱۴۔ مختلف قسم کے دس جملۂ اسمیہ بنائیں۔

۱۵۔ مرکب اضافی اور اضافت کی تعریف کریں۔

۱۶۔ مضاف پر کیا داخل نہیں ہوتا؟

۱۷۔ مضاف الیہ کے آخر میں کیا اعراب ہوتا ہے؟

۱۸۔ حروف جارہ کا اسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزانِ کلمات

۱۔ عربی اسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مل جاتے ہیں۔ اُس وقت اسم اور فعل میں پانچ سے زائد حروف بھی جمع ہو جاتے ہیں[۱]۔

تنبیہ ۱: حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود رہے۔ اِلَّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہو جائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو، جیسے: حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واؤ زائد ہیں۔

۲۔ جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں وہ ثلاثی کہلاتے ہیں، جیسے: فَرَسٌ، ضَرَبَ چار ہوں تو رُباعی، جیسے: فِلْفِلٌ (مرچ)، دَحْرَجَ (لڑھکایا اُس نے) پانچ ہوں تو خماسی، جیسے: سَفَرْجَلٌ.

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکب ہوں وہ مجرد اور جن میں حروفِ زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں، جیسے: کِبْرٌ (بڑائی)، ثلاثی مجرّد ہے۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا)، ثلاثی مزید فیہ ہے کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے۔

[۱] لیکن سب ملا کر اسموں میں سات تک اور فعلوں میں چھ تک ہوتے ہیں، اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے ہیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہیں۔

تنبیہ ۲: افعال، اسماءِ مشتقّہ[1] اور مصادر کا مجرد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروفِ زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقات اور مصدر بھی مجرد سمجھے جائیں گے، جیسے: نَصَرَ (مدد کی اُس نے) فعل ثلاثی مجرد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ. اسم فاعل نَاصِرٌ. اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَۃٌ بھی ثلاثی مجرد کہے جائیں گے۔ گو اُن میں حروف زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرد میں حروفِ زوائد آئیں تو وہ مجرد ہی رہے گا، جیسے: رَجُلٌ ثلاثی مجرد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثی مجرد ہیں۔ کَبَّرَ (اُس نے تکبیر کہی) اَکْرَمَ (اُس نے تعظیم کی) ثلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں ایک ب اور دوسرے میں الف زائد ہے۔

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور اُن کے حروفِ اصلیہ کو زوائد سے الگ بتانے کے لیے ف، ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ۔ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً:

قَـلَـمٌ	كَـتِـفٌ[2]	عَـضُـدٌ[3]	كَـلْـبٌ
فَـعَـلٌ	فَـعِـلٌ	فَـعُـلٌ	فَـعْـلٌ

کلمۂ موزون (جس کا وزن نکالا جائے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فائے کلمہ کہلاتا ہے (جیسے: قَـلَـمٌ میں ق)، جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے:

---

[1] جو اسم کسی مصدر سے بنایا جائے وہ مشتق ہے جیسے: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم صفت وغیرہ۔

[2] کاندھا [3] بازو

قَلَمٌ میں ل)اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے: قَلَمٌ میں م)۔
جب لفظِ رُباعی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف، ع کے بعد ایک ل کی بجائے دو ل لگاؤ۔ اور خماسی میں تین ل ۔مثلاً: جَعْفَرٌ[1] کا وزن فَعْلَلٌ اور سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلَّلٌ ہوگا۔

۴۔ وزن نکالتے وقت حروفِ اصلیہ کے مقابلے میں تو ف، ع اور ل رکھے جائیں گے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہیں گے۔

كِبْرٌ	كَبِيْرٌ	اَكْبَرُ	تَكْبِيْرٌ
فِعْلٌ	فَعِيْلٌ	اَفْعَلُ	تَفْعِيْل

مگر جب عین کلمہ یا لام کلمہ کو دہرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی دہرا لیتے ہیں، جیسے: كَبَّرَ (كَـبْ بَـرَ) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد قاعدے سے تو اس کا وزن فَعْبَلَ ہونا چاہیے لیکن اس کے بجائے اس کا وزن فَعَّلَ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِحْمَرَّ میں آخری ر زائد ہے۔ اس کا وزن اِفْعَلَّ کہا جائے گا۔

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادّے (حروفِ اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے۔

---

[1] خاص نام

مشق نمبر ۷

کلمات ذیل کے اوزان نکالو۔

رَجُلٌ.	شَرَفٌ (بزرگی).
شَرِيْفٌ (بزرگ).	اَشْرَافٌ (جمع: شَرِيْفٌ کی).
مَلِكٌ.	مُلُوْكٌ (جمع: مَلِكٌ کی).
رَحْمٌ (مہربانی).	رَحِيْمٌ.
رَحْمٰنُ.	كَرَمٌ (بزرگی، سخاوت)
كَرِيْمٌ.	كِرَامٌ (جمع كَرِيْمٌ کی).
عِلْمٌ (جاننا).	عَالِمٌ.
عُلَمَاءُ.	عَالِمُوْنَ.
عَقْرَبٌ (بچھو).	غَضَنْفَرٌ (شیر).
عَلَّامَةٌ.	عَلَّمَ.
تَعْلِيْمٌ.	مُتَكَبِّرٌ.
تَكَبُّرٌ.	اِكْرَامٌ (تعظیم کرنا).

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

جمع مکسّر

ا۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مکسر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے، محض اہل زبان سے سن لینے پر موقوف ہے، اس لیے ہم ذیل میں جمع مکسر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں:

(أ) اَفْعَالٌ جیسے: أَوْلَادٌ جمع وَلَدٌ کی، أَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی، اِسی طرح شَرِيْفٌ، مَطَرٌ (بارش)، وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

(ب) فُعُوْلٌ جیسے: مُلُوْكٌ یہ مَلِكٌ کی جمع ہے، أُسُوْدٌ جمع أَسَدٌ کی، حُقُوْقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقْقٌ) کی، اسی طرح شَاهِدٌ (گواہ)، قَلْبٌ (دل)، جُنْدٌ (لشکر)، وَجْهٌ (منہ) وغیرہ کی۔

(ج) فِعَالٌ جیسے: کِلَابٌ جمع کَلْبٌ کی، ثِيَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ (کپڑا) کی، اسی طرح رُمْحٌ (نیزہ)، رَجُلٌ، کَبِيْرٌ، صَغِيْرٌ، بَلَدٌ کی۔

(د) فُعُلٌ جیسے: کُتُبٌ جمع کِتَابٌ کی، مُدُنٌ جمع مَدِيْنَةٌ (شہر) کی، اسی طرح سَفِيْنَةٌ (کشتی)، صَحِيْفَةٌ (چھوٹی کتاب)، طَرِيْقَةٌ (راستہ) رَسُوْلٌ وغیرہ کی۔

(ہ) اَفْعُلٌ جیسے: اَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ (مہینہ) کی، اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی، اسی طرح نَهْرٌ، بَحْرٌ، نَفْسٌ، عَيْنٌ وغیرہ کی۔

(و) فُعَلَاءُ جیسے: وُزَرَاءُ جمع وَزِيْرٌ کی، اُمَرَاءُ جمع اَمِيْرٌ کی، اسی طرح شَاعِرٌ، عَالِمٌ، سَفِيْهٌ (کمینہ، جاہل)، اَمِيْنٌ (امانت دار)، وَكِيْلٌ (جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے)، اَسِيْرٌ (قیدی) وغیرہ کی۔

(ز) اَفْعِلَاءُ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لیے ہے جو کہ فَعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہوں۔ جیسے: اَصْدِقَاءُ جمع صَدِيْقٌ (دوست) کی، اَنْبِيَاءُ جمع نَبِيٌّ کی، اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِيْبٌ (دوست پیارا) کی، اسی طرح قَرِيْبٌ (نزدیک، رشتہ دار)، غَنِيٌّ (تونگر، بے پرواہ)، وَلِيٌّ (سرپرست، دوست) وغیرہ کی۔

(ح) فُعْلَانٌ جیسے: فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ (سوار گھوڑے کا) کی، بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ کی، قُضْبَانٌ جمع قَضِيْبٌ (شاخ) کی۔

(ط) فَعَالِلُ جیسے: عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ (عنصر) کی، زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَةٌ (زلزلہ، بھونچال) کی، اسی طرح كَوْكَبٌ (ستارہ)، جَوْهَرٌ (قیمتی پتھر) وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

تنبیہ ۱: اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً: سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ ہے اس میں ل حذف ہے۔

(ی) فَعَالِيْلُ جیسے: فَنَاجِيْنُ جمع فِنْجَانٌ (چائے کی پیالی) کی، صَنَادِيْقُ جمع صُنْدُوْقٌ (صندوق) کی، اسی طرح قِنْدِيْلٌ (قندیل)، خِنْزِيْرٌ، بُسْتَانٌ، سُلْطَانٌ کی۔

(ک) فَعَالِلَةٌ (ذوی العقول کے لیے مخصوص ہے) اَسَاتِذَةٌ جمع اُسْتَاذٌ کی۔ تَلَامِذَةٌ جمع تِلْمِيْذٌ (شاگرد) کی، مَلَائِكَةٌ جمع مَلَكٌ (فرشتہ) کی۔

(ل) مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن اُن لفظوں کے لیے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا

مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاكِبُ جمع مَرْكَبٌ (سواری) کی، مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی، مَكَاتِبُ جمع مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ) کی۔

(م) مَفَاعِيلُ (یہ وزن اُن کلمات کے لیے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُولٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِفْتَاحٌ (کنجی) کی جمع ہوگی مَفَاتِيحُ، مَكْتُوبٌ (خط) کی جمع ہے مَكَاتِيبُ.

تنبیہ ۲: جمع کے مذکورہ اوزان میں مندرجہ ذیل اوزان غیر منصرف ہیں، اِن پر تنوین نہیں پڑھی جائے گی:

فُعَلَاءُ، اَفْعِلَاءُ، فَعَالِلُ، فَعَالِيلُ، مَفَاعِلُ اور مَفَاعِيلُ.

۲۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو، جیسے: اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُونَ (حالتِ رفعی میں) اور بَنِينَ (حالتِ نصبی وجرّی میں) آتی ہے، اور اس کی جمع مکسر أَبْنَاءٌ ہے۔

إِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔ أَخٌ (بھائی) کی جمع إِخْوَانٌ یا إِخْوَةٌ ہے۔

أُخْتٌ (بہن) کی جمع أَخَوَاتٌ ہے۔ إِمْرَأَةٌ (عورت) کی جمع نِسَاءٌ یا نِسْوَةٌ ہے۔

أُمٌّ کی جمع أُمَّهَاتٌ ہے۔

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے، چنانچہ بَحْرٌ کی جمع بِحَارٌ، اَبْحَارٌ، أَبْحُرٌ اور بُحُورٌ ہے۔

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں، جیسے: بَيْتٌ (گھر، شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُيُوتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْيَاتٌ.

عَبْدٌ (غلام، بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِیْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے۔

عَیْنٌ (آنکھ، چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ (آنکھیں) اور عُیُوْنٌ (چشمے یا آنکھیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۷

تنبیہ۳: بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے ہیں، ان سے اُن کی جمع کی طرف اشارہ ہے۔

بَاسِرٌ	خوف سے یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ	بَعْضٌ[1] (الف)	کوئی کوئی، کسی چیز کا حصّہ
ثَابِتٌ	ثابت شدہ، مضبوط	جَارٌ (جمع: جِیْرَان)	پڑوسی
حَدِیْدٌ	لوہا	خَیْرٌ	بہت اچھا، بہتر
سَفِیْرٌ (واحد)	ایلچی	سَیْفٌ (ب)	تلوار
اَلشَّايُ	چائے	شَرْطٌ (ب)	قرارداد
صَعْبٌ (ج)	سخت، دشوار	طَوِیْلٌ (ج)	دراز
عَرَبِيٌّ یا عَرَبِیَّةٌ	عربی	فَارِغٌ	خالی
قَاطِعٌ	کاٹنے والا، تیز	اَلْمَدْرَسَةُ الْعَالِیَةُ	ہائی اسکول، کالج
اَلْمُتَّقِيُ	پرہیزگار	مُطِیْعٌ	فرمانبردار
مُطَهَّرٌ	پاک	موعِظَةٌ (ل)	نصیحت

[1] یہ لفظ عموماً مضاف ہوتا ہے اور اکثر اس کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔

نَاضِرَةٌ	تروتازہ	نَاظِرَةٌ	دیکھنے والی
نَفِيسٌ (جمع: نَفَائِسُ)	پاکیزہ	نَافِعٌ	فائدہ مند
يَوْمٌ (الف، أَيَّامٌ)	دن	اَلْيَومَ	آج
يَوْمَئِذٍ	اُس روز		

مشق نمبر ۸

تنبیہ: دیکھو ذیل کی مثالوں میں جمع غیر ذوی العقول کی صفت اور خبر کے لیے زیادہ تر واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

١ . أَقْـلَامٌ طَوِيْلَةٌ.
٢ . اَلْعُلُوْمُ النَّافِعَةُ.
٣ . اَلْأَوْلَادُ صِغَارٌ.
٤ . رِجَالٌ صَالِحُوْنَ.
٥ . اَلْكُتُبُ صَعْبَةٌ.
٦ . اَلشُّرُوْطُ الصَّعْبَةُ.
٧ . طُرُقٌ سَهِلَةٌ.
٨ . صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ.
٩ . اَلْحُقُوْقُ الثَّابِتَةُ.
١٠.هِيَ الْمُدُنُ الْوَسِيْعَةُ.
١١.اَلرِّمَاحُ الطِّوَالُ مِنَ الْحَدِيْدِ.
١٢.نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ.
١٣.هُنَّ اُمَّهَاتٌ.
١٤.اَلْإِخْوَانُ وَالْأَخَوَاتُ جَالِسُوْنَ.
١٥.اِنَّ الْبَنِيْنَ وَالْبَنَاتِ مُطِيْعُوْنَ.
١٦.اَلسُّفَرَاءُ حَاضِرُوْنَ الْيَوْمَ.
١٧.مَاهُمْ بِغَائِبِيْنَ.
١٨.بَعْضُ الشُّعَرَاءِ مِنَ الصَّالِحِيْنَ الصَّادِقِيْنَ.

۱۹. اَلْجَوَاهِرُ النَّفِيْسَةُ لَامِعَةٌ.

۲۰. اِنَّ الْكِلَابَ الْحَارِسَةَ جَالِسَةٌ عَلٰى بَابِ الدَّارِ.

۲۱. اَلْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ نَافِعَةٌ.

۲۲. هُمْ عَبِيْدُ الْإِنْسَانِ وَ نَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ.

۲۳. فِي الْمَدَارِسِ الْعَالِيَةِ مُعَلِّمُوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ.

۲٤. الصَّنَادِيْقُ الْفَارِغَةُ لِفَنَاجِيْنِ الشَّايِ.

۲۵. حُقُوْقُ الْجِيْرَانِ كَحُقُوْقِ الْأَقْرِبَاءِ.

۲٦. فِي الْبَسَاتِيْنِ سَفَارِجُ حُلْوَةٌ.

۲۷. اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ.

۲۸. وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ.

۲۹. اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ.

جواب جمع میں دو

عِنْدَكَ (تیرے پاس)	عِنْدِی (میرے پاس)
۱. هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ نَافِعٌ؟	نَعَمْ عِنْدِي كُتُبٌ نَافِعَةٌ.
۲. هَلْ عِنْدَكَ سَيْفٌ قَاطِعٌ؟	....
۳. هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمْحٌ طَوِيْلٌ؟	....

٤ . هَلِ الْأَمِيْرُ صَالِحٌ؟	....
٥ . هَلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نَظِيْفٌ؟	....
٦ . هَلِ الصُّنْدُوْقُ فَارِغٌ؟	....
٧ . هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ اِلْيَوْمَ؟	....
٨ . هَلْ عِنْدَكَ فِنْجَانٌ؟	....
٩ . هَلْ عِنْدَكَ سَفَرْجَلٌ؟	....
١٠ . هَلْ هُوَ غَنِيٌّ؟	....
١١ . هَلْ هِيَ إِبْنَةٌ صَالِحَةٌ؟	....
١٢ . أَعِنْدَكَ جَوْهَرٌ نَفِيْسٌ؟	....
١٣ . أَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوْقِ؟	....
١٤ . هَلْ فِي الْمَدْرَسَةِ أُسْتَاذٌ؟	....
١٥ . هَلْ فِي بَمْبَائِي مَكْتَبَةٌ كَبِيْرَةٌ؟	....

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ مسلمان مرد (جمع)۔ ۲۔ بڑی کشتیاں۔

۳۔ پاکیزہ کپڑے۔ ۴۔ بہنے والی نہریں۔

۵۔ نہریں جاری ہیں۔ ۶۔ گذشتہ مہینے۔

۷۔ وہ سچّے گواہ ہیں۔ ۸۔ دو بلند پہاڑ۔

۹۔ نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں۔ ۱۰۔ کیا تم ناخوش ہو؟

۱۱۔ نہیں! ہم خوش دل ہیں۔ ۱۲۔ بعض بادشاہ عادل ہیں۔

۱۳۔ چائے کی پیالیاں خالی ہیں۔ ۱۴۔ کیا تم دوست ہو؟

۱۵۔ جی ہاں! اور ہم رشتہ دار ہیں۔

۱۶۔ شاگرد (جمع) اور اُستاد (جمع) مدرسہ میں موجود ہیں۔

۱۷۔ وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں۔ ۱۸۔ ایمان والے اللہ کے دوست ہیں۔

۱۹۔ اونچے گھر۔ ۲۰۔ عربی ابیات۔

۲۱۔ قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں۔

سوالات نمبر ۴

۱۔ حرف اصلی کسے کہتے ہیں؟

۲۔ اسم میں حروفِ اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں؟

۳۔ الفاظ میں حرف اصلی کے علاوہ جو حرف ہو اُسے کیا کہیں گے؟

۴۔ حروفِ اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

۵۔ جس کلمے میں محض حروفِ اصلیہ ہوں اُسے کیا اور جس میں حرفِ زائد بھی ہو اُسے کیا کہیں گے؟

۶۔ رَجُلٌ، رَجُلَانِ، تَكْبِيْرٌ، كَبَّرَ، ذَهَبَ، يَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟

۷۔ کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟

۸۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے فائدہ کیا ہے؟

۹۔ جمع مکسر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟

۱۰۔ جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟

۱۱۔ بَحْرٌ، اِمْرَأَةٌ، سَنَةٌ، أَخٌ، عَبْدٌ، فِنْجَانٌ اور اَسِيْرٌ کی جمع بناؤ۔

الدَّرْسُ العَاشِرُ

اسم کی اِعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر، زیر، پیش) وغیرہ سے بدلتا رہتا ہے وہ "اِعْراب" کہلاتے ہیں۔

اعراب کی دو قسمیں ہیں: ایک "اِعـرَاب بِالْحَرَكَةِ" جو زبر، زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دوسرا "اِعـرَاب بِـالْحُرُوْف" جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا۔

۲۔ کوئی اسم:

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو تو اُسے حالتِ رفعی میں سمجھو، مبتدا اور خبر کی مثالیں درس ۶ میں گذر چکی ہیں۔

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلائے تو اُسے حالت نصبی میں سمجھنا چاہیے۔

(۳) اور جب وہ مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جار کے بعد واقع ہو تو اُسے حالت جرّی میں سمجھو، مثالیں آگے آتی ہیں۔

مختلف اِسموں کی علاماتِ اعراب:

۳۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسر تو حالت رفعی میں اس کے آخر کو رفع (ـُـ)، حالت نصبی

میں نصب (ـً) اور حالت جرّی میں جرّ (ـٍ) پڑھو، مثلاً:

اَرْسَلَ (بھیجا) زَیْدٌ مَکْتُوْبًا اِلٰی خَالِدٍ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	یہ جملۂ فعلیہ ہے اس میں تینوں اسم واحد ہیں۔
اَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِیَابًا اِلَی النِّسَاءِ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	یہ جملۂ فعلیہ ہے۔اس میں تینوں اسم جمع مکسر ہیں
جَاءَ[1] زَیْدٌ رَاکِبًا عَلٰی فَرَسِ حَامِدٍ فعل فاعل حال حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور	جملۂ فعلیہ ہے رَاکِبًا فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے۔

تنبیہ ا: صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے۔ اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع، موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی، جیسے: اَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَکْتُوْبًا طَوِیْلًا اِلٰی مَلِكٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ. طَوِیْلًا اور عَادِلٍ صفتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی اُن کے موصوف، رَجُلٌ، مَکْتُوْبًا اور مَلِكٍ کی ہے۔

۴۔ اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں ـَ ان[2] اور حالت نصبی و جرّی میں ـَ یْنِ لگاؤ، جیسے: کَتَبَ الرَّجُلَانِ مَکْتُوْبَیْنِ اِلَی الْمَرْأَتَیْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے)۔

اِثْنَانِ (دو) اور اِثْنَتَانِ کا اِعراب بھی تثنیہ کے جیسا ہے، کِلَا (دونوں) اور کِلْتَا

---

[1] زید حامد کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ [2] اس کے تلفظ کا طریقہ دیکھو: درس ۵، تنبیہ ا میں۔

(دونوں [مؤنث]) بھی حالت نصبی وجرّی میں کِلَيْ اور کِلْتَيْ پڑھے جائیں گے، جیسے: جَاءَ رَجُلَانِ كِلَاهُمَا (وہ دونوں مرد آئے)، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا (میں نے ان دونوں مردوں کو دیکھا)، اَرْسَلْتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا.

یادرکھو: کِلَا اور کِلْتَا کا استعمال اکثر ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۔اگر کوئی اسم جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں ـُـوْنَ اور حالت نصبی وجرّی میں ـِـيْنَ بڑھانا چاہیے، جیسے: اَرْسَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُجَاهِدِيْنَ اِلَى الظَّالِمِيْنَ.

عِشْرُوْنَ (۲۰)، ثَلٰثُوْنَ (۳۰)، اَرْبَعُوْنَ (۴۰) سے تِسْعُوْنَ (۹۰) تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہوگا۔ حالت رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالت نصبی وجرّی میں عِشْرِيْنَ وغیرہ کہیں گے، ان دہائیوں کے بعد معدود ہمیشہ واحد اور منصوب ہوگا، جیسے: عِشْرُوْنَ رَجُلاً یا اِمْرَأَةً.

اُولُو (والے، حالت رفعی میں) اور اُولِي (حالت نصبی وجرّی میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکر کے ساتھ ملحق ہیں: هُمْ اُولُو الْأَلْبَابِ (وہ عقل والے ہیں)، رَأَيْتُ اُولِي الْأَلْبَابِ عِنْدَ اُولِي الْأَلْبَابِ (میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے پاس دیکھا)۔

تنبیہ۲: تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف ہے، اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نون، نون اعرابی (اعراب کا نون) کہلاتا ہے۔ (دیکھو سبق: ۵، تنبیہ: ۴)

۶۔کوئی اسم جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہو تو اُس کو حالت رفعی میں رفع (ـٌ) اور حالت نصبی وجرّی میں جرّ (ـٍ) پڑھا جائے گا۔ (دیکھو سبق: ۵-۲) (یعنی حالتِ نصبی میں بھی

جمع مؤنث سالم کو جرّ (زیر) ہی پڑھیں گے)، جیسے: طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ اِلَی الْبَادِیَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو دیہاتوں کی طرف ہانکا)۔

۷۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اِسم پر "اَلْ" داخل ہو تو تنوین گرا دی جاتی ہے (دیکھو سبق: ۲-۳) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اِسم معرب[1] ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی، جیسے: مَكَّةُ، مِصْرُ، اَحْمَدُ، عُثْمَانُ، زَيْنَبُ، طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام)، حَمْرَاءُ (سرخ مؤنث کے لیے)، مَسَاجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں، ان پر حالت رفعی میں ضمہ (ـُـ) اور حالت نصبی و جری (یعنی حالت جرّی میں بھی بجائے زیر کے زبر ہی پڑھیں گے) میں فتحہ (ـَـ) پڑھتے ہیں، جیسے: رَأىٰ عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِي مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکے میں دیکھا)۔

مگر اسماء غیر منصرفہ جب معرف باللّام ہوں یا مضاف تو حالت جرّی میں انہیں کسرہ (ـِـ) دیا جائے گا، جیسے: فِي الْمَسَاجِدِ، فِي مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ.

تنبیہ ۳: جن اسماء پر تنوین آیا کرتی ہے وہ منصرف کہلاتے ہیں، اسماء منصرفہ و غیر منصرفہ کا بیان درس ۵۷ میں دیکھو۔

۸۔ مُوْسٰی، عِيْسٰی جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جا سکتا اس لیے تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جائیں گے، جیسے: جَاءَ مُوْسٰی، رَأَيْتُ مُوْسٰی، هُوَ غُلَامُ مُوْسٰی، ایسے اسموں کو اسم مقصور کہتے ہیں۔

۹۔ اَلْقَاضِيْ، اَلْعَالِيْ، اَلْجَارِيْ، اَلْمَاضِيْ، جیسے الفاظ (جن کے آخر میں ي

---

[1] (دیکھیں سبق ۲ فقرہ ۳)

ساکن ہو) حالت رفعی وجری میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبی میں اُن کو حسبِ دستور نصب دیا جاتا ہے (ایسے اسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں)۔

جَاءَ الْقَاضِيْ	(قاضی آیا)	حالت رفعی
جَاءَ غُلَامُ الْقَاضِيْ	(قاضی کا غلام آیا)	حالت جرّی
رَأَيْتُ الْقَاضِيَ	(میں نے قاضی کو دیکھا)	حالت نصبی

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعی وجری میں قاضٍ عالٍ اور حالت نصبی میں قَاضِيًا. عَالِيًا وغیرہ پڑھیں۔

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ، عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعی میں) یا قَاضِيْنَ، عَالِيْنَ وغیرہ (حالت نصبی وجری میں)۔

ان کا تثنیہ عام قاعدہ کے مطابق ہوگا یعنی قَاضِيَانِ، عَالِيَانِ (حالت رفعی میں) یا قَاضِيَيْنِ، عَالِيَيْنِ (حالت نصبی وجرّی میں)۔

۱۰۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے تبدیلی ہوتی رہتی ہے انہیں معرب کہتے ہیں ورنہ مبنی کہلاتے ہیں اسموں میں مبنی بہت کم ہیں، ضمیریں، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم استفہام وغیرہ مبنی ہیں، جن کا بیان آئندہ ہوگا، مبنیات کی اقسام سبق ۵۷ میں دیکھو۔

تنبیہ۴: ضَمَائِر مَرْفُوْعَة مُنْفَصِلَة سبق ۶ میں لکھی گئی ہیں، باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ و ۱۵ میں ہوگا، مفصّل بیان سبق ۴۱ میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۸

بَوَّابٌ	دربان	ثَمَرٌ (الف)	پھل
جَبَلٌ (ج)	پہاڑ	جَمَلٌ (ج)	اونٹ
حَدِيقَةُ الْحَيَوَانَاتِ	چڑیا گھر	دِيْوَانٌ (ى، دَوَاوِيْنُ)	کچہری
دُكَّانٌ (ى)	دُکان	رَاكِبًا	سوار ہو کر
سُوقٌ (الف)	بازار	سَيَّارَةٌ[1] (جمع: سَيَّارَاتٌ)	موٹر
سَيِّدٌ	سردار، آقا	سَيِّدَةٌ	ملکہ، شریف عورت، بی بی
فَاصِلَةٌ	دُوری، فاصلہ	فَارِهٌ	سبک رفتار
كُمَّثْرٰى	امرود	مُزَيَّنٌ	آراستہ
مُصَلّٰى	نماز کی جگہ، عیدگاہ	نَاقَةٌ (جمع: نُوقٌ اور نَاقَات)	اُونٹنی
نُزْهَةٌ	تفریح		

مشق نمبر ۹ (الف)

اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اس کے اعراب کو خوب سمجھ لیا کرو۔

۱. اَلتِّلْمِيذُ حَاضِرٌ.	۲. اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ.

۳. اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَالْكَلْبُ جَالِسٌ.

۴. ضَرَبَ الْوَلَدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ.

[1] اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے، قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔

۵. جَاءَ مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ.

٦. رأىٰ حامدٌ أَسَدًا فِيْ حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ.

٧. أَكَلَ (کھایا) يَحْيٰى كُمَّثْرٰى وَ خَالِدٌ رُمَّانًا.

٨. جَاءَ اَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِكِيْنَ.

٩. ذَهَبَ[۱] النِّسَاءُ اِلٰى دِهْلِيْ رَاكِبَاتٍ فِي السَّيَّارَةِ.

١٠. رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِيْنَ اِلَى الْمُصَلّٰى لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ.

١١. يَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ.

١٢. فِي الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ.

١٣. فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فِى الْجَنَّةِ.

١٤. جَاءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ.

١٥. رَأَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِى الدِّيْوَانِ.

١٦. هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ؟

١٧. لَا! بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ.

١٨. فِى الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِيَةَ.

١٩. ذَهَبَ كِلَا الْوَلَدَيْنِ وَكِلْتَا الْبِنْتَيْنِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِيَةِ.

٢٠. رَأَيْتُ خَلِيْلًا وَسَعِيْدًا كِلَيْهِمَا لَاعِبَيْنِ فِى الْمَيْدَانِ.

٢١. اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً[۲] لِأُولِى الْاَبْصَارِ.

---

۱ عاقل کی جمع مؤنث کے لیے فعل واحد مذکر لا سکتے ہیں۔ ۲ مبتداء مؤخر ہے اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے، في ذلك خبر مقدم ہے، باقی جار مجرور مبتداء سے متعلق ہے۔

تنبیہ: اس مشق میں وہی افعال استعمال کیے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں، ورنہ افعال کا بیان تو (درس ١٤) سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ٩ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پر کرو۔

١. اَلْأَسَاتِذَةُ .... وَالتَّلَامِذَةُ...............
٢. .... جَالِسَةٌ عَلى...............
٣. جَاءَ .... رَاكِبًا عَلى...............
٤. رَأى .... حَارِسًا جَالِسًا .... الْبَابِ.
٥. .... اَنْهَارًا .... فِي الْهِنْدِ.
٦. فِي الْهِنْدِ .... جَارِيَةٌ.
٧. هَلْ ذَهَبَ .... اِلَى...............؟
٨. .... اَسَدًا وَفِيلًا فِيْ...............
٩. .... عَلِيٌّ .... عَلَى...............
١٠. .... وَ .... رَاكِبِيْنِ...............
١١. يَذْهَبُ .... اِلَى .... الظُّهْرِ.
١٢. .... عُثْمَانَ .... مَكَّةَ .... اَمَامَ الْكَعْبَةِ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ایک اونچا پہاڑ۔

۲۔دو گزرے ہوئے مہینے۔

۳۔شہروں کے باغ کشادہ ہیں۔

۴۔مکّہ سے مصر تک دراز (لمبا) فاصلہ ہے۔

۵۔میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں۔

۶۔احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں۔

۷۔عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے میں آیا۔

۸۔دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں۔

۹۔شہروں کے بازاروں کی دُکانیں خوب آراستہ ہیں۔

۱۰۔کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے؟

الدَّرْسُ الحَادِيْ عَشَرَ

اَلْإِضَافَةُ

(سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)

ا۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُنکے آخر کا نون اعرابی گر جاتا ہے:

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ	وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں	حالتِ رفعی	دراصل بَيْتَانِ
رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	میں نے مرد کے دو گھر دیکھے	حالتِ نصبی	〃 بَيْتَيْنِ
اَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُل	مرد کے دو گھروں کے دروازے	حالتِ جرّی	〃 〃
هُمْ مُعَلِّمُوا الْوَلَدِ	وہ لڑکے کے معلّمین ہیں	حالتِ رفعی	〃 مُعَلِّمُوْنَ
رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ	لڑکے کے معلّمین کو میں نے دیکھا	حالتِ نصبی	〃 مُعَلِّمِيْنَ
بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ	لڑکے کے معلّمین کا گھر	حالتِ جرّی	〃 〃

۲۔ اَبٌ[۱] (باپ) اَخٌ[۲] (بھائی) فَـمٌ[۳] (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلّم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کی صورتیں یہ ہوں گی، جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
اَبُوْ	اَبَا	اَبِيْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِيْ
فُوْ	فَا	فِيْ

۱؎ اَبٌ کا تثنیہ اَبَوَانِ یا اَبَوَيْنِ اور جمع اٰبَاءٌ ۲؎ تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَيْنِ اور جمع اِخْوَانٌ

۳؎ تثنیہ فَمَانِ یا فَمَيْنِ اور جمع اَفْوَاهٌ

تنبیہ ۱: لفظ "ذُوْ" (والا، مالک، صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین صورتیں ہوں گی، لیکن "ذُوْ" اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے، ضمیر کی طرف نہیں ہوتا۔ ذُوْمَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ، ذِيْ مَالٍ. ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَان اور جمع ذَوُوْن. مؤنث ذَوَاتَانِ، ذَوَاتٌ. ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا، جیسے: ذَوَا مَالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْ مَالٍ. ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)۔

تنبیہ ۲: اَبٌ، اَخٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں: اَبِيْ (میرا باپ)، اَخِيْ (میرا بھائی)، فَمِيْ (میرا منہ)۔

۳۔ ایک اسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو اُن میں سے پہلے کو تو حسبِ دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں گے اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں گے جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو، جیسے: بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اُس کا باغ)، بُيُوْتُ الْأُمَرَاءِ وَبَسَاتِيْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور اُن کے باغات)۔

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جائے تو یہ صورتیں[۱] ہوں گی:

	غائب		مخاطب		متکلّم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	كِتَابُهٗ[۲]	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِيْ	كِتَابِيْ

[۱] یہ ضمیریں مجرد متصل بہ اسم کہلاتی ہیں۔ [۲] اس ایک مرد کی کتاب۔

تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلّم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو "هُ" پڑھیں: عَصَایَ (میری لاٹھی)، عَصَاهُ (اس کی لاٹھی)، يَدَايَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصلہ بہ حرف کہلاتی ہیں۔ان کی گردانیں درج ذیل ہیں:

	غائب		مخاطب		متکلّم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	لَهُ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِيْ	لِيْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

اسی طور پر بِ کے ساتھ ملا کر بِهٖ (اسکے ساتھ) بِهِمَا، بِهِمْ سے بِيْ، بِنَا تک پڑھو

〃 مِنْ 〃 〃 مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا، مِنْهُمْ 〃 مِنِّيْ، مِنَّا 〃

〃 عَلٰى 〃 〃 عَلَيْهِ (اس پر) عَلَيْهِمَا، عَلَيْهِمْ 〃 عَلَيَّ، عَلَيْنَا 〃

〃 اِلٰى 〃 〃 اِلَيْهِ (اس سے) اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِمْ 〃 اِلَيَّ، اِلَيْنَا 〃

تنبیہ ۱: "لِ" (جو حرفِ جار ہے) ضمیر واحد متکلّم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ "لَ" پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا، اور لِيْ کو لِيَ بھی پڑھا جاتا ہے، جیسے: لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (دِيْنِي) تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

ضمیر واحد متکلّم "مِنْ" کے ساتھ لگے تو مِنِّيْ پڑھنا چاہیے اور "اِلٰی" اور "عَلٰی" کے ساتھ لگے تو اِلَيَّ (میری طرف) اور عَلَيَّ (مجھ پر) اور "فِيْ" کے ساتھ فِيَّ پڑھنا چاہیے۔

"هُمْ" اور "كُمْ" کے بعد جب کوئی اسم معرف باللّام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمہ (ـُ) دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو، جیسے: لَهُمُ الْمَالُ وَلَكُمُ الْمَالُ.

۵۔ مرکب اضافی پر حرفِ ندا داخل ہو تو مضاف پر فتحہ (ـَ) پڑھتے ہیں، جیسے: يَا سَيِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار)، يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ.

تنبیہ ۲: حروفِ ندا کئی ہیں: جن میں سے "يَا" زیادہ مستعمل ہے جس اسم پر حرف ندا داخل ہو اُسے "مُنادٰی" کہتے ہیں۔

منادٰی مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر میں ضمہ پڑھنا چاہیے، جیسے: يَا زَيْدُ (اے زید)، يَا رَجُلُ (اے مرد)، اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی (فقرہ ۵) میں لکھی گئی۔

منادٰی معرف باللّام ہو تو "يَا" کے ساتھ "اَيُّهَا" (مذکر کے لیے) اور "اَيَّتُهَا" (مؤنث کے لیے) لگانا چاہیے، جیسے: يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد)، يَا اَيَّتُهَا الْإِبْنَةُ (اے لڑکی)، کبھی "يَا" کے بغیر ہی اِن دونوں لفظوں کو منادٰی پر داخل کرتے ہیں، جیسے: اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد)، اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ (اے شریف عورت)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْبَكْرٍ (بکر کا باپ) خاص نام ہے	اَمَامٌ آگے، سامنے

اِنَّا (اِنَّنا) بیشک ہم	بَنُوْ هَاشِمٍ (ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے
خَتَنٌ داماد	خَلْفٌ پیچھے
دِرْهَمٌ درم (چاندی کا ایک سکّہ)	دِيْنَارٌ (جمع: دَنَانِيْرُ) اشرفی
ذَهَبٌ سونا	رَاجِعٌ لوٹنے والا
رَشِيْدٌ ٹھیک سمجھ والا	سَاعَةٌ گھنٹہ، گھڑی، قیامت
سِنٌّ (الف) دانت	صِهْرٌ (الف) سُسرال
قَبِيْلَةٌ (جمع: قَبَائِل) قبیلہ، خاندان	عِنْدَ (یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے) پاس
لِسَانٌ زبان، بولی	مَحْيَا زندگی، جینا
مَمَاةٌ موت، مرنا	نُسُكٌ عبادت، قربانی
وَسِخٌ میلا	

مشق نمبر ۱۰

ہر اسم کے اعراب پر خاص توجہ دو۔

١. يَاوَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُالْكَرِيمِ؟	لَا! بَلِ اسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ.
٢. يَا عَبْدَاللّٰهِ! هَلْ اَنْتَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدَتِيْ! نَحْنُ بَنُوْهَاشِمٍ.
٣. اَهٰذَا كِتَابُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟	نَعَمْ! هٰذَا كِتَابِيْ اَيُّهَا الْاُسْتَاذُ.
٤. هَلْ هٰذَا بَيْتُ رُفَقَائِكَ؟	لَا! لَيْسَ هٰذَا بَيْتُهُمْ بَلْ بَيْتُنَا.
٥. اَلَيْسَ هٰذَاكِتَابُ اَخِيْكَ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِيْ.
٦. هَلْ لَكَ اَخٌ يَا خَلِيْلُ؟	نَعَمْ يَا اُسْتَاذِيْ! لِيْ أَخَوَانِ.

٧. هَلْ هِيَ أُخْتُكَ الصَّغِيْرَةُ؟	نَعَمْ! هِيَ أُخْتِي الصَّغِيْرَةُ.
٨. أَهٰذَا أَخُوْ مُحَمَّدٍ؟	لَا! هُوَ أَخُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.
٩. أَرَأَيْتَ أَخَا مُحَمَّدٍ؟	نَعَمْ! أَخُوْ مُحَمَّدٍ لِيْ رَفِيْقٌ فِي الْمَدْرَسَةِ.
١٠. هَلْ هَذا كِتَابُ أَخِيْ مُحَمَّدٍ؟	نَعَمْ! هُوَ كِتَابُ أَخِيْهِ.
١١. هَلْ رَأَيْتَ بِنْتَيْ خَالِدٍ؟	نَعَمْ! بِنْتَاهُ ذَوَاتَاعِلْمٍ وَجَمَالٍ.
١٢. هَلْ يَدَاكَ نَظِيْفَتَانِ؟	نَعَمْ! يَدَايَ نَظِيْفَتَانِ.
١٣. هَلْ ثِيَابُ مُعَلِمِيْكُمْ نَفِيْسَةٌ؟	نَعَمْ! ثِيَابُهُمْ نَفِيْسَةٌ.
١٤. هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ فِضَّةٍ؟	نَعَمْ! وَعِنْدَ اُمِّيْ سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ.
١٥. هَلْ عَلَيْكَ لَهُ دَرَاهِمُ؟	نَعَمْ! عَلَيَّ لَهُ دَرَاهِمُ، وَلِيَ عَلَيْهِ دَنَانِيْرُ.
١٦. هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِكِ وَبِنْتُهُ اِلٰى شِمْلَةَ.	لَا! بَلْ هُمَاذَاهِبَانِ اِلٰى حَيْدَرَاباد.

١٧. سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ. (الحديث)

١٨. فِيْ فِيْنَا (يا فِيْ فَمِنَا) لِسَانٌ وَأَسْنَانٌ.

١٩. لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُنَا هِنْدِيٌّ.

٢٠. إِبْنُ اَبِيْ بَكْرِنِ الْكَبِيْرُ عَبْدُ اللّٰهِ.

٢١. اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، خَتَنَاهُ.

٢٢. بِنْتَااَبِي الْحَسَنِ وَابْنَاهُ صَالِحُوْنَ.

٢٣. مُعَلِّمُوْا مَدْرَسَةِ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ.

٢٤. لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ. ٢٥. أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ؟

٢٦.وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ.

٢٧.اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ[1] بتاؤ

١ . هما غلامان صالحان.

٢ . هما غلامازيد.

٣ . هم معلّمون.

٤ . هم معلّموا المدرسة.

٥ . يدا بنت الحسن نظيفتان ورجلا ها وسختان.

٦ . انّ النساء الصالحات معلّمات في مدرسة البنات.

٧ . هذا فرس غلام ابن الوزير.

٨ . ولد المرأة العاقلة قائم.

٩ . ابن المرأة العاقل جالس أَمامَ المعلّم.

١٠. بنت الرجل الصالحة جميلة.

١١. أرأيت الأسد الكبير في حديقة الحيوانات؟

١٢. هل هو قاض عادل؟

١٣. أرأيت القاضي العادل؟

---

[1] لازمی نہیں ہے۔

١٤. هل ذهب القاضي العادل راكبا على الناقة.

١٥. ضرب ابو خالد اباحامد.

١٦. عثمان رأىٰ زينب عند فاطمة.

١٧. يا عبد الكريم! هل رأيتَ معلّمي مدرستنا؟

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ ۳: اُردو میں واحد مخاطب کے لیے عموماً جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں، عربی ترجمہ میں واحد بھی لا سکتے ہیں اور جمع بھی، عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھیں سبق ۶ تنبیہ ۴) حذف نہ کرو، اگرچہ اُردو میں حذف کر سکتے ہیں۔

۱۔ تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟	جی ہاں! میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔
۲۔ عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟	نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے۔
۳۔ کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟	نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے۔
۴۔ کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے؟	جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔
۵۔ کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟	نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔
۶۔ تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟	جی ہاں! لیکن (بَــلْ) اُس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔
۷۔ تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟	جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے۔

۸۔ تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟	جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔
۹۔ کیا تمہارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں؟	جی ہاں! ہمارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔

سوالات نمبر ۵

۱۔ اِعراب کیا ہے؟

۲۔ اسم کی اِعرابی حالتیں کتنی ہیں؟

۳۔ اِعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

۴۔ اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہیے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جرّی میں کب؟

۵۔ تثنیہ کا اِعراب بیان کرو۔

۶۔ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا اِعراب کس طرح ہوتا ہے؟

۷۔ اسم غیر منصرف کا اِعراب بیان کرو۔

۸۔ اَلْقَاضِيْ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائیں گے؟

۹۔ اَلْقَاضِيْ سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھیں گے؟

۱۰۔ اَلْعَالِيْ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

۱۱۔ اسم مبنی کسے کہتے ہیں؟ ان کی چند قسمیں بیان کرو۔

۱۲۔ تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیّر ہوگا؟

۱۳۔ أَبٌ، أَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلّم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انہیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھیں گے؟

۱۴۔ اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہے گی یا فاصلے سے؟

۱۵۔ "ذُوْ" کا اعراب کیا ہوگا اور اس کے تثنیہ وجمع مؤنث کا اعراب کیا ہوگا؟

۱۶۔ دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

۱۷۔ مضاف پر حرفِ نداء داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟

۱۸۔ ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انہیں کونسی ضمیریں کہتے ہیں؟

۱۹۔ "عَلٰی" کے ساتھ ضمیر ملا کر گردان کریں۔

الدَّرْسُ الثَّانِي عَشَرَ

أَسْمَاءُ الْإِشَارَةِ

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماء اشارہ (أَسْمَاءُ الْإِشَارَةِ) ہیں، اوران کی دو قسمیں ہیں:

(۱) قریب کے لیے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) ان کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا (یہ ایک مرد)	هٰذَانِ (حالت رفعی) هٰذَيْنِ (حالت نصبی وجری) یہ دو مرد	هٰؤُلَاءِ یہ بہت مرد
مؤنث	هٰذِهٖ (یہ ایک عورت)	هَاتَانِ (حالت رفعی) هَاتَيْنِ (حالت نصبی وجری) یہ دو عورتیں	هٰؤُلَاءِ یہ بہت عورتیں

(۲) بعید کیلئے (جن سے دُور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے) انکی عام صورتیں یہ ہیں:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَاكَ یا ذٰلِكَ (وہ ایک مرد)	ذَانِكَ (حالت رفعی) ذَيْنِكَ (حالت نصبی وجری) وہ دو مرد	أُولَاءِكَ جو اکثر أُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے، وہ بہت مرد
مؤنث	تَاكَ یا تِيكَ یا تِلْكَ وہ ایک عورت	تَانِكَ (حالت رفعی) تَيْنِكَ (حالت نصبی وجری) وہ دو عورتیں	أُولَاءِكَ جو اکثر أُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے، وہ بہت عورتیں

تنبیہ۱: اصل میں اسمائے اشارہ ذَا، ذَانِ وغیرہ بغیر "هَا" اور "كَ" کے ہیں، مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

تنبیہ۲: کَذٰلِكَ (ویسا ہی، ایسا ہی) اور هٰکَذَا (ایسا ہی) بہت مستعمل ہیں۔

تنبیہ۳: اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (كَ) ہے اس کو کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلِكَ" میں ہوتی ہے، جیسے: ذٰلِكَ، ذٰلِکُمَا، ذٰلِکُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِکُنَّ، ان سب کے معنی ایک ہی ہیں، ذٰلِکُمَا رَبُّکُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے)، ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)۔

تنبیہ۴: اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہیں۔

۲۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر جملے کا ایک جزء یعنی مبتدا، فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند)۔

۳۔ مشار الیہ ہمیشہ معرف باللّام یا مضاف ہوتا ہے۔

۴۔ اگر مشار الیہ معرف باللّام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیے، جیسے:
هٰذَا الْکِتَابُ (یہ کتاب)۔

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے، جیسے: کِتَابُکُمْ هٰذَا (تمہاری یہ کتاب)، اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا)۔

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے هٰذَا کِتَابُکُمْ تو اس

کے معنی ہوں گے ''یہ تمہاری کتاب ہے'' اِس صورت میں ''كِتَابُكُمْ'' مشارالیہ نہیں بلکہ خبر ہے، اِسی لیے جملہ پورا ہو جاتا ہے (جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)۔

۵۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارالیہ کے) جملے میں مبتدا واقع ہو تو دیکھیں:

(اُ) اگر خبر معرف باللّام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھا دیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو (جیسا کہ سبق ۶ جملۂ اسمیہ کے بیان میں آپ نے پڑھا ہے)، جیسے: هٰذَا هُوَ الْكِتَابُ (یہ کتاب ہے)، اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ (یا وہی لوگ) فلاح پانے والے ہیں)۔

اِن مثالوں میں مشارالیہ مقدّر (دل میں پوشیدہ) ہے گویا دراصل یہ ہے: هٰذَا الشَّيْءُ هُوَ الْكِتَابُ، اُولٰئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

(ب) اگر خبر معرف باللّام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں، جیسے: هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)، اِس مثال میں بھی مشارالیہ مقدّر ہے۔

(ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں، جیسے: هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے)، هٰذَا كِتَابُكُم (یہ تمہاری کتاب ہے)۔

البتہ کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہیں، جیسے: هٰذَا هُوَ كِتَابُكُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے)، ذَاكَ هُوَ ابْنُ الْمَلِكِ (وہ ہی بادشاہ کا بیٹا ہے)۔

تنبیہ۵: اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا اور هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ ان دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کرلو۔

تنبیہ۶: ''هٰهُنَا'' یا ''هُنَا'' (یہاں) اور ''هُنَاكَ'' (وہاں) بھی اسم اشارہ ہیں، ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۱۱

تِيْنٌ	انجیر	حُمْرَةٌ	سرخی
خَالٌ (الف، اَخْوَالٌ) ماموں		خَالَةٌ	خالہ
لَارَيْبَ	کچھ شک نہیں	عَمٌّ (الف)	چچا
عَمَّةٌ	پھوپھی	اَلْمُتَّقِي	پرہیزگار
مَطْلُوْبٌ	مقصود	مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ
هُدًى	ہدایت	وَجْهٌ (ب)	منہ
قَالَ (فعل ماضی مذکر) اس مرد نے کہا		قَالَتْ (مؤنث)	اُس عورت نے کہا
كَاَنَّ	گویا کہ، جیسا کہ	رَيْبٌ	شک

مشق نمبر۱۱

١. هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبِيْ.

٢. هٰذِهٖ إِمْرَأَةٌ حَسَنَةٌ.

٣. هٰذَانِ الرَّجُلَانِ أَخَوَانِ.

٤. هٰؤُلَاءِ الْأَشْخَاصُ إِخْوَانٌ.

۵. كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ نَظِيْفٌ وَكَذٰلِكَ وَجْهُهُ.

٦. كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ.

٧. إِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ.

٨. تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ.

٩. هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيْفَتَانِ.

١٠. أَهٰذَا أَخُوْكَ اَمْ ذَاكَ؟

١١. ذَاكَ عَمِّيْ وَهٰذَا ابْنُ عَمِّيْ.

١٢. هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَ تِلْكَ الْمَرْأَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهٖ عَمَّتِيْ.

١٣. وَجْهُ هٰذِهِ الإِبْنَةِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ.

١٤. أُخْتَايَ تَانِكَ قَائِمَتَانِ أَمَامَ مُعَلِّمَةٍ.

١٥. هٰذِهِ الْكُمَّثْرٰى حُلْوَةٌ جِدًّا وَكَذالِكَ هٰذَا التِّيْنُ.

١٦. تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ.

١٧. فِيْ يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ.

١٨. ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ. هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ.

١٩. اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

٢٠. قِيْلَ (کہا گیا) أَهٰكَذَا عَرْشُكِ؟

٢١. قَالَتْ كَاَنَّهٗ (گویا کہ وہ) هُوَ.

٢٢. اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ.

۲۳. فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ اِلٰى فِرْعَونَ. (دیکھو سبق ۱۰۔۷)

۲٤. قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ یہ طبیب عالم ہے۔

۲۔ میرا یہ دوست دولتمند ہے۔

۳۔ وہ دوست (جمع) دولتمند ہیں۔

۴۔ بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے۔

۵۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔

۶۔ وہ اُونٹنی خوبصورت ہے۔

۷۔ یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے۔

۸۔ اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟

۹۔ وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں۔

۱۰۔ یہ (ایک) اچھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں۔

۱۱۔ وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اُس کی ماں۔

سوالات نمبر ۶

۱۔ اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟

۲۔ اسماء اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟

۳۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟

۴۔ مشارالیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟

۵۔ مشارالیہ معرّف باللّام ہوتو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہیے؟

۶۔ جب اسم اشارہ بغیر مشارالیہ کے جملے میں آئے تو اس کے استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟

۷۔ کِتَابُکُمْ هٰذَا اور هٰذَا کِتَابُکُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے؟

۸۔ ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُنَّ. ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

۹۔ ذٰلِكَ یا تِلْكَ وغیرہ کے "كَ" میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَر

أَسْمَاءُ الْإِسْتِفْهَامِ

۱۔ مَنْ (کون)، مَا (کیا)، ماذا (کیا)، اَیْشَ[۱] (کیا)، اَيٌّ (کونسا)، اَیَّةٌ (کونسی)، کَمْ (کتنا، کتنی)، کَیْفَ (کیسا، کیسی)، اَیْنَ (کہاں)، مَتٰی (کب)، لِمَا (کیوں)، لِمَاذَا (کیوں)، اَنّٰی (کہاں سے، کس طرح سے)۔

تنبیہ۱: اسمائے استفہام "اَيٌّ" اور "اَیَّةٌ" کے سوا سب مبنی ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۹)

تنبیہ۲: سبق ۶ تنبیہ ۴ میں تم نے پڑھا ہے کہ "ھَلْ" اور "أَ" سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرف استفہام ہیں، یعنی جملے میں مبتدا یا فاعل نہیں بن سکتے البتہ اسمائے استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔

۲۔ اسمائے استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں، جیسے: مَنْ أَبُوْكَ (تیرا باپ کون ہے؟)، مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انہیں مضاف کے بعد لانا چاہیے، جیسے: کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب)، یا اسم استفہام پر "لِ" (حرف جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لا سکتے ہیں، جیسے: لِمَنِ الْكِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟)، لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ (آج کے دن ملک کس کا ہے؟)۔

۳۔ حروفِ جارہ (دیکھو سلسلۂ الفاظ نمبر ۶) اسمائے استفہام کے شروع میں لگائے جاتے ہیں، جیسے: لِمَنْ (کس کا)، لِمَا (کس کا)، بِکَمْ (کتنے میں)، اِلٰی اَیْنَ

---

[۱] اصل اَیُّ شَیْءٍ

(کہاں کو)، مِنْ اَیْنَ (کہاں سے)، اِلٰی مَتٰی (کب تک)، مِمَّا دراصل "مِنْ مَا" (کس چیز سے)، مِمَّنْ دراصل "مِنْ مَنْ" (کس شخص سے)، عَمَّا = "عَنْ مَا" تھا (کس چیز سے، کس چیز کی نسبت)، فِیْمَا (کس چیز میں)۔

۴۔ مَا بعض حروفِ جارہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے، چنانچہ لِمَا سے لِمَ، عَمَّا سے عَمَّ، فِیْمَا سے فِیْمَ ہو جاتا ہے۔

۵۔ اَیٌّ اور اَیَّۃٌ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں، جیسے: اَیُّ رَجُلٍ یا اَیُّ الرِّجَالِ (کونسا مرد)، اَیَّۃُ مَرْأَۃٍ یا اَیَّۃُ النِّسَاءِ (کونسی عورت)، سمجھ لیں "اَیٌّ" کے بعد نکرہ تو واحد ہوگا اور معرّف باللّام جمع۔

۶۔ کَمْ کے بعد اسم "منصوب" اور واحد ہوتا ہے، جیسے: کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَکُمْ (تمہارے پاس کتنے درم ہیں؟)، کَمْ سَنَۃً عُمْرُكَ (تیری عمر کتنے سال کی ہے؟)

۷۔ کَمْ کبھی استفہام کے لیے نہیں بلکہ خبر کے لیے ہوتا ہے اسے کَمْ خَبَرِیَّۃ کہتے ہیں، اُس وقت اُس کے معنی ہوں گے "کئی ایک" یا "بہتیرے"، کَمْ خَبَرِیَّۃ کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے کبھی "واحد" کبھی "جمع"، جیسے: کَمْ عَبْدٍ یا عَبِیْدٍ اَعْتَقْتُ (میں نے بہت سارے غلام آزاد کر دیئے)۔

کَمْ استفہامیہ کے بعد کمتر اور خبریہ کے بعد اکثر "مِنْ" کا بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: کَمْ مِنْ رُبِّیَّۃٍ عِنْدَكَ؟، کَمْ مِنْ دِیْنَارٍ یا دَنَانِیْرَ[1] صَرَفْتُھَا عَلَی الْفُقَرَاءِ (میں نے بہتیری اشرفیاں فقیروں پر خرچ کیں)۔

---

[1] غیر منصرف ہے اس لیے حالت جرّی میں فتحہ دیا گیا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

أَمْرٌ	کام، حکم	بَيْنَ	درمیان
حِبْرٌ	سیاہی	خَمْسَةٌ	پانچ
رُبِّيَّةٌ	روپیہ	سَمِينٌ (ج)	فربہ
ضَرُورِيٌّ	ضروری	عَافِيَةٌ	آرام
عَصَا	لاٹھی	قَلَمُ الْحِبْرِ	سیاہی کا قلم
قَلَمُ الرَّصَاصِ	پنسل، سیسہ کا قلم	قَهَّارٌ	زبردست
وَاحِدٌ	ایک	يَمِينٌ	دایاں ہاتھ، دائیں
يَسَارٌ	بایاں ہاتھ، بائیں		

مشق نمبر ۱۲ (الف)

١. مَا هٰذَا؟	هٰذَا قَلَمُ الرَّصَاصِ.
٢. وَمَا ذَاكَ؟	ذَاكَ قَلَمُ الْحِبْرِ.
٣. مَا هٰذِهِ؟	هٰذِهِ دَوَاةٌ.
٤. وَمَاذَا فِي الدَّوَاةِ؟	فِي الدَّوَاةِ حِبْرٌ.
٥. مَنْ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ؟	هٰذَانِ عَمِّي وَخَالِي.
٦. وَمَنْ تِلْكَ الْبِنْتُ بَيْنَهُمَا؟	تِلْكَ أُخْتِي الصَّغِيرَةُ زُبَيْدَةُ.
٧. أَيُّ رَجُلٍ جَالِسٌ خَلْفَكَ؟	ذَاكَ أَخِي الْكَبِيرُ حَامِدٌ.
٨. مَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ؟	هٰؤُلَاءِ أَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ.

٩. مَنْ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءُ؟	هُنَّ مُعلّماتٌ فِي مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ.
١٠. اَيْنَ أَخُوكَ الصَّغِيْرُ؟	هُوَذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ.
١١. مَتٰى ذَهَبَ؟	ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ.
١٢. لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ؟	هٰذَا هُوَ كِتَابِيْ.
١٣. مَنْ رَبُّكَ؟	اَللّٰهُ رَبِّيْ.
١٤. مَنْ نَبِيُّكَ؟	مُحَمَّدٌ رسولُ اللهِ نَبِيِّي.
١٥. مَا دِيْنُكَ؟	اَلْإِسْلَامُ دِيْنِيْ.

مشق نمبر ۱۲ (ب)

١. مَا اسْمُكَ يَا وَلَدُ؟	اِسْمِیْ عَبْدُ اللّٰهِ يَا سَيِّدِيْ.
٢. مَا اسْمُ أَبِيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟	إِسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ.
٣. مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ؟	نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ.
٤. اِلٰى اَيْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمْ؟	نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْهِنْدِ.
٥. كَيْفَ حَالُكُمْ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ.
٦. كَمْ وَلَدًا لَكَ يَاخَالِدُ؟	لِيْ خَمْسَةُ أَوْلَادٍ يَا سَيِّدِيْ.
٧. كَمْ بِنْتًا حَاضِرَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ؟	يَا سَيِّدِي! خَمْسُوْنَ بِنْتًا حَاضِرَةٌ اَلْيَوْمَ فِي الْمَدْرَسَةِ.
٨. كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ وَالْأَخَوَاتِ؟	لِيْ أُخْتَانِ وَأَخٌ وَاحِدٌ.

٩. بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِينَةُ؟	هٰذِهِ الْبَقَرَةُ بِعِشْرِيْنَ رُبِّيَّةً.
١٠. لِمَ جَالِسٌ اَنْتَ هٰهُنَا؟	اَنَا جَالِسٌ لِأَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ.
١١. مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى؟	هِيَ عَصَايَ.
١٢. قَالَ: اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟	قَالَتْ: هُوَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ.
١٣. لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ.
١٤. مَتٰى نَصْرُاللّٰهِ؟	أَلَا اِنَّ نَصْرَاللّٰهِ قَرِيْبٌ.

مشق نمبر ۱۲ (ج)

ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھیں۔

١. مَا هٰذَا؟
٢. ما هذه؟
٣. مَا ذَاكَ؟
٤. مَا تِلْكَ؟
٥. مَنْ هٰذَا؟
٦. مَنْ هٰذَانِ؟
٧. مَنْ هٰؤُلَاءِ؟
٨. اَيْشَ اسْمُكَ؟
٩. اَيْنَ أَخُوْكَ يَا اَحْمَدُ؟
١٠. مَا اسْمُ أَخِيْكَ؟
١١. مَنْ ضَرَبَ أَخَاكَ؟
١٢. مَنْ ضَرَبَ أَخِيْ؟
١٣. كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ؟
١٤. بِنْتُ مَنْ هٰذِهِ؟
١٥. اَيْنَ أَبُوْهَا؟
١٦. أَرَأَيْتَ أَبَاهَا؟
١٧. أَرَأَيْتَ بَيْتَ أَبِيْهَا؟
١٨. اَيَّةُ النِّسَاءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ أُمِّكَ؟

۱۹. كَيْفَ هٰذَا الْكِتَابُ؟ سَهْلٌ اَمْ صَعْبٌ؟ ۲۰. مَتٰى ذَهَبَ أَبُوْكَ اِلٰى بَمْبائي؟

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ تم کون ہو؟	جناب! (یاسیّدی) میں حامد ہوں۔
۲۔ تمہارے والد کا نام کیا ہے؟	میرے والد کا نام حسن ابن علی ہے۔
۳۔ عبدالرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں؟	اس کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔
۴۔ تمہارے سامنے کون عورت کھڑی ہے؟	وہ میرے بھائی کی بیوی ہے۔
۵۔ اس (عورت) کے ہاتھ میں کیا ہے؟	اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں۔
۶۔ وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں؟	وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں۔
۷۔ آج کتنے لڑکے حاضر ہیں؟	جناب! آج تیس لڑکے حاضر ہیں۔
۸۔ محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے؟	میں ایک ضروری کام کیلئے کھڑا ہوں۔
۹۔ یہ کتاب کتنے کی ہے؟	یہ کتاب پانچ روپے کی ہے۔
۱۰۔ خالد تمہارے کتنے بھائی ہیں؟	جناب! میرے دو بھائی ہیں۔
۱۱۔ یہ چھوٹا کتّا کس کا ہے؟	یہ میرے ماموں کا کتّا ہے۔
۱۲۔ ابھی تم کہاں جا رہے ہو؟	جناب! ہم مدرسے جا رہے ہیں۔
۱۳۔ تمہارا بھائی کب گیا؟	وہ ایک گھنٹہ قبل گیا۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں

تنبیہ: چھٹے سبق میں جملۂ اسمیہ اور دسویں سبق میں جملۂ فعلیہ کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہو چکا ہے، یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے۔ جملۂ اسمیہ ہو یا فعلیہ اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے خبریّہ کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو استفہامیّہ ہوگا جسے ''انشائیّة'' بھی کہتے ہیں۔

جملۂ اسمیہ خبریہ	١. حَامِدٌ جالِسٌ مبتدا خبر	٢. عَلِيٌّ رَجُلٌ سَخِيٌّ مبتدا موصوف صفت مل کر خبر
جملۂ اسمیہ استفہامیہ	٣. مَنْ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ؟ اسم استفہام مبتدا خبر حرف جار مجرور (متعلق خبر)	
جملۂ فعلیہ استفہامیہ	٤. هَلْ كَتَبَ زَيْدٌ مَكْتُوْبًا اِلٰى خَالِدٍ؟ حرف استفہام فعل فاعل مفعول جار مجرور (متعلق فعل)	

سوالات نمبر ۷

۱۔ اسمائے استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروف استفہام کون کون سے؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے؟

۲۔ اسمائے استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیے؟

۳۔ اسمائے استفہام میں کونسا لفظ مُعرب ہے؟

۴۔ ''کَمْ'' کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اِعراب کیا ہوتا ہے؟

۵۔ "اَيٌّ" اور "اَيَّةٌ" کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

۶۔ "عَمَّ" اور "فِيْمَ" اصل میں کیا ہیں؟

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

١ . لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها؟

٢ . هل هو عمّك؟

٣ . وأيّة مرأة قائمة عند باب دارك ولماذا؟

٤ . ومن عن يمينها؟ هل هو ولدها الكبير؟

٥ . كم لك من الناقات يا صالح و كم لك من البقرات؟

٦ . كم شاة عندك يا حامد وكم بقرة؟

٧ . هل أرسل محمود مكتوبا الٰى أبيه؟

٨ . نعم يا سيّدى! كمْ[1] مكتوب أرسل محمود إِلٰى ابيه لٰكِن ماجاء جواب من عنده.

---

[1] کَمْ خبریہ ہے۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ

۱۔ فعل در حقیقت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا معلوم ہوتا ہے، جیسے: کَتَبَ (اُس نے لکھا)۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اب تک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا، جیسے: یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)۔

بعض علماء صرف امر حاضر (اُکْتُبْ: لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہیں۔

۲۔ حروفِ اصلیہ[۱] فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں، جیسے: کَتَبَ (اُس نے لکھا) گو بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں، جیسے: تَرْجَمَ (اُس نے ترجمہ کیا)۔

تنبیہ ۱: لفظ کے حروفِ اصلیہ کو ''مادّہ'' کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغۂ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادّے کے حروف رہتے ہیں، یہاں تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے حروفِ اصلیہ کی شناخت صیغۂ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لیے اگر مصدری معنی بتلانے کے لیے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہوگا تا کہ طالب کو لفظ کے مادّے سے بھی واقفیت ہو جائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ کَتَبَ کے معنی ''لکھنا ہیں'' اگر چہ دراصل اس کے معنی ہیں ''اُس نے لکھا۔'' ہاں مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیے، جیسے: تَعَلَّمُوا الْکِتَابَةَ وَالْقِرَاءَةَ (لکھنا اور پڑھنا سیکھو)۔ اَلْکِتَابَةُ کَتَبَ کا اور اَلْقِرَاءَةُ قَرَأَ کا مصدر ہے۔

---

[۱] حروفِ اصلیہ اور حروفِ زوائد کا بیان سبق: ۸ میں گذر چکا ہے۔

۳۔ سہ حرفی ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب فَعَلَ، فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سُنا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ چنانچہ اس امر کی تفصیل ''سبق ۱۶'' اور چار حرفی فعل کا بیان ''سبق ۲۵'' میں ہوگا۔

اَلْفِعْلُ الْمَاضِي الْمَعْرُوْف

۴۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے تمام صیغے حسبِ ذیل ہیں:

(دائیں سے بائیں)		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	کَتَبَ اُس ایک مرد نے لکھا	کَتَبَا اُن دو مردوں نے لکھا	کَتَبُوْا اُن بہت مردوں نے لکھا
	مؤنث	کَتَبَتْ اُس ایک عورت نے لکھا	کَتَبَتَا اُن دو عورتوں نے لکھا	کَتَبْنَ اُن بہت عورتوں نے لکھا
مخاطب	مذکر	کَتَبْتَ تو ایک مرد نے لکھا	کَتَبْتُمَا تم دو مردوں نے لکھا	کَتَبْتُمْ تم بہت مردوں نے لکھا
	مؤنث	کَتَبْتِ تو ایک عورت نے لکھا	کَتَبْتُمَا تم دو عورتوں نے لکھا	کَتَبْتُنَّ تم بہت عورتوں نے لکھا
متکلّم	مذکر	کَتَبْتُ میں ایک مرد نے لکھا	کَتَبْنَا ہم دو مردوں نے لکھا	کَتَبْنَا * ہم بہت مردوں نے لکھا
	مؤنث	کَتَبْتُ * میں ایک عورت نے لکھا	کَتَبْنَا * ہم دو عورتوں نے لکھا	کَتَبْنَا * ہم بہت عورتوں نے لکھا

تنبیہ ۲: کل صیغے تو اٹھارہ ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ صیغوں میں بھی ایک لفظ "کَتَبْتُمَا" دو دفعہ آ جاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اِس کے دُہرانے کا رواج پڑ گیا ہے۔ جہاں ایسا نشان (*) ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے۔

تنبیہ ۳: فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو "ضمائر مرفوعہ متصلہ" کہتے ہیں۔

تنبیہ ۴: کَتَبَتْ (صیغۂ واحد مؤنث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملانا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں، جیسے: کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ الْمَكْتُوبَ (اُستانی نے خط لکھا)۔ اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واو ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت ان کا تلفظ نہ کریں، جیسے: اَلرَّجُلَانِ كَتَبَا الْمَكْتُوبَ، اَلرِّجَالُ كَتَبُوا الْمَكْتُوبَ.

۵۔ فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں، جیسے:

شَرِبَ (اُس ایک مرد نے پیا) شَرِبَا، شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک۔

كَرُمَ (وہ ایک مرد بزرگ ہوا) كَرُمَا، كَرُمُوْا سے كَرُمْنَا تک۔

۶۔ فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں، ان سب کا مجہول فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: كَتَبَ سے كُتِبَ (وہ لکھا گیا) شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا)، كَرُمَ سے كُرِمَ.

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے، اُسی کو نائب الفاعل

(فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اُسی کو رفع دیتے ہیں، جیسے: شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا)۔ اس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ "پینے والا" (فاعل) کون ہے؟

۷۔ ماضی پر لفظ "مَا" (نافیہ)[1] لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے، جیسے: مَا كَتَبَ (اُس نے نہیں لکھا)، مَا شَرِبَ (اُس نے نہیں پیا)۔

۸۔ اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ترجمہ میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت نہیں، جیسے: قَدْ ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا)۔

۹۔ پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزء فعل ہو وہ جملۂ فعلیہ ہے۔ جملۂ فعلیہ میں فعل کے بعد عموماً فاعل آتا ہے جو حالت رفعی میں ہوتا ہے، جیسے: جَلَسَ زَيْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدی ہو تو تیسرا جزء مفعول ہوتا ہے جو حالت نصبی میں ہوا کرتا ہے (دیکھیں سبق ۱۰)، جیسے: أَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی)۔ ان کے سوا باقی سب متعلقات کہلاتے ہیں، جیسے: مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ)، فِي الْبَيْتِ (گھر میں)، اَلْيَوْمَ (آج) وغیرہ۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح متعلقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر سکتے ہیں، جیسے: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین) اس جملہ میں اَلْيَوْمَ اور لَكُمْ متعلقات ہیں۔ پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدم ہے۔

۱۰۔ جملۂ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہے گا۔ (خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع)، البتہ

---

[1] ما نافیہ ہے۔

فاعل مذکر کے لیے مذکر کا صیغہ آئے گا اور مؤنث کے لیے مؤنث کا صیغہ، جیسے: كَتَبَ وَلَدٌ، كَتَبَ وَلَدَانِ، كَتَبَ أَوْلَادٌ، كَتَبَتْ ابْنَةٌ، كَتَبَتْ ابْنَتَانِ اور كَتَبَتْ بَنَاتٌ. مگر فاعل پہلے آئے تو فعل و فاعل کے صیغے یکساں ہوں گے۔ اس مسئلہ کی تفصیل[1] ''سبق ۱۸'' میں لکھی جائے گی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲

تنبیہ:۔ ذیل کے سلسلۂ الفاظ میں ہر ایک فعل ماضی کے ساتھ اس کا مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔

ہر ایک فعل ماضی کو گذری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ہر ایک فعل کا ماضی مجہول بھی بنالیں اور گردان کر لیں خصوصاً مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی تکلیف برداشت کریں۔

أَكَلَ (يَأْكُلُ)	کھانا	بَعَثَ (يَبْعَثُ)	بھیجنا
تَرَكَ (يَتْرُكُ)	چھوڑنا	خَرَجَ (يَخْرُجُ)	نکلنا
دَخَلَ (يَدْخُلُ)	داخل ہونا	طَلَبَ (يَطْلُبُ)	مانگنا، بلانا
طَلَعَ (يَطْلُعُ)	طلوع ہونا	غَرَبَ (يَغْرُبُ)	غروب ہونا
غَلَبَ (يَغْلِبُ)	غالب ہونا	فَتَحَ (يَفْتَحُ)	فتح کرنا، کھولنا
فَرِحَ (يَفْرَحُ)	خوش ہونا	فَهِمَ (يَفْهَمُ)	سمجھنا
قَتَلَ (يَقْتُلُ)	قتل کرنا	نَجَحَ (يَنْجَحُ)	کامیاب ہونا

[1] دوسرا حصہ

اَقْرَبُوْنَ	قریبی رشتہ دار	اَلَّذِيْنَ	جولوگ، وہ لوگ جو
أَلْاٰنَ	ابھی	اِلَى الْاٰنَ	اب تک
تَمْرِيْضٌ	بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ)	جَنَّةٌ	باغ
جَمِيْعٌ	سب کے سب	زَرْعٌ (ب)	کھیتی
سَارِقٌ	چور	شَهَادَةٌ	گواہی، سند
طَعَامٌ	کھانا	اَلْعَامُ	سال، سالِ رواں
غُلَامٌ	لڑکا، غلام، خادم	فَرْحٌ (مصدر)	خوشی، خوش ہونا
فِئَةٌ	گروہ، جماعت	قَوْلٌ (الف)	بات
كَاَنَّمَا	گویا کہ	كَمَا	جیسا کہ
لِاَنَّ	اس لیے کہ	اَلْمُسْتَشْفٰى	شفاخانہ، ہسپتال
مَرِيْضٌ (جمع: مَرْضٰى)	بیمار	اِلَّا	مگر
فَ	تو، پھر، کیونکہ، پس	جُزْءٌ	ٹکڑا، پارہ

مشق ۱۳ (الف)

اَلْمَاضِي الْمَعْرُوْفُ[1]	اَلْمَاضِي الْمَجْهُوْلُ[2]
هُوَ (يَا رَشِيْدُ) قَرَءَ الْقُرْاٰنَ.	هُوَ (يَا اَلْقُرْاٰنُ) قُرِءَ.
قَرَءَ رَشِيْدُنِ الْقُرْاٰنَ.	قُرِءَ الْقُرْاٰنُ.

[1] فعل معروف وہ ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ [2] مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو اس کے ساتھ فاعل کا ذکر ہی نہ ہو۔

هُمَا (يا رَجُلَانِ) قَرَءَ اكِتَابًا.	هُمَا (يا رَجُلَانِ) طَلِبَا.
هُمْ (يا اَلرِّجَالُ) قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ.	هُمْ (يا اَلرِّجَالُ) طَلِبُوْا.
هِيَ (يا بِنْتٌ) كَتَبَتْ مَكْتُوْبًا.	هِيَ (يا بِنْتٌ) طَلِبَتْ.
هُمَا (يا بِنْتَانِ) كَتَبَتَا مَكْتُوْبَيْنِ.	هُمَا (يا بِنْتَانِ) طَلِبَتَا.
هُنَّ (يا اَلْبَنَاتُ) كَتَبْنَ مَكَاتِيْبَ.	هُنَّ (يا اَلْبَنَاتُ) طَلِبْنَ.
اَنْتَ أَكَلْتَ تُفَّاحًا.	اَنْتَ بُعِثْتَ اِلٰى لَاهُوْر.
اَنْتُمَا أَكَلْتُمَا رُمَّانًا.	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلٰى كَرَاتِشِي (کراچی)
اَنْتُمْ أَكَلْتُمْ بِطِّيْخًا.	اَنْتُمْ بُعِثْتُمْ اِلٰى مَكَّةَ.
اَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ.	اَنْتِ بُعِثْتِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ.
اَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ.	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَى الْبَيْتِ.
اَنْتُنَّ طَلَبْتُنَّ الْعِلْمَ.	اَنْتُنَّ بُعِثْتُنَّ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى.
اَنَا شَرِبْتُ مَاءً.	اَنَا بُعِثْتُ اِلٰى دِهْلِي.
نَحْنُ شَرِبْنَا لَبَنًا.	نَحْنُ بُعِثْنَا اِلٰى كَلْكَتَّة.

مشق نمبر۱۳ (ب)

١. يَا رَشِيْدُ! هل قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ! قَرَأْتُ جُزْءً مِنْهُ.
٢. هَلْ كَتَبْتَ الْمَكْتُوْبَ اِلٰى أَبِيْكَ؟	نَعَمْ! كَتَبْتُ الْبَارِحَةَ.
٣. مَتٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟	مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَى الْاٰنَ.

٤ . هَلْ غَرَبَ الْقَمَرُ؟	نَعَمْ! غَرَبَ الْقَمَرُ قَبْلَ سَاعَةٍ.
٥ . مَاذَا أَكَلْتِ الْيَوْمَ يَامَرْيَمُ؟	يَا سَيِّدِيْ! أَكَلْتُ الْخُبْزَ مَعَ اللَّبَنِ.
٦ . اِلٰى اَيْنَ بُعِثَ أَبُوْكِ؟	بُعِثَ أَبِيْ اِلٰى اِلٰه اٰباد.
٧ . مَنْ دَخَلَ الدَّارَ؟	هِيَ أُمِّيْ دَخَلَتِ الدَّارَ.
٨ . وَمَنْ خَرَجَ مِنْهَا؟	هُمَا أَخَوَايَ قَدْ خَرَجَا مِنَ الدَّارِ.
٩ . مَنْ ضَرَبَ أَخَوَيْكَ؟[1]	ضَرَبَتْهُمَا اُمِّيْ.
١٠. هَلْ فُتِحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ؟	لَا! مَافُتِحَ اِلَى الْاٰنَ.
١١. لِمَ فَرِحَ مُحَمَّدٌ وَ رَشِيْدٌ؟	لِأَنَّ هُمَا نَجَحَا فِي الْإِمْتِحَانِ.
١٢. كَمْ وَلَدًا نَجَحَ فِي الْإِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ؟	نَجَحَ خَمْسُوْنَ وَلَدًا فِيْ هٰذَا الْعَامِ.
١٣.هَلْ فَهِمْتُمْ قَوْلَنَا؟	مَافَهِمْنَا قَوْلَكُمْ.
١٤.لِمَ مَافَهِمْتُمْ كَلَامِيْ؟	لِأَنَّ لِسَانَكُمْ هِنْدِيٌّ.
١٥.لِمَ طُلِبْتَ فِي الدِّيْوَانِ؟	طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ.
١٦. لِمَ بُعِثْتِ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى يَااُخْتِيْ؟	بُعِثْتُ لِلتَّمْرِيْضِ(لِخِدْمَةِ الْمَرْضٰى)

مشق نمبر۱۳ (ج)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . كَمْ (خبریہ) مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ.

---

[1] اَخٌ کا تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَیْنِ.

۲. مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْفَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا.

۳. كَمْ (خبریہ) تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَعُيُوْنٍ وَ زُرُوْعٍ وَمَقَامٍ كَرِيْمٍ. (شاندار مقامات)۔

٤. لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُوْنَ.

۵. فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

٦. فَشَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا مِنْهُمْ.

۷. كُتِبَ (فرض کیا گیا) عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ.

۸. وَاِذَا[۱] الْمَوْءُوْدَةُ[۲] سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ: اُردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے۔

۱۔ حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں! اب تک اُس نے کھانا نہیں کھایا۔
۲۔ تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں! میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا۔
۳۔ تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا۔
۴۔ تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں! ایک گھنٹہ پہلے وہ مدرسہ گئی۔

[۱] جب [۲] زندہ دفنائی ہوئی (لڑکی)۔

۵۔آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا۔
۶۔مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلّمین ہیں۔
۷۔وہ کون گھر سے نکلا؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔
۸۔تم (مؤنث) نے میری بات سمجھی؟	ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی۔
۹۔تم (جمع مؤنث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	اس لیے کہ تمہاری زبان عربی ہے۔
۱۰۔کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟	جی ہاں! ایک بڑا شیر قتل کیا گیا۔
۱۱۔شیر کو کس نے مارا (قتل کیا)؟	جناب! شیر کو میں نے مارا۔
۱۲۔تمہارا خادم کہاں بھیجا گیا؟	وہ بازار بھیجا گیا۔

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

۱۔ جس فعل میں زمانۂ حال واستقبال دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے، جیسے: یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)۔

۲۔ "ی"، "ت"، "ا" اور "ن" علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کر کے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع (ـُـ) دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ فَتَحَ سے یَفْتَحُ، تَفْتَحُ، اَفْتَحُ، نَفْتَحُ. مضارع کے کل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو۔

مضارع معروف کی گردان

(دائیں سے بائیں)		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا)	یَفْتَحَانِ	یَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولے گی)	تَفْتَحَانِ	یَفْتَحْنَ
مخاطب	مذکر	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولے گا)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحِیْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولے گی)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
متکلم	مذکر	اَفْتَحُ (میں کھولتا ہوں یا کھولوں گا)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ
	مؤنث	" (میں کھولتی ہوں یا کھولوں گی)	"	"

۳۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے، یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ جیسے فَتَحَ کا مضارع یَفْتَحُ، ضَرَبَ کا یَضْرِبُ اور کَرُمَ کا یَکْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ[1] لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱: تَفْتَحُ اور تَفْتَحَانِ گردان میں کئی جگہ آئے ہیں انہیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲: ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ ہی صیغے پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں۔

۴۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ (ـُـ) اور ماقبلِ آخر سے پہلے والے حرف کو فتحہ (ـَـ) دو، جیسے: یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)۔ یَفْتَحُ سے یُفْتَحُ، یَکْرُمُ سے یُکْرَمُ.

۵۔ مضارع مثبت کو منفی بنانے کے لیے اکثر "لَا" لگایا جاتا ہے کبھی "مَا" بھی لگا دیتے ہیں، جیسے: لَایَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا) مَایَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

تنبیہ ۳: مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو "سَ" یا "سَوْفَ" (عنقریب) لگا دیں، جیسے: سَیَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولے گا)، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ بعد تم جان لوگے)۔

۶۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہیں، عربی میں اس کی دو

---

[1] سبق: ۱۶، حصہ دوم میں۔

قسمیں ہیں: (۱) متصل جو فعل سے مل کر آتی ہیں۔ (۲) منفصل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں۔ چونکہ مفعول حالتِ نصبی میں ہوتا ہے اس لیے مفعول کی ضمیریں ضمائر منصوبہ کہلاتی ہیں۔

۷۔ ضمائر منصوبہ متصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائر مجرورہ متصلہ کے الفاظ ہیں (دیکھیں درس:۱۱) صرف واحد متکلّم میں "ـِيْ" کی جگہ "نِيْ" لگانا پڑتا ہے، جیسے:

ضَرَبَهٗ (اس نے اس کو مارا)، ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبَنِيْ، ضَرَبَنَا تک اور يَضْرِبُهٗ (وہ اس کو مارتا ہے یا مارے گا)، يَضْرِبُهُمَا سے يَضْرِبُنِيْ، يَضْرِبُنَا تک۔

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیریں ملا سکتے ہیں۔ لیکن فعل ماضی جمع مذکر مخاطب (ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوْهُ (تم نے اس کو مارا)، ضَرَبْتُمُوْهُمَا وغیرہ کہنا چاہیے۔

۸۔ ضمائر منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں:

اِيَّاهُ (اسی ایک مرد کو)، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكَ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُنَّ، اِيَّايَ، اِيَّانَا.

کلام میں زیادہ زور اور "حَصْر" پیدا کرنے کے لیے زیادہ تر ان ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصاً جبکہ اُن کو فعل پر مقدم کر دیں، جیسے: اِيَّاكَ نَعْبُدُ (صرف تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۳

تنبیہ:۔ ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔

خَلَقَ (يَخْلُقُ) پیدا کرنا	عَمِلَ (يَعْمَلُ) کرنا، عمل کرنا
رَفَعَ (يَرْفَعُ) اُٹھانا، بلند کرنا	فَطَرَ (يَفْطُرُ) پیدا کرنا
سَئَلَ (يَسْئَلُ) پوچھنا، سوال کرنا	فَعَلَ (يَفْعَلُ) کرنا
ظَلَمَ (يَظْلِمُ) ظلم کرنا	مَلَكَ (يَمْلِكُ) مالک ہونا
عَبَدَ (يَعْبُدُ) پوجنا، بندگی کرنا	نَظَرَ (يَنْظُرُ) دیکھنا
إِبِلٌ (اسم جنس) اُونٹ	اَهَمُّ بہت توجہ کے قابل بہت ضروری
اِنَّمَا صرف، اور کچھ نہیں	صَبَاحًا صبح کے وقت
بَرِيْءٌ بَری، الگ	مَسَاءً شام کے وقت
بَطْنٌ (ب) پیٹ	ضُرٌّ نقصان
جُزْءٌ کسی چیز کا ایک ٹکڑا، قرآن کا پارہ	عَابِدٌ پوجنے والا
جَرِيْدَةٌ (جمع: جَرَائِد) اخبار	قَهْوَةٌ کافی
اَلْجَامِعُ (يا اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ) جامع مسجد	مَعَاذَاللّٰهِ خدا کی پناہ، خدا بچائے
رَادِيُو ریڈیو	اِيْ وَاللّٰهِ (اس کا مختصر اِيْوَ) خدا کی قسم
أَمْسِ کل (جو دن گذر گیا)	وَجَعٌ درد
غَدًا کل (جو دن آنیوالا ہے)	يَتِيْمٌ (جمع: يَتَامٰى) جس بچے کا والد گذر جائے

مشق نمبر ۱۴ (الف)

١. هَلْ تَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟	نَعَمْ! اَفْهَمُهُ قَلِيْلًا.
٢. مَنْ يَكْتُبُ هٰذَاالْكِتَابَ؟	تَكْتُبُهُ اُخْتِي مَرْيَمْ.
٣. مَاشَاءَ اللّٰهُ! هِيَ تَكْتُبُ جَيِّدًا وَاَنْتَ لَاتَكْتُبُ	يَاسيّدى! اَنَا لَااَكْتُبُ لِاَنَّ فِيْ يَدِيْ وَجْعٌ.
٤. اِلٰى اَيْنَ تذهبُ يا اَحْمَدُ؟	اَنَا اَذْهَبُ اِلَى السُّوقِ.
٥. مَتٰى تَرْجِعُ مِنَ السُّوْقِ	سَاَرْجِعُ مِنْهَا فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ.
٦. يَا اَوْلَادُ! اَيَّ كِتَابٍ تَقْرَءُوْنَ؟	يَا سَيِّدَنَا! نَقْرَءُ تَسْهِيْلَ الْأَدَبِ.
٧. هَلْ تَشْرَبُوْنَ الشَّايَ؟	نَحْنُ لَانَشْرَبُ الشَّايَ وَلَا الْقَهْوَةَ.
٨. هَلْ بُعِثْتُم اِلَى الْحَاكِمِ الْيَوْمَ؟	لَا! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا بَعْدَ الظُّهْرِ.
٩. مَنْ طَلَبَكُمْ اِلٰى بَمْبَاي (بمبئی)؟	طَلَبَنَا اَبُوْنَا اِلٰى بَمْبَاي.
١٠. هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ خَلَقَكُمْ وَوَالِدَيْكُمْ؟	اَللّٰهُ خَلَقَنِيْ وَخَلَقَ وَالِدَيَّ.
١١. مَاذَا تَطْلُبِيْنَ مِنَّا يَا عَائِشَةُ؟	اِنَّمَا اَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابًا يَنْفَعُنِيْ.
١٢. هَلْ رَأَيْتُمُوْنَا اَمْسِ فِي الْجَامِعِ؟	لَا وَاللّٰهِ! مَارَأَيْنَاكُمْ هُنَاكَ.
١٣. هَلْ تَسْمَعُ أَخْبَارَ الْحَرْبِ فِي الرَّادِيُوْ؟	اِيْ وَاللّٰهِ! اَسْمَعُ صَبَاحًا وَمَسَاءً.

١٤. وَهَلْ تَقْرَءُ الْجَرَائِدَ؟	كَيْفَ لَا اَقْرَءُ هَا وهِيَ مِنْ اَهَمِّ الْأُمُوْرِ.
١٥. مَاذَا تَعْلَمُ فِيْ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْعَظِيْمَةِ؟	مَعَاذَ اللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا. فَاِنَّهَا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ اَخَذَتِ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ.

مشق نمبر ۱۴ (ب)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ.

٢. لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْئُوْنَ مِمَّا اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْءٌ مِمَّا تَعْمَلُوْنَ.

٣. اِنَّ اللّٰهَ لَايَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ.

٤. قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا.

٥. اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا (ناجائز طور پر) اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا.

٦. وَمَا[1] لِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ؟

---

[1] یہاں مَا استفہامیہ ہے، مَالِيَ کے معنی ہوں گے ''کیا ہے مجھے'' یعنی مجھے کیا ہوا ہے کہ نہ عبادت کروں اس کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔

٧. اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ؟ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ؟
٨. قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا[1] تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ. وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُّمْ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (دِيْنِيْ).
٩. لَايُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو؟	جناب! میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں۔
۲۔ تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟	جی ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں۔
۳۔ آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا؟	آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔
۴۔ دربان کہاں گیا؟	میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔
۵۔ کیا تو آج تفریح کے لیے جائے گا؟	نہیں بھائی! میں آج مدرسہ جاؤں گا۔
۶۔ محمود نے کھانا کھایا؟	اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائے گا۔
۷۔ تم کس کی پوجا کرتے ہو؟	ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے۔
۸۔ تم ہم سے کیا مانگتے ہو؟	ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں۔
۹۔ ہم سے کونسی کتاب طلب کرتے ہو؟	ہم آپ سے کتاب سیرۃ النبی طلب کرتے ہیں۔
۱۰۔ کیا تم ہر روز[2] قرآن پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے ہیں۔

---
[1] مَا موصولہ ہے یعنی "جو"، "جس کو"　[2] كُلَّ يَوْمٍ = ہر روز

عربی میں ایک خط

اَنا اَرسَلتُ اليَومَ مَكتُوبًا اِلٰى اَخِي الصَّغِيرِ وَكَتَبتُ فِيهِ:

أَيُّهَا الأَخُ العَزِيزُ. اَلسَّلَامُ عَلَيكَ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَنتُم جَمِيعُكُم تَفرَحُونَ فَرَحًا شَدِيدًا لَمَّا[1] تَعلَمُونَ اَنِّي قَرَأتُ وَرُفَقَائِي الجُزءَ الأَوَّلَ مِن كِتَابِ تَسهِيلِ الأَدَبِ فِي مُدَّةٍ قَلِيلَةٍ وَالآنَ نَفهَمُ قَلِيلًا مِن لِسَانِ العَرَبِ وَلِهٰذَا اَكتُبُ مَكتُوبًا فِي العَرَبِيِّ. وَسَنَبدَأُ[2] (اِن شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) بَعدَ يَومَينِ الجُزءَ الثَّانِيَ مِن هٰذَا الكِتَابِ.

يَا أَخِي! لِمَ لَا تَقرَءُ هٰذَا الكِتَابَ؟ فَاِنَّهٗ سَهلٌ جِدًّا، لَيسَ بِصَعبٍ مِثلَ الكُتُبِ الرَّائِجَةِ[3] فِي المَدَارِسِ العَرَبِيَّةِ القَدِيمَةِ. نَحنُ قَرَأنَاهُ فَوَجَدنَاهُ سَهلًا. وَسَتَعلَمُ اَنتَ اِذَا بَدَءتَ هٰذَا الكِتَابَ اَنَّ العَرَبِيَّ لَيسَ بِصَعبٍ كَمَا[4] يَحسَبُهُ الطَّالِبُونَ.

اَطلُبُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى العَافِيَةَ وَالعِلمَ النَّافِعَ وَالعَمَلَ الصَّالِحَ لِي وَلَكُم وَلِجَمِيعِ المُسلِمِينَ. اٰمين.

وَالسَّلَامُ

طَالِبُ خَيرِكَ

عَبدُالرَّحمٰن

---

[1] جب [2] بَدَءَ = شروع کرنا۔ [3] جو کتابیں رائج ہیں۔ [4] جیسا کہ خیال کرتے ہیں اس کو۔

سوالات نمبر ۸

۱۔ فعل کسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

۲۔ فعل میں عموماً حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہیں؟

۳۔ لفظ کا مادّہ کسے کہتے ہیں؟

۴۔ افعال مجرد میں کونسا صیغہ محض مادّے کے حروف سے بنتا ہے؟

۵۔ افعال اور اسماء مشتقہ اور مصادر میں حروف اصلیّہ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے؟

۶۔ فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں؟

۷۔ ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں؟

۸۔ عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں؟

۹۔ فاعل کی وحدت وجمع وتذکیر وتانیث سے فعل میں کیا تغیّر ہوگا؟

۱۰۔ فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟

۱۱۔ ضَرَبَهٗ میں "ہ" کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟

۱۲۔ اِیَّاكَ کیا لفظ ہے؟

۱۳۔ ماضی اور مضارع کو مجہول کس طرح بنایا جائے اور منفی کس طرح؟

۱۴۔ فعل مجہول جس اسم کی طرف منسوب ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

۱۵۔علاماتِ مضارع کیا ہیں؟

۱۶۔تَکْتُبُ کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں اور تَکْتُبَانِ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے؟

۱۷۔مضارع میں کون کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟

۱۸۔"سَ" یا "سَوْفَ" لگانے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

قد تمّ الجزء الاوّل من كتاب تسهيل الأدب في لسان العرب فالحمد لله ويليه الجزء الثاني.

الحمدللہ "عربی کا معلّم" حصّہ اول بعونہ تعالیٰ ختم ہوا،

اب دوسرا حصّہ سبق سولہ (۱۶) سے شروع ہوگا۔

☆......☆......☆

یادداشت

مِن منشورات مكتبة البشرىٰ

الكتب العربية

المطبوع

هادي الأنام إلى أحاديث الأحكام

فتح المغطى شرح كتاب الموطأ للإمام محمد (المجلد الأول)

صلاة الرّجل على طريق السنّة والآثار

صلاة المرأة على طريق السنّة والآثار

الهداية شرح بداية المبتدي المجلد ١-٨

العقيدة الطحاوية (ملوّن)

سيطبع قريبا بعون اللّٰه تعالى

هداية النحو مع الخلاصة والأسئلة والتمارين

مختصر القدوري (ملوّن)

زاد الطالبين

كافية (ملوّن)

اصول الشّاشي (ملوّن)

نور الأنوار (ملوّن)

المقامات الحريرية (ملوّن)

السراجي (ملوّن)

القاموس البشرىٰ (عربي-اردو) (ملوّن)

الأحاديث المنتخبة

مطبوعات مکتبۃ البشریٰ

اردو کتب

طبع شدہ

لسان القرآن جلد اول اور مفتاح	الحزب الأعظم مترجم (درمیانہ سائز)
لسان القرآن جلد دوم اور مفتاح	الحزب الأعظم مترجم (جیبی سائز)
تعلیم الاسلام مکمل (رنگین)	"الحجامۃ" (حجامۃ علاج بھی، سنت بھی)
تسہیل جمال القرآن (رنگین)	تیسیر المنطق (رنگین)

(انشاء اللہ جلد دستیاب ہو جائیگی)

زیر طبع

لسان القرآن جلد سوم اور مفتاح	تفسیر عثمانی (اردو) (رنگین)
بہشتی گوہر	عربی کا معلم (رنگین)
منتخب احادیث	صفوۃ المصادر (رنگین)
فضائل اعمال	علم الصرف کامل
تسہیل المبتدی	

Published

English Books

Tafsir-e-Uthmani Vol-1
Tafsir-e-Uthmani Vol-2
Lisaan-ul-Quran Vol-1 & Key
Lisaan-ul-Quran Vol-2 & Key
Al-Hizb-ul-Azam

To be published shortly Insha Allah

English :	Other Languages :
Tafsir-e-Uthmani Vol-3	Riyad Us Saliheen (Spanish)
Lisaan-ul-Quran Vol-3 & Key	Al-Hizb-ul-Azam (French)

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

دوم

مؤلفہ

مولوی عبد الستار خاں رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ البشریٰ
کراچی - پاکستان

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

(حصّہ دوم)

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خاں

مکتبۃ البشریٰ
للطباعۃ والنشر

مکتبۃ البشریٰ
کراچی۔ پاکستان

کتاب کا نام	:	عربی کا معلّم (حصّہ دوم)
مؤلّف	:	مولوی عبدالستار خاں
تعدادِ صفحات	:	۱۲۰
قیمت برائے قارئین	:	-/۳۵ روپے
سن اشاعت	:	۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء
ناشر	:	مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر	:	+92-21-7740738
فیکس نمبر	:	+92-21-4023113
ویب سائٹ	:	www.ibnabbasaisha.edu.pk
ای میل	:	al-bushra@cyber.net.pk
ملنے کا پتہ	:	مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اُردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶ اُردو بازار لاہور 7223210 -042-7124656

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی 051-5773341-5557926

دارالإخلاص، نزد قصّہ خوانی بازار پشاور 091-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلّم حصّۂ دوم جدید

پندرہ سبق پہلے حصّے میں لکھے گئے۔ یہ دوسرا حصّہ سولھویں سبق سے شروع کیا گیا ہے۔

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصّلٰوۃ والسّلام علٰی عبدہ

ورسولہ محمّد واٰلہ واتباعہ الٰی یوم الدین.

اما بعد! اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ صحت کی خرابی اور حالات کی ناموافقت کے باوجود کتاب ''عربی کا معلّم'' کا دوسرا حصّہ بھی جدید ترمیم واضافے کے ساتھ طالبینِ عربی کی خدمت میں پیش کرنے کے لائق ہوگیا۔ فللّٰہ الحمد

پہلا حصّہ ہائی اسکولز کی چوتھی جماعت کا نصاب ہے اب یہ دوسرا حصّہ پانچویں جماعت کے لیے مرتب ہوگیا۔ اگرچہ سابق ایڈیشن ہی ملک کے علمائے کرام ومبصرین عظام کی نظر میں بے حد مقبول ہوچکا ہے۔ بمبئی یونیورسٹی اور صوبہ سندھ کے محکمۂ تعلیم نے نیز متعدد مدارسِ عربیہ نے داخل نصاب کرلیا ہے۔ پھر بھی آرزو یہی رہی کہ تسہیلِ عربی کی خدمت میں جتنا بھی زیادہ ہوسکے کرگذروں۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ اسباب کی عدم مساعدت کی وجہ سے جو کچھ اور جیسا میں چاہتا تھا وہ سب تو نہ ہوسکا تاہم غنیمت ہے کہ اتنا تو ضرور ہوا کہ اب یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے کئی درجہ بڑھ گئی۔

فالحمد للّٰہ علی ذالك.

چونکہ اس تصنیف کا نصب العین زبان دانی اور قرآن فہمی ہے اس لیے اس جدید ترمیم میں قواعد کا اضافہ تو بہت ہی کم ہوا ہے، البتہ مشقی امثلہ خصوصاً قرآنی امثلہ، مکالموں

اور تمرینات کا اضافہ اس قدر رہوا ہے کہ ایک حد تک عربی ریڈر کا بھی کام دے۔

کلید اس حصّے کی بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے شایقین عربی خصوصاً کالج کے طلبہ تعطیلات کے زمانے میں آسانی کے ساتھ عربی جیسی ضروری زبان سمجھنے کی استعداد حاصل کر سکتے ہیں۔

ادّعا نہیں مسلمہ حقیقت ہے کہ ہائی اسکول، مدارسِ عربیہ اور السنۂ شرقیہ کے متعلّمین کے لیے یہی ایک سلسلہ ہے جسے بہترین اور مفید ترین نصاب کہا جا سکتا ہے۔

بہر حال اس خادم سے جو کچھ ہو سکا پیش کر دیا۔ اب قوم کے عزیز طلبا کو اس تسہیل سے مستفید ہونے کا موقع دینا اُن بزرگوں کا کام ہے جن کے اختیار میں درسی کتب کا انتخاب ہے۔ اگر وہ چاہیں تو ”انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال“ کے ماتحت اس خدمت کی قدر کرتے ہوئے ہر مسلم طالب علم کو اس سے مستفیض ہونے کا موقع عطا فرما کر اجر جزیل و شکر جمیل کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ وما علینا الاّ البلاغ

خادم افضل اللّسان

عبدالستار خان

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الجزء الثاني الجديد من كتاب تسهيل الأدب

یعنی عربی کا معلّم حصّہ دوم جدید

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

اَبْوَابُ الْفِعْلِ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

۱۔ ماضی اور مضارع کا بیان تو تم نے پہلے حصّے کے چودھویں اور پندرھویں سبق میں پڑھ لیا ہے۔ بہت سے افعال بھی سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲ اور ۱۳ میں یاد کر لیے۔ اُن سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ ثلاثی مجرّد کے بعض مادّوں میں تو ماضی اور مضارع دونوں کے عینِ کلمہ (دیکھو سبق: ۷-۳) کی حرکتیں یکساں ہوتی ہیں مگر بعض مادّوں میں مختلف۔

دیکھو فَتْحٌ (کھولنا، فتح کرنا) میں ماضی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مفتوح ہے۔ کَرَمٌ (بزرگ ہونا) میں ماضی کَرُمَ اور مضارع یَکْرُمُ ہے یعنی دونوں کا عین کلمہ مضموم ہے۔ حَسْبٌ (گمان کرنا) میں ماضی حَسِبَ اور مضارع یَحْسِبُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مکسور ہے۔

اب یہ بھی دیکھو ضَرْبٌ (مارنا) میں ماضی "ضَرَبَ" مَفْتُوحُ الْعَیْن ہے تو مضارع "یَضْرِبُ" مَکْسُوْرُ الْعَیْن ہے۔ نَصْرٌ (مدد کرنا) میں ماضی "نَصَرَ" مَفْتُوحُ الْعَیْن ہے اور مضارع "یَنْصُرُ" مَضْمُوْمُ الْعَیْن ہے۔ سَمْعٌ (سننا) میں ماضی "سَمِعَ" مَکْسُوْرُ الْعَیْن ہے اور مضارع "یَسْمَعُ" مَفْتُوحُ الْعَیْن ہے۔

٢۔ پس ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات کے لحاظ سے افعال ثلاثی مجرد کے چھ گروہ ہوئے۔ "صَرْف" کی اصطلاح میں ایک ایک گروہ کو ایک ایک باب کہا گیا ہے۔

یہ ابواب حسبِ ذیل ہیں:

	ماضی	مضارع	وزن
اَلْبَابُ الْأَوَّلُ	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	فَعَلَ یَفْعِلُ ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین
اَلْبَابُ الثَّانِي	نَصَرَ	یَنْصُرُ	فَعَلَ یَفْعُلُ ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین
اَلْبَابُ الثَّالِثُ	سَمِعَ	یَسْمَعُ	فَعِلَ یَفْعَلُ ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین
اَلْبَابُ الرَّابِعُ	فَتَحَ	یَفْتَحُ	فَعَلَ یَفْعَلُ ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین
اَلْبَابُ الْخَامِسُ	کَرُمَ	یَکْرُمُ	فَعُلَ یَفْعُلُ ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین
اَلْبَابُ السَّادِسُ	حَسِبَ	یَحْسِبُ	فَعِلَ یَفْعِلُ ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین

٣۔ زیادہ تر افعال پہلے تین ابواب سے آیا کرتے ہیں۔ چوتھے باب سے ان سے کم، پانچویں باب سے اس سے کم اور چھٹے باب سے بہت ہی کم۔

۴۔ کسی لفظ کا کسی باب سے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت اس کے مطابق ہوگی۔ مثلاً کہا جائے: غَسْلٌ (دھونا) باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کا ماضی مفتوح العین یعنی غَسَلَ ہے اور مضارع مکسور العین یعنی یَغْسِلُ ہے۔

تنبیہ: سبق ۱۴ اور ۱۵ کے سلسلۂ الفاظ میں ماضی کے سامنے مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اب تم خود اُن پر ایک نظر ڈال کر سمجھ لو کہ کون سا فعل کس باب سے تعلّق رکھتا ہے۔

۵۔ ہر ایک فعل ثلاثی مجرد کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کس باب سے ہے۔ تاکہ اُس کے ماضی اور مضارع اور امر وغیرہ کا تلفظ صحیح طور پر کیا جا سکے اسی لیے لغت کی کتابوں میں ہر ایک مادّۂ فعل کے سامنے اس کے باب کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کے سامنے (ض) لکھ دیتے ہیں اور باب نَصَرَ سے ہو تو (ن) اور باب سَمِعَ سے ہو تو (س)، باب فَتَحَ سے ہو تو (ح)، باب کَرُمَ سے ہو تو (ک) اور باب حَسِبَ سے ہو تو (ح) لکھ دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم بھی آئندہ سے سلسلۂ الفاظ میں اسی طرح لکھا کریں گے۔

لغت کی جدید کتابوں میں ماضی لکھ کر ایک چھوٹی سی لکیر پر مضارع کے عین کلمہ کی حرکت لکھ دیا کرتے ہیں: غَسَلَ ـِ، نَصَرَ ـُ، فَرِحَ ـَ۔

سلسلۂ الفاظ نمبر (۱۴)

حَصَلَ (ن)	حاصل ہونا	رَجَعَ (ض)	لوٹنا، واپس آنا

رَزَقَ (ن)	دینا	رَقَدَ (ن)	سونا
سَكَنَ (ن)	رہنا	شَكَرَ (ن)	شکر کرنا
اٰمِيْن	ایسا ہی ہو	صَدَقَ (ن)	سچ کہنا
قَرُبَ (ک)	نزدیک ہونا	لَعِبَ (س)	کھیلنا
مَرِضَ (س)	بیمار ہونا	هَزَمَ (ض)	شکست دینا
أَمَّا	لیکن	بَرِطَانِيَّةُ	برطانیہ
حَظٌّ	حصہ، نصیب	دَارَيْنِ (دارٌ کا تثنیہ ہے) دونوں جہان	
ذُوْ (دیکھو حصہ اول سبق:۱۱) صاحب، والا		سَعَادَةٌ	نیک بختی، کامیابی
سَعِيْدٌ (جمع: سُعَدَاءُ) نیک بخت		ظَنٌّ	گمان
عَشَاءٌ	شام کا کھانا	غَدَاءٌ	دوپہر کا کھانا
فُطُوْرٌ	ناشتہ	فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ	ان دنوں، آج کل
كَسْلَانُ (جمع: كُسَالٰى) سست		مَجِيْدٌ	بزرگی والا
مُخَرِّبَةٌ	برباد کرنے والی	مَكْتَبَةٌ	کتب خانہ، لائبریری
نَحْوَ	جیسا، تقریباً	نِصْفٌ	آدھا
يَابَانُ (مونث ہے) جاپان			

مشق نمبر (۱۵)

تنبیہ: مندرجہ ذیل مشق میں افعال کے عین کلمہ کو اعراب نہیں لگایا گیا ہے۔ تم ان کے ابواب کے مطابق اعراب لگا کر پڑھو۔

تنبیہ: حصۂ اوّل سبق: ۲ کی تنبیہ: ۵ پھر ایک بار دیکھ لو۔

١. كَمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ تَقْرَءُ كُلَّ يَوْمٍ يَاخَلِيْلُ؟	كُلَّ يَوْمٍ أَقْرَءُ جُزْءًا مِنْهُ لٰكِنِ الْيَوْمَ مَاقَرَءْتُ إِلَّا نِصْفَ الْجُزْءِ.
٢. لِمَاذَا؟	لِأَنِّيْ (کیونکہ میں) مَاكَتَبْتُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ فِي اللَّيْلِ فَجَلَسْتُ اَكْتُبُ صَبَاحًا.
٣. هَلْ حَصَلَتْ لَكَ الْيَوْمَ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! كُلَّ يَوْمٍ تَحْصُلُ لِيْ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ.
٤. فَاَنْتَ ذُوْحَظٍّ عَظِيْمٍ وَاللّٰهِ يَاخَلِيْلُ.	اَشْكُرُكَ يَا سَيِّدِيْ عَلٰى حُسْنِ ظَنِّكَ! أَمَّا جَمَاعَةُ الْفَجْرِ فَلَيْسَ بِأَمْرٍ كَبِيْرٍ إِلَّا عَلَى الْكُسَالٰى الَّذِيْنَ يَرْقُدُوْنَ فِي الْغَفْلَةِ.
٥. صَدَقْتَ يَاوَلَدِيْ، لٰكِنْ لَيْسَ هٰذَا إِلَّا نَصِيْبُ السُّعَدَاءِ، رَزَقَكَ اللّٰهُ سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ.	اٰمِين! وَرَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَاتِ سَيِّدِيْ.
٦. يَاخَلِيْلُ! مَتٰى تَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟	أَنَا أَذْهَبُ بَعْدَ الْفُطُوْرِ.
٧. وَمَتٰى تَاْكُلُوْنَ الْغَدَاءَ؟	نَحْنُ نَاْكُلُ الْغَدَاءَ قَبْلَ الظُّهْرِ.

٨. اَلْمَدْرَسَةُ قَرِيْبَةٌ اَمْ بَعِيْدَةٌ؟	بَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ نَحْوَ نِصْفِ مِيْلٍ.
٩. هَلْ تَشْرَبُ الشَّايَ عِنْدَنَا؟	عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ، لٰكِنْ يَاسَيِّدِيْ! اَنَا شَرِبْتُ الشَّايَ صَبَاحًا وَلَا أَشْرَبُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا. (کبھی بھی، ہمیشہ)
١٠. مَنْ هٰذَا الْوَلَدُ الصَّغِيْرُ مَعَكَ؟	هٰذَا وَلَدٌ يَسْكُنُ أَبَوَاهُ[1] فِيْ جَارِنَا.
١١. لَيْسَ هُوَ بِنَظِيْفٍ، أَلَا يُغْسِلُ وَجْهَهٗ.	اَلْيَوْمَ مَرِضَتْ أُمُّهٗ فَمَا غَسَلَتْ وَجْهَهٗ.
١٢. هَلْ تَلْعَبُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ؟	نَعَمْ! نَلْعَبُ كُلَّ يَوْمٍ فِي الْمَيْدَانِ.
١٣. مَتٰى تَرْجِعُ مِنْ مَيْدَانِ اللَّعِبِ[2]؟	أَنَا اَرْجِعُ قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ.
١٤. فَمَاذَا تَفْعَلُ؟	بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ نَأْكُلُ الْعَشَاءَ وَنَسْمَعُ أَخْبَارَ الْعَالَمِ فِي الرَّادِيُوْ.
١٥. مَاذَا سَمِعْتَ الْبَارِحَةَ؟	يَا سَيِّدِيْ! سَمِعْتُ خَبَرًا مُدْهِشًا.
١٦. وَمَاذَاك؟	سَمِعْتُ أَنَّ الْيَابَانَ قَدْ هَزَمَتِ الْبِرِطَانِيَةَ وَالْأَمْرِيْكَةَ فِيْ مَلَايَا وَبَرْمَا وَقَدْ قَرُبَتِ الْاٰنَ مِنَ الْهِنْدِ.

[1] اَبَوَانِ = ماں باپ [2] کھیل یعنی کھیل کا میدان

١٧. صَدَقْتَ يَا عَزِيْزِيْ! هٰكَذَا جَاءَتِ الْأَخْبَارُ فِي الْجَرَائِدِ اَيْضًا[1].	حَفِظَنَا اللّٰهُ[2] مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْمُخَرِّبَةِ.

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ اے لڑکو! تم ہر روز قرآن مجید میں سے کتنا پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھا کرتے ہیں لیکن آج ہم نے آدھا پارہ پڑھا۔
۲۔ کیا تم نے مدرسہ کے اسباق رات میں نہیں یاد کئے؟	نہیں! بلکہ ہم نے صبح میں یاد کئے۔
۳۔ لڑکو! تم مدرسے کب جاتے ہو؟	ہم اِن دنوں ناشتہ کے بعد مدرسے جاتے ہیں۔
۴۔ کیا مدرسہ تمہارے مکانوں سے دور ہے؟	جی ہاں! مدرسہ ہمارے مکانوں سے تقریباً ایک میل دور ہے۔
۵۔ تم مدرسے سے کب لوٹتے ہو؟	ہم ظہر سے کچھ پہلے مدرسے سے لوٹتے ہیں۔
۶۔ کیا تمہیں ظہر کی نماز جماعت سے مل جاتی ہے؟	جی ہاں! الحمد للہ اِن دنوں ظہر کی نماز اور عصر کی نماز جماعت سے مل جاتی ہے۔
۷۔ وہ کیسے؟	کیونکہ آج کل مدرسہ صرف (اِنَّمَا) صبح کو کھولا جاتا ہے۔

[1] اَیْضًا = بھی [2] اللہ ہم کو بچائے۔

۸۔ پھر ظہر کے بعد تم کیا کرتے ہو؟	ایک گھنٹہ ہم سو جاتے ہیں۔
۹۔ احمد! تم عصر کے بعد کیا کرتے ہو؟	جناب! میں تفریح کے لیے باغ میں جاتا ہوں۔
۱۰۔ کیا تم ہر روز اخبار پڑھتے ہو؟	بخدا! میں ہر روز لائبریری میں اخبارات پڑھتا ہوں۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ اللَّازِمُ وَالْمُتَعَدِّيْ

وَ

اَلْفِعْلُ الْمَعْرُوْفُ وَالْمَجْهُوْلُ

۱۔ تم اردو قواعد میں پڑھ چکے ہو کہ فعل دو قسم کا ہوتا ہے:

(۱) لازم: جو صرف فاعل سے مل کر پوری بات بن جائے، جیسے: کَرُمَ زَیْدٌ (زید بزرگ ہوا)، یعنی فعل لازم میں مفعول نہیں آتا۔

(۲) متعدی: جو فاعل اور مفعول دونوں سے ملے بغیر پوری بات نہ بنے، جیسے: أَکَلَ زَیْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی)۔

۲۔ اکثر متعدی افعال میں تو ایک ہی مفعول کی ضرورت پڑتی ہے لیکن بعض افعال ایسے بھی ہیں جن میں دو مفعول کی ضرورت پڑتی ہے، مثلاً جب کہا جائے حَسِبَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر کو گمان کیا) تو بات ادھوری رہ جاتی ہے کہ بکر کو کیا گمان کیا؟ جب کہیں گے غَنِیًّا (یعنی تونگر) تو بات پوری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عَلِمَ حَامِدٌ خَالِدًا صَالِحًا (حامد نے خالد کو نیک جانا) ایسے فعلوں کو "اَلْمُتَعَدِّيْ اِلٰی مَفْعُوْلَیْنِ" یعنی متعدی بہ دو مفعول کہتے ہیں۔

۳۔ متعدی کی اور دو قسمیں ہیں:

(۱) فعل معروف یا معلوم: جو فاعل کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: ضَرَبَ حَامِدٌ خَالِدًا (حامد نے خالد کو مارا) اس مثال میں ضَرَبَ کا فاعل معلوم ہے۔

(۲) فعل مجہول (نامعلوم): جو مفعول کی طرف منسوب ہو اور اس کے فاعل کا ذکر نہ ہو، جیسے: ضُرِبَ خَالِدٌ (خالد مارا گیا) اس مثال میں فاعل کا ذکر ہی نہیں اس لیے ضُرِبَ فعل مجہول ہے۔

۴۔ وہ اسم جس کی طرف فعل مجہول منسوب ہوتا ہے اسے "نَائِبُ الْفَاعِلِ" (فاعل کا جانشین) کہتے ہیں وہ فاعل کی طرح مرفوع ہوا کرتا ہے، جیسے: ضُرِبَ خَالِدٌ میں خَالِدٌ اس جگہ خالد در حقیقت مفعول ہے اس لیے منصوب ہونا چاہیے تھا لیکن فعل مجہول میں اسے فاعل کی جگہ مل گئی ہے اس لیے رفع دیا گیا ہے۔

تنبیہ۱: نائب الفاعل کو "مَفْعُوْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ" (اُس کا مفعول جس کا فاعل مذکور نہ ہو) بھی کہتے ہیں۔

۵۔ جن فعلوں کے مفعول دو ہوتے ہیں اُن کے نائب الفاعل بھی دو ہوں گے۔ لیکن دونوں مرفوع نہیں ہوتے بلکہ دوسرے کو منصوب پڑھتے ہیں، جیسے: عُلِمَ خَالِدٌ صَالِحًا (خالد کو نیک جانا گیا)۔

تنبیہ۲: ماضی معروف اور مضارع معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ حصّہ اول سبق ۱۴ اور ۱۵ میں لکھا گیا ہے۔

٦۔ فعل لازم عام طور پر معروف ہی مستعمل ہوتا ہے۔لیکن کبھی اس کے بعد کسی اسم پر "حرفِ جر" لگانے سے اس میں متعدی کے معنی پیدا ہوجاتے ہیں۔ایسی صورت میں اس کا مجہول آسکتا ہے، جیسے: ذَهَبَ خَالِدٌ بِزَيْدٍ (خالد زید کو لے گیا) یہاں ذَهَبَ متعدی بن گیا ہے۔اس کا مجہول ہوگا ذُهِبَ بِزَيْدٍ (زید کو لے جایا گیا)۔اسی طرح جَاءَ حَامِدٌ بِكِتَابٍ (حامد نے ایک کتاب لائی)۔اس کا مجہول ہوگا جِيْءَ بِكِتَابٍ (ایک کتاب لائی گئی)۔

تنبیہ ٣: جَاءَ (آنا) اگرچہ لازم ہے مگر بظاہر متعدی کی طرح بھی اس کا استعمال ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِيْ مَكْتُوْبٌ (مجھے ایک خط آیا) جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ (تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا) کبھی اس کے بعد "اِلٰى" آتا ہے، جَاءَ اِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ (تیرے پاس ایک خط آیا)۔

دَخَلَ (داخل ہونا) لازم ہے۔اس کے بعد کوئی اسم ظرف یعنی "جگہ" یا "وقت" کا نام ہی آئے گا۔مگر عموماً "فِيْ" لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی، جیسے: دَخَلَ زَيْدُ نِالْمَسْجِدَ صَبَاحًا (زید مسجد میں صبح کو داخل ہوا) اس میں مَسْجِد اور صَبَاح کو "مفعول فیه" کہتے ہیں۔جو جگہ یا وقت کا نام ہوا کرتا ہے۔اور وہ منصوب ہوتا ہے اس کی تفصیل چوتھے حصے میں پڑھو گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر (١٥)

أُرُزٌّ	چاول	اَلْحَدِيْقَةُ الْمَلِكِيَّةُ	شاہی باغ
جَانِبٌ	ایک طرف	رَكِبَ (س)	سوار ہونا

سَمَكٌ، حُوتٌ	مچھلی	صَدْرٌ (جمع: صُدُورٌ)	سینہ، دل
طَاوِلَةٌ	میز	طِفْلٌ (الف)	بچہ
عَرَبَةٌ	گاڑی	عَرْبَجِيٌّ	گاڑیبان
عَسْكَرِيٌّ	لشکری، سپاہی	فَارِسِيَّةٌ	فارسی زبان
لَمَّا	جب	لِيبِيَا	شمالی افریقہ کا ایک ملک
مُحَارَبَةٌ	لڑائی	نَاسٌ	لوگ
نَهَضَ (ف)	اُٹھ جانا	وَاجِبَاتُ الْمَدْرَسَةِ	مدرسہ کے کام یا اسباق

مشق نمبر ۱۶ (الف)

ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف بناؤ۔

تنبیہ ۴: معروف کو مجہول بنانا ہو تو فاعل کو حذف کر کے اس کی جگہ مفعول کو رکھو اور اسے رفع دو (یا کوئی اور علامتِ رفع حسبِ موقع لگا دو): ضَرَبَ حَامِدٌ كَلْبًا سے ضُرِبَ كَلْبٌ (کتا مارا گیا) أَكَلَتْ مَرْيَمُ خُبْزَيْنِ سے أُكِلَ خُبْزَانِ۔

اور مجہول کو معروف بنانا ہو تو اس کے ساتھ کوئی فاعل لگاؤ اور نائب الفاعل کو مفعول بنا کر نصب ـً (یا اور کوئی علامتِ نصب) لگا دو: قُتِلَ سَارِقٌ سے قَتَلَ رَجُلٌ سَارِقًا یا قَتَلْتُ سَارِقًا وغیرہ۔

۱. شَرِبَ الطِّفْلُ لَبَنًا. ۲. طَلَبَ أَخُو حَامِدٍ أَبَاكَ.

۳. أَكَلْنَا الْيَوْمَ السَّمَكَ وَالْأَرُزَّ. ٤. أَرْسَلَ اَبُو حَامِدٍ أَخَاهُ اِلَى مِصْرَ.

٥. هَلْ تَفْهَمُ أُخْتُكَ الْفَارِسِيَّةَ؟

٦. قَتَلَ عَسْكَرِيٌّ اَبَاهُ فِيْ مُحَارَبَةِ سِنْغَافُوْرَ.

٧. قُتِلَ أَسَدٌ كَبِيْرٌ.

٨. طُلِبَ اَبُوْكَ فِي الدِّيْوَانِ.

٩. هَلْ فُتِحَ بَابَا[1] الْمَدْرَسَةِ؟

١٠. نَعَمْ! فَتَحَ الْبَوَّابُ بَابَيِ[2] الْمَدْرَسَةِ.

١١. قُتِلَ أَبُوْ هٰذَا الْوَلَدِ فِيْ مُحَارَبَةِ لِيْبِيَا.

١٢. هَلْ يُفْهَمُ اللِّسَانُ الْهِنْدِيُّ فِيْ مَكَّةَ؟

١٣. بُعِثَ أَخُوْهُ اِلٰى حَيْدَرْاٰبَاد. ١٤. سَيُهْزَمُ الْكُفَّارُ.

١٥. قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوْتَ. ١٦. حَسِبْتُ أَخَاكَ صَالِحًا.

مشق نمبر ١٦ (ب)

١. جَاءَ الْعَرْبَجِيُّ بِالْعَرَبَةِ، هَلْ تَرْكَبُ الْعَرَبَةَ وَتَذْهَبُ اِلَى الْحَدِيْقَةِ الْمَلِكِيَّةِ؟

٢. جَاءَنِيْ مَكْتُوْبٌ مِنْ دِهْلِيْ اَرْسَلَهُ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ.

٣. لَمَّا دَخَلْتُ حُجْرَتَكَ، رَأَيْتُ أَخَاكَ الصَّغِيْرَ جَالِسًا عَلَى الْكُرْسِيِّ أَمَامَ الطَّاوِلَةِ يَكْتُبُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ، فَجَلَسْتُ بِجَانِبٍ عَلٰى

---

[1] دراصل بَابَانِ اضافت کی وجہ سے نون حذف ہوگیا۔ [2] دراصل بَابَيْنِ

كُرْسِيٍّ، وَجَاءَ لِيْ بِالْقَهْوَةِ.

٤. دَخَلْنَا عَلٰى اَمِيْرِ الْبَلْدَةِ فِيْ قَصْرِهٖ لِأَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ، فَوَجَدْنَاهُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ، فَنَهَضَ قَائِمًا عَلَى الْأَقْدَامِ، وَطَلَبْنَا عَلَى الطَّعَامِ، لٰكِنَ مَا اَكَلْنَا، ثُمَّ جِيْءَ لَنَا بِالشَّايِ فَشَرِبْنَاهُ.

٥. لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ.

٦. يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو مارا۔

۲۔ میں نے حامد کے بھائی کو بلایا۔

۳۔ میری بہن نے مچھلی اور چاول کھائے۔

۴۔ احمد نے محمود کو نیک گمان کیا۔

۵۔ اس لڑکی کا بھائی جاپان کی لڑائی میں مارا گیا۔

۶۔ میرے باپ نے مجھے حیدرآباد بھیجا۔

۷۔ کیا بمبئی میں عربی زبان سمجھی جاتی ہے؟

۸۔ میرے پاس میرے بھائی کی طرف سے ایک خط آیا۔

۹۔ میں کل اس کا جواب لکھوں گا۔

اِعراب لگاؤ

ذیل میں ہر ایک جملہ پورا ہے۔ ہر جملے میں غور کر کے فعل معروف اور مجہول پہچانو اور اس کے مطابق اعراب لگاؤ۔

١. قتل أسد شاة.

٢. قتلت شاة.

٣. شرب رشيد القهوة.

٤. شربت القهوة.

٥. الله يعلم ما[1] في صدوركم.

٦. حسب زيد رشيدا غنيّا.

٧. حسب رشيد غنيّا.

٨. طلبت أخاك.

٩. طلب أخوك.

١٠. بعثت غلامي الى السوق.

١١. بعثت الى السوق.

١٢. هل أنت تقرأ هذا الكتاب في المدرسة؟

١٣. هل يقرأ هذا الكتاب في المدرسة؟

١٤. هويسئل ولا يسئل.

---

[1] جو

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَرَ

فاعل کے لحاظ سے فعل میں تغیّرات

ا۔ جب فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے تو ہمیشہ واحد ہی رہے گا، فاعل خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع، البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق آیا کرے گا۔

كَتَبَ الْمُعَلِّمُ	كَتَبَ الْمُعَلِّمَانِ	كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ
كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ	كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ	كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ

لیکن فاعل اگر جمع مکسر "غیر عاقل" ہو، خواہ مذکر خواہ مؤنث، دونوں صورتوں میں فعل عموماً واحد مؤنث ہوا کرتا ہے، جیسے: جَاءَتِ الْجِمَالُ (اونٹ آئے)، ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اونٹنیاں گئیں)

تنبیہ ا: جِمَالٌ جمع مکسر ہے جَمَلٌ کی اور نُوْقٌ جمع مکسر ہے نَاقَةٌ کی۔

اور اگر فاعل جمع مکسر "عاقل" ہو خواہ مذکر خواہ مؤنث، تو فعل کو مذکر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنث بھی جیسے:

قَالَ الرِّجَالُ یا قَالَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے کہا)

قَالَ نِسْوَةٌ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ (عورتوں نے کہا)

اسی طرح فاعل جب کہ "اسم جمع" (دیکھوں اصطلاحات ۲۱) یا "مؤنث غیر حقیقی[۱]"، ہو تو

[۱] مؤنث غیر حقیقی سے مراد وہ لفظ ہے جس کے مقابلے میں جاندار نہ ہو۔

دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے:

حَضَرَ الْقَوْمُ یا حَضَرَتِ الْقَوْمُ طَلَعَ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

۲۔ جب فاعل فعل سے پہلے مذکور ہو تو فعل و فاعل باہم مطابق ہوں گے جیسے:

اَلْمُعَلِّمُ کَتَبَ (معلّم نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَةُ کَتَبَتْ.

اَلْمُعَلِّمَانِ کَتَبَا (دو معلّموں نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَتَانِ کَتَبَتَا.

اَلْمُعَلِّمُوْنَ کَتَبُوْا (بہت معلّموں نے لکھا) اَلْمُعَلِّمَاتُ کَتَبْنَ

اسی طرح حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَذَهَبُوْا (معلّمین آئے اور گئے) دیکھو اس مثال میں دو فعل ہیں۔ پہلا واحد اور دوسرا جمع، لفظ اَلْمُعَلِّمُوْنَ دونوں کا فاعل ہے جو پہلے فعل کے بعد اور دوسرے سے قبل واقع ہے اسی وجہ سے پہلا فعل واحد رکھا گیا ہے اور دوسرے کو جمع کر دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲: اس مسئلہ کو یوں بھی سمجھ لو کہ جملے میں فاعل جب اپنے فعل سے پہلے آئے تو عربی قواعد (گرامر) میں اسے فاعل کہتے ہی نہیں بلکہ مبتدا کہتے ہیں اور فعل کو اس کی خبر۔ یہ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ بن جاتا ہے، فعلیہ نہیں رہتا۔

اس کی ترکیب اس طرح کرتے ہیں: "اَلْمُعَلِّمُ کَتَبَ" میں "اَلْمُعَلِّمُ" مبتدا، "کَتَبَ" فعل، اس میں ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے وہ اس کا فاعل، فعل اپنے پوشیدہ فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (اَلْمُعَلِّمُ) کی، اب مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہو گیا۔

تم چھٹے سبق میں پڑھ چکے ہو کہ وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث میں خبر کو اپنے مبتدا کے مطابق ہونا چاہیے اس لیے ایسے جملوں میں فعل (جو کہ خبر ہے) اپنے ظاہری فاعل

کے (جو مبتدا ہے) مطابق ہو کرتا ہے، مگر جب ایسا مبتدا بھی غیر عاقل کی جمع ہو تو جملہ اسمیہ کے عام قاعدے کے مطابق فعل واحد مؤنث ہی آئے گا، جیسے: اَلْأَشْجَارُ نَبَتَتْ. (درخت اُگے)

امید ہے کہ اب تم ایسے جملوں میں فعل و فاعل کی مطابقت کی وجہ اچھی طرح سمجھ گئے ہو گے، آئندہ مشق خوب غور سے پڑھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۶

بَذَلَ (ن)	خرچ کرنا	قَدِمَ (س)	آنا
زَرَعَ (ف)	بونا	قَصَّ (=قَصَصَ)	واقعہ بیان کرنا
سَئَلَ (ف)	پوچھنا، مانگنا	قَصَدَ (ن)	ارادہ کرنا، رُخ کرنا
شَكَرَ (ن)	شکر کرنا	مَنَحَ (ف)	عطا کرنا
طَلَعَ (ن)	چڑھنا، طلوع ہونا	وَجَدَ (يَجِدُ)	پانا
أَبَوَانِ	ماں باپ	طِبٌّ	ڈاکٹری کا علم
اَلْفٌ	ہزار	طِبَابَةٌ	ڈاکٹری کا پیشہ
إِعَانَةٌ	مدد	عُضْوٌ (جمع: أَعْضَاءٌ)	بدن کا ایک جوڑ، کسی جماعت کا رُکن
جَائِزَةٌ	انعام		
حَالًا	اُسی وقت	فَائِقَةٌ	اونچے درجے کی
دَخْلٌ	آمدنی	فَاكِهَةٌ (جمع: فَوَاكِهُ)	میوہ جات
رُؤْيَةٌ	دیدار، ملاقات	قُدُومٌ (مصدر ہے)	آنا، آمد

شِتَاءٌ	سردی کا موسم	قَرْيَةٌ (جمع: قُرًى)	گاؤں
شَهَادَةٌ	سند، گواہی	مَسْكَنٌ (جمع: مَسَاكِنُ)	مکان، رہنے کا مقام
صَيْفٌ	گرمی کا موسم	وَفْدٌ (جمع: وُفُودٌ)	ڈیپوٹیشن[1]

مشق نمبر ۱۷ (الف)

تنبیہ ۳: قابلِ توجہ الفاظ سرخ کردی گئی ہے۔ آئندہ سبقوں میں بھی ایسا ہی کیا جائیگا۔

تنبیہ ۴: ذیل کی مشق میں غور کرو کہ فعل جب فاعل سے پہلے آتا ہے تو واحد ہی کا صیغہ رہتا ہے اور جب اس کے بعد آتا ہے تو فعل وفاعل باہم موافق ہوتے ہیں۔

١ . طَلَعَ الرِّجَالُ الْجَبَلَ فِي الصَّيْفِ ثُمَّ نَزَلُوْا فِي الشِّتَاءِ وَ دَخَلُوْا مَسَاكِنَهُم.

٢ . قَصَدَ الشَّامَ اَحْمَدُ وَخَادِمُهُ فَدَخَلَاهَا وَوَجَدَا أَهْلَهَا مِنَ الشُّرَفَاءِ.

٣ . نَجَحَ الْأَوْلَادُ فِي الْإِمْتِحَانِ وَمُنِحُوْا جَائِزَةً.

٤ . نَجَحَتِ الْبِنْتَانِ فِي عِلْمِ الطِّبِّ، وَحَصَلَتَا الشَّهَادَةَ الْفَائِقَةَ، فَفَرِحَ أَبَوَاهُمَا فَرَحًا شَدِيْدًا، وَبَذَلَا اَمْوَالًا كَثِيْرَةً عَلَى الْفُقَرَاءِ مِنْ طَلَبَةِ الْعِلْمِ.

٥ . جَاءَ رَجُلَانِ عِنْدِيْ صَبَاحًا، فَجَلَسَا وَشَرِبَا الْقَهْوَةَ، ثُمَّ بَعْدَ الظُّهْرِ قَدِمَ وَفْدٌ فِيْهِ عَشَرَةُ رِجَالٍ مِنْ شُرَفَاءِ دِهْلِيْ وَ طَلَبُوْا مِنِّيْ إِعَانَةً لِلْمَدْرَسَةِ الطِّبِّيَّةِ، فَذَهَبْتُ بِهِمْ (دیکھو سبق: ۱۷-۶) اِلٰى صَدِيْقِيْ اَحْمَدَ

---

[1] چھوٹی جماعت جو کسی قوم یا بڑی جماعت کی طرف سے اہم کام کے لیے بھیجی جائے۔

أَمِيرِ الْبَلْدَةِ، فَلَمَّا[1] بَلَغْنَا عِنْدَ قَصْرِهٖ، نَظَرَ اِلَيْنَا مِنَ الْغُرْفَةِ وَنَزَلَ حَالًا، وَذَهَبَ بِنَا دَاخِلَ الْقَصْرِ (حویلی کے اندر)، وَاَجْلَسَنَا[2] عَلَى الْكَرَاسِيِّ الْمُزَيَّنَةِ، ثُمَّ جَاءَتْ خُدَّامُهٗ بِالْفَوَاكِهِ، فَلَمَّا اَكَلْنَاهَا جَاءُوْا بِالشَّايِ وَالْقَهْوَةِ فَشَرِبْتُ الشَّايَ وَشَرِبَ اَعْضَاءُ الْوَفْدِ الْقَهْوَةَ، ثُمَّ سَئَلَ الْأَمِيرُ عَنْ سَبَبِ قُدُوْمِنَا فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَمَنَحَ لِلْمَدْرَسَةِ اَلْفَ رُبِيَّةٍ حَالًا وَقَطَعَ لَهَا مَزْرَعَةً يَبْلُغُ دَخْلُهَا نَحْوَ اَلْفِ رُبِيَّةٍ سَنَوِيًّا[3]، فَشَكَرْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ شُكْرًا كَثِيْرًا وَرَجَعْنَا اِلٰى دِهْلِيْ.

مشق نمبر ۱۷ (ب)

خالی جگہ پر کریں[4]

١ . ...رَجُلَانِ وَجَلَسَا ....

٢ . قَرَءَ .... وَخَلِيْلٌ دَرْسَهُمَا ثُمَّ ....اِلَى الْبَيْتِ.

٣ . جَاءَتِ النِّسَاءُ وَ ....عَلَى الْفَرْشِ.

٤ . اَلْبَنَاتُ يَقْرَءْنَ ....

٥ . ...يَقْرَءُوْنَ ....نَافِعًا.

٦ . إِخْوَانِيْ ....اللَّحْمَ وَالْخُبْزَ.

٧ . أَخَوَاتُ اَحْمَدَ ....اِلَى الْمَدْرَسَةِ.

---

[1] لَمَّا یعنی جب [2] یعنی بٹھایا ہم کو [3] سالانہ

[4] اگر کوئی جملہ سمجھ میں نہ آئے تو استاذ سے مدد لو۔ نہیں تو کلید میں دیکھو۔

٨. ....اَلْمُعَلِّمَاتُ فِي الْمَدْرَسَةِ وَ ....عَلَى الْكَرَاسِيِّ.

٩. مَتٰى ....أُخْتُكَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟

١٠. هَلْ ....مَعَنَا اِلٰى ....بَعْدَ الْعَصْرِ؟

١١. مَتٰى ....الْأُمَرَاءُ الْجَبَلَ وَمَتٰى ....مِنَ الْجَبَلِ؟

١٢. هَلْ إِخْوَانُكَ ....مِنَ الدَّارِ اَمْ أَخَوَاتُكَ ....مِنْهَا؟

١٣. مَنْ ....الدَّارَ وَمَنْ ....مِنْهَا؟

١٤. كَمْ وَلَدًا ....فِي الْإِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ؟

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔لڑکوں نے ناشتہ کھایا پھر مدرسے گئے۔

۲۔دولڑکے ڈاکٹری کے امتحان میں کامیاب ہوئے تو انھیں سند اور انعام دیا گیا۔

۳۔کیا تمہاری بہنیں مدرسے گئیں؟

۴۔نہیں جناب! وہ اب تک نہیں گئیں ابھی دوپہر کا کھانا کھائیں گی پھر وہ مدرسے جائیں گی۔

۵۔میرے پاس ایک گاؤں سے تین شریف عورتیں (ثَلٰثُ نِسْوَةٍ كَرِيْمَاتٍ) آئیں اور مجھ سے لڑکیوں کے مدرسے کے لیے مدد طلب کی، میں نے ان کو پچاس روپے دیے پس انھوں نے میرا شکریہ ادا کیا اور اپنے گاؤں چلی گئیں۔

سوالات نمبر ۹

۱۔ افعال ثلاثی مجرد کے کتنے باب ہیں؟

۲۔ کسی فعل کا کسی باب سے ہونے کا مطلب کیا؟

۳۔ کسی فعل کا باب پہچاننے سے کیا حاصل؟

۴۔ ذیل کے افعال کون کون سے باب سے ہیں؟

رکبَ	دخلَ	کتبَ	أکلَ
فهمَ	نهضَ	بعثَ	ذهبَ
قربَ	شکرَ	حصلَ	

۵۔ فعل لازم کیا اور متعدّی کیا؟

۶۔ اُوپر کے افعال میں کون سے لازم ہیں اور کون سے متعدّی؟

۷۔ فعل معروف اور مجہول کی تعریف کرو۔

۸۔ جملے میں معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف کس طرح بنایا جائے؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

۹۔ فعل لازم سے مجہول کیوں نہیں بنایا جاتا؟

۱۰۔ کیا کبھی لازم سے بھی کسی طریقہ سے مجہول آسکتا ہے؟

۱۱۔ جملے میں فاعل فعل کے بعد آئے تو فاعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع سے فعل پر کیا اثر ہوگا؟

۱۲۔ اگر جملے میں فاعل فعل سے پہلے آجائے تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیّر و تبدّل ہوگا؟

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

ماضی کی مختلف قسمیں

(۱) ماضی قریب:

۱۔ ماضی پر لفظ "قَدْ" بڑھا دینے سے اکثر "ماضی قریب" کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے: قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى السُّوْقِ (زید بازار گیا ہے)۔

(۲) ماضی بعید:

۲۔ لفظ "كَانَ" (وہ تھا) ماضی پر لگانے سے "ماضی بعید" بن جاتا ہے جیسے: كَانَ ذَهَبَ (وہ گیا تھا)۔

(۳) ماضی استمراری:

۳۔ لفظ "كَانَ" مضارع پر لگانے سے "ماضی استمراری" ہو جاتا ہے جیسے: كَانَ يَكْتُبُ اَحْمَدُ دُرُوْسَهٗ (احمد اپنے اسباق لکھتا تھا)۔

تنبیہ ۱: "كَانَ" فعل ماضی ہے "كَوْنٌ" (ہونا) کا۔ اس کی گردان بھی اور فعلوں کی طرح ہوتی ہے جیسے: كَانَ، كَانَا، كَانُوْا، كَانَتْ، كَانَتَا، كُنَّ، كُنْتَ، كُنْتُمَا، كُنْتُمْ، كُنْتِ، كُنْتُمَا، كُنْتُنَّ، كُنْتُ، كُنَّا.

تنبیہ ۲: ماضی بعید یا ماضی استمراری کا جو صیغہ بنانا ہو وہی صیغہ مذکورہ گردان میں سے لے کر کسی فعل کے ماضی یا مضارع کے اس صیغے پر لگاؤ، چنانچہ ذیل کی گردان سے تم اچھی طرح سمجھ لو گے۔

ماضی بعید کی گردان

دائیں سے بائیں		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	كَانَ كَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا تھا)	كَانَا كَتَبَا	كَانُوْا كَتَبُوْا
	مؤنث	كَانَتْ كَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا تھا)	كَانَتَا كَتَبَتَا	كُنَّ كَتَبْنَ
مخاطب	مذکر	كُنْتَ كَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا تھا)	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُمْ كَتَبْتُمْ
	مؤنث	كُنْتِ كَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا تھا)	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُنَّ كَتَبْتُنَّ
متکلّم	مذکر	كُنْتُ كَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا
	مؤنث	كُنْتُ كَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا

ماضی استمراری کی گردان

كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا)، كَانَا يَكْتُبَانِ، كَانُوْا يَكْتُبُوْنَ. كَانَتْ تَكْتُبُ (وہ لکھتی تھی)، كَانَتَا تَكْتُبَانِ، كُنَّ يَكْتُبْنَ اسی طرح آخر تک۔

تنبیہ۳: كَانَ کا مضارع يَكُوْنَ ہے اس کی گردان یوں ہوگی: يَكُوْنُ، يَكُوْنَانِ، يَكُوْنُوْنَ، تَكُوْنُ، تَكُوْنَانِ، يَكُنَّ، تَكُوْنُ، تَكُوْنَانِ، تَكُوْنُوْنَ، تَكُوْنِيْنَ، تَكُوْنَانِ، تَكُنَّ، اَكُوْنُ، نَكُوْنُ.

(۴) ماضی شکّیّة:

۴۔ جس جملے میں فعل ماضی ہو اس پر لفظ ''لَعَلَّ'' (شاید) بڑھانے سے ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں، جیسے: لَعَلَّ زَيْدًا ذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ (شاید زید مسجد گیا ہوگا)۔

ماضی پر لفظ ''يَكُوْنُ'' داخل کرنے سے بھی ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہو سکتے ہیں، جیسے: يَكُوْنُ[1] زَيْدٌ ذَهَبَ (زید گیا ہوگا)۔

تنبیہ۴: ''لَعَلَّ'' فعل سے لگ کر نہیں آ سکتا اس کے بعد کوئی اسم آئے گا جو منصوب ہوگا۔ یا تو کوئی ضمیر آئے گی۔

(۵) ماضی تمنّی یا ماضی شرطیّہ:

۵۔ ماضی پر لفظ ''لَوْ'' (اگر، کاش) بڑھانے سے ''ماضی شرطیہ'' کے معنی پیدا ہوتے ہیں،

---

[1] اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں ''زید جا چکا ہوگا'' زمانہ مستقبل میں اِنْ ذَهَبْتَ عِنْدَ زَيْدٍ صَبَاحًا هُوَ يَكُوْنُ ذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ.

جیسے: لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

تنبیہ ۵: لَحَصَدْتَ میں "لَ" کے معنی ہیں "ضرور"، "البتہ"۔ لَوْ کے جوابی جملے میں یہ لامِ تاکید لگانا پڑتا ہے۔ مگر کبھی نہیں بھی لگاتے ہیں۔

ماضی شرطیہ کے لیے کبھی "لَوْ" کے بعد "کَانَ" یا اس کا کوئی صیغہ بھی بڑھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد ماضی بھی لاتے ہیں اور مضارع بھی، مگر معنی میں تھوڑا سا فرق ہو جاتا ہے، جیسے: لَوْ کُنْتَ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو نے بویا ہوتا تو ضرور کاٹتا) لَوْ کُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوْسَكَ نَجَحْتَ (اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو کامیاب ہو جاتا)۔

"لَیْتَمَا" یا "لَیْتَ" بڑھانے سے ماضی تمنی کے معنی پیدا ہوتے ہیں، جیسے: لَیْتَمَا نَجَحْتُ (کاش کہ میں کامیاب ہوتا)۔ لَیْتَ زَیْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔

تنبیہ ۶: لَعَلَّ کی طرح "لَیْتَ" بھی اسم پر یا ضمیر پر داخل ہوا کرتا ہے اور اسم کو نصب دیتا ہے۔

۶۔ یہ بھی یاد رکھو کہ "کَانَ" اور اس کے مشتقات اکثر جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت خبر حالتِ نصبی میں ہوتی ہے، جیسے: کَانَ رَشِیْدٌ جَالِسًا (رشید بیٹھا تھا)۔ کَانَتِ الْأَوْلَادُ قَائِمِیْنَ (لڑکے کھڑے تھے)۔

تنبیہ ۷: تم نے کَانَ اور یَکُوْنُ کی گردانیں تو پڑھ لیں اس کی قیاس پر قَالَ اور یَقُوْلُ کی گردانیں کرلو، کیونکہ ان کی مدد سے زیادہ جملے بنا سکو گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۷

بَذَلَ الْجُهْدَ	(ن)	کوشش کرنا	عَذَرَ	(ض)	معذور رکھنا، درگذر کرنا
جَهِلَ	(س)	نہ جاننا	عَذَلَ	(ض)	ملامت کرنا

سَمَحَ (ف) درگذر کرنا، اجازت دینا	عَقَلَ (ض) سمجھنا
صَدَقَ (ن) سچ بولنا	غَضِبَ (س) غصّہ ہونا
فَازَ (یَفُوزُ، اسکی گردان کَانَ کے جیسی کرلو) کامیاب ہونا، پالینا	نَقَصَ (ن) کم کردینا
لَبِثَ (س) قیام کرنا، ٹھیرنا	وَعَظَ (یَعِظُ) نصیحت کرنا
أَزْهَرُ مصر کا سب سے بڑا اور قدیمی مدرسہ	عَلِيمٌ بڑا جاننے والا
تُرَابٌ مٹی	عَلَّامٌ بہت بڑا جاننے والا
جُهْدٌ کوشش	غُرْفَةٌ بالاخانہ، کمرہ
حَقْلٌ کھیت	غَيْبٌ (جمع: غُيُوبٌ) پوشیدہ بات
خَاتَمٌ مہر، آخری	قُبَيْلَ ذرا پہلے
سَعِيرٌ دہکتی آگ، دوزخ	كِتَابٌ حَفِيظٌ محفوظ رکھنے والی کتاب
صَاحِبٌ (جمع: أَصْحَابٌ) ساتھی، والا	لَا بَأْسَ کوئی اندیشہ نہیں
ضَيْفٌ (جمع: ضُيُوفٌ) مہمان	مَقَالَةٌ بات
ضَاحِيَةٌ شہر کا بیرونی حصّہ	نَاجِحٌ کامیاب

مشق نمبر ۱۸ (الف)

جن الفاظ کو سرخ لکھا ہے وہی اس سبق سے خاص تعلّق رکھتے ہیں۔

١ . هَلْ أَخُوكَ فِي الْبَيْتِ؟	هُوَ قَدْ خَرَجَ الْآنَ إِلَى الضَّاحِيَةِ.

٢. وَأَيْنَ أَبُوْكَ؟	لَعَلَّهُ ذَهَبَ اِلَى الْحَقْلِ.
٣. أَيَّ دَرْسٍ قَرَأْتَ الْيَوْمَ؟	قَدْ قَرَأْتُ الدَّرْسَ التَّاسِعَ عَشَرَ وَسَوْفَ أَقْرَءُ الدَّرْسَ الْعِشْرُوْنَ غَدًا.
٤. يُوْسُفُ! مَاكُنْتَ تَقْرَءُ الْبَارِحَةَ؟	يَاسَيِّدِيْ! كُنْتُ أَقْرَءُ الْجَرِيْدَةَ.
٥. لِمَ كُنْتَ ذَهَبْتَ اِلٰى تِلْكَ الْقَرْيَةِ؟	هُنَاكَ حَدِيْقَةٌ لَنَا، فَذَهَبْتُ وَرَأَيْتُ اَحْوَالَهَا.
٦. هَلْ كُنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيْنَا؟	نَعَمْ! كُنَّا نَنْظُرُ مِنَ الْغُرْفَةِ.
٧. يَازَيْدُ! لِمَ غَضِبْتَ عَلٰى اُخْتِكَ الْمُعَلِّمَةُ؟	هِيَ مَاكَانَتْ حَفِظَتْ دُرُوْسَهَا.
٨. هَلْ اَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ؟	يَاأَخِيْ! اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ، لٰكِنْ بِالْأَمْسِ مَاحَفِظْتُ، لِأَنِّيْ كُنْتُ مَشْغُوْلًا فِيْ خِدْمَةِ الضُّيُوْفِ.
٩. مَنْ كَانَ الضَّيْفُ عِنْدَكُمْ؟	هٰؤُلَاءِ كَانُوْا مِنْ عُلَمَاءِ أَزْهَرَ.
١٠. يَالَيْتَنِيْ عَلِمْتُ بِهِمْ فَحَضَرْتُ لِزِيَارَتِهِمْ، كَمْ يَوْمًا يَلْبَثُوْنَ عِنْدَكُمْ؟	لَعَلَّهُمْ يَلْبَثُوْنَ عِنْدَنَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ.

۱۱. لَوْ سَمِعَ اَبُوْكَ لَحَضَرْتُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ؟	لَابَأْسَ، يَا أَخِيْ! اَبِيْ يَفْرَحُ بِرُؤْيَتِكَ فَأَنْتَ ابْنُ صَدِيْقِهٖ.
۱۲. يَاسَعِيْدُ! هَلْ كَانَ أَخُوْكَ نَاجِحًا وَفَازَ بِالشَّهَادَةِ؟	نَعَمْ، هُوَ كَانَ نَاجِحًا فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ وَفَازَ بِالشَّهَادَةِ.
۱۳. هَلْ نَجَحْتَ فِي الْإِمْتِحَانِ؟	يَالَيْتَنِيْ نَجَحْتُ وَفُزْتُ بِالشَّهَادَةِ.
۱٤. لَوْ بَذَلْتَ جُهْدَكَ لَنَجَحْتَ.	صَدَقْتَ، يَا سَيِّدِيْ!

مشق نمبر ۱۸ (ب)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱. قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ.

۲. مَاكُنَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا.

۳. وَقَالُوْا لَوْكُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ.

٤. وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ.

۵. اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِكَ. اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ.

٦. وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا.

۷. وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا.

ل جو

۸. وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا.

۹. مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ[1] اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا.

ذیل میں خلیل نحوی کے دو شعر ہیں جو بڑے مزیدار اور قابلِ غور ہیں۔ علّامہ خلیل جس وقت علم عروض کی ایجاد کر رہے تھے اور اشعار کو اوزان پر تول رہے تھے تو اُن کے لڑکے نے سمجھا کہ باپ بے معنی بکواس کر رہا ہے اس لیے اس نے باپ کی دیوانگی کا شور اُٹھایا، اس وقت خلیل نے یہ جواب دیا:

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَآ[2] اَقُوْلُ عَذَرْتَنِيْ   اَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُكَا

لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِيْ فَعَذَلْتَنِيْ   وَعَلِمْتُ اَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

تنبیہ: پہلے شعر کے آخر میں عَذَلْتُكَا دراصل عَذَلْتُكَ ہے اسی طرح دوسرے شعر میں عَذَرْتُكَا دراصل عَذَرْتُكَ ہے۔ شعر کے آخر میں آواز تاننے کے لیے ''الف'' یا ''واؤ'' یا ''ی'' بڑھانا جائز ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ میرا بھائی ابھی تفریح کے لیے باغ میں گیا ہے، شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لوٹ آئے گا۔

۲۔ میں کل ایک گاؤں میں گیا تھا تو مجھے دیکھ رہا تھا؟

[1] كَانَ کی خبر ہے اس لیے حالتِ نصبی میں ہے۔ (دیکھو اسی سبق میں)

[2] یہ مَا موصولہ ہے اس کے معنی ہیں ''جو'' ''جو کچھ''

۳۔ ہاں میں تجھے مسجد کے منارے (مَنَارَةٌ) سے دیکھ رہا تھا تو گھوڑے پر سوار تھا۔

۴۔ ہم نے تمہارے چچا کو دیکھا وہ گذشتہ رات اخبار پڑھ رہے تھے۔

۵۔ کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا؟

۶۔ میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا۔

۷۔ محمود اپنا سبق ہر روز یاد کیا کرتا تھا لیکن آج وہ مہمانوں کی خدمت میں مشغول تھا۔

۸۔ اگر ہم کوشش کرتے تو ضرور سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاتے۔

۹۔ کیا تم حیدر آباد میں چائے پیا کرتے تھے؟

۱۰۔ میں بمبئی میں صبح شام چائے پیا کرتا تھا لیکن حیدر آباد میں چھوڑ دی۔

الدَّرْسُ العِشْرُوْنَ (الف)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

۱۔ فعلوں میں مضارع ہی مُعْرَبٌ[۱] (دیکھو سبق ۱۰-۱۰) ہے ماضی اور امر حاضر مبنی ہیں۔

تنبیہ ۱: یاد رکھو اسم معرب کا اعراب رفع، نصب اور جرّ[۲] ہے اور فعل مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے یعنی اسم کے آخر میں جزم نہیں آتا اور فعل کے آخر میں جر نہیں آتا۔ ہاں کسی عارضی وجہ سے آجائے تو وہ اور بات ہے۔

۲۔ مضارع پر ''لَمْ'' داخل ہو تو آخر میں ''جزم'' پڑھا جاتا ہے اس لیے اس کو ''حرفِ جازم'' کہتے ہیں اور ''لَنْ'' داخل ہو تو آخر میں ''نصب'' پڑھا جاتا ہے اس لیے اس کو ''حرف ناصب'' (زبر دینے والا حرف) کہتے ہیں۔ حرف جازم و ناصب کی وجہ سے ساتوں نون اعرابی بھی گرا دیئے جاتے ہیں۔ یہ تو لفظی تغیّر تھا۔ معنی میں یہ تغیّر ہوتا ہے کہ لَمْ کی وجہ سے مضارع ماضی منفی بن جاتا ہے، جیسے: لَمْ يَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) یہی معنی ہیں مَا فَعَلَ کے۔ اور لَنْ کی وجہ سے مضارع میں نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں نیز یہ کہ مضارع اس وقت زمانۂ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے جیسے: لَنْ يَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔

۱۔ مگر جمع مؤنث غائب و مخاطب کے صیغے معرب نہیں۔ ان میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔

۲۔ یعنی زیر

اَلْمُضَارِعُ الْمَرْفُوْعُ	اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ	اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ
يَفْعَلُ	لَنْ يَفْعَلَ	لَمْ يَفْعَلْ
(وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا)	(وہ ہرگز نہیں کرے گا)	(اس نے نہیں کیا)
يَفْعَلَانِ	لَنْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلَا
(وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے)	(وہ دو مرد ہرگز نہیں کریں گے)	(اُن دو مردوں نے نہیں کیا)
يَفْعَلُوْنَ	لَنْ يَفْعَلُوْا	لَمْ يَفْعَلُوْا
	(وہ بہت مرد ہرگز نہیں کرینگے)	(اُن بہت مردوں نے نہیں کیا)
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	لَمْ تَفْعَلْ
	(وہ ایک عورت ہرگز نہیں کریں گی)	(اس ایک عورت نے نہیں کیا)
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
يَفْعَلْنَ	لَنْ يَفْعَلْنَ	لَمْ يَفْعَلْنَ
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	لَمْ تَفْعَلْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلُوْنَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلُوْا
تَفْعَلِيْنَ	لَنْ تَفْعَلِيْ	لَمْ تَفْعَلِيْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْنَ
اَفْعَلُ	لَنْ اَفْعَلَ	لَمْ اَفْعَلْ
نَفْعَلُ	لَنْ نَفْعَلَ	لَمْ نَفْعَلْ

تنبیہ۲: یَکُوْنَ پر "حروفِ ناصبہ" داخل ہوں تو معمولی طور سے گردان ہوگی، لیکن "حروف جازمہ" داخل ہوں تو اس کی گردان یوں ہوگی: لَمْ یَکُنْ (وہ نہیں تھا) لَمْ یَکُوْنَا، لَمْ یَکُوْنُوْا، لَمْ تَکُنْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ یَکُنَّ، لَمْ تَکُنْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ تَکُوْنُوْا، لَمْ تَکُوْنِيْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ تَکُنَّ، لَمْ اَکُنْ، لَمْ نَکُنْ.

اس طرح یَقُوْلُ سے لَمْ یَقُلْ (اُس نے نہیں کہا) کی گردان کرلو۔

۳۔ لَمْ کے سوا حروف جازمہ چار اور ہیں: لَمَّا (نہیں، اب تک نہیں) إِنْ (اگر) لام امر (لِ) اور لائے نہی۔

مضارع پر "لَمَّا" داخل ہو تو لفظ اور معنی میں "لَمْ" کے مانند تغیّر پیدا کردیتا ہے، جیسے: لَمَّا یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا یا اب تک نہیں کیا)

إِنْ "حرفِ شرط" ہے اور شرط کے لیے "جزا" کی ضرورت ہوتی ہے جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں مجزوم ہوں گے، جیسے: إِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)

تنبیہ۳: کبھی "اِنْ" پر لام بڑھا کر "لَئِنْ" لکھا کرتے ہیں۔ معنی وہی رہتے ہیں، البتہ معنی میں کچھ زور پیدا ہوجاتا ہے۔ لامِ امر اور لام نہی کا بیان اکیسویں سبق میں ہوگا۔

۴۔ حروفِ ناصبہ لَنْ کے سوا اور بھی ہیں جیسے: أَنْ (کہ)، کَيْ یا لِکَيْ (تاکہ)، اِذَنْ[1] (تب)، لِـ (تاکہ۔ اسے لام کَيْ کہتے ہیں) لِئَلَّا = لِأَنْ لَا (تاکہ نہیں)، حَتّٰی (تاکہ، یہاں تک کہ)

---

[1] اِذَنْ کو اِذًا بھی لکھا جاتا ہے۔

أَمَرْتُهُ أَنْ يَذْهَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے) أَقْرَءُ كَيْ أَفْهَمَ (میں پڑھتا ہوں تاکہ سمجھوں) إِذَنْ تَنْجَحَ (تب تو تو کامیاب ہوگا) مَنَحْتُهُ كِتَابًا لِيَقْرَءَ (میں نے اسے ایک کتاب دی تاکہ وہ پڑھے)، یا لِئَلَّا يَجْهَلَ (تاکہ وہ نادان نہ رہے)، یا حَتّٰى يَفْرَحَ (تاکہ وہ خوش ہو)۔

تنبیہ۴: ''إِنْ'' اور ''حَتّٰى'' ماضی پر بھی داخل ہوتے ہیں مگر لفظ میں کوئی تغیّر نہیں پیدا کرتے۔ ہاں ''إِنْ'' کی وجہ سے ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے:
إِنْ قَرَأْتَ فَهِمْتَ (اگر تو پڑھے گا تو سمجھے گا)۔

تنبیہ۵: ''لِـ'' اور ''حَتّٰى'' حروفِ جارّہ میں سے بھی ہیں جب کسی اسم پر داخل ہوں تو ان کی وجہ سے اسم کے آخر میں جرّ (زیر) پڑھا جائے گا، جیسے: لِزَيْدٍ (زید کے واسطے) حَتَّى الْمَسَاءِ (شام تک)۔

تنبیہ۶: حرفِ استفہام ''أَ'' کے بعد اور ''إِنْ'' کے بعد نفی کے لیے اکثر ''لَمْ'' کا استعمال ہوتا ہے جیسے: أَلَمْ تَعْلَمْ (کیا تو نے نہیں جانا) إِنْ لَمْ تَعْلَمْ (اگر تو نے نہیں جانا)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۸

أَذِنَ (س)	اجازت دینا	أَمَرَ (ن)	حکم کرنا
بَرِحَ (س)	ٹلنا، ہٹنا	طَرَقَ (ن)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَسَطَ (ن)	پھیلانا	قَرَعَ (ف)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَلَغَ (س)	پہنچنا	كَسِلَ (س)	سُستی کرنا

حَزِنَ (س)	آزُردہ ہونا	لَعِقَ (س)	چاٹنا
حَزَنَ (ن)	آزُردہ کرنا	نَدِمَ (س)	شرمندہ ہونا
حَكَمَ (ن)	حکم کرنا، فیصلہ کرنا	نَفَعَ (ف)	فائدہ دینا
ذَبَحَ (ف)	ذبح کرنا	فَاتَّقُوْا	پس ڈرو تم، بچو تم
شَبِعَ (س)	سیر ہونا، پیٹ بھر جانا		
جَائِعٌ	بھوکا	فِرَاقٌ	جدائی
سَبُعٌ (جمع: سِبَاعٌ)	درندہ	مَجْدٌ	بزرگی
صَبُرٌ	صبر، برداشت، ایلوہ جو کڑوی دوا ہے	مَرَامٌ	مقصد
		وَحْشٌ (جمع: وُحُوْشٌ)	جنگلی جانور
طَيْرٌ (جمع: طُيُوْرٌ)	پرندہ	وِفَاقٌ	موافقت، اتفاق
عِنَبٌ (الف)	انگور	وَهْلَةٌ	دفعہ، ہلّہ

مشق نمبر ۱۹

١. لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبِرَ.

٢. لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ مَنْ (جس نے) لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ. (حدیث)

٣. لِمَ لَا تَشْرَبُ اللَّبَنَ كَيْ يَنْفَعَكَ.

٤. كَانَ سَعِيْدٌ يَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا.

٥. اَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّا يَحْزَنَ.

٦. إِنْ لَمْ تَبْذُلْ جُهْدَكَ لَنْ تَنْجَحَ يَوْمَ الْإِمْتِحَانِ.

٧. إِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ.

٨. اَمَرْتُ خَادِمِيْ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ حَتّٰى اَرْجِعَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ.

٩. كُنَّا جَائِعِيْنَ فَأَكَلْنَا الْعِنَبَ حَتّٰى شَبِعْنَا.

١٠. إِنْ تَذْهَبْ اِلٰى حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ تَنْظُرْ عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ الْوُحُوْشِ وَ السِّبَاعِ وَالطُّيُوْرِ.

١١. قَالَ يُوْسُفُ: اِنِّيْ بَذَلْتُ تَمَامَ جُهْدِيْ لِأَنْجَحَ. قُلْتُ لَهُ: اِذَنْ تَبْلُغَ مَرَامَكَ.

١٢. إِنْ لَمْ يَكُنْ وِفَاقٌ فَفِرَاقٌ.

١٣. أَلَمْ تَقْرَأْ هٰذَا الْكِتَابَ لِتَفْهَمَ الْعَرَبِيَّ؟

١٤. لَا يَحْزُنُنِيْ أَنْ لَمْ اَبْلُغْ مَرَامِيْ فِيْ أَوَّلِ وَهْلَةٍ بَلْ لَنْ اَتْرُكَ السَّعْيَ (کوشش) حَتّٰى اَبْلُغَ اِلَيْهِ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ.

٢. لَنْ اَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ.

٣. قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً.

٤. أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ.

٥. أُمِرْتُ أَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ.

٦. لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ اِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ.

٧. وَلَمَّا (اب تک نہیں) يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ.

٨. فَعَلِمَ مَا (جو) لَمْ تَعْلَمُوْا.

٩. أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً؟

١٠. أَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ؟

١١. إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ.

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟

۲۔ میں نے قرآن پڑھا لیکن اس کے معنی (مَعْنَاهُ) نہیں سمجھے۔

۳۔ اے مریم! تو دودھ کیوں نہیں پیتی تاکہ تجھے فائدہ بخشے۔

۴۔ میں آج ہرگز چائے نہیں پیوں گی۔

۵۔ کون دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے؟

۶۔ میری بہن دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی تو میں نے اُس کے لیے دروازہ کھول دیا تاکہ وہ آزردہ نہ ہو۔

۷۔ میں نے امرود کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گیا۔

۸۔ اگر کامیاب ہو گے تو تمھیں انعام ملے گا۔

۹۔ اللہ نے انسان کو پیدا کیا تا کہ وہ اس کی پرستش کریں۔

۱۰۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں تا کہ اس کو سمجھیں اور اُس پر (بِهٖ) عمل کریں۔

۱۱۔ وہ لڑکی قرآن پڑھتی رہی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

۱۲۔ اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تیری مدد کروں گا۔

۱۳۔ وہ دونوں اپنی جگہ سے ہرگز نہ ٹلیں گے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو۔

۱۴۔ کیا تو مدرسہ میں کل حاضر نہیں تھا؟

۱۵۔ کیا تم نے ریڈیو میں خبریں نہیں سُنیں؟

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ (ب)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَنُوْنِ التَّاکِیْدِ

ا۔ کبھی مضارع پر لام "لَ" لگا کر آخر میں "نون مشدّد" (جسے نونِ ثقیلہ کہتے ہیں) یا "نون ساکن" (جسے نونِ خفیفہ کہتے ہیں) بڑھایا جاتا ہے۔ اس لام اور نون سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں اس لیے ان کو لامِ تاکید ونونِ تاکید کہتے ہیں، جیسے: یَکْتُبُ سے لَیَکْتُبَنَّ یا لَیَکْتُبَنْ (وہ ضرور ضرور لکھے گا)۔

۲۔ اس لام اور نون کی وجہ سے بھی مضارع میں تغیّرات ہوتے ہیں جو تمھیں ذیل کی گردان سے معلوم ہوں گے۔ مقابلہ کے لیے سادہ مضارع کی گردان پہلے لکھی ہے:

اَلْمُضَارِعُ السَّاذِجُ	اَلْمُضارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَالنُّوْنِ الثَّقِیْلَة	اَلْمُضارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَالنُّوْنِ الْخَفِیْفَة	تغیّرات
یَکْتُبُ	لَیَکْتُبَنَّ	لَیَکْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے۔ (دیکھو سبق: ۸-۳)
یَکْتُبَانِ	لَیَکْتُبَانِّ	۔	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۲)
یَکْتُبُوْنَ	لَیَکْتُبُنَّ	لَیَکْتُبُنْ	اس میں واوِ جمع اور نونِ اعرابی ساقط ہے

اَلْمُضَارِعُ السَّاذِجُ	اَلْمُضارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَالنُّوْنِ الثَّقِيْلَةِ	اَلْمُضارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَالنُّوْنِ الْخَفِيْفَةِ	تغیّرات
تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے۔
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	״	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے
يَكْتُبْنَ	لَيَكْتُبْنَانِّ	״	اس میں ایک الف بڑھادیا گیا ہے
تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	״	اس میں نونِ اعرابی ساقط ہے
تَكْتُبُوْنَ	لَتَكْتُبُنَّ	لَتَكْتُبُنْ	اس میں واوِ جمع اور نون اعرابی ساقط ہے
تَكْتُبِيْنَ	لَتَكْتُبِنَّ	لَتَكْتُبِنْ	اس میں ی اور نونِ اعرابی ساقط ہے
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	״	اس میں نون اعرابی ساقط ہے
تَكْتُبْنَ	لَتَكْتُبْنَانِّ	״	اس میں ایک الف بڑھ دیا گیا ہے
أَكْتُبُ	لَأَكْتُبَنَّ	لَأَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے
نَكْتُبُ	لَنَكْتُبَنَّ	لَنَكْتُبَنْ	اس میں لامِ کلمہ مفتوح ہے

تنبیہ ۱: نونِ ثقیلہ کی گردان میں نون کے پہلے جن چھ صیغوں میں الف آتا ہے وہ صیغے نون خفیفہ کے ساتھ نہیں آتے۔ (دیکھو اوپر کی گردان)

تنبیہ ۲: نون خفیفہ کو بعض اوقات تنوین سے بدل دیتے ہیں: لَنَسْفَعًا (=لَنَسْفَعَنْ) بِالنَّاصِيَةِ (ہم ضرور ضرور پیشانی کے بال (پکڑ کر) گھسیٹیں گے)۔

تنبیہ ۳: اکثر لام تاکید و نون تاکید کے ساتھ مضارع کا استعمال قَسَم (نقطے) کے بعد ہوا کرتا ہے، جیسے: وَاللّٰهِ لَأَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ (خدا کی قسم میں ضرور دودھ پیوں گا)۔

تنبیہ ۴: مضارع پر صرف لام تاکید بھی آجاتا ہے۔ اس سے لفظ میں تو کوئی تغیّر نہیں ہوتا، البتہ معنی میں فعل مضارع زمانۂ حال سے مخصوص ہوجاتا ہے جیسے: لَيَكْتُبُ زَيْدٌ (زید لکھ رہا ہے)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۹

اٰمِنٌ	باامن، امن دینے والا	صَاغِرٌ	ذلیل، چھوٹا
بُنْدُقِيَّةٌ	بندوق	صَيْدٌ	شکار
خَاسِرٌ	خسارہ پانے والا	اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ	حرمت والی مسجد، مکّۂ معظّمہ کی مسجد جہاں خانۂ کعبہ ہے۔
رَبَّنَا	اے ہمارے پروردگار		
سَجَنَ	قید کرنا	فِيْ هٰذَا الْعَامِ	اس سال میں
شَاءَ (يَشَاءُ)	چاہنا		

مشق نمبر ۲۰

١. لَأَكْتُبَنَّ الْيَوْمَ مَكْتُوبًا اِلٰى خَالَتِيْ.

٢. لَنَذْهَبَنَّ غَدًا اِلَى الصَّيْدِ.

٣. هٰذَانِ الرَّجُلَانِ لَيُقْتَلَانِّ لِأَنَّهُمَا قَاتِلَا زَيْدٍ. (دیکھو سبق: ۱۱-۱)

٤. لَتَحْضُرَنَّ النِّسْوَةُ الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ وَلَيَسْمَعْنَانِّ الْخُطْبَةَ.

٥. هٰذَا الْوَلَدُ لَنْ يَقْرَأَ وَلَنْ يَكْتُبَ، أَمَّا اُخْتَاهُ تَانِكَ فَلَتَقْرَاٰنِّ وَلَتَكْتُبَانِّ.

٦. لَيَنْجَحَانِّ أَخَوَايَ فِيْ هٰذَا الْعَامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ.

٢ . لَتَدْ خُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ.

٣ . رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ.

٤ . لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ (=اٰءْمُرُهٗ) لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا (=لَيَكُوْنَنْ) مِنَ الصَّاغِرِيْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ آج میرا بھائی ضرور ہی مدرسے میں حاضر ہوگا۔

۲۔ وہ دونوں تم سے کوئی کتاب ضرور ہی طلب کریں گے۔

۳۔ اگر تم کوشش نہ کرو گے (تو) ضرور ہی ذلیل ہو جاؤ گے۔

۴۔ اگر آپ مجھے حکم دیں (تو) میں ضرور ہی شکار کو جاؤں گا اور اگر ہماری طرف کوئی شیر نکلا تو بخدا میں اسے ضرور بندوق سے مار ڈالوں گا۔

۵۔ وہ دونوں لڑکیاں آپ کے پاس نہ آئیں گی لیکن ہم تو ضرور ہی حاضر ہوں گے۔

۶۔ میں ان شاء اللہ امسال ضرور کامیاب ہوں گا۔

سوالات نمبر ۱۰

۱۔ ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی تمنی اور ماضی شرطیّہ کس طرح بنائے

جاتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دو۔

۲۔ کَانَ کا مضارع کیا ہوگا؟

۳۔ فعلوں میں کون سا فعل معرب ہے؟

۴۔ حروف جازمہ کون سے ہیں؟

۵۔ لَمْ یا لَمَّا مضارع پر داخل ہو تو اس کے لفظ اور معنی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

۶۔ حروف ناصبہ کون سے ہیں؟

۷۔ حروف ناصبہ کے داخل ہونے سے مضارع کے معنی اور اعراب میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

۸۔ مضارع میں نونِ اعرابی کتنے صیغوں میں آتا ہے؟

۹۔ کس حالت میں مضارع کا نون اعرابی تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے؟

۱۰۔ مضارع کی گردان میں ایسے کتنے صیغے ہیں جن پر حروف جازمہ اور ناصبہ کا اثر تلفظ میں نہیں ہوتا؟

۱۱۔ نون تاکید کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

۱۲۔ نون خفیفہ کی گردان میں کون کون سے صیغے نہیں آتے؟

۱۳۔ لَنَسْفَعًا کون سا فعل اور صیغہ ہے؟

۱۴۔ لامِ تاکید اور نونِ تاکید لگانے سے مضارع کے تلفظ اور معنی میں کیا ہیر پھیر ہوتا ہے؟

۱۵۔ فعل مضارع زمانۂ مستقبل کے ساتھ کب مخصوص ہو جاتا ہے اور زمانۂ حال کے ساتھ کب؟ یعنی کون سا حرف لگانے سے مستقبل کے لیے اور کون سا حرف لگانے سے حال کے لیے مخصوص ہو جاتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الحَادِیْ وَالعِشْرُوْنَ

اَلْأَمْرُ وَالنَّهْيُ

۱۔ جس فعل سے کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اُسے ''فعل امر'' کہتے ہیں۔ اور جس فعل سے کسی کام سے باز رہنے کا حکم سمجھا جائے اُسے ''فعل نہی'' کہتے ہیں۔

۲۔ **فعل امر کی دو قسمیں ہیں:** ایک امرِ حاضر اور فی الحقیقت امر یہی ہے۔ دوسرا امرِ غائب۔

امر متکلّم کے چونکہ دو ہی صیغے ہوتے ہیں اس لیے اُسے امر غائب ہی کے ماتحت کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ امر حاضر معروف بنانے کا طریق یہ ہے کہ مضارع کی علامت (ت) کو حذف کر کے شروع میں ہمزۂ وصل (ہمزۃُ الوصل دیکھو اصطلاح نمبر ۲۸) بڑھائیں۔ اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزۂ وصل بھی مضموم کر دیں ورنہ مکسور۔ اور لامِ کلمہ کو جزم دیدیں، جیسے: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تو مدد کر)، تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (تو جا) اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار)۔

تنبیہ ا: اگر علامت مضارع کا مابعد ساکن نہ ہو تو ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں: تَعِدُ سے امر حاضر عِدْ (تو وعدہ کر) ہوگا۔

گردان امر حاضر معروف

اوپر سے نیچے پڑھو	مذکر	مؤنث
واحد	اِضْرِبْ تو (ایک مرد) مار	اِضْرِبِيْ تو (ایک عورت) مار
تثنیہ	اِضْرِبَا تم (دو مرد) مارو	اِضْرِبَا تم (ایک عورت) مارو
جمع	اِضْرِبُوْا تم (بہت مرد) مارو	اِضْرِبْنَ تم (بہت عورتیں) مارو

تنبیہ۲: امر حاضر میں جو ہمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ چونکہ ہمزۃ الوصل ہے اسلیے جب اسکے ماقبل کوئی لفظ آئے تو ہمزہ کا تلفظ نہیں کرتے، جیسے: یَانُوْحُ اهْبِطْ (اے نوح اُتر جا)، یٰاٰدَمُ اسْكُنْ (اے آدم تو سکونت اختیار کر) دراصل اِهْبِطْ اور اُسْكُنْ ہے۔

تنبیہ۳: كَانَ کے امر میں ہمزۃ الوصل نہیں آتا۔ اس کے امر کی گردان یہ ہے: كُنْ (تو ہو جا)، كُوْنَا، كُوْنُوْا، كُوْنِيْ، كُوْنَا، كُنَّ.

اسی طرح قَالَ يَقُوْلُ سے قُلْ (تو کہہ) قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِيْ، قُوْلَا، قُلْنَ بنالو۔

۴۔ امر حاضر مجہول بنانا ہو تو مضارع مجہول پر لام (لِ) لگادو اور آخر میں جزم کردو، جیسے: تُضْرَبُ سے لِتُضْرَبْ (چاہیے کہ تو مارا جا)۔

گردان امر حاضر مجہول

اوپر سے نیچے پڑھو	مذکر	مؤنث
واحد	لِتُضْرَبْ چاہیے کہ تو (ایک مرد) مارا جا	لِتُضْرَبِيْ چاہیے کہ تو (ایک عورت) ماری جا

تثنیہ	لِتُضْرَبَا چاہیے کہ تم (دو مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبَا چاہیے کہ تم (ایک عورت) ماری جاؤ
جمع	لِتُضْرَبُوْا چاہیے کہ تم (بہت مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبْنَ چاہیے کہ تم (بہت عورتیں) ماری جاؤ

۵۔ امر غائب اور متکلّم، معروف ہو یا مجہول اسی طریق سے بنائے جاتے ہیں جو طریقہ امر حاضر مجہول بنانے کا ہے۔ یعنی لام امر (لِ) لگا کر بنا لیے جاتے ہیں۔ امر غائب کا صیغہ مضارع غائب سے اور متکلّم کا متکلّم سے، معروف معروف سے اور مجہول مجہول سے۔ ذیل کر گردان سے تم سمجھ لو گے:

فعل امر غائب و متکلّم معروف	فعل امر غائب و متکلّم مجہول
لِيَضْرِبْ وہ (ایک مرد) مارے یعنی اسے چاہیے کہ مارے۔ لِيَضْرِبَا اُن (دو مردوں) کو چاہیے کہ ماریں۔ لِيَضْرِبُوْا لِتَضْرِبْ اس (ایک عورت) کو چاہیے کہ مارے لِتَضْرِبَا لِيَضْرِبْنَ	لِيُضْرَبْ وہ (ایک مرد) مارا جائے یعنی اسے چاہیے کہ مارا جائے۔ لِيُضْرَبَا اُن (دو مردوں) کو چاہیے کہ مارے جائیں۔ لِيُضْرَبُوْا لِتُضْرَبْ اُس (ایک عورت) کو چاہیے کہ ماری جائے لِتُضْرَبَا لِيُضْرَبْنَ

لِأَضْرِبْ	لِأُضْرَبْ
مجھے چاہیے کہ ماروں	مجھے چاہیے کہ مارا جاؤں یا ماری جاؤں
لِنَضْرِبْ	لِنُضْرَبْ
ہمیں چاہیے کہ ماریں	ہمیں چاہیے کہ مارے جائیں یا ماری جائیں

تنبیہ۴: لام امر کے ماقبل "وَ" یا "فَ" آئے تو لام کو ساکن کر دیتے ہیں، جیسے: وَلْيَكْتُبْ (اور اسے چاہیے کہ لکھے)، فَلْتَخْرُجْ (پس اس عورت کو چاہیے کہ نکل جائے)۔

تنبیہ۵: لام کَيْ (لِـ) جو مضارع کو نصب دیتا ہے (دیکھو سبق ۲۰-۳) وہ ساکن نہیں ہوتا، جیسے: وَلِيَكْتُبَ (اور تا کہ وہ لکھے)۔

۶۔ نہی کی بھی دو قسمیں ہیں حاضر اور غائب۔ لیکن ان کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ یعنی مضارع پر لائے نہی لگا کر آخر میں جزم کر دیں، مضارع حاضر کے صیغوں سے نہی حاضر اور غائب کے صیغوں سے نہی غائب کے صیغے بنتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کی گردانوں سے معلوم کر لو گے:

فعل نہی حاضر معروف		فعل نہی حاضر مجہول	
لَا تَضْرِبْ	تو (ایک مرد) مت مار	لَا تُضْرَبْ	تو (ایک مرد) نہ مارا جا
لَا تَضْرِبَا	تم دونوں (مرد) نہ مارو	لَا تُضْرَبَا	
لَا تَضْرِبُوْا	تم (بہت مرد) نہ مارو	لَا تُضْرَبُوْا	
لَا تَضْرِبِيْ	تو (ایک عورت) مت مار	لَا تُضْرَبِيْ	تو (ایک عورت) نہ ماری جا
لَا تَضْرِبَا	تم دونوں (عورتیں) نہ مارو	لَا تُضْرَبَا	
لَا تَضْرِبْنَ	تم (بہت عورتیں) نہ مارو	لَا تُضْرَبْنَ	

فعل نہی غائب معروف	فعل نہیں غائب مجہول
لَایَضْرِبْ	لَایُضْرَبْ
وہ (ایک مرد) نہ مارے یعنی اسے چاہیے کہ نہ مارے	وہ (ایک مرد) نہ مارا جائے یعنی اسے چاہیے کہ نہ مارا جائے
لَایَضْرِبَا	لَایُضْرَبَا
لَایَضْرِبُوْا	لَایُضْرَبُوْا
لَاتَضْرِبْ وہ (ایک عورت) نہ مارے	لَاتُضْرَبْ
لَاتَضْرِبَا	لَاتُضْرَبَا
لَایَضْرِبْنَ	لَایُضْرَبْنَ
لَااَضْرِبْ	لَااُضْرَبْ
لَانَضْرِبْ	لَانُضْرَبْ

تنبیہ ۶: امر اور نہی کے ساتھ بھی نون ثقیلہ وخفیفہ لگایا جاتا ہے، جیسے: اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار)، لَاتَضْرِبَنَّ (ہرگز نہ مار) اِضْرِبُنْ (تم ضرور مارو)۔

تنبیہ ۷: "لَا" دو قسم کا ہوتا ہے ایک لائے نفی جو ماضی یا مضارع کے لفظ میں کوئی تغیّر نہیں پیدا کرتا۔ دوسرا لائے نہی جس سے مضارع کے آخر میں جزم آتا ہے اور معنی میں نہی یعنی باز رکھنے کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ فعل نہی کی گردانوں میں تم نے دیکھا۔

تنبیہ ۸: پہلے حصّہ میں پڑھ چکے ہو کہ جب کسی لفظ کا آخری حرف ساکن ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت اسے کسرہ (ـِ) دیا جاتا ہے، جیسے: اِضْرِبْ سے اِضْرِبِ

اَلْكَلْبَ (کتے کو مار)، لَایُؤْكَلِ الطَّعَامُ بِغَیْرِ جُوْعٍ (بھوک بغیر کھانا نہ کھایا جائے)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۰

أَحْسَنْتَ	تو نے یا آپ نے بہت اچھا کیا	ضَحِكَ (س)	ہنسنا
بَارَكَ اللّٰهُ	اللہ برکت دے	قَنَتَ (ن)	عبادت کرنا
تَعَالَ	آ	لَبَّیْكَ	(جی ہاں حاضر ہوں) اسکی تشریح چوتھے حصے میں ہوگی۔
رَكَعَ (ف)	رکوع کرنا، جھکنا		
سَجَدَ (ن)	سجدہ کرنا	دَائِمًا	ہمیشہ
أَمْرٌ	حکم، کام	ذُوْقُرْبٰی	قرابت والا
أُمَّةٌ	جماعت، قوم	رَاكِعٌ	جھکنے والا
حَيٌّ (جمع: أَحْيَاءٌ)	زندہ، قبیلہ	سَائِغٌ	خوش گوار
خَجِلٌ	شرمندہ	قَوَّامٌ	خوب قائم رکھنے والا، کفیل
سَبُّوْرَةٌ	تختۂ سیاہ	عَسٰی	شاید، امید ہے
شَكُوْرٌ	بہت شکر گذار	مَعْرُوْفٌ	نیک کام
شَاكِرٌ	شکر گذار	مُعَیَّنَةٌ	مقررہ
شَفُوْقٌ	بہت مہربان	مَیِّتٌ	مردہ
طَبَاشِیْرُ	کھریا مٹی (چاک)	نَجِسٌ یا نَجَسٌ	ناپاک، گندہ

فَاحِشَةٌ	بے حیائی کا کام	قِسْطٌ	انصاف
عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ	سر اور آنکھ پر، بسر وچشم	هَا	ہاں خبردار، سنو

مشق نمبر۲۱

جن الفاظ کو سرخ کردیا ہے وہ اس سبق سے زیادہ تعلّق رکھتے ہیں۔

١. تَعَالَ، يَااَحْمَدُ! وَاجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ.	لَبَّيْكَ، يا سَيِّدِيْ!
٢. اِشْرَبِ الشَّايَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ حَرَجٌ.	لَابَأْسَ فِيْهِ، لٰكِنِ الْآنَ شَرِبْتُ فِي الْبَيْتِ.
٣. فَاشْرَبِ الْقَهْوَةَ إِنْ كَانَ لَكَ رَغْبَةٌ فِيْهَا.	نَعَمْ يا سَيِّدِيْ! سَمِعْتُ اَنَّ فِنْجَانَ الْقَهْوَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ يَنْفَعُ لِلْهَضْمِ.
٤. لٰكِنْ لَاتَشْرَبْ إِلَّا عَلٰى اَوْقَاتٍ مُعَيَّنَةٍ.	اَحْسَنْتَ يَاسَيِّدِيْ! هٰكَذَا اَفْعَلُ.
٥. يَااَحْمَدُ! اِقْرَءْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ لِأَسْمَعَ قِرَاءَتَكَ.	اَمْرُكَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ، هَا اَنَا اَقْرَءُ اٰخِرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ.
٦. اٰمِيْن! بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَااَحْمَدُ! وَاللّٰهِ صَوْتُكَ سَائِغٌ لِلْاٰذَانِ[1] وَقِرَاءَتُكَ مُؤَثِّرَةٌ فِي الْقُلُوْبِ.	اِنَّمَا هُوَ مِنْ كَرَمِ اَخْلَاقِكَ يَاسَيِّدِيْ!

[1] اُذُنٌ (کان) کی جمع اٰذَانٌ۔

٧. تَعَالَوْا يَا اَوْلَادُ! اُكْتُبُوْا عَلَى السَّبُّوْرَةِ.	بِأَيِّ شَيْءٍ نَكْتُبُ يَا سَيِّدَنَا؟
٨. هَاهُوَ الطَّبَاشِيْرُ، اُكْتُبُوْا بِهٖ.	مَنْ يَكْتُبُ مِنَّا اَوَّلًا؟
٩. لِيَكْتُبْ حَامِدٌ اَوَّلًا.	هَا أَنَا حَامِدٌ، مَاذَا اَكْتُبُ يَاسَيِّدِيْ؟
١٠. اُكْتُبْ "لَايُشْرَبِ اللَّبَنُ عَلَى السَّمَكِ".	اُنْظُرْ يَاسَيِّدِيْ! هَلْ هٰذَا صَحِيْحٌ؟
١١. خَطُّكَ لَيْسَ بِجَمِيْلٍ يَا وَلَدُ!	نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ! اَنَا خَجِلٌ عَلٰى قُبْحِ خَطِّيْ.
١٢. يَا اَوْلَادُ! اُكْتُبُوْا دَائِمًا بِخَطٍّ جَمِيْلٍ ؛ فَاِنَّ حُسْنَ الْخَطِّ يَرْفَعُ قَدْرَالْكَاتِبِ.	نَشْكُرُكَ يَا أُسْتَاذَنَا الشَّفُوْقَ عَلٰى نَصَائِحِكَ النَّافِعَةِ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ.

٢ . قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ.

٣ . يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ.

٤ . فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا.

۵. اِذْهَبْ بِكِتَابِيْ هٰذَا.

٦. يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ.

۷. يٰبَنِيَّ (اے میرے بیٹو) لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ.

۸. لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعنَا.

۹. لَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ.

۱۰. لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا (= عَنْ مَا) يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ.

۱۱. لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ.

۱۲. كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ.

۱۳. وَلْتَكُنْ مِنكُمْ أُمَّةٌ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ.

۱٤. وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ.

۱۵. لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ.

۱٦. اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَايَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَمَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا.

۱۷. وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَاقُرْبٰى.

۱۸. وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا (= مِنْ مَا) لَمْ يُذْكَرِاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

انظر يا خالد الى كتابك واقرأ درسك ولا تنظر الى يمينك والى

يسارك. وإن لم تفهم فاسئل أستاذك. ولما فرغتَ[1] من الدرس فاذهب الى بيتك ولا تلعب مع الأولاد في الطريق واحفظ دروسك بعد صلوة المغرب واكتب واجبات المدرسة ولاتكن من الغافلين.

واعلم ان الغافل والكسلان لا تنجح يوم الإمتحان.

عربی میں ترجمہ کرو[2]

۱۔ ہر حال میں شکر گذار رہ۔

۲۔ غم نہ کرو۔

۳۔ کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ اجازت نہ دی جائے۔

۴۔ اے میرے بیٹو! گھر میں داخل ہو جاؤ اور وہاں بیٹھ جاؤ۔

۵۔ اے لڑکی! اس کرسی پر بیٹھ اور اس باغ کی طرف دیکھ۔

۶۔ اے لوگو! اللہ کی پرستش کرو اور اس کے سوا (غَيْرَهُ) کسی کی پرستش نہ کرو۔

۷۔ اے لڑکیو! مدرسے جاؤ اور قرآن پڑھو۔

۸۔ میرے چچا نے مجھے کہا (قَالَ لِيْ) آج تیرے گھر مت جا تو میں نہیں گیا۔

۹۔ اگر کپڑا نجس ہو تو دھو لیا جائے۔

۱۰۔ دودھ کے ساتھ مچھلی نہ کھائی جائے۔

۱۱۔ اگر تمھیں حرج نہ ہو تو ہمارے ساتھ کافی پی لو۔

---

[1] فَرَغَ (ف) فارغ ہونا [2] اگر کوئی لفظ نہ سمجھ سکو تو کلید میں دیکھو۔

سوالات نمبر ۱۱

۱۔ فعل اَمر اور فعل نَہی کی تعریف کرو۔

۲۔ امر کی کتنی قسمیں ہیں؟

۳۔ افعال ثلاثی مجرّد سے اَمرِ حاضر معروف کس طرح بنایا جائے؟

۴۔ اَمرِ حاضر میں جو ہمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ کیسا ہمزہ ہے؟

۵۔ اَمرِ حاضر مجہول کس طرح بنایا جاتا ہے؟

۶۔ اَمرِ غائب کے بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

۷۔ باب نَصَرَ سے اَمرِ حاضر معروف کی گردان کرو۔

۸۔ باب فَتَحَ سے اَمرِ حاضر اور اَمرِ غائب کی گردان کرو۔

۹۔ باب سَمِعَ سے نہی حاضر کی گردان کرو۔

۱۰۔ لَا تَضْرِبُنَ اور لَا تَضْرِبَنْ کون سے فعل اور کون سے صیغے ہیں؟

۱۱۔ فعل کَانَ سے اَمرِ حاضر معروف کی گردان کرو۔

۱۲۔ قولِيْ کونسا فعل اور صیغہ ہے؟

۱۳۔ اُكْتُبْ کے ساتھ نونِ ثقیلہ اور خفیفہ لگا کر گردان کرو۔

۱۴۔ لِيَقْرَءُوْا اور لِيَكْتُبُوْا کے پہلے "وَ" اور "فَ" آجائے تو کس طرح پڑھو گے؟

۱۵۔ ذیل کے جملے پڑھو اور ترجمہ کرو:

لا تضرب حيوانًا. لا يضرب حيوانٌ. اكتبوا يا أولاد علي السبورة بالطباشير. انظري يا بنت الى البستان ولا تنظري الى الشمس. ليقرأ أخوك كتابًا نافعا ولا يقرأ كتابا غير نافعٍ.

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالعِشْرُوْنَ

اَلْأَسْمَاءُ الْمُشْتَقَّةُ

ا۔ اسماء مشتقہ سات ہیں:

١. إِسْمُ الْفَاعِلِ ٢. إِسْمُ الْمَفْعُوْلِ ٣. إِسْمُ الظَّرْفِ ٤. إِسْمُ الْاٰلَةِ

٥. إِسْمُ الصِّفَةِ ٦. إِسْمُ التَّفْضِيْلِ ٧. إِسْمُ الْمُبَالَغَةِ [ا]

إِسْمُ الْفَاعِلِ

۲۔ ثلاثی مجرّد سے اسم فاعل "فاعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے: ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (مارنے والا)، نَصَرَ سے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)، سَمِعَ سے سَامِعٌ (سننے والا)، فَتَحَ سے فَاتِحٌ (کھولنے ولا، فتح کرنے والا)، حَسِبَ سے حَاسِبٌ (گمان کرنے والا، حساب کرنے والا)۔

مگر "كَرُمَ" سے "فَعِيلٌ" کے وزن پر آتا ہے۔ جو دراصل اسم صفت ہے جیسے: كَرُمَ سے كَرِيْمٌ (سخی، بزرگ)، بَعُدَ سے بَعِيْدٌ (دور) وغیرہ۔

اسمِ فاعل کی گردان اس طرح ہے

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)	ضَارِبَانِ	ضَارِبُوْنَ
مؤنث	ضَارِبَةٌ (مارنے والی ایک عورت)	ضَارِبَتَانِ	ضَارِبَاتٌ

[ا] اسم المبالغہ کا بیان چوتھے حصّہ میں پڑھو گے باقی سب اسی حصّہ میں لکھے جائیں گے۔

إِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

۳۔ ثلاثی مجرد سے اسم مفعول "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے: ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)، نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔ باب کَرُمَ لازم ہے اس لیے اس سے اسمِ مفعول نہیں آتا ہے۔

تنبیہ ۱: اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے استعمال کے طریقے چوتھے حصّہ میں تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

اسمِ مفعول کی گردان

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا ایک مرد)	مَنْصُوْرَانِ	مَنْصُوْرُوْنَ
مؤنث	مَنْصُوْرَةٌ (مدد کی ہوئی ایک عورت)	مَنْصُوْرَتَانِ	مَنْصُوْرَاتٌ

إِسْمُ الظَّرْفِ

۴۔ "اسمِ ظرف" وہ ہے جو کسی فعل کی "جگہ" یا "وقت" بتائے۔ وہ "مَفْعَلٌ" کے وزن پر ہوتا ہے، لیکن باب "ضَرَبَ" سے "مَفْعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے۔ جمع ہر ایک کی "مَفَاعِلُ" کے وزن پر رہتی ہے، جیسے: نَصَرَ سے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت)، ضَرَبَ سے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)، طَلَعَ سے مَطْلَعٌ (طلوع ہونے کی جگہ یا وقت)۔

تنبیہ ۲: کبھی باب نَصَرَ سے بھی اسمِ ظرف "مَفْعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے: مَسْجِدٌ (سجدے کی جگہ)، مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ)، مَغْرِبٌ (غروب ہونے کی جگہ)۔

اسمِ ظرف کی گردان

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَكْتَبٌ	مَكْتَبَانِ	مَكَاتِبُ
مؤنث	مَكْتَبَةٌ	مَكْتَبَتَانِ	مَكَاتِبُ

اِسْمُ الْاٰلَةِ

۵۔ اسمِ آلہ وہ ہے جو اوزار کے معنی بتلائے اور وہ "مِفْعَلٌ"، "مِفْعَلَةٌ" اور "مِفْعَالٌ" کے اوزان پر آتا ہے، مثلاً سَطَرَ (لکھنا) سے مِسْطَرٌ (لکیر بنانے کا آلہ)، فَتَحَ (کھولنا) سے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ یعنی کنجی)، كَنَسَ سے مِكْنَسَةٌ (جھاڑنے کا آلہ یعنی جھاڑو)۔

اسمِ آلہ کی گردان

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَانِ	مَضَارِبُ
مؤنث	مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَتَانِ	مَضَارِبُ
یہ وزن صرف مذکر ہے	مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مَضَارِيبُ

تنبیہ۳: مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مَفْعِلَةٌ کے وزن پر ثلاثی مجرد کے مصادر بھی بنائے جاتے ہیں، جنھیں مصدر میمی کہتے ہیں، جیسے: مَنْظَرٌ (نظارہ)، مَرْجِعٌ (لوٹنا)، مَكْرَمَةٌ (بزرگی، بزرگ ہونا)، مَوْعِدَةٌ (وعدہ، وعدہ کرنا)، مَوْعِظَةٌ (نصیحت، نصیحت کرنا)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۱

الْأٰخِرَةُ	دوسری دنیا	سَنَةَ عِشْرِیْنَ	سنہ ۲۰
اٰلَاتُ الْحَرْبِ	جنگ کے اَوزار	صَلُحَ (ک)	درست ہونا
اِعْتِدَالٌ	درمیانہ پن	طَرَقَ (ن)	ٹھوکنا، کوٹنا
إِمَامٌ	پیشوا	ظُلْمَةٌ (جمع: ظُلُمَاتٌ)	اندھیرا
أَنْدُلُسُ	ملک اسپین	عَدِیْدَةٌ	متعدّد، کئی
جَلَالَةُ الْمَلِکِ	لفظی معنی پادشاہ کی بزرگی، پادشاہ کا لقب	قَطَعَ (ف)	کاٹنا
		قُفْلٌ (جمع: أَقْفَالٌ)	قفل، تالا
حَدِیْدٌ	لوہا	کُوْبٌ (جمع: أَکْوَابٌ)	گلاس
حَدَّادٌ	لوہار	مَأْکَلٌ (مصدرِ میمی)	کھانا
خَمْرٌ	شراب	مَزْرَعَةٌ	کھیتی
دُخُوْلٌ (مصدر)	داخل ہونا	مَشْرَبٌ (مصدرِ میمی)	پینا
سِکِّیْنٌ (جمع: سَکَاکِیْنُ)	چھری	مَصْنَعٌ	کارخانہ، مل
مِطْرَقَةٌ	ہتھوڑا	مِنْجَلٌ	درانتی
مَعْمَلٌ	فیکٹری، کارخانہ	مَنْفَعٌ	فائدے کی جگہ
مَقْعَدٌ	بینچ	مَوْضُوْعٌ	رکھا ہوا
مِکْیَالٌ	ناپنے کا پیمانہ	هِجْرَةٌ	ہجرت نبوی
مِنْشَارٌ	آری		

مشق نمبر۲۲

١ . أَنَا ذَاهِبٌ غَدًا اِلٰى حَيْدَرَابَاد.

٢ . هُمَا ذَاهِبَان اِلٰى دِهْلِيْ.

٣ . هُمْ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى مَدْرَاسَ.

٤ . هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ ذَاهِبَاتٌ اِلٰى لَاهَوْرَ.

٥ . أَخِيْ كَانَ ذَاهِبًا اِلٰى بَمْبَائِيْ أَمْسِ (يَا بِالْأَمْسِ).

٦ . نَحْنُ كُنَّا نَاجِحِيْنَ.

٧ . هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ وَتِلْكَ مَكْتَبَةٌ وَذٰلِكَ مَسْجِدٌ.

٨ . اَلْمَدْرَسَةُ مَفْتُوْحَةٌ.

٩ . هَلْ عِنْدَكَ مِفْتَاحُ هٰذَا الْبَيْتِ؟

١٠. نَعَمْ عِنْدِيْ مِفْتَاحُهٗ.

١١. اِذَنْ لِمَ لَا تَفْتَحُ الْبَابَ؟

١٢. اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ لٰكِنَّ الدُّخُوْلَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَمْنُوْعٌ.

١٣. فَاتِحُ مِصْرَ هُوَ عَمْرُوا بْنُ الْعَاصِ الَّذِيْ فَتَحَهَا فِيْ سَنَةِ عِشْرِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ.

١٤. اَلْحَدَّادُ يَطْرُقُ الْحَدِيْدَ بِالْمِطْرَقَة وَيَصْنَعُ مِنْهُ الْمَفَاتِيْح وَالْأَقْفَالَ وَالْمَنَاجِلَ وَالسَّكَاكِيْنَ.

١٥. اَلنَّجَّارُ يَقْطَعُ الْخَشَبَ مِنَ الْمِنْشَارِ لِيَصْنَعَ مِنْهُ الْكَرَاسِيَّ

وَالطَّاوِلَاتِ وَالْمَقَاعِد.

١٦. سَمِعْنَا أَنَّ حُكُوْمَةَ جَلَالَةِ الْمَلِكِ النِّظَامِ عُثْمَانَ عَلِيْ خَانَ قَدْ فَتَحَتْ مَعَامِلَ وَمَصَانِعَ عَدِيْدَةً تُنْسَجُ فِيْ بَعْضِهَا الثِّيَابُ وَتُصْنَعُ فِيْ بَعْضِهَا آلَاتُ الْحَرْبِ.

١٧. يَاحَبِيْبِيْ! يَلْزَمُ عَلَيْكَ الْإِعْتِدَالُ فِي الْمَآكِلِ وَالْمَشْرَبِ كَيْ لَاتَكُوْنَ مَرِيْضًا.

١٨. كَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ شَارِبَ الْخَمْرِ فَلَمَّا قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَفَهِمَ مَوَاعِظَهُ صَلُحَ حَالُهُ.

١٩. اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. اَللّٰهُ خَالِقُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلُ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ.

٢. قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا.

٣. اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا.

٤. فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ فِيْهَا سُرُرٌ مَرْفُوْعَةٌ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوْعَةٌ.

٥. وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ.

٦. وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُوْنَ؟

٧. اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ؟

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ میں کل بمبئی جانے والا ہوں۔

۲۔ وہ کل لاہور جانے والا تھا۔

۳۔ میری بہن حیدر آباد جانے والی ہے۔

۴۔ مدرسہ کا دروازہ کھولا ہوا ہے۔

۵۔ لائبریری کا دروازہ کھولا ہوا تھا۔

۶۔ اسپین کا فاتح طارق تھا۔

۷۔ بمبئی میں بہت سے کارخانے (ملیں) ہیں ان میں سے بعض میں قیمتی کپڑے بُنے جاتے ہیں۔

۸۔ لوہار نے ہتھوڑے سے لوہا کُوٹا اور اس سے ایک چُھری بنائی۔

۹۔ کیا تمہارے پاس آری ہے؟

۱۰۔ اس کارخانے میں لڑائی کے اَوزار بنائے جاتے ہیں۔

الدَّرسُ الثَّالِثُ والعِشْرُوْنَ

أَسْمَاءُ الصِّفَةِ

۱۔ إِسْمُ الصِّفَةِ (اسمِ صفت) کے کثیر الاستعمال اوزان یہ ہیں:

(اَ) فَعِيْلٌ: سَعِيْدٌ (نیک بخت)، قَلِيْلٌ (تھوڑا)، كَثِيْرٌ (بہت)۔

تنبیہ ا: یہ وزن کبھی مُبَالَغَة کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: عَلِيْمٌ (بڑا جاننے والا)، سَمِيْعٌ (بڑا سننے والا)۔

(ب) فَعُوْلٌ: یہ وزن بھی مُبَالَغَة کے لیے آتا ہے، جیسے: ظَلُوْمٌ (بڑا ظالم)، جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)، كَسُوْلٌ (بڑا سست)، صَدُوْقٌ (بڑا سچّا)۔

(ج) فَعْلَانُ: تَعْبَانُ (تھکا ماندہ)، غَضْبَانُ (غصّے میں بھرا ہوا)، فَرْحَانُ (خوش)، یہ وزن اکثر غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰-۷) ہوا کرتا ہے۔

(د) فَاعِلٌ: یہ وزن دراصل اسم الفاعل کے لیے ہے۔ لیکن بہتیرے إِسْمُ الصِّفَة بھی اس وزن پر آتے ہیں، جیسے: صَادِقٌ (سچّا)، عَادِلٌ (منصف مزاج)، جَاهِلٌ (بے علم)، عَالِمٌ (علم والا)۔

۲۔ جو "أَسْمَاءُ الصِّفَة" رنگ، حُلیہ یا جسمانی عیب ظاہر کرتے ہیں اُن کے اوزان یہ ہیں:

اَفْعَلُ واحد مذکر		فَعْلَاءُ واحد مؤنث	فُعْلٌ جمع مذکر و مونث
أَحْمَرُ	سرخ	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ

أَسْوَدُ	سیاہ	سَوْدَاءُ	سُوْدٌ
أَبْيَضُ	سفید	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ (دراصل بُيْضٌ)
أَصَمُّ (=اَصْمَمُ)	بہرا	صَمَّاءُ	صُمٌّ
أَعْمٰی (=اَعْمَيُ)	اندھا	عَمْيَاءُ	عُمْيٌ

اسی طرح أَزْرَقُ (نیلا)، أَخْضَرُ (سبز)، أَصْفَرُ (زرد)، أَطْرَشُ (بہرا)، أَخْرَسُ، أَبْكَمُ (گونگا)، أَعْرَجُ (لنگڑا)، أَحْدَبُ (کُوزہ پُشت)، أَحْوَرُ (سیاہ چشم)، أَعْوَرُ (ترچھی نظر والا)، أَعْيَنُ (بڑی آنکھ والا) وغیرہ لفظوں کو سمجھ لو۔

تنبیہ۲: أَحْوَرُ کی جمع حُوْرٌ اور أَعْيَنُ کی جمع عِيْنٌ ہے یہ دونوں لفظ زیادہ تر جنّتی عورتوں کی صفت میں استعمال ہوتے ہیں یعنی سیاہ چشم بڑی آنکھ والی عورتیں۔

تنبیہ۳: مذکورۂ بالا واحد مذکر اور واحد مؤنث کے صیغے غیر منصرف ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۷)

تنبیہ۴: مؤنث کے تثنیہ میں ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے، جیسے: سَوْدَاءُ سے سَوْدَاوَانِ (دو سیاہ عورتیں)۔

تنبیہ۵: اَفْعَلُ کے آخر میں ایک جنس کے دو حرف ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں اور دو حرف کی بجائے ایک ہی لکھ کر اس پر تشدید لکھتے ہیں، جیسے: أَصَمُّ دراصل أَصْمَمُ ہے۔اور اَفْعَلُ کے آخر میں حرفِ علت (''ي''، یا ''و'') ہو تو اس کو تلفظ میں الف سے بدل دیتے ہیں چنانچہ أَعْمٰی دراصل أَعْمَيُ ہے۔

۳۔کبھی اسماء صفت بھی کسی اسم کی طرف مضاف ہو جاتے ہیں اور اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر کسی اسم سابق کی صفت یا خبر واقع ہوتے ہیں:

وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ　　رَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ

(ایک اچھی صورت والا لڑکا)　　(ایک بہت مال والا مرد)

بِنْتٌ حَسَنَةُ الْوَجْهِ　　إِمْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الْمَالِ

(ایک اچھی صورت والی لڑکی)　　(ایک بہت مال والی عورت)

۴۔ تمھیں یاد ہوگا۔ ساتویں سبق میں لکھا گیا ہے کہ اسمِ نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے (دیکھو سبق ۷-۹) اسی طرح یہ بھی تم نے پڑھا ہے کہ مضاف پر لامِ تعریف داخل نہیں ہوتا۔ (سبق ۷-۴)

اچھا اب یہ بھی یاد رکھو کہ اسمِ صفت مذکورہ دونوں قاعدوں سے مستثنیٰ ہے، یعنی نہ تو اضافت سے معرفہ بن جاتا ہے۔ نہ اس پر "اَلْ" کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس لیے جب اسمِ صفت اپنے مضاف الیہ کے ساتھ کسی معرفہ کی صفت واقع ہو تو اس پر "اَلْ" داخل کرنا چاہیے:

اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ الْوَجْهِ　　خَالِدُ الْكَثِيرُ الْمَالِ

(اچھی صورت والا لڑکا)　　(بہت مال والا خالد)

زَيْنَبُ السَّوْدَاءُ الشَّعْرِ　　اَلْمَرْأَةُ الْكَثِيرَةُ الْمَالِ

(کالے بال والی زینب)　　(بہت مال والی عورت)

۵۔ اگر مذکورہ مثالوں میں اسمِ صفت سے "اَلْ" نکال لیں تو وہ مثال جملۂ اسمیہ کی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کا پہلا جزو (اَلْوَلَدُ) معرفہ اور دوسرا (حَسَنُ الْوَجْهِ) نکرہ ہے۔ پس اَلْوَلَدُ حَسَنُ الْوَجْهِ کے معنی ہوں گے "لڑکا اچھی صورت والا ہے۔" اس

صورت میں اَلْوَلَدُ مبتدا اور حَسَنُ الْوَجْهِ خبر ہوگا۔ دوسری مثالیں بھی اسی طرح سمجھ لو۔

۶۔ چند اور مثالیں بھی سمجھ لو:

جَاءَ وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ	موصوف مرفوع ہے تو صفت بھی مرفوع ہے
رَأَيْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الْوَجْهِ	موصوف منصوب ہے تو صفت بھی منصوب ہے
هٰذَا كِتَابُ وَلَدٍ حَسَنِ الْوَجْهِ	موصوف مجرور ہے تو صفت بھی مجرور ہے

۷۔ اسم الصّفہ کے استعمال کی ایک اور صورت کثیر الاستعمال ہے:

وَلَدٌ[۱] حَسَنٌ وَجْهُهٗ	وَلَدٌ حَسَنَةٌ عَيْنُهٗ
(ایک لڑکا جس کا چہرہ اچھا ہے)	(ایک لڑکا جس کی آنکھ اچھی ہے)
بِنْتٌ حَسَنٌ وَجْهُهَا	بِنْتٌ حَسَنَةٌ عَيْنُهَا
(ایک لڑکی جس کا چہرہ اچھا ہے)	(ایک لڑکی جس کی آنکھ اچھی ہے)

یہ مثالیں مرکّب توصیفی کی ہیں۔ اگر وَلَد اور بِنْت کو "اَلْ" لگا کر معرفہ بنالیں تو یہی مثالیں جملۂ اسمیہ کی ہو جائیں گی۔

۸۔ سابقہ مثالوں اور ان مثالوں کے درمیان نمایاں امتیاز یہ نظر آئے گا کہ سابقہ مثالوں میں اِسْمُ الصّفة کی تذکیر و تانیث موصوف کی مطابقت سے ہوتی ہے اور ان مثالوں میں اِسْمُ الصّفة کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی مطابقت سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اِسْمُ الصّفة کا فاعل ہوتا ہے۔ اس کی ترکیب یوں ہوگی:

---

[۱] اس کے لفظی معنی یہ ہوں گے: "ایک لڑکا اچھا ہے اُس کا چہرہ۔"

وَلَدٌ			موصوف	موصوف اور
حَسَنٌ		اِسْمُ الصّفة	اسم الصفة اپنے فاعل	صفت مل کر
وَجْهُ	مضاف	یہ مرکب اضافی فاعل	سے مل کر جملۂ اسمیہ ہوکر	مرکب توصیفی
هٗ	مضاف الیہ	ہے اِسْمُ الصّفة کا	صفت ہے موصوف کی	ہوگیا

تنبیہ۵: اِسْمُ الصّفة کا مزید بیان حصۂ چہارم سبق ۶۰ میں پڑھو گے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۲

تِبْنٌ	خشک گھاس	عُشْبٌ	تازہ گھاس
رَائِحَةٌ	بو	غَرْبٌ	مغرب، پچھّم
زَهْرٌ	پھول	لَطِيْفٌ	پاکیزہ، مہربان، باریک بین
سَهْلٌ	آسان، نرم مزاج	لَوْنٌ	رنگ
شَعْرٌ (الف)	بال	لُؤْلُؤٌ	موتی
شَرْقٌ	مشرق، پورب	وَجْنَةٌ	رخسار
طَلِقٌ	ہنس مکھ	هِرَّةٌ	بلی

مشق نمبر ۲۳ (الف)

۱. شَجَرَةٌ خَضْرَاءُ.

۲. اَلذَّهَبُ أَصْفَرُ وَالْفِضَّةُ بَيْضَاءُ.

۳. اَلْعُشْبُ أَخْضَرُ وَالتِّبْنُ اَصْفَرُ.

٤. اَلْوَرْدُ أَحْمَرُ اللَّوْنِ وطَيِّبُ الرَّائِحَةِ.

٥. اَلْبَحْرُ الأحمر فِيْ غَرْبِ الْعَرَبِ.

٦. هٰذِهِ الْبِنْتُ سعيدةٌ وَذَاكَ الْوَلَدُ كسولٌ.

٧. اَلْعَبْدُ تعبانُ وَسَيِّدُهٗ غضبانُ.

٨. جَلِيْلٌ أزرقُ الْعَيْنِ وَأسودُ الشَّعْرِ وَأبيضُ الْوَجْهِ.

٩. عَائِشَةُ زرقاءُ الْعَيْنِ وَسوداءُ الشَّعْرِ وَبيضاءُ الْوَجْهِ.

١٠. رَأَيْتُ بِنْتًا حسنةَ الصُّوْرَةِ وَنظيفةَ الثِّيَابِ.

١١. فَاطِمَةُ جميلٌ وَجْهُهَا وَنظيفةٌ ثِيَابُهَا.

١٢. هٰذِهِ الْبَقَرَةُ سوداءُ عَيْنُهَا وَأبيضُ رَأْسُهَا.

١٣. زَيْدٌ حسنُ الْوَجْهِ وَقبيحُ الثِّيَابِ.

١٤. عَمْرٌو حسنٌ وَجْهُهٗ وَقبيحةٌ ثِيَابُهٗ.

١٥. تِلْكَ النِّسَاءُ خرسٌ وَهٰذِهٖ عمياءُ.

١٦. فِي الْبُسْتَانِ أَزْهَارٌ حمرٌ وصفرٌ وَطُيُوْرٌ بيضٌ وسودٌ.

١٧. وَجْنَتَا الْبِنْتِ الحمراوان لطيفتا الْمَنْظَرِ.

١٨. اِنَّ زُبَيْدَةَ وَرَشِيْدًا كِلَيْهِمَا[1] صالحان وحسنا[2] الْخُلُقِ.

١٩. صديقي خَلِيْلٌ رَجُلٌ سهلٌ طلقٌ.

٢٠. اَلْكُفَّارُ هُمْ صمٌّ بكمٌ عميٌ فَهُمْ لَايَعْقِلُوْنَ.

---

[1] دیکھو عربی کا معلّم حصہ اوّل سبق: ۱۰-۴۔ [2] دراصل حَسَنَانِ اضافت سے نون گر گیا ہے۔

۲۱. اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا.

۲۲. حُوْرٌ عِيْنٌ كَأَمْثَالِ (جیسے) اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ.

مشق نمبر۲۳ (ب)

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

۱. لَوْنُ اللَّبَنِ .... وَلَوْنُ .... أَحْمَرُ.

۲. اَللَّبَنُ .... وَالْعَسَلُ ....

۳. اَللَّبَنُ .... اللَّوْنِ وَالْعَسَلُ .... اللَّوْنِ.

٤. أَوْرَاقُ الرُّمَّانِ .... وَأَزْهَارُهٗ ....

۵. أَمَامَ بَيْتِيْ شَجَرَةٌ ....

٦. هِرَّةُ أُخْتِيْ .... وَكَلْبَتُهَا ....

۷. رَأَيْتُ هِرَّتَيْنِ .... وَكَلْبَتَيْنِ..........

۸. هٰذَا وَلَدٌ .... الْوَجْهِ وَ .... الْعَيْنِ.

۹. هٰذَا الْوَلَدُ حَسَنٌ .... وَقَبِيْحَةٌ ....

۱۰. رَأَيْتُ بِنْتًا أَبْيَضَ .... وَ .... عَيْنُهَا.

۱۱. وَجْنَتَا .... حَمْرَاوَانِ وَعَيْنَاهَا ....

۱۲. لَوْنُ وَجْهِ رُقَيَّةَ .... وَلَوْنُ شَعْرِهَا ....

۱۳. هِيَ بَيْضَاءُ .... وَسَوْدَاءُ ....

١٤. هٰذَا الْوَلَدُ زَرْقَاوَانِ ....

١٥. عِنْدِي .... بَيْضَاءُ وَبَقَرَةٌ..........

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ سُرخ پھُول۔

۲۔ سفید چاندی۔

۳۔ میرا بھائی مالدار (بہت مال والا) ہے۔

۴۔ یہ پھُول زرد ہے۔

۵۔ ہمارے باغ میں سُرخ پھُول بہت ہیں۔

۶۔ یہ لڑکا بڑی آنکھ اور چھوٹے سر والا ہے۔

۷۔ وہ ایک کم عقل اور بدصورت مرد ہے۔

۸۔ وہ لوگ بہرے گُونگے اندھے ہیں۔

۹۔ کُتّا سیاہ اور بلّی سفید ہے۔

۱۰۔ تھکا ہوا غلام اور غصّہ والا آقا۔

۱۱۔ سیاہ چشم لڑکی۔

۱۲۔ لنگڑی بکری۔

۱۳۔ دو سیاہ بلّیاں گھر میں ہیں۔

۱۴۔ (ایک) نیک بخت لڑکا اور (ایک) نیک بخت لڑکی دونوں کھڑے ہیں۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالعِشْرُوْنَ

أَسْمَاءُ التَّفْضِيْلِ

۱۔ اسم التّفضیل وہ لفظ ہے جس سے کسی شے میں کسی صفت کی زیادتی بمقابلہ دوسری شے کے سمجھی جائے، جیسے: أَحْسَنُ (زیادہ خوب صورت)، أَكْبَرُ (زیادہ بڑا)۔

۲۔ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے نہ ہوں۔ اُن سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل آتا ہے، جیسے: صَعْبٌ (سخت) أَصْعَبُ (زیادہ سخت)، كَبِيْرٌ (بڑا) أَكْبَرُ (زیادہ بڑا)، قَلِيْلٌ سے أَقَلُّ (بہت کم)، شَدِيْدٌ سے أَشَدُّ (زیادہ تند، سخت)، حَاكِمٌ (حکم کرنے والا) سے أَحْكَمُ، عَالٍ (دراصل عَالِيٌ بلند) سے أَعْلٰى (دراصل أَعْلَيُ زیادہ بلند)۔

اس کی گردان حسبِ ذیل ہے:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	أَكْبَرُ	أَكْبَرَانِ	أَكْبَرُوْنَ یا أَكَابِرُ
مؤنث	كُبْرٰى	كُبْرَيَانِ	كُبْرَيَاتٌ یا كُبَرٌ

۳۔ ابھی پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے ہوں اُن سے اسم صفت "اَفْعَلُ" کے وزن پر آتا ہے۔

اُن کا اسم التّفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اُن کے مصدر پر لفظ "أَشَدُّ" یا "أَكْثَرُ"

لگادو، جیسے: أَسْوَدُ (سیاہ) سے أَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)، أَحْمَرُ (سرخ) سے أَشَدُّ حُمْرَةً (زیادہ سرخ)۔

۴۔ اسم التّفضیل کا صیغہ کبھی تفضیلِ بعض کے لیے یعنی بعض افراد کے مقابلہ میں کسی صفت کی زیادتی بتانے کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی تفضیلِ کُل کے لیے یعنی کل افراد سے کسی صفت میں زیادتی بتانے کے لیے۔

جب تفضیلِ بَعْض کے لیے ہو تو اُس کے بعد "مِنْ" لگانا چاہیے، جیسے: زَيْدٌ أَعْلَمُ مِنْ عُمَيْرٍ (زید عمیر کی نسبت زیادہ عالم ہے) اور جب تفضیلِ کُل کے لیے ہو تو اُسے یا تو معرّف باللّام بنانا چاہیے یا مضاف مثلاً: زَيْدُ نِ الْأَعْلَمُ (سب سے زیادہ علم والا زید) یا زَيْدٌ أَعْلَمُ النَّاسِ (زید سب آدمیوں سے زیادہ علم والا ہے)۔

۵۔ اسم التّفضیل "مِنْ" کے ساتھ مستعمل ہو تو ہر حال میں اسکا صیغہ مفرد مذکر ہی رہے گا (خواہ موصوف جمع ہو یا مؤنث) جیسا کہ زَيْدٌ أَعْلَمُ مِنْ بَكْرٍ، عَائِشَةُ أَعْلَمُ مِنْ زَيْنَبَ، اَلنِّسَاءُ أَضْعَفُ مِنَ الرِّجَالِ.

اور "اَلْ" کے ساتھ مستعمل ہو تو موصوف کی مطابقت ضروری ہے، مثلاً اَلرَّجُلُ الْأَفْضَلُ (سب سے زیادہ بزرگی والا مرد)، اَلرَّجُلَانِ الْأَفْضَلَانِ، الرِّجَالُ الْأَفْضَلُوْنَ، اَلْمَرْءَةُ الْفُضْلٰى، اَلْمَرْءَتَانِ الْفُضْلَيَانِ، اَلنِّسَاءُ الْفُضْلَيَاتُ.

اور مضاف ہونے کی حالت میں مطابقت وغیر مطابقت دونوں جائز ہے، مثلاً اَلْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ یا أَفَاضِلُ النَّاسِ (پیغمبر لوگ سب آدمیوں سے زیادہ فضیلت والے ہیں) مَرْيَمُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ یا فُضْلَى النِّسَاءِ.

تنبیہ ۱: بعض اوقات اسم التّفضیل کا مابعد حذف کر دیتے ہیں، جیسے: اَللّٰہُ أَکْبَرُ (اللّٰہ سب سے بڑا ہے) جو دراصل اَللّٰہُ أَکْبَرُ کُلِّ شَيْءٍ یا أَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَيْءٍ ہے۔

۶۔ الفاظ خَیْرٌ (اچھا) اور شَرٌّ (برا) اسم التّفضیل کے دونوں معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں، مثلاً: أَنَا خَیْرٌ مِنْهُ (میں اُس کی نسبت زیادہ اچھا ہوں)، هٰذَا خَیْرُ النَّاسِ (یہ سب آدمیوں سے بہتر ہے)، أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ (وہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں)۔

تنبیہ ۲: خَیْرٌ کی جمع خِیَارٌ یا أَخْیَارٌ اور شَرٌّ کی جمع شِرَارٌ یا أَشْرَارٌ ہے۔ مثلاً خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَیْرُکُمْ لِأَهْلِيْ. (حدیث) (تم میں سب سے (وہ اچھے ہیں (جو) اپنے اہل وعیال کے لیے تم میں سب سے اچھے ہیں اور میں تم میں سب سے اچھا ہوں اپنے اہل کے لیے)۔ اسم التّفضیل کا مزید بیان حصّہ چہارم سبق ۶۰ میں ہوگا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۳

أَحَقُّ	زیادہ حقدار	أَمْسِ / اَلْبَارِحُ	کل (گزشتہ)
اَلْأَتْقٰی	زیادہ پرہیزگار		
أَسْرَعُ	بہت جلدی کرنیوالا، تیز رفتار	أَوْهَنُ	بہت ہی بودا، بہت کمزور
اَلْأَعْلٰی	سب سے بلند	اَلْجَامِعُ الْأَزْهَرِ	مصر کی جامع مسجد جہاں ایک بہت بڑا اسلامی مدرسہ ہے۔
أَمَةٌ	لونڈی		
إِثْمٌ	گناہ، ضرر		

جَاهِلِيَّةٌ	اسلام سے پہلے کا زمانہ	ضَالَّةٌ	کھوئی ہوئی چیز
حِكْمَةٌ	دانائی کی بات	مَيْسِرٌ	جُوا
حَاسِبٌ	حساب لینے والا	نُحَاسٌ اَصْفَرُ	پیتل
حَيْثُ	جہاں کہیں	نَوْمٌ	نیند
خُلُقٌ (الف)	خصلت	نَفْعٌ	فائدہ
شُجَاعٌ	بہادر	نَهْرُ الْفُرَاتِ	دریائے فرات

مشق نمبر ۲۴ (الف)

١ . سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى.

٢ . اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

٣ . أَقْبَحُ النَّاسِ الرَّجُلُ الْجَهُوْلُ الْكَسُوْلُ.

٤ . أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا.

٥ . أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. (الحديث)

٦ . خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ. (الحديث)

٧ . اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى فِي الْجَامِعِ الْأَزْهَرِ.

٨ . شَوْقِيْ اِلَيْكَ أَشَدُّ مِنْهُ اِلٰى اَخِيْكَ.

٩ . اَلرِّيْحُ الْيَوْمَ اَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَةَ.

١٠. حَاتِمٌ قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَأَخُوْهُ أَقَلُّ الْعَقْلِ مِنْهُ.

۱۱. اَلْحَسَنُ صَدِيْقٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدٌ أَحْسَنُ مِنْهُ هُوَ أَحْسَنُ اَصْدِقَائِيْ.
۱۲. اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا. (الحديث)
۱۳. خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ. (الحديث)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱. اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ.
۲. اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ.
۳. قُلْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ؟
٤. وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ.
٥. وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ.
٦. فَأَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْأَمْنِ.
۷. أَلَالَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ.
۸. وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ. قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا.
۹. اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ.
۱۰. هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيْمَانِ.
۱۱. أَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ؟ (بَلٰى هُوَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ).

مشق نمبر ۲۴ (ب)

ذیل کے سوالات کے جواب پورے جملوں میں دو۔

١ . مَنِ الْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟	اَلْأَتْقٰى هُوَ الْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ (يا اَلْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ)
٢ . أَيُّ مُؤْمِنٍ أَفْضَلُ؟	....
٣ . أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟	....
٤ . مَنْ هُمْ أَفَاضِلُ النَّاسِ؟	....
٥ . مَنْ هُوَ أَفْضَلُ الرُّسُلِ؟	....
٦ . أَيْنَ الْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰي؟	....
٧ . أَ أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ أَخُوْكَ؟	....
٨ . نَهْرُ النِّيْلِ أَكْبَرُ أَمْ نَهْرُ الْفُرَاتِ؟	....
٩ . اَللَّبَنُ أَنْفَعُ أَمِ الْخَمْرُ؟	....
١٠. مَاهُوَ أَشْجَعُ الْحَيَوَانَاتِ؟	....
١١. مَاهُوَ أَكْبَرُ الْحَيَوَانَاتِ فِي الْجِسْمِ؟	....
١٢. مَاهُوَ أَنْفَعُ الْحَيَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ؟	....
١٣. أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ حُمْرَةً: اَلْوَرْدُ اَمْ زَهْرُ الرُّمَّانِ؟	....
١٤. كَيْفَ الرِّيْحُ الْيَوْمَ؟	....

۱۵. هَلْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ اَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ؟	....
۱٦. هَلِ الذَّهَبُ اَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْأَصْفَرِ؟	....

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ یہ لڑکا اُس لڑکے سے بڑا ہے۔

۲۔ ہوا پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہے۔

۳۔ دریائے فرات نیل سے چھوٹا ہے۔

۴۔ بہترین کتاب قرآن مجید ہے۔

۵۔ سب کلاموں سے زیادہ سچّا اللہ کا کلام ہے۔

۶۔ سرخ گھوڑے سب گھوڑوں سے زیادہ خوب صورت ہیں۔

۷۔ ہوا کل کی نسبت آج زیادہ پاکیزہ ہے۔

۸۔ یہ راستہ اُس راستہ کی نسبت زیادہ دشوار ہے۔

۹۔ وہ درخت اس درخت کی نسبت زیادہ دراز قد ہے۔

۱۰۔ یہ کتاب بہت ہی مفید اور آسان ہے۔

الصَّرْفُ الصَّغِيرُ مِنَ الْأَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

باب	الماضی المعروف	المضارع المعروف	الماضی المجهول	المضارع المجهول	الأمر	والنّهی	اسم الفاعل	اسم المفعول	اسم الظّرف	اسم الألة	اسم التّفضيل
ضَرَبَ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	ضُرِبَ	يُضْرَبُ	اِضْرِبْ	لَاتَضْرِبْ	ضَارِبٌ	مَضْرُوْبٌ	مَضْرِبٌ	مِضْرَبٌ وَمِضْرَابٌ	اَضْرَبُ
نَصَرَ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	نُصِرَ	يُنْصَرُ	اُنْصُرْ	لَاتَنْصُرْ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ وَمِنْصَارٌ	اَنْصَرُ
سَمِعَ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	سُمِعَ	يُسْمَعُ	اِسْمَعْ	لَاتَسْمَعْ	سَامِعٌ	مَسْمُوْعٌ	مَسْمَعٌ	مِسْمَعٌ وَمِسْمَاعٌ	اَسْمَعُ
فَتَحَ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	فُتِحَ	يُفْتَحُ	اِفْتَحْ	لَاتَفْتَحْ	فَاتِحٌ	مَفْتُوْحٌ	مَفْتَحٌ	مِفْتَحٌ وَمِفْتَاحٌ	اَفْتَحُ
كَرُمَ	كَرُمَ	يَكْرُمُ			اُكْرُمْ	لَاتَكْرُمْ	كَرِيْمٌ		مَكْرَمٌ	مِكْرَمٌ وَمِكْرَامٌ	اَكْرَمُ
حَسِبَ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	حُسِبَ	يُحْسَبُ	اِحْسِبْ	لَاتَحْسِبْ	حَاسِبٌ	مَحْسُوْبٌ	مَحْسَبٌ	مِحْسَبٌ وَمِحْسَابٌ	اَحْسَبُ

تنبیہ: باب کَرُمَ لازم ہے۔ اس لیے اس کا مجہول واسمِ مفعول نہیں لکھا گیا۔

سوالات نمبر ۱۲

۱۔ أسماء مشتقّه کون کون سے ہیں؟

۲۔ اسمِ فاعل کس وزن پر آتا ہے؟

۳۔ باب کَرُمَ کا اسمِ فاعل کس وزن پر آتا ہے؟

۴۔ اسمِ مفعول کا کیا وزن ہوتا ہے؟

۵۔ اسمِ فاعل واسمِ مفعول کے کتنے صیغے ہوتے ہیں؟

۶۔ اسمِ ظرف کیا ہے؟ اور وہ کس وزن پر آتا ہے؟

۷۔ اسمِ الہ کسے کہتے ہیں اور اُس کے اوزان کیا ہیں؟

۸۔ مصدر میمی کسے کہتے ہیں اور اس کے اوزان کیا ہیں؟

۹۔ أسماء الصّفة کے کثیر الاستعمال اوزان کون کون سے ہیں؟

۱۰۔ جن أسماء الصفة میں عیب یا حُلیہ یا رنگ کے معنی پائے جائیں اُن کے اوزان بیان کرو؟

۱۱۔ سَوْدَاءُ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

۱۲۔ سبق ۲۳ میں جو دو صورتیں بتلائی گئی ہیں، مثالوں کے ساتھ ان کا بیان کرو۔

۱۳۔ مذکورہ دونوں صورتوں کے درمیان نمایاں فرق کیا ہے؟

۱۴۔ اَفْعَلُ کا وزن کون کون سے معنوں میں آتا ہے؟

۱۵۔ اسمِ التّفضیل کسے کہتے ہیں اور وہ کس وزن پر آتا ہے؟

۱۶۔ اسمِ التّفضیل کی گردان کرو۔

۱۷۔ اسم التّفضیل کا استعمال کتنے طور سے ہوتا ہے؟

۱۸۔ اسم التّفضیل کو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں موصوف کی مطابقت کون سی صورت میں غیر ضروری ہے؟

۱۹۔ اَللّٰہُ أَکْبَرُ اصل میں کیا ہے؟

۲۰۔ غَسَلَ، عَلِمَ اور صَلُحَ سے صرف صغیر بناؤ۔

الدَّرْسُ الخامِسُ وَالعِشْرُوْنَ (الف)

ابواب غیر ثلاثی مجرّد

ا۔ اب تک جو افعال و اسماء مشتقہ مذکور ہوئے وہ ثلاثی مجرّد تھے۔ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرّد و رباعی مزید فیہ کے ابواب بیان کرنے باقی ہیں۔ پس معلوم ہو کہ ابواب ثلاثی مزید فیہ جو کثیر الاستعمال ہیں دس ہیں:

(۱) باب اَفْعَلَ: اَکْرَمَ (بزرگی کرنا) یہ باب اکثر متعدّی ہوتا ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اَکْرَمَ	یُکْرِمُ	اَکْرِمْ	مُکْرِمٌ	مُکْرَمٌ	اِکْرَامٌ

(۲) باب فَعَّلَ: عَلَّمَ (سکھانا) یہ باب اکثر متعدّی ہوتا ہے۔

عَلَّمَ	یُعَلِّمُ	عَلِّمْ	مُعَلِّمٌ	مُعَلَّمٌ	تَعْلِیمٌ

(۳) باب فَاعَلَ: قَاتَلَ (باہم لڑنا) یہ باب اکثر متعدی ہوتا ہے۔

قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	قَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ	مُقَاتَلَةٌ یا قِتَالٌ[1]

(۴) باب تَفَعَّلَ: تَقَبَّلَ (قبول کرنا) یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے۔

تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبُّلٌ

[1] باب فَاعَلَ کا مصدر دو وزن پر آتا ہے مُفَاعَلَةٌ اور فِعَالٌ۔

(۵) باب تَفَاعَلَ: تَقَابَلَ (آمنے سامنے ہونا، ملاقات کرنا) یہ بھی اکثر لازم ہوتا ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
تَقَابَلَ	يَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ	تَقَابُلٌ

(۶) باب اِنْفَعَلَ: اِنْكَسَرَ (ٹوٹنا) یہ باب لازم ہے۔

اِنْكَسَرَ	يَنْكَسِرُ	اِنْكَسِرْ	مُنْكَسِرٌ	مُنْكَسَرٌ	اِنْكِسَارٌ

(۷) باب اِفْتَعَلَ: اِجْتَنَبَ (پرہیز کرنا)۔

اِجْتَنَبَ	يَجْتَنِبُ	اِجْتَنِبْ	مُجْتَنِبٌ	مُجْتَنَبٌ	اِجْتِنَابٌ

(۸) باب اِفْعَلَّ: اِحْمَرَّ (سرخ ہونا) یہ باب لازم ہے۔

اِحْمَرَّ	يَحْمَرُّ	اِحْمَرِّ / اِحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ	مُحْمَرٌّ	اِحْمِرَارٌ

(۹) باب اِفْعَالَّ: اِدْهَامَّ (سیاہ ہونا) یہ باب بھی لازم ہے۔

اِدْهَامَّ	يَدْهَامُّ	اِدْهَامِّ / اِدْهَامِمْ	مُدْهَامٌّ	مُدْهَامٌّ	اِدْهِيمَامٌ

(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ: اِسْتَنْصَرَ (مدد مانگنا)

اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتَنْصِرْ	مُسْتَنْصِرٌ	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتِنْصَارٌ

تنبیہ ۱: ثلاثی مزید کے چند ابواب اور ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں۔ اُن کا بیان تیسرے حصے میں ہوگا۔

تنبیہ ۲: باب "اِفْعَلَّ" اور "اِفْعَالَّ" کا امر تین طرح سے آتا ہے: اِحْمَرَّ، اِحْمَرِّ

یا اِحْمَرِرْ. اِدْهَامَّ، اِدْهَامِّ یا اِدْهَامِمْ چنانچہ ہم نے گردان میں لکھ دیا ہے۔ مذکورہ بابوں کے اسم فاعل اور اسم مفعول تلفظ میں یکساں ہیں لیکن اصل میں علیحدہ ہیں یعنی اِحْمَرَّ کا اسم فاعل دراصل مُحْمَرِرٌ اور اسم مفعول مُحْمَرَرٌ ہے اور اِدْهَامَّ کا اسم فاعل دراصل مُدْهَامِمٌ اور اسم مفعول مُدْهَامَمٌ ہے۔

۲۔ رباعی مجرد کا ایک ہی باب ہے۔

باب فَعْلَلَ: دَحْرَجَ (لڑھکانا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	مُدَحْرِجٌ	مُدَحْرَجٌ	دَحْرَجَةٌ

۳۔ رباعی مزید کے تین باب ہیں:

(۱) باب تَفَعْلَلَ: تَدَحْرَجَ (لڑھکنا)

تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ	مُتَدَحْرِجٌ	مُتَدَحْرَجٌ	تَدَحْرُجٌ

(۲) باب اِفْعَنْلَلَ: اِحْرَنْجَمَ (جمع کرنا)

اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	مُحْرَنْجَمٌ	اِحْرِنْجَامٌ

(۳) باب اِفْعَلَلَّ: اِقْشَعَرَّ (کانپ جانا)

اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعِرَّ / اِقْشَعْرِرْ	مُقْشَعِرٌّ	مُقْشَعَرٌّ	اِقْشِعْرَارٌ

۴۔ مذکورہ تمام ابواب کا فعل مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے:

ماضی مجہول بنانا ہو تو ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور ماقبل[۱] آخر کو کسرہ دو۔ اور

---

[۱] آخری حرف سے پہلے جو حرف آئے۔

دونوں کے درمیان جو حرف متحرک (حرکت والا) ہو اُسے ضمہ دو۔ درمیان میں کوئی الف ہو تو واو سے بدل دو، جیسے:

أَكْرَمَ سے أُكْرِمَ	عَلَّمَ سے عُلِّمَ
قَاتَلَ سے قُوْتِلَ	تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ
تَقَابَلَ سے تُقُوْبِلَ	اِنْكَسَرَ سے اُنْكُسِرَ
اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ	اِحْمَرَّ سے اُحْمُرَّ
اِدْهَامَّ سے اُدْهُوْمَّ	اِسْتَنْصَرَ سے اُسْتُنْصِرَ
دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ	تَدَحْرَجَ سے تُدُحْرِجَ
اِحْرَنْجَمَ سے اُحْرُنْجِمَ	اِقْشَعَرَّ سے اُقْشُعِرَّ

مضارع مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ دینا چاہیے، مثلاً:

يُكْرِمُ سے يُكْرَمُ	يُعَلِّمُ سے يُعَلَّمُ
يُقَاتِلُ سے يُقَاتَلُ	يَتَقَبَّلُ سے يُتَقَبَّلُ
يَتَقَابَلُ سے يُتَقَابَلُ	يَنْكَسِرُ سے يُنْكَسَرُ
يَجْتَنِبُ سے يُجْتَنَبُ	يَحْمَرُّ سے يُحْمَرُّ
يَدْهَامُّ سے يُدْهَامُّ	يَسْتَنْصِرُ سے يُسْتَنْصَرُ
يُدَحْرِجُ سے يُدَحْرَجُ	يَتَدَحْرَجُ سے يُتَدَحْرَجُ
يَحْرَنْجِمُ سے يُحْرَنْجَمُ	يَقْشَعِرُّ سے يُقْشَعَرُّ

۵۔ مذکورہ ابواب کے اسم فاعل اُن کے مضارع معروف سے اور اسم مفعول اُن کے

مضارع مجہول سے بنائے جاتے ہیں اس طرح کہ علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخر میں تنوین دیں۔ مثلاً یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ اسمِ فاعل ہوگا اور یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ اسمِ مفعول۔

۶۔ ثلاثی مجرّد کے سوا بقیہ ابواب سے اسمِ مفعول ہی کو اسمِ ظرف کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ ۳: یادرکھو کہ فعلِ لازم کا مجہول اور اسمِ مفعول اسی وقت استعمال کیا جائے گا جب کہ اس کے بعد حرفِ جار لایا جائے اس صورت میں وہ متعدی بن جاتا ہے، مثلاً: اُحْمُرَّ بِالثَّوْبِ (کپڑا سرخ کیا گیا)، (دیکھو سبق: ۱۷-۶)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۴

تنبیہ ۴: ذیل میں افعال ثلاثی مزید کے سامنے جو ہندسے لکھے ہیں اُن سے اُن کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

اَبْرَمَ (۱)　اٹل بنادینا	اَدْرَكَ (۱)　پالینا، کسی کے پاس جا پہنچنا
اِبْیَضَّ (۸)　سفید ہونا	اِسْوَدَّ (۸)　سیاہ ہونا
اَحَبَّ (=اَحْبَبَ، ۱) محبّت کرنا، پسند کرنا	اَسْلَمَ (۱)　حکم ماننا، اسلام لانا
اِجْتَهَدَ (۷)　کوشش کرنا	اِسْتَأْجَرَ (۱۰)　کرایہ سے لینا، نوکر رکھنا
اَخْلَفَ (۱)　خلاف کرنا	اِسْتَحْسَنَ (۱۰) کسی چیز کو اچھا سمجھنا

اِسْتَغْفَرَ (۱۰) بخشش چاہنا

اِشْتَغَلَ (۷) مشغول ہونا

اِصْفَرَّ (۸) زرد ہونا

اَصْلَحَ (۱) کسی چیز کو درست کردینا

اِطْمَأَنَّ (۳، رباعی مزید) مطمئن ہونا، سکون حاصل ہونا

اَنْبَتَ (۱) اُگانا

اَنْزَلَ (۱) یا نَزَّلَ (۲) اُتارنا

بَذَّرَ (۲) بیجا خرچ کرنا

بَلَّغَ (۲) پہنچادینا، تبلیغ کرنا

تَحَدَّثَ (۴) بات چیت کرنا

تَخَاصَمَ (۵) باہم جھگڑنا

تَعَرَّضَ (۴) چھیڑنا

تَعَلَّمَ (۴) سیکھنا

تَعَجَّبَ (۴) تعجب کرنا

تَفَكَّرَ (۴) سوچنا

تَقَدَّمَ (۴) آگے بڑھنا

تَمَّمَ (۲) تمام کرنا

جَهَّزَ (۲) تیار کرنا

حَافَظَ (۳) محافظت کرنا

خَالَطَ (۳) میل جول رکھنا

دَافَعَ (۳) (اس کا مصدر دِفَاعٌ یا مُدَافَعَةٌ) مدافعت کرنا

ذَكَّرَ (۲) نصیحت کرنا، یاد دِلانا

زَحْزَحَ (رباعی مجرد) ہٹادینا

سَبَّحَ (۲) تسبیح پڑھنا، خدا کی یاد کرنا

شَاهَدَ (۳) دیکھنا، مشاہدہ کرنا

ظَهَرَ (ن) ظاہر ہونا

عَاشَرَ (۳) باہم زندگی بسر کرنا

فَتَّشَ (۲) تفتیش کرنا

فَرْقَعَ (رباعی مجرد) کڑکڑ کرنا

كَاتَبَ (۳) باہم خط وکتابت کرنا

كَلَّمَ (۲) بات کرنا کسی سے

لَاطَفَ (۳) نرمی کرنا، مہربانی کرنا

تَوَدَّدَ (۴) محبّت وخیر خواہی کرنا

زُوْرٌ جھوٹ

بَارِدٌ	ٹھنڈا، سرد	سَقْفٌ	چھت
بَدْوٌ	عرب کے دیہاتی لوگ	سِلَاحٌ	ہتھیار
جَنَّةٌ (جمع: جَنَّاتٌ یا جِنَانٌ) باغ		شَرَابٌ	پینے کی چیز
حَبٌّ	دانہ، بیج	لِصٌّ یا سَارِقٌ	چور
حَصِيْدٌ	کاٹی ہوئی فصل	مُسْتَقْبَلٌ	آنے والا وقت، آئندہ
خَجَلٌ	شرم	مُغْتَسَلٌ	غسل کی جگہ
خَجِلٌ	شرمندہ	مِيْعَادٌ	وعدہ، وعدہ کا وقت
رِقَّةٌ	رقت، نرمی دل کی	وَجَلٌ	خوف
ذِكْرٰى	نصیحت	وُسْطٰى	درمیانی

مشق نمبر ۲۵

١. اَكْرِمُوْا ضَيْفَكُمْ.

٢. جَهِّزُوْا سِلَاحَكُمْ لِلدِّفَاعِ.

٣. لَا تُبْرِمِ الْأَمْرَ حَتّٰى تَتَفَكَّرَ فِيْهِ.

٤. اَلْمُكَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُشَاهَدَةِ.

٥. هٰذَا الرَّجُلُ خَالَطَ الْبَدْوَ وَ عَاشَرَهُمْ.

٦. نَحْنُ مُجْتَهِدُوْنَ فِي التَّفْتِيْشِ عَنْهُ.

٧. كَانَ الْأَمِيْرُ يُكَلِّمُ أَخَاهُ وَ يُلَاطِفُهٗ.

۸. لَا تَتَعَرَّضْ لِلْعَدُوِّ قَبْلَ الْقُدْرَةِ.

۹. هَلْ تَتَكَلَّمُ بِالْعَرَبِيِّ؟

۱۰. نَعَمْ! أَنَا اَتَكَلَّمُ قَلِيْلًا.

۱۱. أَ تَكَلَّمْتُمْ مَعَ ذٰلِكَ الْعَرَبِ؟

۱۲. نَعَمْ! تَكَلَّمْنَا مَعَهٗ.

۱۳. اَلْأَمِيْرُ وَأَخُوْهُ جَلَسَا يَتَحَدَّثَانِ فِيْ أَمْرِ هٰذِهِ الْحَرْبِ.

۱٤. مَنْ[۱☆] يَتَعَلَّمْ صَغِيْرًا يَتَقَدَّمْ كَبِيْرًا.

۱۵. اِذَا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ ظَهَرَ الْمَسْرُوْقُ.

۱٦. اِصْفَرَّ وَجْهُهٗ مِنَ الْوَجَلِ وَاحْمَرَّ مِنَ الْخَجَلِ.

۱۷. اِحْتَرِمْ أَبَاكَ وَاَحْبِبْ أَخَاكَ.

۱۸. هَلْ تَسْتَحْسِنُوْنَ مَا[۲] فَعَلْنَا؟

۱۹. نَتَقَابَلُ فِي الْمُسْتَقْبَلِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰي.

۲۰. سَمِعْنَا اَنَّ الْأَتْرَاكَ قَدْ جَهَّزُوا الْعَسَاكِرَ لِلدِّفَاعِ.

۲۱. مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا. (الحديث)

۲۲. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّاجِرَ الصَّدُوْقَ. (الحديث)

۲۳. رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيْمَانِ التَّوَدُّدُ مَعَ النَّاسِ. (الحديث)

---

۱ یہ مَــنْ شرطیہ ہے اس کے بعد مضارع کو جزم ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل چوتھے حصّے کے سبق ۱۴ میں ملے گی۔ ☆ جو شخص ۲ جو کچھ

لَطِيْفَةٌ

قَالَ مُسْتَأْجِرٌ لِصَاحِبِ الْبَيْتِ: اَصْلِحْ خَشَبَ هٰذَا السَّقَفِ فَإِنَّهُ يُفَرْقِعُ، قَالَ: لَاتَخَفْ، (تومت ڈر) فَإِنَّهُ يُسَبِّحُ، قَالَ: اِنِّي اَخَافُ (میں ڈرتا ہوں) اَنْ تُدْرِكَهُ الرِّقَّةُ فَيَسْجُدَ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ.

٢. حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى.

٣. وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ.

٤. يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ.

٥. وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

٦. اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ.

٧. وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيْدِ.

٨. اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

٩. يَوْمَ (جس روز) تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ.

١٠. اِنَّ اللّٰهَ لَايُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

١١. أَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَافِي الْقُبُوْرِ.

۱۲. أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ.

۱۳. وَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ.

۱٤. هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ.

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ انھوں نے اپنے مہمان کی عزت کی۔

۲۔ علم طلب کرنے میں کوشش کرو اور کھیل میں زیادہ مشغول نہ رہو۔

۳۔ قوی دشمن کو نہ چھیڑو۔

۴۔ ہم لڑائی کو اچھا نہیں سمجھتے۔

۵۔ اپنے ماں باپ کی عزت کرو اور اپنے بھائیوں اور بہنوں سے محبّت رکھو۔

۶۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ہر ایک گناہ کی معافی چاہتے ہیں۔

۷۔ کیا تم نے مدافعت کے لیے ہتھیار تیار کر لیے۔

۸۔ چھوٹے پن (صَغِيْرًا) میں سیکھ لے تو بڑے پن (كَبِيْرًا) میں آگے رہے گا۔

۹۔ ہم نے اس کی تفتیش میں کوشش کی۔

۱۰۔ کیا تم عربی سیکھتے ہو؟

۱۱۔ جی ہاں! ہم عربی سیکھتے ہیں۔

۱۲۔ دو چور باہم جھگڑ پڑے تو چوری (چُرائی ہوئی چیز) ظاہر ہوگی۔

۱۳۔ خوف سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور شرم سے سرخ ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ دن سفید ہو گیا اور رات کالی ہو گئی۔

۱۵۔ ہم نے کتاب "تسہیل الادب" کا دوسرا حصہ تین مہینوں میں تمام کر لیا۔

۱۶۔ ہم جھوٹ بات سے بچتے رہتے ہیں۔

۱۷۔ میں اور میرا بھائی ایک ضروری امر کے متعلق (فِيْ) باتیں کرنے بیٹھے یہاں تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہوئی۔

۱۸۔ ہندوستانی لوگ (اَلْهِنْدِيُّوْنَ) مدافعت کے لیے ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔

الدَّرْسُ الخَامِسُ والعِشْرُوْنَ (ب)

اِنَّ، اَنَّ اور اَنْ

تنبیہ ۱: مذکورہ تینوں حروف کا کچھ بیان پہلے اور اس دوسرے حصّے میں پڑھ چکے ہو۔ چوتھے حصّہ میں بھی انکا ذکر ہوگا مگر چونکہ اکثر جملوں میں "اَنْ" کے استعمال کی ضرورت ہوا کرتی ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں بھی "اَنْ" کے متعلق کچھ لکھ دیا جائے۔

۱۔ اِنَّ (بے شک) حرفِ تاکید ہے۔ یہ حرف جملۂ اسمیہ کے شروع میں اکثر آیا کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے (دیکھو سبق: ۶-۹) جیسے: اِنَّ زَیْدًا عَاقِلٌ (بے شک زید عاقل ہے) کبھی ایسے جملوں میں خبر کے اوپر "لَ" لگا دیا جاتا ہے جس سے مزید تاکید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے: اِنَّ الْعِلْمَ لَنَافِعٌ (بیشک علم ضرور فائدہ بخش ہے)۔

اِنَّ کے ساتھ ضمیریں بھی متصل ہوتی ہیں جس طرح حروف جارّہ کے ساتھ (دیکھو سبق: ۱۱-۴): اِنَّهُ، اِنَّهُمَا، اِنَّهُمْ، اِنَّهَا، اِنَّهُمَا، اِنَّهُنَّ، اِنَّكَ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُمْ، اِنَّكِ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُنَّ، اِنِّيْ، اِنَّا.

اِنِّيْ کو اِنَّنِيْ اور اِنَّا کو اِنَّنَا بھی پڑھتے ہیں۔

۲۔ اَنَّ (کہ) جس طرح اردو اور فارسی میں کاف بیانیہ (کہ) جملوں کے درمیان آیا کرتا ہے۔ اسی طرح عربی میں "اَنَّ" کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی اسم ہی پر داخل ہوتا ہے

اور اسکو نصب دیتا ہے، جیسے: سَمِعْتُ اَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ (میں نے سنا کہ زید عالم ہے)۔ ضمیریں اس کے ساتھ بھی متصل ہوتی ہیں۔ ان کی گردان ویسی ہی کرلو جیسی ابھی اوپر لکھی گئی: بَلَغَنِيْ اَنَّكَ نَجَحْتَ فِي الْإِمْتِحَانِ (مجھے خبر پہنچی کہ تو امتحان میں کامیاب ہوگیا)۔

یاد رکھو کہ "قَالَ" اور اس کے مشتقات کے بعد "اَنَّ" کی بجائے "اِنَّ" بولا جاتا ہے، جیسے: قَالَ الْأُسْتَاذُ اِنَّ الْمَدْرَسَةَ لَاتُفْتَحُ الْيَوْمَ (اُستاذ نے کہا کہ آج مدرسہ نہیں کھولا جائے گا)۔

تنبیہ۲: اِنَّ اور اَنَّ کے گروہ میں لٰكِنَّ (لیکن) اور لَيْتَ (کاش) اور لَعَلَّ (شاید) بھی شامل ہیں یعنی ان کے بعد بھی اسم کو نصب دیا جاتا ہے مگر لٰكِنْ (لیکن) اس گروہ میں شامل نہیں ہے۔ اس کے بعد اسم کو نصب نہیں آتا اور یہ فعل پر بھی داخل ہوسکتا ہے برخلاف مذکورہ حروف کے۔

تنبیہ۳: اَنَّ پر حروفِ جارّہ (دیکھو سبق: ۷) اکثر لگائے جاتے ہیں: لِأَنَّ (اس لیے کہ)، كَاَنَّ (گویا کہ)، لِاَنَّهٗ (کیونکہ وہ)، كَاَنَّهٗ (گویا کہ وہ)۔

۳۔ "اَنْ" (کہ) تمھیں معلوم ہے کہ یہ حرفِ ناصب مضارع ہے (دیکھو سبق: ۲۰-۴) "اَنَّ" کی طرح یہ بھی جملوں کے درمیان کافِ بیانیہ کی طرح آیا کرتا ہے۔ مگر "اَنْ" اسم یا ضمیر پر داخل نہیں ہوتا۔ یہ تو صرف فعل پر داخل ہوتا ہے خصوصاً فعل مضارع پر اور اس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے، جیسے: اَمَرْتُ خَادِمِيْ اَنْ يَحْضُرَ صَبَاحًا (میں نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ وہ سویرے حاضر ہو جائے)۔

تنبیہ۴: "اَنْ" پر بھی حروفِ جارّہ لگائے جاسکتے ہیں: "لِاَنْ" (اس لیے کہ، تاکہ) "اِلٰی اَنْ" (یہاں تک کہ)۔

تنبیہ۵: "اِنَّ" یا "اَنَّ" کی وجہ سے کوئی اسم منصوب ہو اور اس کے بعد دوسرا اسم معطوف ہو یعنی "وَ، فَ، اَوْ، ثُمَّ" وغیرہ حروفِ عاطفہ کے بعد واقع ہو تو وہ بھی منصوب ہوگا، جیسے: اِنَّ زَيْدًا وَعَمْرًا[۱] صَالِحَانِ، سَمِعْتُ اَنَّ زَيْدًا وَعَمْرًا صَالِحَانِ.

اسی طرح "اَنْ" کی وجہ سے کوئی فعل مضارع منصوب ہو اور اس کے بعد دوسرا فعل معطوف واقع ہو تو وہ بھی منصوب ہوگا، جیسے: اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا اُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کروں)۔

حروفِ عاطفہ اور معطوف کا بیان چوتھے حصے سبق: ۴۴-۴ میں مفصّل لکھا گیا ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۵

تنبیہ: افعال یا مصادر کے سامنے ہند سے جو لکھے ہیں ان سے ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اِتَّحَدَ (۷) (اس کا مصدر اِتِّحَادٌ) ایکا کرنا	اَضْرَبَ (۱) منہ موڑ لینا، ہڑتال کرنا
اِتَّفَقَ (۷) (اس کا مصدر اِتِّفَاقٌ) اتفاق کرنا	اَغْلَقَ (۱) یا غَلَّقَ (۲) بند کر دینا

[۱] عُمَر اور عَمْر میں فرق کے لیے عَمْر کے آگے حالت رفع و جرّی میں واو زائد لکھا کرتے ہیں۔ عَمْرٌو، عَمْرٍو مگر حالت نصبی میں عَمْرًا بغیر واو کے لکھا جاتا ہے۔ اس وقت تنوینِ نصبی کے الف ہی سے اس کی شناخت ہو جاتی ہے کیونکہ عُمَر غیر منصرف ہے اس پر تو کوئی تنوین ہی نہیں آسکتی۔

اَتْلَفَ (ا) برباد کرنا	اِلْتَفَّ (۷) دراصل اِلْتَفَفَ جمع ہونا، لپٹنا
اِجْتَمَعَ (۷) جمع ہونا	اِمْتَنَعَ (۷) باز رہنا
اِحْتِجَاجٌ (مصدر ہے) ناراضی ظاہر کرنا	اَمْكَنَ (ا) ممکن ہونا
اَحْسَنْتَ تونے خوب کیا، آفرین	اَنْشَدَ (ا) شعر سنانا
اَخْبَرَ (ا) خبر دینا	اَنْصَفَ (ا) انصاف
اَحْرَقَ (ا) جلانا	اَيَّدَ (۲) مدد کرنا
اَرْشَدَ (ا) عقل وفہم عطا کرنا	بَشَّرَ (۲) خوش خبری دینا
اِسْتِقْلَالٌ (۱۰) مصدر ہے سوراج، خود مختاری	تَرْجَمَ (رباعی مجرد) ترجمہ کرنا
اِسْتَحَقَّ (۱۰) حق دار ہونا	تَمَتَّعَ (۴) فائدہ لینا
اِشْتَرَكَ (۷) شریک ہونا	تَمَّمَ (۲) تمام کرنا
تَوَلّٰی (۴) والی ہونا، پیٹھ پھیرنا	تَمَرَّدَ (۴) سرکشی کرنا
جَانَبَ (۳) الگ رہنا	رَشَقَ (ن) پھینکنا: تیر یا پتھر وغیرہ
جَرِحَ (س) زخمی ہونا	صَدَّقَ (۲) سچ ماننا
حَبَسَ (ض) قید کرنا	عَادَلَ (۳) برابری کرنا
خَرَّبَ (۲) برباد کرنا	كَلَّفَ (۲) تکلیف دینا
خَفَّضَ (۲) پست کرنا	لَفَظَ (ض) بولنا
دَارَ (يَدُوْرُ) پھرنا، چکر کھانا	مَاتَ (يَمُوْتُ) مرنا
دَامَ (يَدُوْمُ) ہمیشہ رہنا	نَصَحَ (ف) نصیحت کرنا، خیر خواہی کرنا

مَحْكَمَةٌ (جمع: مَحَاكِمُ)	حکومت کی عمارت جیسے: عدالت، ڈاک خانہ	هَجَمَ (ن)	ہجوم کرنا
		هَنَّأَ (۲)	مبارک باد دینا
مُظَاهَرَةٌ (۳) مصدر ہے	اکٹھا ہوکر شکایت کرنا، مظاہرہ کرنا	وَفَّقَ (۲)	توفیق دینا، اسباب بنا دینا
		وَلَدَ	جننا

آخَرُ	دوسرا	رَئِيسُ الْمَدْرَسَةِ	صدر مدرس
أَخُو عِلْمٍ	علم کا بھائی یعنی علم والا	رَحًى یا رَحْی	چکی
أَسَنُّ	زیادہ عمر والا	رَصَاصٌ	سیسہ، گولی بندوق کی
أَغُسْطُسُ	ماہِ اگست	زَعِيمٌ (جمع: زُعَمَاءُ)	لیڈر
أَنَامٌ	مخلوق، دنیا	شُرْطَةٌ (اسم جمع)	پولیس
اَللّٰهُمَّ	اے اللہ	سِلْكٌ	تار
اِنْجِلِيز	انگریز	سِنٌّ	عمر، دانت
أَهْلٌ	لائق، گھر کے لوگ، والا	صَنِيعَةٌ	کرتوت
تِلِغْرَافٌ	ٹیلی گراف	صَوْتٌ	آواز، نعرہ، رائے
جِهَةٌ	طرف	قَرْيَةٌ (جمع: قُرًى)	گاؤں، دیہات
جُمْلَةٌ	کسی قدر، ایک مقدار	قَائِدٌ	سردار، لیڈر
حِجَازِيٌّ	ملک حجاز کا رہنے والا	عَامِلٌ (جمع: عُمَّال)	کاریگر، مزدور، حکومت کا عمل دار
حَسْبُ	موافق		
حُرِّيَّةٌ	آزادی	غُرُورٌ	فریب، دھوکا

غُلَامٌ	لڑکا	مَقْدُوْرٌ	دباؤ ڈالا ہوا
كَرِيْمٌ	شریف	مَقْرُوْنٌ	ملا ہوا، قریب
لُؤْمٌ	ملامت	مَنُوْنٌ	موت
لَئِيْمٌ	کمینہ، خسیس	مِنْهَاجٌ	طریقہ، نہج
مَاعَدَا ذٰلِكَ	اُس کے سوا	مُنْذُ	سے (مدت کی ابتدا کے لیے)
مَحْفِلٌ	مجلس	نَفِيْسَةٌ (جمع: نَفَائِسُ)	عمدہ چیز
مُدَافَعَةٌ (۳) مصدر ہے	مدافعت کرنا	وَفَاءٌ	قول پورا کرنا، وفاداری
مَرْءٌ	مرد	هَمٌّ (جمع: هُمُوْمٌ)	فکر، خیال

مشق نمبر ۲۶ (الف)

(ہڑتال اور اتحاد)

تنبیہ: مقصود بالمثال الفاظ کو سرخ کر دیا گیا ہے۔

۱. يَا رَشِيْدُ مَاذَا تَتَعَلَّمُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟	يَا عَمِّيْ! اَنَا اَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّ وَالْإِنْكَلِيْزِيَّ وَالْحِسَابَ وَالْجغْرَافِيَةَ وَالتَّارِيْخَ.
۲. سَمِعْتُ اَنَّكَ لَا تَجْتَهِدُ فِيْ تَحْصِيْلِ الْعِلْمِ وَتَشْتَغِلُ فِي اللَّعِبِ.	مَنْ اَخْبَرَكُمْ يَا سَيِّدِيْ؟ وَكَيْفَ صَدَّقْتُمُ الْمُخْبِرَ؟

٣. يَا حَبِيبِيْ! اَنَا لَا اُصَدِّقُهُ لٰكِنِّيْ اَنْظُرُكَ مُنْذُ يَوْمَيْنِ مَاذَهَبْتَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ.	نَعَمْ! اِنِّيْ لَا اَذْهَبُ مُنْذُ تَاسِعِ[1] اَغُسْطُسْ، لِاَنَّ الطُّلَّابَ اَضْرَبُوْا عَنِ التَّعَلُّمِ، بَلْ هَجَمُوْا عَلٰى حُجْرَةِ رَئِيْسِ الْمَدْرَسَةِ وَخَرَّبُوْا بَعْضَ اَسْبَابِ الْحُجْرَةِ فَاُغْلِقَ الْمَدْرَسَةَ.
٤. وَلِمَ اَضْرَبَ الطُّلَّابُ؟	لِاَنَّ الْحُكُوْمَةَ قَبَضَتْ عَلٰى مِسْتَر غَانْدِيْ (مسٹر گاندھی) وَمَوْلَانَا أَبِي الْكَلَامِ وَكَثِيْرٍ مِنْ زُعَمَاءِ الْجَمْعِيَّةِ الْوَطَنِيَّةِ (الْكَانْغِرِيْس) وَحَبَسَتْهُمْ، فَاَضْرَبَ الطُّلَّابُ احْتِجَاجًا عَلٰى صَنِيْعَةِ الْحُكُوْمَةِ.
٥. صَدَقْتَ يَاعَزِيْزِيْ! وَقَرَأْتُ فِي الْجَرَائِدِ اَنَّ عُمَّالَ الْمَصَانِعِ وَالْمَعَامِلِ اَيْضًا اَضْرَبُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاجْتَمَعُوْا لِلْمُظَاهَرَةِ وَالْإِحْتِجَاجِ، فَمَنَعَتْهُمُ الشُّرْطَةُ لٰكِنْ لَمْ يَمْتَنِعُوْا	وَهٰكَذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَاتُ فِيْ طُوْلِ الْهِنْدِ وَعَرْضِهَا، فِيْ مُدُنِهَا وَفِيْ قُرَاهَا، وَفِيْ بَعْضِ الْمَوَاضِعِ قَتَلَ الْمُظَاهِرُوْنَ رِجَالًا مِنَ الشُّرْطَةِ، وَاَحْرَقُوا الْمَحَاكِمَ، وَاَتْلَفُوا

[1] نواں، نویں

وَرَشَقُوا الشُّرْطَةَ بِالْحِجَارَةِ فَرَشَقَهُمُ الشُّرْطَةُ بِالرَّصَاصَاتِ، فَبَعْضُهُمْ مَاتُوْا عَلَى الْحَالِ وَبَعْضُهُمْ جُرِحُوْا.	الْأَسْلَاكَ التِّلْغِرَافِيَّةَ، لٰكِنْ سَمِعْنَا اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَشْتَرِكُوْا فِيْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ اِلَّا قَلِيْلًا.
٦. هَلْ تَعْلَمُ لِمَ قَبَضَتِ الْحُكُوْمَةُ عَلٰى زُعَمَاءِ الْكَانْغِرِيْسِ؟	لِاَنَّهُمْ يَطْلُبُوْنَ الْحُرِّيَّةَ وَالْإِسْتِقْلَالَ، وَقَالُوْا لِلْإِنْجِلِيْزِ: اَنْ يَتْرُكُوا الْهِنْدَ فِيْ أَيْدِي الْهِنْدِيِّيْنَ.
٧. فَلِمَاذَا لَمْ يَشْتَرِكِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ؟	لِأَنَّ قَائِدَ جَمْعِيَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ (مسلم لیگ) مِسْتَرْ مُحَمَّدْ عَلِيْ جِنَاح مَنَعَهُمْ عَنِ الْإِشْتِرَاكِ.
٨. وَلِمَاذَا مَنَعَهُمْ. أَ لَايُحِبُّ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَائِدُهُمُ الْحُرِّيَّةَ وَالْإِسْتِقْلَالَ؟	بَلٰى! هُمْ يُحِبُّوْنَ الْإِسْتِقْلَالَ وَكَيْفَ لَا؟ مَعَ اَنَّ (باوجودیکہ) الْإِجْتِهَادَ لِلْحُرِّيَّةِ وَالْإِسْتِقْلَالِ فَرِيْضَةٌ عَلَيْهِمْ. وَلٰكِنَّ الْهُنُوْدَ اِلَى الْآنَ لَمْ يَتَّفِقُوْا مَعَ مُسْلِمْ لِيْك فِيْ مُطَالَبَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَحُقُوْقِهِمْ.
٩. يَا عَزِيْزِيْ! لَاشَكَّ فِيْ اَنَّ	اِيْ وَاللّٰهِ! هٰذَا صَحِيْحٌ، فَمَا[1] لَنَا اَنْ

[1] پھر ہمیں کیا ہوا ہے۔

الْحُرِّيَّةَ وَإِسْتِقْلَالَ الْوَطَنِ هُمَا اَعَزُّ شَيْءٍ، لَا تُعَادِلُهُمَا نُفُوْسٌ وَلَا نَفَائِسُ لٰكِنَّ إِسْتِقْلَالَ الْهِنْدِ لَا يَحْصُلُ مِنْ هٰذِهِ الْمُظَاهِرَاتِ بَلْ اَوَّلُ شَرْطِهِ الْإِتِّحَادُ بَيْنَ أَبْنَاءِ الْوَطَنِ هٰكَذَا يَقُوْلُ الْإِنْجِلِيْزُ اَيْضًا لِلْهِنْدِيِّيْنَ "كُوْنُوْا مُتَّحِدِيْنَ يَحْصُلُ لَكُمُ الْإِسْتِقْلَالَ."	لَا نَتَّحِدُ وَلَا نَتَّفِقُ، فَاِنَّهُ اَسْهَلُ طَرِيْقٍ لِتَحْصِيْلِ الْإِسْتِقْلَالِ، فَالْوَاجِبُ عَلٰى كُلِّ مُحِبِّ الْحُرِّيَّةِ مِنَ الْهُنُوْدِ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَجْتَهِدَ كُلَّ الْجُهْدِ لِلْإِتِّحَادِ حَتّٰي يَكُوْنَ صَوْتُ جَمِيْعِ الْأَقْوَامِ صَوْتًا وَاحِدًا "اَلْإِسْتِقْلَالُ، اَلْإِسْتِقْلَالُ".
۱۰. اَحْسَنْتَ يَا وَلَدِيْ! لٰكِنَّ الْهُنُوْدَ وَالْاِنْجِلِيْزَ لَنْ يَتَّفِقُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ ضَعُفَتْ[1] قُوَّتُهُمْ بِالشِّقَاقِ[2] وَضُعْفِ الْإِيْمَانِ وَسُوْءِ الْأَعْمَالِ[3].	نَعَمْ! لَا يُحِبُّ اَحَدٌ الْإِتِّحَادَ مَعَ الضُّعَفَاءِ، اَمَّا اِذَا اَحْسَنُوْا[4] الْأَخْلَاقَ وَالْأَعْمَالَ وَاتَّحَدُوْا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ[5] مَرْصُوْصٌ[6]، فَيُحِبُّ كُلُّ وَاحِدٍ الْإِتِّحَادَ مَعَهُمْ.
۱۱. فَيَلْزَمُ عَلٰى قَائِدِي الْمُسْلِمِيْنَ وَعُلَمَائِهِمْ اَنْ يُسَارِعُوْا[7] اَوَّلًا اِلٰى تَحْسِيْنِ[8] أَخْلَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالتَّنْظِيْمِ[9] وَالْإِتِّحَادِ بَيْنَهُمْ عَلٰى	صَدَقَ اللّٰهُ! وَاللّٰهُ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، يَا عَمِّيْ! اِذَا اتَّحَدَ مُسْلِمُوا الْهِنْدِ عَلَى الْأَسَاسِ الْمَذْكُوْرِ (وَلَوْ كَانُوْا مُخْتَلِفِيْنَ فِي الْفُرُوْعِ) كَانُوْا قُوَّةً

[1] کمزور ہوگی [2] پھوٹ [3] برے عمل [4] اَحْسَنَ (ا) اچھا بنانا [5] عمارت [6] سیسہ پلایا ہوا
[7] سَارَعَ (۳) جلد بڑھنا [8] اچھا بنانا [9] ایک سلسلہ میں پرونا، درست کرنا

اَسَاسُ[1] الْإِسْلَامِ وَالْإِيْمَانِ، وَالتَّعَاوُنُ[2] عَلَى الْبِرِّ[3] وَالتَّقْوٰى وَالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ، وَالْإِجْتِنَابِ عَنِ الْفِسْقِ وَالْعِصْيَانِ، لِيَكُوْنُوْا مِنْ حِزْبِ[4] اللّٰهِ، اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

عَظِيْمَةً، فَمَنْ ذَا☆ الَّذِىْ يُخَالِفُ قُوَّةَ مِئَةِ[5] مَلْيُوْنٍ[6] مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّادِقِيْنَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ[7] اَنَّ يَوْمًا يَتَّحِدُ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ يَكُوْنُ يَوْمُ الْإِتِّحَادِ مَعَ جَمِيْعِ إِخْوَانِنَا مِنْ أَبْنَاءِ الْوَطَنِ.

١٢. يَا لَيْتَنِي رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ السَّعِيْدَ، فَلَا شَكَّ فِيْ اَنَّ يَوْمَ الْإِتِّحَادِ هُوَ يَوْمُ الْحُرِّيَّةِ وَالنَّجَاةِ عَنِ الْإِسْتِعْبَادِ[8].

لَا تَقْنَطُوْا[9] مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، عَسٰى[10] اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَرِيْبًا.

١٣. أَنَا مَسْرُوْرٌ جِدًّا بِفَهْمِكَ وَخِبْرَتِكَ[11]، لٰكِنْ لَا تَكُنْ غَافِلًا عَنِ الْعُلُوْمِ وَالْفُنُوْنِ حَتّٰي تَكُوْنَ اَهْلًا لِخِدْمَةِ الدِّيْنِ وَالْوَطَنِ.

اَشْكُرُكَ يَا سَيِّدِيْ الْمُحْتَرَمُ! قَدْ عَلَّمْتَنِيْ مَالَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ وَفَهَّمْتَنِيْ مَالَمْ اَكُنْ اَفْهَمُ، فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

---

[1] بنیاد۔ [2] باہم مدد کرنا۔ [3] نیکی۔ [4] گروہ، پارٹی۔ [5] سو۔ [6] دس لاکھ، سوملین = دس کروڑ۔
[7] میں امید کرتا ہوں۔ [8] کسی کو غلام بنانا محکوم بنانا۔ [9] قَنَطَ (ن) نامید ہونا۔ [10] امید ہے کہ۔
[11] واقفیت۔ ☆ ذا اسم اشارہ ہے یعنی کون ہے وہ جو مخالفت کرے۔

مشق نمبر ۲۶ (ب)

حِكَايَةٌ

حُكِيَ[1] اَنَّ عُمرابنَ عَبدِ الْعَزِيْزِ لَمَّا تَوَلّٰی الْخِلَافَةَ دَخَلَ عَلَيْهِ وُفُوْدُ الْمُهَنِّئِيْنَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ. فَتَقَدَّمَ مِنْ وَفْدِ الْحِجَازِيِّيْنَ لِلْكَلَامِ غُلَامٌ صَغِيْرٌ لَمْ تَبْلُغْ سِنُّهُ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَنَةً. فَقَالَ عُمَرُ: اِرْجِعْ وَلْيَتَقَدَّمْ مَنْ هُوَ أَسَنُّ. فَقَالَ الْغُلَامُ: اَيَّدَ اللّٰهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَيْهِ قَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ فَاِذَا مَنَحَ اللّٰهُ الْعَبْدَ لِسَانًا لَافِظًا وَقَلْبًا حَافِظًا فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْكَلَامَ وَلَوْ كَانَ الْفَضْلُ بِالسِّنِّ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَانَ فِي الْأُمَّةِ مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِكَ هٰذَا. فَتَعَجَّبَ عُمَرُ مِنْ كَلَامِهٖ وَاَنْشَدَ:—

تَعَلَّمْ فَلَيْسَ الْمَرْءُ يُوْلَدُ عَالِمًا وَلَيْسَ أَخُوْ عِلْمٍ كَمَنْ هُوَ جَاهِلُ
وَاِنَّ كَبِيْرَ الْقَوْمِ لَا عِلْمَ عِنْدَهٗ صَغِيْرٌ اِذَا الْتَفَّتْ عَلَيْهِ الْمَحَافِلُ

اَشْعَارٌ

اِذَا اَنْتَ اَكْرَمْتَ الْكَرِيْمَ مَلَكْتَهٗ وَاِنْ اَنْتَ اَكْرَمْتَ اللَّئِيْمَ تَمَرَّدَا
اِنَّ الْوَفَاءَ عَلَى الْكَرِيْمِ فَرِيْضَةٌ وَاللُّؤْمُ مَقْرُوْنٌ بِذِي الْاِخْلَافِ[2]
وَتَرَى[3] الْكَرِيْمَ لِمَنْ يُعَاشِرُ مُنْصِفًا وَتَرَى اللَّئِيْمَ مُجَانِبَ الْاِنْصَافِ
خَفِّضْ هُمُوْمَكَ فَالْحَيٰوةُ غُرُوْرٌ وَرَحَى الْمَنُوْنِ عَلَى الْأَنَامِ تَدُوْرُ
وَالْمَرْءُ فِيْ دَارِ الْفَنَاءِ مُكَلَّفٌ لَاقَادِرٌ فِيْهَا وَلَا مَقْدُوْرٌ

---

[1] حکایت کی گئی ہے۔ [2] خلاف کرنے والا۔ [3] تو دیکھے گا۔

مَكْتُوبٌ مِنَ الْوَلَدِ اِلٰى اَبِيْهِ

اِلٰى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمَاجِدِ الْمُحْتَرَمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اِنِّيْ كُنْتُ كَتَبْتُ قَبْلَ ثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ اِلٰى اَخِي الْعَزِيْزِ وَاَخْبَرْتُ اَنِّيْ تَمَّمْتُ الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْاَدَبِ وَالْيَوْمَ أُبَشِّرُكُمْ بِاَنِّيْ تَعَلَّمْتُ الْجُزْءَ الثَّانِيْ اَيْضًا فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلَهُ الشُّكْرُ.

يَا أَبِي الْمُكَرَّمُ! اَلْاٰنَ أَنَا اَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ اَكْثَرَ مِنْ مَاكُنْتُ اَفْهَمُهُ قَبْلَ هٰذَا، لِأَنِّيْ تَعَلَّمْتُ فِي الْجُزْءِ الثَّانِيْ جَمِيْعَ الْأَبْوَابِ مِنَ الْاَفْعَالِ الثُّلَاثِيَّةِ وَالرُّبَاعِيَّةِ الْمُجَرَّدَةِ وَالْمَزِيْدَةِ.

وَمَا[1] عَدَا ذٰلِكَ حَفِظْتُ كَثِيْرًا مِنَ الْأَلْفَاظِ الْعَرَبِيَّةِ وَتَعَلَّمْتُ جُمْلَةً[2] مِنْ قَوَاعِدِ الصَّرْفِ وَالنَّحْوِ وَمِنْ تَرَاكِيْبِ الْجُمَلِ الْإِسْمِيَّةِ وَالْفِعْلِيَّةِ.

وَبِحَمْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ اَقْدِرُ أَنْ أُتَرْجِمَ كَثِيْرًا مِنَ الْجُمْلَاتِ مِنَ الْعَرَبِيِّ اِلَى الْهِنْدِيِّ وَمِنَ الْهِنْدِيِّ اِلَى الْعَرَبِيِّ.

وَالْخُلَاصَةُ أَنِّيْ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَعَلَّمْتُ فِيْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مَا (جو) لَايَتَعَلَّمُ طَلَبَةُ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الرَّائِجَةِ عَلَى الْمِنْهَاجِ الْقَدِيْمِ فِيْ سَنَتَيْنِ. خُصُوْصًا تِلْكَ الطَّلَبَةُ لَايَقْدِرُوْنَ مُطْلَقًا أَنْ يُتَرْجِمُوْا مِنَ الْهِنْدِيِّ اِلَى الْعَرَبِيِّ اَوْ يُكَلِّمُوْا اَوْ يَكْتُبُوْا مَكْتُوْبًا صَغِيْرًا.

---

[1] ماسوا اس کے　　[2] ایک مقدار

وَلَمَّا اَقْرَءُ الْجُزْءَ الثَّالِثَ واَتعلَّمْ اَقْسَامَ الْأَفْعَالِ الْغَيْرِ السَّالِمَةِ يَحْصُلُ لِيْ قُدْرَةٌ مَزِيْدَةٌ عَلَى التَّكَلُّمِ وَالتَّرْجَمَةِ وَاِذَنْ[1] اُرْسِلَ فِيْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ[2] مَكْتُوْبًا اِلٰى حَضْرَتِكُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

وَالسَّلَامُ عَلٰى أُمِّي الْمُحْتَرِمَةِ وَأَخَوَاتِيْ وَإِخْوَانِي الْمُكَرَّمِيْنَ وَدُمْتُمْ[3] سَالِمِيْنَ.

وَلَدُكُمُ الْخَادِمُ

عبد الرحمٰن

---

۱ تب۔اُس وقت ۲ ہفتہ ۳ آپ ہمیشہ سلامت رہیں۔

تکملہ

چند مفید معلومات

۱۔ تعریفِ علمِ صرف و نحو:

صحیح بولی سیکھنے کے لیے جو قاعدے بنائے گئے ہیں اُن کی دو قسمیں ہیں:

(۱) صرف، (۲) نحو۔

صرف وہ علم ہے جس میں لفظوں کی پہچان اور اُن کے ہیر پھیر کے قاعدوں کا ذکر ہو۔

نحو وہ علم ہے جس میں لفظوں کے آپس کے تعلّق اور اُن کی اعرابی حالت کی پہچان کے قاعدے بتائے جائیں۔

تنبیہ ۱: اِس کتاب میں تم نے کچھ قواعد صرف کے پڑھے ہیں اور کچھ نحو کے بقیہ قواعد آئندہ حصّے میں ان شاء اللہ بیان کیے جائیں گے۔

۲۔ تحلیل[۱]:

کلام میں لفظوں کو علیحدہ علیحدہ جانچنے کو ''تحلیل'' کہتے ہیں اور وہ دو قسم کی ہوتی ہے:

(۱) تحلیل صرفی، (۲) تحلیل نحوی۔

---

[۱] اس کے لفظی معنی ہیں کسی چیز کے اجزا کو الگ الگ کر دینا۔

صرف کے قاعدوں کے لحاظ سے جانچنے کو ''تحلیل صرفی'' کہتے ہیں اور نحو کے قواعد کے لحاظ سے جانچنے کو ''تحلیل نحوی'' کہتے ہیں۔ اور چونکہ اِس تحلیل کے بعد پھر لفظوں کو باہم جوڑ دیتے ہیں اِس لیے تحلیل نحوی کو عام طور پر ترکیب (جوڑ دینا) بھی کہتے ہیں۔

تحلیل صرفی میں ذیل کے اُمور تم ابھی جانچ سکتے ہو:

سب سے پہلے کلمہ کی اقسام پہچانیں کہ کونسا لفظ اسم ہے کونسا فعل اور کونسا حرف؟

پھر اسم کے متعلق ذیل کی باتیں دیکھو:

(۱) نکرہ ہے یا معرفہ؟ نکرہ ہے تو اسمِ ذات ہے یا اسمِ صفت؟ معرفہ ہے تو کس قسم کا؟ یعنی اسمِ عَلَم ہے یا ضمیر یا اور کوئی؟

(۲) مشتق ہے یا غیر مشتق (جامد) اگر مشتق ہے تو کونسی قسم کا؟ اسمِ فاعل ہے یا اسمِ مفعول یا اسمِ تفضیل یا اسمِ ظرف یا اسمِ آلہ یا اسمِ صفت (صفة مُشَبَّة) یا اسمِ مبالغہ؟

(۳) حروفِ اصلیہ کی تعداد پہچانو کہ ثلاثی ہے یا رُباعی یا خماسی؟ مجرد ہے یا مزید فیہ؟

(۴) واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟ جمع ہے تو سالم یا مکسر؟ مکسر ہے تو کس وزن پر؟

(۵) مذکر ہے یا مؤنث؟ علامت تانیث کیا ہے؟

(۶) مُعرب ہے یا مبنی؟

فعل کے متعلق ذیل کے اُمور دیکھو:

(۱) زمانہ دیکھو یعنی ماضی ہے یا مضارع؟

(۲) صیغہ دیکھو کہ غائب ہے یا مخاطب یا متکلّم؟ مذکر ہے یا مؤنث؟ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟

(۳) حروف اصلیہ کی تعداد دیکھو کہ ثلاثی ہے یا رباعی؟ مجرد ہے یا مزید فیہ؟

(۴) معروف ہے یا مجہول؟ لازم ہے یا متعدی؟

(۵) معرب ہے یا مبنی؟

حرف کے متعلق:

(۱) حرف کے متعلق صرف یہ دیکھ سکتے ہو کہ حرفِ جارّ ہے یا حرفِ استفہام یا حرفِ نفی یا حرفِ تاکید یا حرفِ ندا یا حرفِ ناصبِ مضارع یا حرفِ جازم ہے؟

تحلیل نحوی میں اُمورِ ذیل تم جانچ سکتے ہو

(۱) مرکب تام ہے یا ناقص؟

(۲) مرکب ناقص ہے تو کس قسم کا؟ توصیفی ہے یا اضافی؟

(۳) مرکب توصیفی ہے تو اس میں موصوف کونسا ہے اور صفت کونسی؟

(۴) اگر مرکب اضافی ہے تو اس میں مضاف کونسا اور مضاف الیہ کونسا؟

(۵) مرکب تام ہے تو کونسی قسم کا؟ جملۂ اسمیہ ہے یا جملۂ فعلیہ؟

(۶) جملۂ اسمیہ ہے تو اس میں مبتدا کونسا ہے اور خبر کونسی؟

(۷) جملۂ فعلیہ ہے تو اس میں فعل کونسا ہے؟ فاعل کون ہے یا نائب الفاعل کونسا لفظ ہے؟ مفعول کونسا لفظ ہے؟

(۸) ہر کلمہ کی اِعرابی حالت دیکھو۔ یعنی فعل ہے تو دیکھیں حالتِ رفعی میں ہے یا حالتِ نصبی یا جرّی میں؟

(۹) اگر کوئی اسم مرفوع ہے تو کیوں؟ فاعل یا نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے یا مبتداء یا خبر ہونے کی وجہ سے؟

(۱۰) اگر منصوب ہے تو کیوں؟ مفعول ہے یا اِنَّ کے بعد واقع ہوا ہے یا کَانَ کی خبر ہے؟ یا اِس لیے کہ فاعل یا مفعول کی ہیئت بتلاتا ہے؟

(۱۱) اگر مجرور ہے تو کیوں؟ حرفِ جرّ کے بعد واقع ہے یا مضاف الیہ ہے؟

(۱۲) ہر کلمہ کا اعراب دیکھیں کونسی قسم کا ہے۔ اعراب بالحرکتہ ہے یا اعراب بالحروف؟

متعدد جملوں کی ترکیبیں پہلے لکھی جا چکی ہیں۔ ذیل میں چند اور جملوں کی تحلیل لکھی جاتی ہے تاکہ تم آئندہ بطور خود سادے جملوں کی تحلیل کر سکو:

(۱) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ، (مرد لوگ عورتوں کے اوپر سرپرست ہیں)

اس کی تحلیل صرفی یوں ہوگی:

(اَلرِّجَالُ) اسم ہے معرفہ معرف باللّام، جمع مکسر، مذکر، جامد، ثلاثی مجرد، معرب۔

(قَوَّامُوْنَ) اسم، جمع سالم مذکر، مشتق (اسم مبالغہ)، ثلاثی مجرد۔

(عَلٰی) حرف جارّ، مبنی۔

(النِّسَاءِ) اسم معرف باللّام، جمع مکسر، اس کا مفرد اِمْرَأَةٌ ہے، مؤنث، جامد، ثلاثی مجرّد، معرب۔

اس کی تحلیل نحوی یوں کرو:

مذکورہ جملۂ اسمیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزء اسم ہے۔

(اَلرِّجَالُ) مبتدا ہے اسی لیے مرفوع ہے۔ اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے۔ (قَوَّامُوْنَ)

خبر ہے اسی لیے مرفوع ہے۔ اس کا رفع (ـُـوْنَ) سے دیا گیا ہے۔ (دیکھو سبق: ۱۰-۵)، (عَلٰی) حرفِ جارّ ہے۔ (النِّسَاءِ) اِس کا جرّ زیر سے دیا گیا ہے۔ جارّ اور مجرور مل کر خبر سے متعلق ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہو گیا۔

(۲) کَتَبَ مَحْمُوْدٌ کِتَابًا طَوِیْلًا اِلٰی أَخِیْهِ، (محمود نے ایک لمبا خط اپنے بھائی کو لکھا)

اِس کی تحلیل صرفی یوں ہو گی:

(کَتَبَ) فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب، ثلاثی مجرّد، متعدی، مبنی، (کیونکہ فعل ماضی فتحہ پر مبنی ہوتا ہے)۔

(مَحْمُوْدٌ) اسم علم، واحد، مذکر، مشتق، اسم مفعول ہے حَمِدَ (تعریف کرنا) سے، ثلاثی مجرّد ہے، معرب ہے۔

(کِتَابًا) اسمِ نکرہ، واحد، مذکر، مشتق، ثلاثی مجرّد، معرب۔

(طَوِیْلًا) نکرہ، واحد، مذکر، مشتق، اسمِ صفت، ثلاثی مجرّد اور معرب ہے۔

(اِلٰی) حرف جارّ۔

(أَخ) اسمِ نکرہ واحد، مذکر، جامد، ثلاثی (دراصل اَخَوٌ ہے) معرب۔

(ہِ) ضمیر مجرور متصل۔

مذکورہ جملہ کی تحلیل نحوی یوں کرو:

مذکورہ جملۂ فعلیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزء فعل ہے۔

(کَتَبَ) فعل ماضی مبنی ہے فتحہ پر۔ (مَحْمُوْدٌ) فاعل ہے۔ اور اسی لیے مرفوع ہے اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے۔ (کِتَابًا) مفعول ہے اِسی لیے منصوب ہے اس کا

نصب زبر سے دیا گیا ہے پھر (كِتَابًا) موصوف بھی ہے اور (طَوِيْلًا) اس کی صفت ہے اسی لیے منصوب ہے کیونکہ صفت اور موصوف اِعراب میں باہم مطابق ہوتے ہیں۔ اس کا نصب بھی زبر سے آیا ہے۔ (اِلٰــى) حرفِ جارّ، (أَخ) مجرور، اس کا جرّ (ي) سے آیا ہے (دیکھو سبق: ۱۱-۲) پھر (أَخ) مضاف ہے۔ (هِــ) مضاف الیہ، جارّ و مجرور مل کر متعلق ہوا فعل سے۔ فعل، فاعل، مفعول اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

تَمَّ الجُزْءُ الثَّانِي الجدِيْد

فِي الْيَوْمِ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَان ۱۳۶۱ھ

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

الحمد للہ عربی کا معلّم حصّہ دوم جدید بعونہٖ تعالیٰ ختم ہو گیا۔ اب اس کے بعد حصّہ سوم سبق ۲۶ سے شروع ہو گا۔

یادداشت

من منشورات مكتبة البشرى

الكتب العربية

الكتب المطبوعة

(ملونة، مجلدة)

الهداية (٨ مجلدات)
منتخب الحسامي
الصحيح لمسلم (٧ مجلدات)
نور الإيضاح
مشكاة المصابيح (٤ مجلدات)
أصول الشاشي
نور الأنوار (مجلدين)
نفحة العرب
تيسير مصطلح الحديث
شرح العقائد
كنز الدقائق (٣ مجلدات)
تعريب علم الصيغة
التبيان في علوم القرآن
مختصر القدوري
مختصر المعاني (مجلدين)
شرح تهذيب
تفسير الجلالين (٣ مجلدات)

(ملونة كرتون مقوي)

متن العقيدة الطحاوية
زاد الطالبين
هداية النحو (مع الخلاصة)
المرقات
هداية النحو (المتداول)
الكافية
شرح مائة عامل
شرح تهذيب
دروس البلاغة
السراجي
شرح عقود رسم المفتي
إيساغوجي
البلاغة الواضحة
الفوز الكبير

كتب تحت الطباعة

(ستطبع قريبا بعون الله تعالى)

(ملونة، مجلدة)

المقامات للحريري
عوامل النحو
التفسير للبيضاوي
الموطأ للإمام مالك
الموطأ للإمام محمد
قطبي
المسند للإمام الأعظم
ديوان الحماسة
تلخيص المفتاح
الجامع للترمذي
المعلقات السبع
الهدية السعيدية
ديوان المتنبي
شرح الجامي
التوضيح والتلويح

☆.....☆.....☆

Books In Other Languages

English Books

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)
Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Al-Hizbul Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizbul Azam (Small) (Card Cover)
Secret of Salah

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)
Fazail-e-Aamal (Germon) (H. Binding)

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizbul Azam (French) (Coloured)

مکتبۃ البشریٰ کی مطبوعات

اردو کتب

مطبوعہ کتب

(رنگین مجلد)

لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	تعلیم الاسلام (مکمل)
خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی	بہشتی زیور (۳ حصے)
الحزب الاعظم (ماہانہ ترتیب پر)	تفسیر عثمانی (۲ جلد)
خطبات الاحکام لجمعات العام	

رنگین کارڈ کور

الحزب الاعظم (جیبی) ماہانہ ترتیب پر	تیسیر المنطق
الحجامۃ (پچھنا لگانا) جدید ایڈیشن	علم النحو
علم الصرف (اولین و آخرین)	جمال القرآن
عربی صفوۃ المصادر	سیر الصحابیات
عربی کا آسان قاعدہ	تسہیل المبتدی
فارسی کا آسان قاعدہ	فوائد مکیہ
عربی کا معلم (اول، دوم)	بہشتی گوہر
خیر الاصول فی حدیث الرسول	تاریخ اسلام
روضۃ الادب	زاد السعید
آداب المعاشرت	تعلیم الدین
حیاۃ المسلمین	جزاء الاعمال
تعلیم الاسلام (مکمل)	جوامع الکلم

مجلد/ کارڈ کور

فضائل اعمال	منتخب احادیث
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	اکرام مسلم

☆......☆......☆

زیر طبع کتب

حصن حصین	تعلیم العقائد
آسان اصول فقہ	فضائل حج
عربی کا معلم (سوم، چہارم)	معلم الحجاج

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

سوم

مؤلفہ

مولوی عبد الستار خاں رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ البشریٰ
کراچی - پاکستان

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

مؤلفہ

مولوی عبد الستار خان

حصّہ سوم

ناشر

مکتبۃ البشریٰ

للطباعۃ والنشر

کتاب کا نام	:	عربی کا معلّم (حصۂ سوم)
مؤلف	:	مولوی عبدالستار خان
تعداد صفحات	:	۲۰۰
قیمت برائے قارئین	:	=/۵۰ روپے
سن اشاعت	:	۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء
ناشر	:	مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر	:	+92-21-7740738 ،+92-21-34541739
فیکس نمبر	:	+92-21-4023113
ویب سائٹ	:	www.ibnabbasaisha.edu.pk
ای میل	:	al-bushra@cyber.net.pk
ملنے کا پتہ	:	مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341,5557926

دارالإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلّم حصّۂ سوم جدید

پچیس سبق پچھلے دو حصوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصہ چھبیسویں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

دیباچۂ کتاب

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے کتاب ''تسہیل الادب فی لسان العرب'' الملقب بہ ''عربی کا معلّم'' کا تیسرا حصّہ بھی شائع ہوگیا **فللّٰه الحمد وله الشكر!**

دو سال ہوئے کتابِ مذکور کے دو حصّے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے، لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصّے کی اشاعت میں خلافِ توقع بہت زیادہ تاخیر ہوگئی۔

محض فضلِ خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی، ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھا یا پڑھایا، وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہوگیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے، کیونکہ یہ انہی کے زوردار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہوگیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانہ میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخلِ نصاب کرنے کیلئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عشرِ عشیر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کیلئے نہ ہوسکا، باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہلِ علم مبصرین وطالبانِ عربی کا یہ میلان بالکل خلاف عادت ہے۔

صوبۂ سندھ کے محکمۂ تعلیم نے اسے ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل کرلیا ہے۔ بمبئی، حیدر آباد، یوپی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہورہی ہے۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ عربی کے علمِ صرف میں **أفعال و أسماء** کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک

دشوار گذار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرزِ قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت کی طرح رٹوایا جاتا ہے، یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضییعِ اوقات کا موجب ہے جس کا متحمّل ہر ایک طالب علم نہیں ہوسکتا، اسی لیے طرزِ جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصّہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مگر اس سے طالبِ عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے، جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔

اس تیسرے حصّے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدرِ امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصّے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادبِ عربی کی تعلیم میں، قواعد کا حصّہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصّہ بھی نہ ہوگا، تین چوتھائی سے زیادہ زبانِ عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔ اس تیسرے حصّے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آجائے گی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصّہ سمجھ کر پڑھ سکے گا، احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی بآسانی پڑھ سکے گا، عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکے گا اور بہت کچھ عربی بول لے گا، مگر یہ استعداد اسی وقت ہوسکتی ہے جب کہ خود معلّم میں یہ لیاقت بوجہِ احسن موجود ہو، یا طالب علم میں بذاتِ خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصّے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے شائقین کو اُستاد کا کام دے سکتی ہے۔ چوتھے حصّے میں اسمائے عدد کا مفصّل بیان، حروف کی باریکیاں، علمِ صرف و نحو کی اونچے درجے کے ضروری مسائل، علمِ بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائیں گے۔

والله الموفق والمستعان

خادمِ افضل اللّسان

عبد الستار خان

ہدایات

۱۔ اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختۂ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں، پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصّہ حفظ ہو جائے گا، مگر اس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ خود حضراتِ معلّمین ہر سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں۔

یہ طریقہ حصّۂ سوم میں بآسانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حصّۂ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں، ہوشیار معلّم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

۲۔ سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصّہ پچھلی معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں۔

۳۔ یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو، اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

۴۔ جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے بڑھیں۔ ترجمتین کا کلید سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملیں گے جس کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہو گا، یہاں صرف مثالوں کے ذریعے فہمائش کی گئی ہے۔

اشارات

۱۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (جـ) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، ك اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے، اور معتلِ واوی و یائی کی طرف ''واؤ'' اور ''یا'' سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، مِـنْ، عَـنْ، بِ، اِلٰـی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ''یعنی'' یا برابر کے لیے یہ نشان (=)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عربی کا معلّم حصّہ سوم

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالعِشْرُوْنَ

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ عزیز طالبین! تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصّے میں افعال ثلاثی مجرد ومزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں، وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے۔ مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن یَفْعُلُ اور امر کا وزن اِفْعَلْ اور اُفْعُلْ ہے تو ضَرَبَ یَضْرِبُ اِضْرِبْ، سَمِعَ یَسْمَعُ اِسْمَعْ اور کَرُمَ یَکْرُمُ اُکْرُمْ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا، مگر ایسا نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصّے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں، جیسے: کَانَ (ماضی) یَکُوْنُ (مضارع) کُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں، اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ= فَعَلَ، یَکُوْنُ اصل میں یَکْوُنُ= یَفْعُلُ اور کُنْ اصل میں اُکْوُنْ= اُفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ عربی افعال اور اسمائے مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیّرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:

۱.	فَتَحَ عَلِيٌّ كِتَابَهُ	شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ	حَسُنَ الْبَيْتُ.
۲.	أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً	سَأَلَ التِّلْمِيْذُ الْمُعَلِّمَ	قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا.
۳.	عَدَّ[۱] الرَّاعِيْ[۲] غَنَمَهُ[۳]	فَرَّ[۴] الْمَسْجُوْنُ	شَدَّ[۵] الْوَلَدُ الْكَلْبَ.
٤.	وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا	قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا	رَمٰى[۶] أَحْمَدُ الْكُرَةَ.
٥.	وَعٰى[۷] رَشِيْدٌ دَرْسَهُ	وَقٰى[۸] مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ	طَوٰى[۹] زَيْدٌ كُرَّاسَةً.

تنبیہ ۱: بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصّہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں نہ کوئی ہمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی۔

صحیح اس لیے کہ ان میں تینوں حروف صحیح ہیں، اور سالم اس لیے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیّر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ ۲: پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

---

[۱] گِنا [شمار کیا] [۲] چرواہا [۳] بکریاں [۴] بھاگا [۵] باندھا [۶] پھینکا

[۷] یاد رکھا [۸] بچایا [۹] لپیٹا، طے کیا

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ہمزہ نظر آئے گا، ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو مہموز کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۳: تمہیں یاد ہوگا کہ الف جب متحرک ہو (اَ، اِ، اُ) یا جزم والا ہو: فَـأْ تو اس الف کو بھی ہمزہ کہتے ہیں۔ (دیکھو اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئے گا کیونکہ عَـدَّ اصل میں عَـدَدَ ہے، دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دیے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا عین کلمہ اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو مضاعف کہلاتے ہیں۔

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرف علت ہے۔ کسی کے شروع میں، کسی کے درمیان میں، اور کسی کے آخر میں۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو معتل کہلاتے ہیں۔

معتل کی تین قسمیں ہیں:

حرفِ علت فا کلمہ کی جگہ ہو تو معتل الفاء یا مثال کہتے ہیں، جیسے وَجَدَ.

عین کلمہ کی جگہ ہو تو معتل العین یا اجوف کہتے ہیں، جیسے قَالَ.

اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتل اللام یا ناقص کہتے ہیں، جیسے رَمٰی.

تنبیہ ۴: یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے[1] بلکہ ''واو'' یا ''یا'' سے بدلا ہوا ہوتا ہے، مثلاً: قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے، کیونکہ اس کا مضارع یَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے۔ رَمٰی اصل میں رَمَيَ ہے، کیونکہ اس کا مضارع یَـرْمِيْ اور مصدر رَمْيٌ ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع أَبْوَابٌ ہے۔

[1] مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو! ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ علت نظر آئے گا، ایسے فعل کو لفیف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لفیفِ مفروق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جدائی ڈال دی ہے، تیسرا فعل لفیفِ مقرون ہے کیونکہ دونوں حرفِ علت باہم قرین ہیں۔

تنبیہ ۵: تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروفِ اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرفِ علت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مہموز یا معتل نہیں کہلائے گا، پس أَكْرَمَ بروزن أَفْعَلَ مہموز نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں ہمزہ فا، عین اور لام سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا میں الف اور واو، تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھادی گئی ہیں تو انکی وجہ سے وہ معتل نہیں بن جائیں گے، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ہمزہ اور ایک ''را'' زائد ہے، تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائے گا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:

فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ سالم ۲۔ غیر سالم

سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ تو حرفِ علت ہو نہ ہمزہ، نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ مہموز: جس کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: أَمَرَ

۲۔ مضاعف: جس کا عین اور لام ایک جنس کا ہو: عَدَّ

۳۔ مثال: جس کا فا کلمہ حرف علت ہو: وَعَدَ

۴۔ اجوف: جس کا عین کلمہ حرف علت ہو: قَالَ

۵۔ ناقص: جس کا لام کلمہ حرف علت ہو: رَمٰی

۶۔لفیف: جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں، اگر پہلی اور تیسری جگہ حرفِ علت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَقٰـى، اور دوسری اور تیسری جگہ حرفِ علت ہو تو لفیف مقرون: طَوٰى.

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگر چہ بے ترتیب ہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ۶: ہوسکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی۔ أَتٰى (وہ آیا) مہموز بھی اور معتل بھی۔

تنبیہ۷: یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:

أَمَرَ	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُوْ[1]	ذَهَبُوْا	وَهَبَ[2]
عَزَّ[3]	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ[4]	تَقَوَّلَ[5]	سُئِلَتْ[6]	تَوَلّٰى[7]
يَقُصُّ[8]	مَلَأَ[9]	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا[10]	يَكُوْنُ
لَيَسْمَعُنَّ	أَدَبٌ	رَأْسٌ	عَزِيْزٌ	مَمْلُوْءٌ[11]	غَيُوْرٌ[12]
اَلْقَاضِيْ	مَوْعُوْدٌ[13]	مَدْعُوٌّ[14]	مَنْصُوْرٌ	وَلِيٌّ[15]	يَسِيْرٌ[16]

---

[1] وہ بلاتا ہے۔ [2] اس نے عطا کیا۔ [3] عزت والا ہوا۔ [4] اس نے وضو کیا۔
[5] اس نے بات گھڑ لی۔ [6] وہ پوچھی گئی۔ [7] دوست رکھا۔ [8] وہ قصہ بیان کرتا ہے۔
[9] اس نے بھرا۔ [10] وہ قریب ہوا۔ [11] بھرا ہوا۔ [12] غیرت مند۔
[13] وعدہ کیا ہوا۔ [14] بلایا ہوا۔ [15] والی، وارث، دوست۔ [16] آسان، تھوڑا سا۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالعِشْرُوْنَ

تغیّرات کی قسمیں اور چند قاعدے

۱۔ غیر سالم الفاظ میں اہلِ زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل اور تکلّف محسوس ہوا تو انھوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لیے لفظ میں کسی قدر تغیّر کر دیا۔

۲۔ تغیّر تین قسم سے ہوتا ہے:

۱۔ تخفیف: ہمزہ کو کسی حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: أَءْمَنَ سے اٰمَنَ، أُءْ خُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیّر مہموز میں ہوا کرتا ہے)۔

۲۔ ادغام: دو ہم جنس یا ہم مخرج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا: مَدَدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیّر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ تعلیل: کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیّر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، اِدغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دیے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کرلو، آئندہ موقع موقع سے اِن کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ ۱: کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو ہمزہ ساکن کو ایسے حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے

مناسب ہو۔ یعنی ماقبل میں فتحہ ہوتو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمّہ ہوتو واو سے اور کسرہ ہوتو یا سے بدلنا چاہیے۔

أَءْمَنَ سے اٰمَنَ[1] کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے۔

أُءْمِنُ سے اُوْمِنُ[2] کیونکہ ضمّہ کو واو سے مناسبت ہے۔

إِءْمَانٌ سے إِیْمَانٌ[3] کیونکہ کسرہ کو یا سے مناسبت ہے۔

قاعدہ ۲: ہمزہ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہوتو ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، جیسے یَأْمُرُ کو یَامُرُ، یُؤْمِنُ کو یُوْمِنُ اور مِئْذَنَۃٌ کو مِیْذَنَۃٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱: یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ ۲: اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمّہ (ـُ) کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو یا، یا اس کے دندانہ لکھنے کا دستور ہے: یُؤْمِنُ اور مِئْذَنَۃٌ[4]، یہ واو اور یا بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتحہ کے بعد ہمزہ ساکن آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دے دیتے ہیں: یَأْمُرُ یا یَاْمُرُ.

یہ بھی خیال رہے کہ ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہوتو اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: آ، اگرچہ کبھی ءَا اور ءٰ بھی لکھا کرتے ہیں۔

تنبیہ ۳: تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائیں گے۔

۲۔ اِدغام کے قاعدے

قاعدہ ۱: ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہوجائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہوتو

[1] اس نے ایمان لایا۔ [2] میں ایمان لاتا ہوں۔ [3] ایمان لانا۔ مان لینا [4] اذان دینے کی جگہ

لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدْدٌ (بروزن فَعْلٌ) سے مَدٌّ.

قاعدہ ۲: دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ.

تنبیہ ۴: مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: سَبَبٌ (سبب) میں اِدغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہوجاتی ہے۔ اسی طرح مَدَدٌ (مدد، اعانت) میں اِدغام نہیں ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہوجاتی ہے۔

قاعدہ ۳: اگر مُتَجَانِسَیْنَ (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن، تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے مُتَجَانِسَیْنَ میں باہم اِدغام کر دیتے ہیں: یَمْدُدُ سے یَمُدْدُ پھر یَمُدُّ.

تنبیہ ۵: رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ.

تنبیہ ۶: مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تنبیہ ۷: اِدغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ ۱: فتحہ کے بعد واو اور یا متحرک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ، اَوِ، اَوُ اور اَيَ، اَيِ اور اَيُ سے ا ہوجاتا ہے:

قَوَ – لَ سے قَا – لَ = قَالَ	خَوِ – فَ سے خَا[1] – فَ = خَافَ

بَيَ – عَ سے بَا[2] – عَ = بَاعَ	نَيِ – لَ سے نَا[3] – لَ = نَالَ

دَ – عَوَ سے دَ[4] – عَا = دَعَا	رَ – مَيَ سے رَ[5] – مٰی = رَمٰی

[1] خَافَ ڈرنا	[2] بَاعَ بیچنا	[3] نَالَ پانا	[4] دَعَا بلانا	[5] رَمٰی پھینکنا

طَوُ – لَ سے طَا – لَ = طَالَ   یَخْ – شَيُ سے یَخْ – شٰی = یَخْشٰی[1]

تنبیہ ۸: یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے، مگر اَيُ صرف مضارع میں آتا ہے۔

قاعدہ ۲: اُوِ اور اُيِ سے اِيْ ہوجاتا ہے۔اسی طرح اِيُ سے بھی اِيْ بن جاتا ہے:

قُوِ – لَ سے قِيْ – لَ = قِيْلَ

بُيِ – عَ سے بِيْ – عَ = بِيْعَ

یَرْ – مِيُ سے یَرْ – مِيْ = یَرْمِيْ (مضارع از رَمٰی)

تنبیہ ۹: یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر يُ کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ ۳: کسرہ کے بعد واو مفتوح کو یا سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے اِيَ بنالیتے ہیں:

رَضِوَ سے رَضِيَ، دُعِوَ سے دُعِيَ (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ ۴: کسرہ کے بعد واو ساکن کو یا سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اِوْ سے اِيْ ہوجاتا ہے:

اِوْ – جَلُ سے اِيْ – جَلُ = اِيْجَلُ (امر از وَجِلَ: ڈرنا)

مِوْ – زَانٌ سے مِيْ – زَانٌ = مِيْزَانٌ (ترازو)

قاعدہ ۵: ضمّہ کے بعد یا ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اُيْ سے اُوْ ہوجاتا ہے:

مُيْ – سِرٌ سے مُوْ – سِرٌ (تونگر)

یُيْ – قِظُ سے یُوْ – قِظُ (مضارع از أَيْقَظَ: بیدار کرنا، جگانا)

تنبیہ ۱۰: قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی میں مستعمل ہیں۔

---

[1] وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا، اس کا ماضی خَشِيَ ہے

قاعدہ ۶: اَوُوْ اور اَیُوْ سے اَوْ ہو جاتا ہے:

دَ – عَوُوْا سے دَ – عَوْا = دَعَوْا رَ – مَیُوْا سے رَ – مَوْا = رَمَوْا

یَرْ – ضَیُوْ – نَ سے یَرْ – ضَوْ – نَ = یَرْضَوْنَ

قاعدہ ۷: اُوُوْ اور اِیُوْ سے اُوْ ہو جاتا ہے:

سَ – رُوُوْا سے سَ – رُوْا = سَرُوْا رَ – ضِیُوْا سے رَ – ضُوْا = رَضُوْا

یَدْ – عُوُوْ – نَ سے یَدْ – عُوْ – نَ = یَدْعُوْنَ

یَر – مِیُوْ – نَ سے یَرْ – مُوْ – نَ = یَرْمُوْنَ

قاعدہ ۸: سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمّہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں:

یَقْوُ – لُ سے یَقُوْ – لُ = یَقُوْلُ (مضارع از قَالَ)

قاعدہ ۹: سکون کے بعد یا مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں:

یَبْیِ – عُ سے یَبِیْ – عُ = یَبِیْعُ (مضارع از بَاعَ)

قاعدہ ۱۰: سکون کے بعد واو یا یا مفتوح ہو تو اُن کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کر کے واو اور یا کو الف سے بدل دیتے ہیں:

یَخْوَ – فُ سے یَخَا – فُ = یَخَافُ (مضارع از خَافَ)

یَنْیَ – لُ سے یَنَا – لُ = یَنَالُ (مضارع از نَالَ)

مستثنیات

۱۔ اجوف واوی سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدۂ تعلیل نمبر ۱ اور نمبر ۱۰ سے مستثنیٰ ہیں:

عَوِرَ یَعْوَرُ (یک چشم ہونا)

۲۔ اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ یا ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوِيَ يَسْوٰی (برابر ہونا)

۳۔ باب اِفْعَلَّ میں واو اور یا ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ يَسْوَدُّ، اِبْيَضَّ يَبْيَضُّ.

۴۔ باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ يَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا)

۵۔ اسم الآلہ اور اسم التفضیل بھی تغیّر سے مستثنیٰ ہیں:

مِقْوَلٌ، مِبْيَعٌ، أَقْوَلُ (بڑا بولنے والا)

قاعدہ ۱۱: فاعل کے وزن میں عین کی جگہ ''واو'' یا ''یا'' آجائے تو ان کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَايِعٌ سے بَائِعٌ.

قاعدہ ۱۲: باب اِفْتَعَلَ میں فا کی جگہ واو آجائے تو اس کو تا سے بدل کر تا میں اِدغام کر دیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)۔

قاعدہ ۱۳: مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا یا، تو انہیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے:

إِرْضَاوٌ سے إِرْضَاءٌ (راضی کرنا)　　إِلْقَايٌ سے إِلْقَاءٌ (ڈالنا)

سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان)　　بِنَايٌ سے بِنَاءٌ (عمارت)

تنبیہ ۱۱: تعلیل کے مزید دو قاعدے درس (۳۰) میں، اور دو قاعدے درس (۳۱) میں لکھے جائیں گے۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالعِشْرُوْنَ

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ

(۱) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الأمر	المضارع	الماضي
أَمَلٌ[۱]	مَأْمُوْلٌ (ج)	اٰمِلٌ	اُوْمُلْ (ل)	يَأْمُلُ (ج)	أَمَلَ (ن)
أَثْرٌ[۲]	مَأْثُوْرٌ (ج)	اٰثِرٌ	اِيْثِرْ (ل)	يَأْثِرُ (ج)	أَثَرَ (ض)
أُلْفَةٌ[۳]	مَأْلُوْفٌ (ج)	اٰلِفٌ	اِيْلَفْ (ل)	يَأْلَفُ (ج)	أَلِفَ (س)
أَدَبٌ[۴]		أَدِيْبٌ	اُوْدُبْ (ل)	يَأْدُبُ (ج)	أَدُبَ (ک)

تنبیہ ا: جن لفظوں میں تغیّر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیّر ہوسکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الأمر	المضارع	الماضي
إِيْلَافٌ (ل)[۵]	مُؤْلَفٌ (ج)	مُؤْلِفٌ (ج)	اٰلِفْ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	اٰلَفَ (ل)
تَأْلِيْفٌ (ج)[۶]	مُؤَلَّفٌ	مُؤَلِّفٌ	اَلِّفْ	يُؤَلِّفُ	أَلَّفَ

۱؎ اُمید کرنا ۲؎ نقل کرنا ۳؎ خوگر ہونا، مانوس ہونا ۴؎ ادیب ہونا

۵؎ خوگر بنانا ۶؎ جمع کرنا، دلجوئی کرنا

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
اٰلَفَ	يُؤَالِفُ	اٰلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ [۱]
تَاَلَّفَ	يَتَاَلَّفُ	تَاَلَّفْ	مُتَاَلِّفٌ	مُتَاَلَّفٌ	تَاَلُّفٌ [۲]
تَاٰلَفَ	يَتَاٰلَفُ	تَاٰلَفْ	مُتَاٰلِفٌ	مُتَاٰلَفٌ	تَاٰلُفٌ [۳]
اِيْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِئْتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِيْتِلَافٌ [۴] (ل)
اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ [۵] (ج)

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے؟ ذرا غور کرو گے تو تم خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اسما میں فا کلمہ کی جگہ ہمزہ آیا ہے اس لیے انہیں مہموز الفاء کہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ہمزہ عین کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: سَأَلَ میں، تو اسے مہموز العین اور لام کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: قَرَأَ میں، تو اسے مہموز اللام کہنا چاہیے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیّر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مہموز الفاء ہیں، اس لیے ہر لفظ میں فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے۔ اب جہاں کہیں فا کلمہ کی جگہ ہمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرفِ علت (الف، یا، واو) آ گیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیّر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیّر نظر آ رہا ہے: اُوْمُلْ، اِيْثِرْ، اِيْلَفْ اور اُوْدُبْ میں ہمزہ کی جگہ ''واو'' یا ''یا'' موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو: چونکہ یہ الفاظ مہموز الفاء ہیں اس لیے فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے، اور یہ الفاظ اصل میں

---

۱ باہم الفت کرنا ۲ اکٹھا ہونا ۳ اکٹھا ہونا ۴ متحد ہونا ۵ اُلفت چاہنا

اُءْمُلْ، اِءْثِرْ، اِءْلَفْ اور اُءْدُبْ ہوں گے۔

پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھے دو ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ہمزہ کو واو اور یا سے بدلنا پڑا ہے۔

تنبیہ ۱: مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ہمزۂ وصل تلفظ سے ساقط ہو جائے گا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور ہمزۂ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہے گا: فَأْمُلْ، وَأْثِرْ، وَأْلَفْ، ثُمَّ أْدُبْ.

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں، پہلی ہی سطر میں باب أَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں آلَفَ (ماضی)، اٰلِفْ (امر) اور إِیْلَافٌ (مصدر) میں تغیّر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مہموز الفاء ہیں اس لیے آلَفَ اصل میں أَءْلَفَ بروزن أَفْعَلَ، اٰلِفْ اصل میں أَءْلِفْ بروزن أَفْعِلْ، اور إِیْلَافٌ اصل میں إِءْلَافٌ بروزن إِفْعَالٌ ہونا چاہیے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو الف سے اور یا سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں! اور آگے بڑھو، دیکھو! دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیّر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں آلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں آلَفَ گذرا ہے اور اس میں تغیّر ہوا ہے تو کیا اس میں تغیّر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، اگر اس کو ءَالَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعَلَ پر ٹھیک اُترتا ہے، اس میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے آلَفَ میں الف ہمزۂ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے۔ (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا! اور آگے بڑھیں، چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں، معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہموز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِیْتَلَفَ (ماضی) اِیْتَلِفْ (امر) اور اِیْتِلَافٌ (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ یا نظر آتی ہے، کیونکہ اصل میں اِءْتَلَفَ، اِءْتَلِفْ اور اِءْتِلَافٌ ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھے ہوجانے کی وجہ سے قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزۂ اصلیہ کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ۲: یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی ہمزۂ وصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ، ثُمَّ اجْتَنَبَ. اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیّر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے تو ہمزۂ وصل ساقط ہوجانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَائْتَلَفَ، اسکو وَأْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمہیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دیں گے جن میں قاعدۂ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیّر ہوسکتا ہے، اگرچہ گردان میں تغیّر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیّر کے ساتھ تلفظ کرسکتے ہو: یَأْمُلُ کو یَامُلُ، یُؤْلِفُ کو یُوْلِفُ اور اِسْتِئْلَافٌ کو اِسْتِیْلَافٌ پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے (ج) لکھا گیا ہے جس سے تغیّرِ جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح (ل) لکھ کر تغیّرِ لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کیے گئے ہیں، آئندہ ان کی ضرورت نہیں۔

۶۔ مہموز الفاء میں تغیّر کے یہی دو قاعدے قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں، ان

کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لو گے:

الف: أَمَلَ رَشِيْدٌ نَجَاحَهُ.	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ.	أُوْمُلْ يَا زَيْدُ! نَجَاحَكَ.
ب: أَخَذَ رَشِيْدٌ كِتَابَهُ.	يَأْخُذُ رَشِيْدٌ كِتَابَهُ.	خُذْ يَا زَيْدُ! كِتَابَكَ.
ج: أَكَلَ رَشِيْدٌ تَمْرَةً.	يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَّانَةً.	كُلْ يَا زَيْدُ! سَفَرْجَلَةً.
د: أَمَرَ رَشِيْدٌ بِالْحَقِّ.	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ.	مُرْ يَا زَيْدُ! بِالْحَقِّ.
ہ: اِيْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ.	يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُوْنَ.	اِيْتَلِفْ يَا زَيْدُ! مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ.
و: اِتَّخَذَ[1] خَلِيْلٌ مُحَمَّدًا صَدِيْقًا.	يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا صَدِيْقًا.	اِتَّخِذْ يَا حَامِدُ! كِتَابَكَ أَنِيْسًا.[2]

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں، صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پہلی سطر میں اُوْمُلْ جو اصل میں اُءْمُلْ ہے اس میں قاعدہ نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔

مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں تو خُذْ بھی اصل میں اُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لیے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے ہمزۂ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض [بجائے] سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔

جب اصلی ہمزہ جو ساکن تھا حذف ہوگیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو ہمزۂ وصل کی

---

[1] بنا لینا، اختیار کرنا [2] جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست، ساتھی

ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہوگیا۔ (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۱) یہی حال کُلْ اور مُرْ کا ہے۔

خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِيْ، خُذَا، خُذْنَ.

اسی قیاس پر کُلْ اور مُرْ کی گردان کرلو۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو کہ حالتِ وصل میں صرف مُرْ کا ہمزہ عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ مگر کُلْ اور خُذْ کا ہمزہ کبھی نہیں لوٹایا جاتا۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو! پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِيْتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو یا سے بدلا گیا ہے، مگر تم سوچتے ہوگے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لوگے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بے شک اِيْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفاء ہے، وہ أَلِفَ سے بنا ہے اور یہ أَخَذَ سے۔

اتنا سنتے ہی تم کہہ دوگے کہ اس کی اصلیت اِءْتَخَذَ ہونا چاہیے۔ ہاں! ٹھیک ہے، مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ کو تا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تا میں اِدغام کردیا گیا ہے، اسی لیے اِيْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔

اس کی گردان اس طرح ہوگی: اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ.

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے:

قاعدۂ تخفیف نمبر (۳) أَخَذَ، أَكَلَ اور أَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، كُلْ اور مُرْ ہوگا۔

قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) أَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ہمزہ کو تا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تا میں اِدغام کرکے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنالیا جاتا ہے۔

تنبیہ ۴: یہ قاعدہ صرف أَخَذَ کے مادّے کے لیے مخصوص ہے، اور مادّوں میں وہی اِيْتَلَفَ

کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

تنبیہ۵: مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی تغیر نہیں ہوتا، صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے امر میں جب کہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ہمزہ گرا دیا جاتا ہے: یَسْأَلُ سے یَسَلُ اور اِسْأَلْ سے سَلْ.

تنبیہ۶: پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (٦) اِفْعَلَّ (٨) اِفْعَالَّ (٩) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ۷: سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ک اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو اور جو ہند سے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔

دیکھو ذیل میں پہلا لفظ "أَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا" لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ أَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں: نقل کرنا۔

اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لے جا کر آثَرَ (دراصل أَءْثَرَ) بنا دیں تو معنی ہوں گے: ایثار کرنا، ترجیح دینا۔

اور جب دوسرے باب پر لے جا کر أَثَّرَ بنا دیں تو اس کے معنی ہوں گے: اثر کرنا۔

اور جب اس أَثَرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لے جا کر تَأَثَّرَ بنا لیں تو اس کے معنی ہوں گے: اثر قبول کرنا۔

أَثَــرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار! کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا	أَجَــرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا، نوکر رکھنا
أَخَـذَ (ن) پکڑنا، لینا (مَـعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا	أَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا
أَتٰی (يَأْتِيْ) آنا	اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا
أَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا، الگ ہو جانا	أَجِيْرٌ مزدور
حُلُمٌ بلوغت	خَصَاصَةٌ حاجت مندی، مفلسی
أَسْرَفَ (۱) بے جا خرچ کرنا، حد سے بڑھنا	اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا، التماس کرنا
أَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا	اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا، فرماں برداری کرنا
أَنْبَأَ (۱) و نَبَّأَ (۲) خبر دینا	خَسِئَ (س) دور ہونا، دھتکارا جانا
شَاءَ (يَشَاءُ) چاہنا (شِئْتَ) تو نے چاہا	عَفَا (يَعْفُوْ) معاف کرنا
هَنَأَ (ف) خوش گوار ہونا (۲) مبارک باد کہنا	أَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا
رِئَةٌ (جـ رِئَاتٌ) پھیپھڑا	رَغَدًا بافراغت
سِيْجَارَةٌ (جـ سِيْجَارَاتٌ) سگریٹ	سَلَّةٌ (جـ أَسْلَالٌ) ٹوکری
صَبِيٌّ (جـ صِبْيَانٌ) بچہ	عَاطِفَةٌ (جـ عَوَاطِفُ) عنایت، جذبہ
عُرْفٌ پسندیدہ بات، مشہور بات	عَفْوٌ معافی، جو چیز حاجت سے زیادہ ہو
اَلْعَفْوَ یا عَفْوًا معاف فرمائیں	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
هُزْءَةٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں	هُزُوًا ٹھٹھا، مذاق
هَنِيْئًا مَرِيْئًا مزے سے، تمہیں خوش گوار ہو	فَـ پس، کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ: مقصود بالمثال الفاظ کو سرخ کر دیا ہے، ان پر خاص توجہ دی جائے۔

تنبیہ: جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلّق نہیں رکھتے انہیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلّفات محسوس ہوں گے، اس کی وجہ سمجھنے کے لیے دیباچے کا مطالعہ ضرور کر لیں۔

اس مشق میں مہموز کی مثالیں اصل مقصود ہیں:

١ . حُسَيْنُ! هَلْ تَأْلَفُ السِّيْجَارَةَ؟	كُنْتُ آلَفُهَا، لٰكِنْ تَرَكْتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ.
٢ . أَحْسَنْتَ! اِيْلَفِ الشَّايَ وَأْلَفِ الْقَهْوَةَ، لٰكِنْ لَا تَأْلَفِ السِّيْجَارَةَ.	نَعَمْ! قَالَ لِيَ الدُّكْتُوْرُ: السِّيْجَارَةُ مُضِرَّةٌ، تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ.
٣ . وَاللّٰهِ، إِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَإِنَّكَ تُؤْثِرُ قَوْلَ الدُّكْتُوْرِ عَلٰى مَأْلُوْفَاتِكَ.	يَا أَخِيْ ! اَلْأَحْسَنُ عِنْدِيْ أَنْ لَانَأْلَفَ الشَّايَ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا بِلَا ضَرُوْرَةٍ.
٤ . مَتٰى يَأْتِيْ أَبُوْكَ مِنْ دِهْلِي؟	يُؤْمَلُ قُدُوْمُهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.
٥ . هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلٰنَا أَبِي الْكَلَامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْإِسْلَامِيِّ فِيْ دِهْلِي؟	نَعَمْ! سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيْعُ الْحُضَّارِ.
٦ . هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ؟	لَا! أَنَا مُتَأَمِّلٌ فِي اسْتِئْجَارِهَا .
٧ . أَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْأَجِيْرَ الْأَمِيْنَ؟ فَإِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِيْنُ.	نَعَمْ! أَسْتَأْجِرُهُ بِسُرُوْرٍ، فَنَحْنُ فِيْ حَاجَةٍ إِلٰى أَجِيْرٍ قَوِيٍّ أَمِيْنٍ.

٨. يَا عَلِيُّ! مُرْ وَلَدَكَ أَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ يَدَيَّ.	خُذْ يَا بُنَيَّ! كِتَابَكَ وَاقْرَأْ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ.
٩. يَا أُخْتِيْ! مُرِيْ بَنَاتِكِ بِالصَّلَاةِ، فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا.	نَعَمْ يَا أَخِيْ! سَآمُرُهُنَّ بِالصَّلَاةِ امْتِثَالًا[1] لِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ.
١٠. هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ! سَنَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً.
١١. سَلْ هٰذَا الشَّيْخَ: هَلْ تَأْذَنُ لَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟	سَلُوْنِيْ يَا أَوْلَادُ! مَا شِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا.
١٢. نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، يَا شَيْخُ! لَا تَغْضَبْ، جِئْنَاكَ لِأَنَّ اللّٰهَ آثَرَكَ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ.	فَاسْأَلُوْا وَاعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ، وَاتَّخِذُوا الْقُرْآنَ إِمَامًا فِيْ جَمِيْعِ أُمُوْرِكُمْ.
١٣. يَا أَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ لِنَأْكُلَ، فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِيْدَةٍ.	خُذُوْا يَا أَوْلَادُ! تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ، وَاشْكُرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا رَزَقَكُمْ.
١٤. نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَشْكُرُكَ عَلٰى عَوَاطِفِكَ، لٰكِنْ يَا شَيْخُ! لَيْسَ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ.	اِخْسَؤُوْا يَا أَشْرَارُ! مَا أَنْتُمْ بِجَائِعِيْنَ، هَلِ اتَّخَذْتُمُوْنِيْ هُزُئَةً بَيْنَكُمْ؟

[1] فرماں برداری کے طور پر

١٥ . اَلْعَفْوَ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا! هَا، نَحْنُ نَأْكُلُ التِّيْنَ وَالرُّطَبَ.	فَكُلُوْا مَا تُحِبُّوْنَ مِنْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا.
١٦ . هَنَّأَكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ! أَنْ نَأْخُذَ مَعَنَا هٰذِهِ السَّلَّةَ، لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيْقِ.	وَاللّٰهِ، أَنْتُمْ شَيَاطِيْنُ، مَا جِئْتُمْ لِتَسْأَلُوْا عَنِ الْمَسَائِلِ، اِنَّمَا جِئْتُمْ لِلْأَكْلِ وَالِاسْتِهْزَاءِ.
١٧ . أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِيْ حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْأَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ، وَنَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ، فَإِنَّا نَرَاكَ[١] الْيَوْمَ غَضْبَانَ.	غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ! اِرْجِعُوْا مَتٰى شِئْتُمْ، إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِيْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَام.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ.

٢ . يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ.

٣ . خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ.

٤ . كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا.

٥ . فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ[٢] شِئْتُمَا.

٦ . وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِمَ مُصَلًّى.

٧ . يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ.

---

[١] ہم دیکھ رہے ہیں آپ کو۔ [٢] جہاں کہیں۔

۸ . فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ.

۹ . ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ.

۱۰ . وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.

۱۱ . اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ.

۱۲ . ءَاَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ.

۱۳ . وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ.

۱۴ . قَالَتْ مَنْ اَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ.

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيْقًا. (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو:

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بہ دو مفعول۔
یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتَعَلَ از قسم مہموز الفاء، دراصل يَأْتَخِذُ قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزہ کو تا سے بدل کرتا میں مدغم کر دیا گیا۔

(أَحْمَدُ) اسم علم، واحد، مذکر، غیر منصرف (دیکھو درس ۱۰، ۷) اسی لیے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق، اسم تفضیل از حَمِدَ ثلاثی مجرد۔

(زَيْدًا) اسم علم، واحد، مذکر، منصرف، جامد، ثلاثی مجرد۔

(صَدِيْقًا) اسم نکرہ، واحد، مذکر، منصرف، مشتق، اسم صفت از صَدُقَ ثلاثی مجرد۔

تحلیل نحوی اس طرح کرو:

(یَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدی، معرب، مرفوع۔

(أَحْمَدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(زَیْدًا) مفعولِ اوّل اس لیے منصوب ہے۔

(صَدِیْقًا) مفعولِ ثانی ہے اسی لیے یہ بھی منصوب ہے۔

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے؟	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔
۲۔ تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لیے مضر ہے۔	ہاں جناب! اسی لیے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
۳۔ کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے [پر] لے لیا ہے؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے [پر] لے لیا ہے۔
۴۔ کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا۔
۵۔ اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے۔	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
۶۔ اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو۔	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔

۷۔ اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انہیں ضرور نماز کے لیے حکم کروں گی۔
۸۔ اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں[1] کا (باشندہ) ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور[2] کا (رہنے والا) ہوں۔
۹۔ اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے۔	چچا (اے میرے چچا)! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔
۱۰۔ کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انہوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔
۱۱۔ تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو۔	اچھا![3] ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالیں گے۔

سوالات نمبر ۱۳

۱۔ فعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

۲۔ فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کی اقسام بیان کرو۔

۳۔ وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔

۴۔ مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

۵۔ لفظی ثقل دور کرنے کے لیے مہموز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

۶۔ مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟

۷۔ مہموز میں لازمی تغیّر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟

۸۔ أَخَذَ، أَمَرَ اور أَكَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

---

[1] مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ [2] أَنَا مِنْ لاهور [3] ''اچھا'' کی جگہ عربی میں طَيِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں۔

۹۔ان تینوں فعلوں کا امر، حالتِ وصل میں کیسا پڑھا جائے گا؟

۱۰۔ ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیّر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوباً اور کہاں جوازاً؟

إِيْمَانٌ، اٰلِفُ (از باب أَفْعَلَ) أُوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِيْتَمَرَ، سَلْ، اٰلِفُ (از باب فَاعَلَ) رَأْسٌ، مِيْذَنَةٌ.

۱۱۔مشق نمبر (۲۸) میں جتنے افعال واسماء مہموز کی قسم سے ہوں انہیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

الماضي	المضارع المرفوع	المضارع المجزوم	الأمر الحاضر
مَدَّ[1]	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدِّ يا لَمْ يَمْدُدْ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	لَمْ يَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ يا لَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ يا لَمْ تَمْدُدْ	مُدِّ يا اُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمُدِّيْنَ	لَمْ تَمُدِّيْ	مُدِّيْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	اُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	أَمُدُّ	لَمْ أَمُدِّ يا لَمْ أَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدِّ يا لَمْ نَمْدُدْ	

[1] کھینچنا

۱۔ مضاعف کی ماضی ومضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ اِدغام نمبر (۲) ونمبر (۳) کے مطابق اِدغام ہو جاتا ہے، اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیّر کے بولے جاتے ہیں، ان میں اِدغام ممنوع ہے۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے، یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں اِدغام بھی جائز ہے اور فکِ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے، لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے، کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکے گا، یہ حرکت اکثر زیر (ِ) کی دی جاتی ہے، کبھی زبر (َ) بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش (ُ) بھی دے سکتے ہیں: لَمْ يَمُدِّ یا لَمْ يَمْدُدْ، مُدِّ یا اُمْدُدْ

تنبیہ ۱: اُمْـــدُدْ میں اِدغام کے بعد ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق (۲۷) میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لیے ہیں، مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسبِ ذیل ہے:

قاعدۂ ادغام نمبر (۴): حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں۔

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے، جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلّق دوسرے افعال سے ہے، یہ

ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریب المخرج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے):

قاعدۂ ادغام نمبر (۵): باب اِفْتَعَلَ (۷) کا فاکلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی تا کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے:

اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ[1] یَدْتَخِلُ سے یَدْدَخِلُ پھر یَدَّخِلُ، اِذْتَكَرَ یَذْتَكِرُ سے اِذَّكَرَ[2] یَذَّكِرُ اور اِزْتَانَ یَزْتَانُ سے اِزَّانَ[3] یَزَّانُ بن جاتا ہے۔

تنبیہ۲: اِذَّكَرَ کو اِدَّكَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ.[4]

قاعدۂ ادغام نمبر (٦): باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا فاکلمہ ان دس حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی تا کو ان حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے، ضروری نہیں۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ،[5] یَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ،[6] یَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ.

قاعدۂ ادغام نمبر (۷): لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، الثَّاءُ، الدَّالُ وغیرہ۔

تنبیہ۳: مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔

مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:

۱۔ حروف حلقیہ: جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ھ۔

---

[1] داخل ہونا [2] نصیحت لینا [3] زینت دار ہونا

[4] تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ [5] یاد رکھنا، نصیحت لینا [6] بوجھل ہونا

۲۔حروف لہویہ: جن کا مخرج لہات یعنی حلق کا کوّا ہے: ق اور ک۔

۳۔حروف شجریہ:[1] جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ی۔

۴۔حروف نطعیہ:[2] جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د۔

۵۔حروف اسلیہ:[3] جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س۔

۶۔حروف شفویہ:[4] جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف۔

اس طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

فعل مضاعف، ثلاثی مجرد کے تین بابوں: نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب کَرُمَ سے کمتر، اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔

ذیل میں صرفِ صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے:

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدُّ يا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ[5]
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرِّ يا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فَرٌّ يا فِرَارٌ[6]
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسَّ يا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ[7]
لَبَّ (ک)	يَلُبُّ	لُبِّ يا اُلْبُبْ	لَبِيْبٌ		لَبَابَةٌ[8]

[1] شَجْرٌ دونوں کلوں کے بیچ کی جگہ [2] نِطْعٌ یا نَطَعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے۔

[3] أَسَلَةٌ نوک زبان [4] شَفَةٌ لب [5] کھینچنا [6] بھاگنا [7] چھونا [8] عقل مند ہونا

مِنَ الثَّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
١. أَمَدَّ	يُمِدُّ	أَمِدَّ يا أَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	إِمْدَادٌ[1]
٢. مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيْدٌ[2]
٣. مَادَّ	يُمَادُّ	مَادِّ يا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ[3]
٤. تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ[4]
٥. تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادِّ يا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ[5]
٦. اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقِّ يا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ[6]
٧. اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ يا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ[7]
٨. اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدَّ يا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ[8]

تنبیہ ۴: باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لیے مادّہ بدلنا پڑا، اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵: گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ۶: باب (۳، ۵، ۶) اور (۷) میں اسم فاعل اور اسم مفعول ادغام کی وجہ سے یکساں ہو گئے ہیں، مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔

اسم فاعل میں ماقبلِ آخر مکسور، اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہیے، پس مُمَادٌّ اگر اسم

---

[1] مدد کرنا [2] پھیلانا [3] کھینچنا، ٹالنا [4] کھینچنا [5] باہم کھینچنا، تاننا

[6] پھٹنا [7] پھیلنا [8] مدد طلب کرنا

فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۷

أَرْضٰی (یُرْضِي) راضی کر لینا، خوش کرنا	اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا
اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا
اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا، مغرور ہونا	اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا
أَحَسَّ (ا۔ بِہٖ) محسوس کرنا	أَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا
اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا	تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا، پیچھے ہٹنا
تَحَرَّكَ (۴) ہلنا	تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا	جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا، آواز بلند کرنا
حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا، مباحثہ کرنا	حَقَّ (ض) ثابت ہونا، (۱) ثابت کرنا، (۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا
دَقَّ (ن۔ الْجَرَسَ) گھنٹی بجانا، دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا، دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پیسنا، باریک کرنا	دَلَّ (ن۔ عَلَیْهِ یا إِلَیْهِ) بتلانا
ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا	رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردّد یا پس و پیش کرنا
سَخَّرَ (۲) تابع کرنا، مسخر کرنا	سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا، خوش کیا جانا	اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے = بوجھل ہونا
سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا	سَعٰی (یَسْعٰی) کوشش کرنا
شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَیْهِ) شاق گذرنا، (۶) پھٹ جانا	صَدَّ (ن) روکنا

طَمِعَ (س) طمع کرنا	ظَنَّ (ن) گمان کرنا، خیال کرنا
عَدَّ (ن) گننا، (ا) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا	عَزَّ (ض) عزت دار ہونا، غالب ہونا، (ا) عزت دینا
غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا	قَصَّ (ن۔ عَلَيْهِ) قصہ سنانا، بیان کرنا
قَلَّ (ض) کم ہونا، (۱۰) کم جاننا، خود مختار ہونا	قَنِعَ (س) قناعت کرنا
لَبِسَ (س) پہننا	مَرَّ (ن۔ بِهٖ، عَلَيْهِ) گذرنا کسی پر
مَسَّ (س) چھونا	مَنَّ (ن۔ عَلَيْهِ) احسان کرنا، احسان جتلانا
نَفَرَ (ض) بھاگنا، لڑائی کے لیے نکلنا	هَزَّ (ن) ہلانا
اٰخَرُ دوسرا	إِلَّا لیکن، مگر
بَرٌّ احسان کرنا والا	بَرْدٌ سردی، ٹھنڈک
بَطِيْئَةٌ سست رفتار	ثَمِيْنٌ قیمتی
جَارِيَةٌ خادمہ، لونڈی	جَرَسٌ گھنٹی
جِزْعٌ درخت کا تنا	جَنِيٌّ تازہ چنا ہوا پھل
حُمّٰی تپ (جـ حُمَيَّاتٌ مؤنث ہے)	حِيْنٌ (جـ أَحْيَانٌ) وقت
حِيْنًا مَّا کسی وقت	خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
دَقِيْقٌ باریک پسی ہوئی چیز، آٹا	دُوْنَ سوا
رُؤْيَا خواب	رِبَاطٌ باندھنا
شَرِيْرٌ (جـ أَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا	صُوْفٌ اُون
سَاعَةُ الْعُسْرَةِ مشکل کی گھڑی	قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں
كَاشِفٌ کھولنے والا	لِقَاءٌ ملاقات

لَوْلَا اگر نہ ہوتا	لَا بَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں
مَجِيْءٌ آنا	مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
الْمُلَاقِيْ ملنے والا	

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ: چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لیے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے، اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

١. دُقِّ الْجَرَسَ يَا حَامِدُ! فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَة.	قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيْئِكُمْ يَا أُسْتَاذِيْ!
٢. مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟	دَقَقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِيْ!
٣. كَيْفَ دَقَّقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟	اَلسَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (بَطِيْئَةٌ) يَا سَيِّدِيْ!
٤. قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ أَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيْهَا.	هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ.
٥. مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟	لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقَّ الْبَابَ.
٦. يَا جَارِيَةُ! دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا.	اُنْظُرْ يَا سَيِّدِيْ! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوْقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيْقِ.
٧. إِلٰى أَيْنَ تَفِرُّوْنَ يَا أَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَفِرُّ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.
٨. فَفِرُّوْا وَلَا تَتَأَخَّرُوْا.	هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبُنَا.

٩. يَا خَلِيْلُ! عُدّ أَوْرَاقَ هٰذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ؟	قَدْ عَدَدْتُهَا، فَهِيَ خَمْسُوْنَ وَرَقَةً.
١٠. يَا خَلِيْلُ! هَلْ يَسُرُّكَ الذَّهَابُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ إِلٰى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟	وَاللّٰهِ، يَسُرُّنِيْ أَنْ اَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَأَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ.
١١. هَلْ يَسُرُّ أَخَاكَ الدَّرْسُ أَمِ اللَّعِبِ؟	يَا سَيِّدِيْ! يَسُرُّهُ اللَّعِبُ أَكْثَرَ مِنْ مَا يَسُرُّهُ الدَّرْسُ.
١٢. أَظُنُّ أَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِي؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ.
١٣. صَدَقَ مَنْ قَالَ: "مَنْ جَدَّ وَجَدَ."	وَقَالَ تَعَالٰى: لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَاسَعٰى.
١٤. لٰكِنِّيْ أَسْأَلُكَ هَلْ أَعْدَدْتَ لِلْإِمْتِحَانِ الْأَكْبَرِ إِمْتِحَانِ الْاٰخِرَةِ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، أُعِدُّ لَهُ وَأَرْجُوْ مِنْ رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِيْ ذٰلِكَ الْإِمْتِحَانِ أَيْضًا.
١٥. وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِيْ كَلَامُكَ يَا خَلِيْلُ!	وَأَنَا سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ يَا سَيِّدِيْ!
١٦. يَا سَلِيْمُ! هَلْ أَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟	دُلَّنِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ، لِتَكُوْنَ مَأْجُوْرًا، فَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ.
١٧. كُنْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَبَرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا إِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ، تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ.	وَاللّٰهِ يَا عَمِّيْ! دَلَلْتَنِيْ عَلٰى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهٖ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ.

١٨. أَلَا تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلٰى! فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ أَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ.	كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! إِنِّيْ لَمْ أُحِسَّ بِالْبَرْدِ؟
١٩. إِنِّيْ أَرَاكِ[1] مَلْبُوْسَةً فِيْ لِبَاسِ الصَّيْفِ.	لَيَشُقُّ عَلَيَّ يَا سَيِّدِيْ! لِبَاسُ الصُّوْفِ.
٢٠. لَا بَأْسَ بِهٖ، اِلْبَسِيْ لِبَاسَ الصُّوْفِ فِي الشِّتَاءِ، كَيْ لَا يَمَسَّكِ الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ.	أَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! أَنَا مَسْرُوْرَةٌ وَمَمْنُوْنَةٌ بِطَيِّبِ عَوَاطِفِكَ.
٢١. هَلْ تَمُرِّيْنَ حِيْنًا مَا عَلٰى حَدِيْقَةٍ، وَتَنْظُرِيْنَ أَشْجَارَهَا وَتَشُمِّيْنَ أَزْهَارَهَا؟	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَاءَ، فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشَمَمْتُ أَزْهَارَهَا.
٢٢. لَا تَهُزِّيْ الْأَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِيْ فِي الْأَثْمَارِ، فَإِنَّ الطَّمْعَ يُذِلُّكِ.	صَدَقْتَ يَا أُسْتَاذِيْ! كَانَتْ تَقُوْلُ أُمِّيْ: "عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ."
٢٣. أَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا إِخْوَانِيْ! أَنَّ أَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوْا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ أَهْلُ الْهِنْدِ؟	أَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْا يَسْتَخِفُّوْنَ وَيَسْتَقِلُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا، فَالْيَوْمَ يُؤْمَلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْأَمْسِ.
٢٤. قَدِ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيْرٌ مِنْ زُعَمَاءِ إِنْجَلْتَرَا أَنَّ الْهِنْدَ قَدِ	نَعَمْ! لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَأَسْبَابُهَا لَمَا انْفَتَحَ أَبَدًا لِإِنْجَلْتَرَا بَابُ الْفَتْحِ، فِيْ

[1] میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔

اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ بِإِمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ.	أَفْرِيْقِيَّةِ وَإِيْطَالِيَةَ وَفِيْ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِيْ أَوْرُبَّا.
٢٥. وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْإِسْلَامِ مُدَّتْ يَدُهَا إِلٰى إِمْدَادِ الْبَرْطَانِيَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ.	صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرْطَانِيَةِ أَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ أَمَدُّوْهَا فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ، فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْإِحْسَانِ قُلُوْبَ الْأَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْأَعْدَاءِ.
٢٦. نَرْجُوْ مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرْطَانِيَةِ أَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ، وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْ إِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا.	هٰكَذَا أَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ! مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرَّ بِوَعْدِهِمْ، فَإِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ[1]، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ.

٢. يَا بُنَيَّ[2] لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ.

٣. وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ؟

٤. وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَعْدُوْدَةً.

٥. وَاِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

٦. قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ.

---

[1] بخشی نہیں جاتی۔ [2] اے میرے پیارے بیٹے۔

۷. قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ.

۸. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ.

۹. اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ.

۱۰. وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَاجُّوْنِیْ (أَتُحَاجُّوْنَنِيْ) فِی اللّٰهِ.

۱۱. قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ.

۱۲. وَهُزِّیْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا.

۱۳. تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ.

۱۴. يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰكُمْ لِلْاِيْمَانِ.

۱۵. وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ[1] مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ؕ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ.

۱۶. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ[2] بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا[3] مِنَ الْاٰخِرَةِ؟

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی۔
۲۔ کس نے (اُسے) بجایا؟	شاید حامد نے بجائی۔

[1] جہاں تک تم سے ہو سکے۔ [2] کیا تم راضی ہو گئے۔ [3] آخرت کے مقابلے میں۔

۳۔ میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو۔	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔
۴۔ دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔
۵۔ اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے۔	ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں۔
۶۔ لڑکیو! تم کہاں بھاگی جارہی ہو؟	چھوڑیے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں۔
۷۔ ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی۔
۸۔ تو بھاگو، دیر مت کرو۔	یہی تو ہمارا مطلب ہے۔
۹۔ کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا۔
۱۰۔ آپ مجھے براہِ مہربانی ایسی کتاب کا پتا دیں گے جس سے (بـہ) میرے لیے عربی سمجھنا آسان ہوجائے۔	ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا پتا دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد دے گی۔
۱۱۔ رشید! کیا تمہیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب! مجھے سردی محسوس ہوتی ہے۔
۱۲۔ حمید! تم نے اپنی قمیص کیسے پھاڑی؟	جناب! میں نے نہیں پھاڑی بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالی۔
۱۳۔ کیا تمہارے اُستاد تمہیں تاریخی قصّے سناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں۔

سوالات نمبر۱۴

۱۔فعل مضاعف کی تعریف کرو۔

۲۔ادغام کسے کہتے ہیں؟

۳۔کون سی صورت میں ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں؟

۴۔ سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

۵۔مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

۶۔ ماضی ومضارع وامر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

۷۔ ذیل کے صیغے پہچانو، اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں؟ اور کس قاعدے سے ان میں تغیّر ہوا ہے:

دَلَّ	دُلَّ	دُلِّ	دُلُّ	دُلُّوا	يَدُلَّانِ	لَمْ يَدُلُّ
دَالٌّ	أَدُلُّ	أَدَلُّ	مُمَادٌّ	اِدَّكَرَ	مُطَّهِّرٌ	اِدَّخَلَ

۸۔ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا؟

۹۔ سَبَبٌ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔

۱۰۔مشق نمبر(۲۹) میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔

۱۱۔ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو:

تَقُصُّ عَلَيَّ أُمِّي قَصَصًا عَجِيبَةً.

۱۲۔ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

يا أولاد! قد دقّ جرس المدرسة، ففروا إليها ولا تتأخروا عن الوقت، واجتهدوا في تحصيل الفلاح واستعدّوا للنجاح، ولا تكسلوا، أما سمعتم: "عزّ من جد وذلّ من كسل."

اَلدَّرْسُ الثَّلَاثُوْنَ

اَلْمُعْتَلُّ

۱۔معتل کی تعریف اور اس کی تین قسمیں درس (۲۶) میں تم سمجھ چکے ہو، یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیّرات بتلائے جاتے ہیں۔

۲۔فاکلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوی اور یا ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

۳۔ذیل کے جملوں میں مثال واوی کے تغیّرات میں غور کرو:

الماضي	المضارع	الأمر
١. وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهُ.	هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهُ.	زِنْ خَاتَمَكَ.
٢. وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ.	هُوَ يَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ.	اِيْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ.
٣. وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ.	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ.	ضَعْ كِتَابَكَ.
٤. اِتَّصَلَ الْحَدِيْقَةُ بِالْبَيْتِ.	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ.	اِتَّصِلْ بِإِخْوَانِكَ.

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں، اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہیے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق (۲۷) قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے، اس لیے یہ بھی مثال واوی ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیّر ہوا ہے؟
دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا، ہاں پہلی سطر میں مضارع
یَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے، ہونا چاہیے تھا یَوْزِنُ اور اِوْزِنْ.
پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین کلمہ مکسور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔
اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے، اس لیے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لیے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہو سکتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۱، تنبیہ ۱)
اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ یا دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدۂ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔
ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہیے، پھر جب کہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیوں کر حذف ہوا؟
اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں عین حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی، اس لیے واو حذف کر دیا گیا۔
اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے۔
مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو یَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو! یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلُ کی طرح اس میں بھی واو کو یا سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا، مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیّت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو تا سے بدل کر تائے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے۔ (دیکھو قاعدۂ تعلیل نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴): مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْزِنُ سے یَزِنُ، زِنْ.

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۵): مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعْ.

تنبیہ ۱: مگر وَذَرَ، یَذَرُ، ذَرْ میں واو خلافِ قیاس حذف کر دیا جاتا ہے، کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے۔

تنبیہ ۲: حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے، یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہوگا: یُوْزَنُ اور یُوْضَعُ.

تنبیہ ۳: جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے، مگر آخر میں ''ۃ'' بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَةٌ، وَهْبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا)۔

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرفِ صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرفِ کبیر تم خود بنا سکتے ہو۔

تصريف المثال الواوي من الثلاثي المجرد

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الأمر	المضارع	الماضي
وَزْنٌ يا زِنَةٌ [1]	مَوْزُوْنٌ	وَازِنٌ	زِنْ	يَزِنُ	وَزَنَ (ض)
وَضْعٌ [2]	مَوْضُوْعٌ	وَاضِعٌ	ضَعْ	يَضَعُ	وَضَعَ (ف)
وَجَلٌ [3]	مَوْجُوْلٌ	وَاجِلٌ	اِيْجَلْ	يَوْجَلُ	وَجِلَ (س)
وَسَامَةٌ [4]		وَسِيْمٌ	أُوْسُمْ	يَوْسُمُ	وَسُمَ (ك)
وِرْثٌ [5]	مَوْرُوْثٌ	وَارِثٌ	رِثْ	يَرِثُ	وَرِثَ (ح)

من الثلاثي المزيد

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الأمر	المضارع	الماضي
إِيْصَالٌ [6]	مُوْصَلٌ	مُوْصِلٌ	أَوْصِلْ	يُوْصِلُ	١. أَوْصَلَ
تَوْصِيْلٌ [7]	مُوَصَّلٌ	مُوَصِّلٌ	وَصِّلْ	يُوَصِّلُ	٢. وَصَّلَ
مُوَاصَلَةٌ [8]	مُوَاصَلٌ	مُوَاصِلٌ	وَاصِلْ	يُوَاصِلُ	٣. وَاصَلَ
تَوَصُّلٌ [9]	مُتَوَصَّلٌ	مُتَوَصِّلٌ	تَوَصَّلْ	يَتَوَصَّلُ	٤. تَوَصَّلَ
تَوَاصُلٌ [10]	مُتَوَاصَلٌ	مُتَوَاصِلٌ	تَوَاصَلْ	يَتَوَاصَلُ	٥. تَوَاصَلَ
اِتِّصَالٌ [11]	مُتَّصَلٌ	مُتَّصِلٌ	اِتَّصِلْ	يَتَّصِلُ	٧. اِتَّصَلَ
اِسْتِيْصَالٌ [12]	مُسْتَوْصَلٌ	مُسْتَوْصِلٌ	اِسْتَوْصِلْ	يَسْتَوْصِلُ	٨. اِسْتَوْصَلَ

---

[1] تولنا [2] رکھنا [3] ڈرنا [4] خوبصورت ہونا [5] وارث ہونا [6] پہنچانا، ملادینا

[7] جوڑنا [8] باہم ملنا [9] ملنا [10] باہم ملنا [11] ملنا [12] دراصل اِسْتَوْصَلَ (وصال چاہنا) اسکا مادّہ وَصْلٌ ہے۔ ایک اِسْتِيْصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مہموز الفاء سے آتا ہے اسکے معنی ہیں ''جڑ سے اُکھیڑ دینا'' اسکا مادّہ أَصْلٌ (جڑ) ہے اس میں تغیّر ضروری نہیں ہے بلکہ ہمزہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۴: دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدروں میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۳) واو کو یا سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو تا سے بدلا گیا ہے، باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبیہ ۵: یَزِنُ میں لامِ تاکید و نونِ ثقیلہ لگائیں تو لَیَزِنَنَّ، لَیَزِنَانِّ، لَیَزِنُنَّ إلخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ، زِنَانِّ، زِنُنَّ، زِنِنَّ، زِنَانِّ، زِنْنَانِّ پڑھیں گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۸

أَفْهَمَ (۱) فَهَّمَ (۲) سمجھانا	تَوَكَّلَ (۴۔ عَلَيْهِ) سونپ دینا، بھروسہ کرنا
خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا	ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا
عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا	كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا
مَاطَلَ (۳) ٹالنا، دیر لگانا	وَثِقَ (يَثِقُ بِهِ) بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا
وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے)	وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا، کرنے دینا (اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)
وَزَرَ (يَزِرُ) بوجھ اُٹھانا	وَصَفَ (يَصِفُ لَهُ) بیان کرنا
وَصَلَ (يَصِلُ إِلَيْهِ) پہنچنا (بِهِ) ملنا	وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھہرنا، واقف ہونا
وَلَدَ (يَلِدُ) جننا	وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا
يَئِسَ (يَيْأَسُ) نا اُمید ہونا	يَقِظَ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا أَيْقَظَ (يُوقِظُ) جگانا، بیدار کرنا
يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا، میسّر ہونا	وِزْرٌ (ج أَوْزَارٌ) بوجھ، گناہ
أُخْرٰى (ج أُخَرُ) دوسری	أَذًى تکلیف

أَعْلٰی (جـ أَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر	أُوْرُبَّا یورپ
أَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید (اسکی تشریح چوتھے حصّے میں آئے گی)	دَيَّارٌ مکان میں رہنے والا
رَوْحٌ رحمت، مدد	سِوَارٌ (جـ أَسَاوِرُ) کنگن
صَمَدٌ بے نیاز، جس کے سب محتاج ہوں	فَاجِرٌ (جـ فُجَّارٌ) بدکار
قِسْطَاسٌ ترازو	كَفَّارٌ بڑا ناشکرا، بڑا کافر
مَائِدَةٌ (جـ مَوَائِدُ) میز، دسترخوان	مَرَّةٌ (جـ مِرَارًا) ایک بار
مِثْقَالٌ (جـ مَثَاقِيْلُ) وزن ۴½ ماشہ	مُسْتَقِيْمٌ سیدھا

مشق نمبر ۳۰

١. هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟	لَا يَا سَيِّدِیْ! بَلْ أَزِنُهُ الْيَوْمَ.
٢. زِنْهُ الْآنَ بِذٰلِكَ الْمِيْزَانِ.	لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوْزَنُ؟ دَعْنِيْ أَزِنُهُ فِي الْبَيْتِ.
٣. ضَعِ الْخَاتَمَ فِيْ كَفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِيْ كَفَّةٍ أُخْرٰی.	طَيِّبٌ! فَأَفْعَلُ هٰكَذَا.
٤. مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ؟	إِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ.
٥. اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوْا فِي الْمِيْزَانِ.	أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِيْ! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْاٰنِ: زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ.
٦. هَلْ تَهَبُ لِيْ كِتَابَكَ هٰذَا يَا عَمِّيْ؟ فَإِنِّيْ أَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا.	سَأَهَبُ لَكَ كِتَابِيْ هٰذَا إِنْ تَقِفْ عِنْدَنَا شَهْرًا، لِأُفَهِّمَكَ مَطَالِبَهُ.

٧. نَعَمْ! سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّي!	فَخُذْ يَا وَلَدِي هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ.
٨. هَلْ يَتَيَسَّرُ لِي فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ؟	اِجْتَهِدْ وَ ثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ.
٩. مَالِيَ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيقِي فَتَّشْتُ عَنْكَ مِرَارًا وَلَمْ أَجِدْكَ.	يَا خَلِيلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلٰى بِلَادِ مِصْرَ وَأُورُبَّا.
١٠. أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيقِي! مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟	وَصَلْتُ إِلٰى بَمْبَائِي بِالْأَمْسِ فَقَطْ.[1]
١١. هَلْ تَصِفُ لِي مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟	كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الدُّكَّانِ!
١٢. هَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَصِفَ لِي أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَأَحْضُرَ عِنْدَكَ؟	لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ؛ لِأَنِّي الْيَوْمَ مَشْغُولٌ.
١٣. أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِي؟	لَا تَيْأَسْ يَا أَخِي! لَأَصِفَنَّ لَكَ تِلْكَ الْأَحْوَالَ الْعَجِيبَةَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.
١٤. أَلَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ مَكْتُوبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدَنْ.	مَا وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ، لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدَنْ.
١٥. هَلْ تَيَقَّظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟	لَا يَتَيَسَّرُ لِي أَنْ أَتَيَقَّظَ فِي الصَّبَاحِ.
١٦. فَمَنْ أَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ أَيْقَظَتْنِي أُمِّي، فَاسْتَيْقَظْتُ.

[1] فقطْ کے معنی ہیں "صرف" یا "بس" یہاں بالأمس فقط کے معنی ہوں گے "کل ہی"

۱۷. دَعْنِيْ أَنَا أُوْقِظُكَ وَقْتَ الصَّلَاةِ.	هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَئِنْ[1] أَيْقَظْتَنِيْ لَتَكُوْنَنَّ مَشْكُوْرًا وَلَأَكُوْنَنَّ مَمْنُوْنًا.
۱۸. لَا أَمُنُّ عَلَيْكَ، بَلْ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُعَاوِنَ أَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ.	اَلْيَوْمَ، إِنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ.
۱۹. صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّكَ، وَجَعَلَنِيْ وَإِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّادِقِيْنَ.	اٰمِيْن اٰمِيْن، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱. اَللّٰهُ الصَّمَدُO لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْO

۲. لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى.

۳. دَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ.

۴. رَبِّ هَبْ لِيْ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ اٰلَ يَعْقُوْبَ.

۵. وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا. اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا.

۶. وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهُ.

۷. لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ. (اس کو لَا تَايْئَسُوْا بھی لکھتے ہیں) اِنَّهُ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ. (اس کو لَا يَايْئَسُ بھی لکھتے ہیں)

۸. لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ.

---

[1] إِنْ پر لام تاکید بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں۔ (دیکھو درس ۲۰ تنبیہ ۳)

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ. (سیدھے ترازو سے تولو)۔

تحلیل صرفی اس طرح:

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدی، صیغہ جمع مذکر مخاطب، اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متّصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے، اصل میں اِوْزِنُوْا ہے، چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ سے حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لیے امر سے بھی حذف ہو گیا، کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ۱)

(بِ) حرف جار (الْقِسْطَاسِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، جامد، معرب۔

(الْمُسْتَقِيْمِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، مشتق، اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ (سیدھا ہونا) سے، معرب۔

تحلیل نحوی اس طرح:

(زِنُوْا) فعل امر، متعدی اس میں واو ضمیر مرفوع متّصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے، کیوں کہ فعل متعدی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیے اسلیے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جار (الْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے (الْمُسْتَقِيْمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل، فاعل و مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اُسے جملہ

انشائیہ کہتے ہیں، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مہموز، مضاعف، اور مثال واوی کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پر کرو:

مُرْ	مُرِيْ	سَامُرْ	كُلَا	شِئْتُمَا	سَلْ	ثِقْ
لَا تَتَّخِذْ	زِنْ	زِنِيْ	ضَعُوْا	هَبْ	عُدِّيْ	دُلَّ
أَدُلُّ	لَا تَهُزُّوْا	يَسُرُّ	أُحِبُّ	تُحِبُّ	تَوَكَّلْ	تَفِرُّوْنَ

١. ....لِيْ يَا أَبَتِ سَاعَةً!

٢. ....هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟

٣. ....خَاتَمَكَ.

٤. ....سِوَارَكِ يَا لَطِيْفَةُ!

٥. ....عَدُوَّكَ وَلِيًّا.

٦. ....بِنْتَكِ بِالصَّلَاةِ.

٧. ....هُنَّ بِالصَّلَاةِ.

٨. هَلْ ....كَ عَلٰى بَيْتِ الْوَزِيْرِ؟

٩. نَعَمْ! ....نِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ.

١٠. ....كُتُبَكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ.

١١. إِلٰى أَيْنَ .... يَا أَوْلَادُ؟

١٢. ....أَغْصَانَ الْأَشْجَارِ يَا أَوْلَادُ!

١٣. ....أَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرْيَمُ!

١٤ . هَلْ .... كَ اللَّعِبُ أَمِ التَّعَلُّم؟

١٥ . ... نِي اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّم كِلَاهُمَا.

١٦ . هَلْ .... اللَّعِبَ أَمِ التَّعَلُّمَ؟

١٧ . ... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا.

١٨ . ... بِاللّٰهِ وَ............ عَلَيْهِ.

١٩ . اِجْلِسَا أَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ............ مِنَ الطَّعَامِ مَا ....

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ ابا جان! (يَـا أَبَتِ) کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائیں گے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے! (يَـا بُـنَيَّ) میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دوں گا۔
۲۔ جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟	ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں۔
۳۔ کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟	نہیں! آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی۔
۴۔ اے میری بہن! تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟	ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا۔
۵۔ ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے۔	اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں۔
۶۔ میرا خط تمہیں ملا؟	نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا۔
۷۔ کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھہرو گے؟	ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس ٹھہریں گے۔

۸۔ میں پارسال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھہرا تھا۔	یہ آپ کی مہربانی ہے۔
۹۔ جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟	ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا۔
۱۰۔ میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟	تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو۔
۱۱۔ مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجیے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی کتاب صندوق میں رکھ دوں)	کوئی مضائقہ نہیں، تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔
۱۲۔ تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟	ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں۔
۱۳۔ آج تمہیں کس نے جگایا؟	آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا۔

الدَّرْسُ الحَادِيْ الثَّلَاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْأَجْوَفُ

الأجوف الواوي

الماضي	المضارع	الأمر
قَالَ	يَقُوْلُ	
قَالَا	يَقُوْلَانِ	
قَالُوْا	يَقُوْلُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ☆
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	قُوْلِيْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ
قُلْتُ	أَقُوْلُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ	

الأجوف اليائي

الماضي	المضارع	الأمر
بَاعَ	يَبِيْعُ	
بَاعَا	يَبِيْعَانِ	
بَاعُوْا	يَبِيْعُوْنَ	
بَاعَتْ	تَبِيْعُ	
بَاعَتَا	تَبِيْعَانِ	
بِعْنَ	يَبِعْنَ	
بِعْتَ	تَبِيْعُ	بِعْ☆
بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
بِعْتُمْ	تَبِيْعُوْنَ	بِيْعُوْا
بِعْتِ	تَبِيْعِيْنَ	بِيْعِيْ
بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
بِعْتُ	أَبِيْعُ	
بِعْنَا	نَبِيْعُ	

☆ تمھیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

ا۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیّر ہوا ہے، اور کیسا تغیّر ہوا ہے؟

اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیّر سے بچا ہو۔

پہلا تغیّر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئے گا کہ واو اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔

مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیّر نظر آئے گا۔ (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علت گرادیا گیا ہے، جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گرادیا گیا ہے۔

اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کردیا گیا ہے، اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں یا گرادی گئی ہے۔

امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیّر نظر آرہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ اور اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے (۱۳) قاعدے درس (۲۷) میں اور دو قاعدے درس (۳۰) میں لکھے گئے ہیں۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۶): اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالتِ جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہوجائے وہاں سے درمیانی حرفِ علت

حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، يَقُلْنَ، بِعْنَ، يَبِعْنَ، قُلْ، لَمْ يَقُلْ.

۳۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہیے تھا!

بے شک ہے تو خلافِ قیاس، مگر اس کے لیے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے:

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۷): اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے فا کلمہ کو ضمّہ پڑھا جائے، اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ = قَوَلَ سے قُلْنَ، طَالَ = طَوُلَ سے طُلْنَ، خَافَ = خَوِفَ سے خِفْنَ، مگر اجوفِ یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہیے: بَاعَ = بَيَعَ سے بِعْنَ.

تنبیہ ۱: یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمہیں یکساں نظر آئیں گے، ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں، مگر اصلیت میں الگ الگ ہوں گے۔ یعنی ماضی معروف ہو تو اصل میں قَوَلْنَ، خَوِفْنَ اور بَيَعْنَ ہوں گے، ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُيِعْنَ ہونگے، اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْيِعْنَ سمجھنا چاہیے، عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لیے جاتے ہیں۔

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيلَ، قِيلَا، قِيلُوا، قِيلَتْ، قِيلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ إلخ ہوگی اور خَافَ سے خِيفَ، خِيفَا، خِيفُوا إلخ اور بَاعَ سے بِيعَ، بِيعَا إلخ.

۵۔ يَقُوْلُ سے مضارع مجہول: يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقَلْنَ إلخ.

يَخَافُ سے يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، يُخَفْنَ إلخ.

يَبِيْعُ سے يُبَاعُ، يُبَاعَانِ، يُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، يُبَعْنَ إلخ.

۶۔مضارع منفی بہ لم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُوْلَا، لَمْ يَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ يَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِيْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ أَقُلْ، لَمْ نَقُلْ.

۷۔اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَايِعٌ)

۸۔اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِيْعٌ (دراصل مَبْيُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ)

تنبیہ۳: باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں۔

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنالو:

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱۔ أَدَارَ	يُدِيْرُ	أَدِرْ	مُدِيْرٌ	مُدَارٌ	إِدَارَةٌ [۱]
۲۔ دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيْرٌ [۲]
۳۔ دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَةٌ [۳]
۴۔ تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ [۴]
۵۔ تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ [۵]

[۱] پھرانا [۲] گول بنانا [۳] کسی کے ساتھ چکر کھانا [۴] گول ہونا [۵] کسی کے ساتھ گول گول پھرنا

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
٦۔ اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ[1]
٧۔ اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ[2]
٨۔ اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوَدِّ یا اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ[3]
٩۔ اِسْوَادَّ	يَسْوَادُّ	اِسْوَادِّ یا اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِيدَادٌ[4]
١٠۔ اِسْتَدَارَ	يَسْتَدِيرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ[5]

تنبیہ۴: باب (٦، ٧، ٨ اور ٩) میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوَدٌ ہوگا۔

تنبیہ۵: دیکھو أَدَارَ کا مصدر إِدَارَةٌ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتِدَارَةٌ آیا ہے جو اصل میں إِدْوَارٌ بروزن إِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: أَفَادَ سے إِفَادَةٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةٌ.

تنبیہ٦: اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہوں گی، اصل میں فرق ہوگا:

أَغَارَ[6] = أَغْيَرَ، اِسْتَخَارَ[7] = اِسْتَخْيَرَ

---

[1] مطیع ہونا [2] مطیع ہونا [3] سیاہ ہونا [4] سیاہ ہونا [5] گول ہونا

[6] غیرت دلانا [7] بہتری چاہنا

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷: بعض افعال کے سامنے قوس میں ''واؤ'' یا ''یا'' لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے۔ (دیکھو ہدایات نمبر ۵)

أَرَادَ (ا-و) ارادہ کرنا، چاہنا	أَضَاعَ (ا-ی) ضائع کرنا
أَطَاعَ (ا-و) اطاعت کرنا (۱۰) کرسکنا، طاقت رکھنا	أَطَالَ (ا-و) دراز کرنا
أَصَابَ (ا-و) مصیبت آنا، لگ جانا، درست کہنا یا کرنا	أَفَادَ (ا-ی) فائدہ دینا، اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا
أَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰-و) مدد چاہنا	بَاتَ (ض، ی) رات گذارنا
جَالَ (ن، و) تگ ودو کرنا	مَالَ (ض، ی) (إِلَيْهِ) کسی کی طرف مائل ہونا، (عَنْهُ) کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا
خَانَ (ن، و) خیانت کرنا	شَاءَ (ف، ی) چاہنا
شَاعَ (ض، ی) شائع ہونا (ا) شائع کرنا	شَافَ (ن، و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنْظُرْ کی جگہ شُفْ عام طور پر بولا جاتا ہے)
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا	صَلُحَ (ک) سدھرنا (ا) سدھارنا
صَانَ (ن، و) بچانا	فَازَ (ن، و) (بِهِ) حاصل کرلینا، کامیاب ہونا
فَسَدَ (ن) بگڑ جانا، خراب ہو جانا (ا) بگاڑنا، فساد پھیلانا	قَامَ (ن، و) کھڑا ہونا، تیار ہونا (ا) قیام کرنا، ٹھہرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا، ٹھیک سیدھا ہو جانا

نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا	نَالَ (س، ی) پانا، حاصل کرنا
نَاوَلَ (۳، و) دینا، ہاتھ بڑھا کر دینا	نَامَ (س، و) سونا
حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے	
اٰلَةٌ آلہ، ہتھیار	أُولُو الْأَمْرِ (أُولُو جمع ہے ذُوْ کی) حکومت والے (أُولِي الْأَمْرِ حالتِ نصبی وجری میں)
بَقَاءٌ زندگی	حَرٌّ یا حَرَارَةٌ گرمی
حَسَنَةٌ نیکی	حِصَانٌ گھوڑا (خاص مذکر کے لیے)
اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ دوسری دنیا	ذُوْ بَالٍ اہمیّت والا
سَلْطَةٌ غلبہ، حکومت	عِرْضٌ آبرو
عُسْرٌ سختی، تنگی	كَأْسٌ گلاس، پیالہ
كَذِبٌ جھوٹ، جھوٹی بات	مُنْيَةٌ (جـ مُنًى) آرزو
مِقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ	يُسْرٌ آسانی، فراغی

مشق نمبر ۳۱

١. مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟
٢. جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ.
٣. جِئْ بِأَخِيْكَ فَإِنِّيْ مُشْتَاقٌ إِلٰى رُؤْيَتِهٖ.
٤. جِئْنَاكَ أَمْسِ بِهٖ وَلَمْ نَجِدْكَ.
٥. يَا أَحْمَدُ! هَلْ شُفْتَ هٰذَا الْكِتَابَ؟
٦. لَا! مَا شُفْتُهُ، سَأَشُوْفُهُ الْيَوْمَ.

۷. شُفْ وَاقْرَأْ، وَرُدَّهُ عَلَيَّ غَدًا.

۸. هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟

۹. لَمْ أَبِعْهُ وَلَنْ أَبِيعَهُ.

۱۰. هَلْ تُرِيْدُ أَنْ أَقُوْلَ لَكَ الْحَقَّ؟

۱۱. أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِيْ مُرَادِكَ؟

۱۲. أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ.

۱۳. فِي الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ.

۱٤. أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيْمَةً.

۱۵. مَنْ[1] جَالَ نَالَ.

۱٦. مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ.

۱۷. هٰذِهِ اٰلَةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا: مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ.

۱۸. نَمْ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَتَيَقَّظْ أَوَّلَ الصَّبَاحِ.

۱۹. لَا تَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۲۰. أُرِيْدُ أَنْ أُقِيْمَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ.

۲۱. هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيْرُ[2] الْجَرِيْدَةِ.

۲۲. إِخْوَانِيْ! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ سُلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ، فَاتَّخِذُوْا وَ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فِيْ جَمِيْعِ الْأُمُوْرِ، لَيَسْتَخْلِفَنَّكُمُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ.

نَصِيْحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ

۲۳. أَيُّهَا الْوَلَدُ النَّجِيْبُ![3] اٰمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمْ، وَأَطِعْهُ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ،

[1] یہ مَنْ موصولہ ہے یعنی "جو" [2] منیجر [3] شریف

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ فِيْ سَبِيْلِهٖ، وَاسْتَعِنْهُ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهٖ مِنَ الشَّرِّ، وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ. وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، إِنْ صُنْتَهُ صَانَكَ وَإِنْ خُنْتَهُ خَانَكَ. وَدُمْ[1] مَائِلًا إِلَى الْعُلُوْمِ النَّافِعَةِ، وَكُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ، لِتَفُوْزَ الْمُنٰى وَتَنَالَ الْعُلٰى،[2] أَطَالَ[3] اللّٰهُ بَقَائَكَ لِطَاعَتِهٖ وَخِدْمَةِ عِبَادِهٖ. وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ نَصِيْحَتِيْ، وَالنُّصْحُ أَوْلٰى مَا تُبَاعُ وَيُوْهَبُ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ.
٢. قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا[4] وَسَلَامًا[5] عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ.
٣. قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا.
٤. قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا.
٥. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ.
٦. قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى[6] يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ.
٧. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ.
٨. يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ.
٩. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.
١٠. لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ.
١١. اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.
١٢. اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ.

---

[1] رہا کر [2] بلندی [3] اللہ دراز کرے [4] سرد [5] سلامتی [6] نوجوان

۱۳ . يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ.

۱٤ . اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

۱٥ . لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى.

۱٦ . اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ اگر تو تگ و دو کرے گا تو کامیاب ہوگا۔

۲۔ وہ اپنی کتاب بیچتا ہے۔

۳۔ وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے۔

۴۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق (سچّی بات) کہیں۔

۵۔ کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئے گا!

۶۔ اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں۔

۷۔ ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

۸۔ مسلمان موت سے نہیں ڈرتا۔

۹۔ جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر، اس نے کہا: میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں۔

۱۰۔ ہم انکے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۱۱۔ کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟

۱۲۔ نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا۔

۱۳۔ اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال ضائع ہو جائے۔

۱۴۔ تو اپنی اس گائے کو مت بیچ، کیونکہ اس کا دودھ تیرے لیے فائدہ مند ہے۔

۱۵۔ اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

۱۶۔ اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو۔

۱۷۔ اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں۔

۱۸۔ جاہلوں کی اطاعت مت کرو۔

۱۹۔ ہم نے اس مسئلہ میں علما سے رائے طلب کی۔

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ پر کرو

بَاعَ	دُرْتُ	جَاءَ نِيْ	تَشِيْعُ	قُمْتُ
بِتْنَا	فَاسْتَخِرْ	دَوَّرَتْ	لَا أَقُوْلُ	أَعَادَتْ

۱ . ... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِيْ حَيْدَرَاٰبَاد.

۲ . ... إِلَّا الْحَقَّ.

۳ . مِنْ أَيْنَ .... هٰذِهِ الْجَرِيْدَةُ؟

٤ . إِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا ذَا بَالٍ .... بِاللّٰهِ.

٥ . ... مَكْتُوْبٌ مِنْ أُمِّيْ فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ.

٦ . جَاءَ نِيْ الْأُسْتَاذُ وَ............ احْتِرَامًا لَهُ.

۷ . ... سُؤَالَهَا لِأَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ.

۸ . ... أَخِيْ حِصَانًا أَحْمَرَ اللَّوْنِ.

۹ . ... أُخْتِي الدُّوَّامَةَ[1] فَدَارَتْ سَرِيْعًا.

۱۰ . ... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

[1] لٹو، بھونرا

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

لَا تَبِعْ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ. (اپنے سفید گھوڑے کو نہ بیچو)۔

تحلیل صرفی:

(لَا تَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے یا حذف کردی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدی۔

(حِصَانَ) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد۔

(كَ) اسم، ضمیر مجرور متّصل، واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الْأَبْيَضَ) اسم صفت، معرف باللام، واحد، مذکر، معرب، مشتق۔

تحلیل نحوی:

(لَا تَبِعْ) فعل، اس میں أَنْتَ کی ضمیر مستتر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالتِ جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالتِ رفع میں سمجھا جائے گا۔

(حِصَانَ) مفعول ہے، اس لیے منصوب ہے۔

(كَ) مضاف الیہ ہے، اس لیے حالتِ جری میں سمجھا جاتا ہے۔

(الْأَبْيَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

الدَّرسُ الثَّانِي والثَّلاثُونَ

اَلْفِعْلُ النّاقص

ا۔تم پڑھ چکے ہو کہ فعلِ ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، گردانیں دیکھو:

تصريف الفعل الماضي من الناقص

الواوي	اليائي	الواوي	اليائي	الواوي	اليائي
دَعَا[1] (ن)	رَمَى[2] (ض)	سَرُوَ[3] (ك)	لَقِيَ[4] (س)	اِرْتَضَى[5] (ح)	اِلْتَقَى[6] (ح)
دَعَوَا	رَمَيَا	سَرُوَا	لَقِيَا	اِرْتَضَيَا	اِلْتَقَيَا
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرُوْا	لَقُوْا	اِرْتَضَوْا	اِلْتَقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِيَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِيَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	سَرُوْنَ	لَقِيْنَ	اِرْتَضَيْنَ	اِلْتَقَيْنَ
دَعَوْتَ	رَمَيْتَ	سَرُوْتَ	لَقِيْتَ	اِرْتَضَيْتَ	اِلْتَقَيْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِيْتُمَا	اِرْتَضَيْتُمَا	اِلْتَقَيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَيْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِيْتُمْ	اِرْتَضَيْتُمْ	اِلْتَقَيْتُمْ

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا.

اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

[1] اس نے بلایا۔ [2] اس نے پھینکا۔ [3] وہ شریف ہوا۔ [4] اس نے ملاقات کی۔
[5] اس نے پسند کیا۔ [6] آمنے سامنے ہو۔

تنبیہ ۱: اوپر تین گردانیں ناقصِ واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں، ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیّرات میں غور کرو۔ اِرْتَضٰی اصل میں اِرْتَضَوَ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقصِ واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے۔

ماضیٔ ناقص کے تغیّرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد مذکر، جمع مذکر اور واحد مؤنث و تثنیہ مؤنث میں تغیّر ہوا ہے۔
مگر سَرُوَ اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیّر ہوا ہے۔
تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) واو اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے دَعَوَ سے دَعَا، رَمَيَ سے رَمٰی وغیرہ۔

تنبیہ ۲: ماضیٔ ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے: دَعَا، عَفَا، اور مزید میں یا کی شکل میں: اِرْتَضٰی، اور یا کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ یا کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی، اِلْتَقٰی، مگر ضمیرِ منصوب متّصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاهُ (اس نے اسکو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

۲۔ جمع مذکر غائب میں واو اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۶ و ۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا، رَمَيُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے سَرُوْا، لَقِيُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَيُوْا سے اِرْتَضَوْا، اِلْتَقَيُوْا سے اِلْتَقَوْا.

۳۔ واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے: دَعَتْ، دَعَتَا.

۴۔ ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لیے واو کو یا سے بدل دیا جاتا

ہے: دُعِوَ سے دُعِيَ، دُعِيَا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ إلخ

اسی طرح رُمِيَ سے رُمِيَا، رُمُوْا، رُمِيَتْ إلخ.

دیکھو مجہول میں ناقصِ واوی اور یائی ہم شکل ہوجاتے ہیں۔

تصريف المضارع المعروف من الناقص

الواوي	اليائي	الواوي	اليائي	الواوي	اليائي
يَدْعُوْ	يَرْمِيْ	يَسْرُوْ	يَلْقٰى	يَرْتَضِيْ	يَلْتَقِيْ
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَسْرُوَانِ	يَلْقَيَانِ	يَرْتَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ (م)	يَرْمُوْنَ	يَسْرُوْنَ (م)	يَلْقَوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ (م)	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ (م)	يَلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	تَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ (م)	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ (م)	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ (م)	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ (م)	تَرْتَضِيْنَ (م)	تَلْتَقِيْنَ (م)
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ (م)	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ (م)	تَلْقَيْنَ (م)	تَرْتَضِيْنَ (م)	تَلْتَقِيْنَ (م)
أَدْعُوْ	أَرْمِيْ	أَسْرُوْ	أَلْقٰى	أَرْتَضِيْ	أَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقٰى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ ۳: اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے (م) لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیّر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیّر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیّرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو، معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیّر ہوا ہے۔

۱۔ دیکھو! مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے:
يَلْقَيُ سے يَلْقٰى، يَرْضَوُ سے يَرْضٰى، يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ، يَرْمِيُ سے يَرْمِيْ.

یہی تغیّر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز[1] سے خالی ہیں: تَدْعُوْ، أَدْعُو، نَدْعُوْ. تَرْمِيْ، أَرْمِيْ، نَرْمِيْ. تَلْقٰى، أَلْقٰى، نَلْقٰى.

تنبیہ ۴: يَرْضٰى کی گردان يَلْقٰى کی جیسی ہوتی ہے۔

۲۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے، حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۷) اور (۶): يَدْعُوُوْنَ سے يَدْعُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، يَرْمِيُوْنَ سے يَرْمُوْن، يَلْقَيُوْنَ سے يَلْقَوْنَ.

۳۔ واحد مؤنث حاضر میں اُوِيْ اور اِيِيْ سے اِيْ بن گیا ہے اور اَيِيْ سے اَيْ ہوگیا ہے: تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ، تَرْمِيِيْنَ سے تَرْمِيْنَ، تَلْقَيِيْنَ سے تَلْقَيْنَ، تَرْتَضِيِيْنَ اور تَلْتَقِيِيْنَ سے تَرْتَضِيْنَ، تَلْتَقِيْنَ.

---

[1] فعل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لیے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کرلی جاتی ہے۔

۴۔مجہول میں ناقصِ واوی اور یائی، ہم شکل ہوجاتے ہیں: یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ إلخ اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۰

أَتٰی (ض،ی) آنا (۱ =اٰتٰی) دینا	أَجَابَ (ا-و) جواب دینا، قبول کرنا
أَصَابَ (ا-و) پہنچنا، لگ جانا، آپڑنا	اِشْتَرٰی (۷-ی) خریدنا
أَعْطٰی (ا-ی) دینا، عطا کرنا	بَقِيَ (س،ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا
بَکٰی (ض،ی) رونا (ا) رُلانا	بَلَا (ن،و) مبتلا کرنا، آزمانا
بَنٰی (ض،ی) بنا کرنا، تعمیر کرنا	خَشِيَ (س،ی) ڈرنا
خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا	خَلَا (ن،و) خالی ہونا، گذر جانا (- إِلَیْهِ، بِهٖ، مَعَهٗ) کسی سے تنہائی میں ملنا
دَرٰی (ض،ی) جاننا (ا) بتلانا	دَعَا (ن،و) بلانا (لَهٗ) کسی کے لیے دعائے خیر کرنا، (عَلَیْهِ) بددعا کرنا
رَضِيَ (س،ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا	سَقٰی (ض،ی) پلانا
سَمّٰی (۲-و) نام رکھنا	عَفَا (ن،و) مٹ جانا (عَنْهُ) معاف کرنا
کَفٰی (ض،ی) کافی ہونا، بچالینا	بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)
رُعْبٌ دھاک، دبدبہ	سَهْمٌ تیر، حصّہ
شَتّٰی متفرق، مختلف	طَهُوْرٌ بہت پاک
فَصٌّ (جـ فصوص) نگینہ	قُنْبُلَةٌ (جـ قَنَابِلُ) بم گولے
مَزْرَعَةٌ (جـ مَزَارِعُ) کھیتی	

مشق نمبر ۳۲

١ . دَعَا الرَّشِيْدُ أَبَا الْفَضْلِ فَأَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَآتَاهُ خَاتَمًا فِيْ فَصِّهِ أَلْمَاسُ.[1]

٢ . كُنْتُ دَعَوْتُ الْأُسْتَاذَ إِلَى الطَّعَامِ فَمَا أَجَابَ.

٣ . أَرْضٰى حَامِدٌ أَبَاهُ بِخِدْمَتِهٖ فَدَعَا لَهٗ.

٤ . مَاكَانَتْ أُمُّ جَعْفَرَ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ.

٥ . رَمٰى هَاشِمٌ السَّهْمَ إِلَى الْأَسَدِ فَأَصَابَهٗ وَمَاتَ حَالًا.

٦ . لِمَاذَا تَبْكِيْنَ يَا بِنْتُ مَا أَبْكَاكِ؟

٧ . كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِيْ جِهَاتٍ شَتّٰى إِذَا [ناگہاں] أَصَابَتْ حَجَرَةٌ أَخَاهُ الصَّغِيْرَ فَقَعَدَ يَبْكِيْ.

٨ . مَا بَقِيَ لَهٗ عُذْرٌ.

٩ . مَا (استفہامیہ) أَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟

١٠ . كَفَانِيْ مَا (موصولہ=جو) أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ.

١١ . بَقِيَتِ الْأُمُوْرُ عَلٰى حَالِهَا.

١٢ . عَفَتِ الدِّيَارُ فِيْ أُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَّةِ.

١٣ . عَفَوْنَا عَنْهُ.

١٤ . عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ.

١٥ . عُفِيَ عَنْهُ.

١٦ . أَتَانَا أَخُوْكَ فَآتَيْنَا كِتَابًا وَمِحْبَرَةً.

---

[1] ہیرا

١٧ . تِلْكَ الْبَسَاتِيْنُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ.

١٨ . هَلْ تَدْرِيْ كَمْ يَوْمًا مَضٰى مِنْ أَيَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ؟

١٩ . لَا أَدْرِيْ يَا سَيِّدِيْ! لٰكِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّ الْيَوْمَ يَكُوْنُ التَّارِيْخُ الْعَاشِرُ.

٢٠ . دُعِيْتُ الْيَوْمَ إِلَى الْأَمِيْرِ.

٢١ . سُمِّيَتْ بِنْتَهٗ بِزَيْنَبَ.

٢٢ . أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِيْ بُنِيَ بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهْ جَهَان فِيْ دِهْلِي وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِـ "التَّاج محل" فِي اٰكره الَّتِيْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ رحمه الله.

٢٣ . رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنِي عَنْ قَرِيْبٍ وَإِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ[1]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا.

٢ . رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ.

٣ . اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا.

٤ . سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ.

٥ . وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا، وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ، اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ.

٦ . مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ.

[1] لَا يَزَالُ یعنی ہمیشہ

۷۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى.

۸۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

۹۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا (أَنْ لَا) تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ.

۱۰۔ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا.

۱۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ.

۱۲۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ.[1]

عربی میں ترجمہ

۱۔ میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی۔

۲۔ ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لیے بلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کر لی۔

۳۔ پیر صاحب (شیخ) نے میرے لیے دعا (دعائے خیر) کی۔

۴۔ اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی۔

۵۔ حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا۔

۶۔ اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے! تجھے کس نے رُلایا؟

۷۔ اب اس (عورت) کے لیے کچھ مال باقی نہیں رہے گا۔

۸۔ تم اپنے بھائی کے لیے کیا باقی رکھو گے؟

۹۔ ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا۔

---

[1] اس جملے میں لفظ اَلْجَنَّةَ مبتدا ہے، اگرچہ مؤخر ہے، پھر بھی أَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَهُمْ خبر مقدم ہے۔

۱۰۔اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا۔

۱۱۔ یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا۔

۱۲۔ ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِیْدُ أَبَا الْفَضْلِ إِلٰی بَیْتِہٖ. (رشید نے ابوالفضل کو اپنے گھر بلایا)۔

تحلیل صرفی اس طرح:

(دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، ازقسم ناقصِ واوی دراصل دَعَوَ، قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد۔

(الرَّشِیْدُ) حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفت، مشتق ہے رَشَدَ (سمجھ دار ہونا) سے، مگر یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر ازقسم صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں، معرب ہے۔

(أَبَا) اسم جامد، واحد مذکر ازقسم ناقص، کیونکہ اصل میں أَبَوٌ ہے، واو حذف کر کے أَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصبی میں ہے اس لیے أَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الْفَضْل) اسم مصدر ہے، یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر ازقسم صحیح، معرب۔

(إِلٰی) حرف جر، مبنی۔

(بَیْتِ) اسم، واحد مذکر نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے، ازقسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف یا ہے، معرب ہے۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مبنی۔

تحلیل نحوی اس طرح:

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرَّشِیْدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(أَبَا) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے اس لیے اس کا نصب الف سے آیا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۱-۲)

(الْفَضْلِ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

(إِلٰی) حرف جار۔

(بَیْتِ) مجرور۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے (بَیْتِ) کا، اس لیے وہ حالتِ جری میں ہے۔ جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ والثَّلاثُوْنَ

أفعال الناقصة مع عواملها الجازمة والناصبة

الأمر الحاضر من الناقص			المضارع المجزوم من الناقص		
			لَمْ يَلْقَ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَدْعُ
			لَمْ يَلْقَيَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَدْعُوَا
			لَمْ يَلْقَوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَدْعُوْا
			لَمْ تَلْقَ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَدْعُ
			لَمْ تَلْقَيَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَدْعُوَا
			لَمْ يَلْقَيْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَدْعُوْنَ
اِلْقَ [3]	اِرْمِ [2]	اُدْعُ [1]	لَمْ تَلْقَ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَدْعُ
اِلْقَيَا	اِرْمِيَا	اُدْعُوَا	لَمْ تَلْقَيَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَدْعُوَا
اِلْقَوْا	اِرْمُوْا	اُدْعُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَدْعُوْا
اِلْقَيْ	اِرْمِيْ	اُدْعِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَدْعِيْ
اِلْقَيَا	اِرْمِيَا	اُدْعُوَا	لَمْ تَلْقَيَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَدْعُوَا
اِلْقَيْنَ	اِرْمِيْنَ	اُدْعُوْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَدْعُوْنَ
			لَمْ أَلْقَ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَدْعُ
			لَمْ نَلْقَ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَدْعُ

تنبیہ ۱: حالتِ جزمی میں فعلِ ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علت) پانچ صیغوں سے حذف کردیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرادیا جاتا ہے مگر جمع

[1] تو بلا [2] تو پھینک [3] تو ملاقات کر

مؤنث کے دو صیغوں میں تغیّر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

المضارع المنصوب من الناقص			المضارع المؤكد من الناقص	
لَنْ يَدْعُوَ[1]	لَنْ يَرْمِيَ[2]	لَنْ يَلْقٰى[3]	لَيَدْعُوَنَّ[4]	لَيَلْقَيَنَّ[5]
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَلْقَيْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَلْقٰى	لَأَدْعُوَنَّ	لَأَلْقَيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقٰى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ ۱: يَرْمِيْ سے مضارع مؤکد: لَيَرْمِيَنَّ، لَيَرْمِيَانِّ، لَيَرْمُنَّ، لَتَرْمِيَنَّ، لَتَرْمِيَانِّ، لَيَرْمِيْنَانِّ إلخ

---

[1] وہ ہرگز نہیں بلائے گا۔ [2] وہ ہرگز نہیں پھینکے گا۔ [3] وہ ہرگز نہیں ملے گا۔

[4] وہ ضرور ہی بلائے گا۔ [5] وہ ضرور ہی ملے گا۔

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ)، دَاعِيَانِ، دَاعِيَةٌ، دَاعِيَتَانِ، دَاعِيَاتٌ.

رَمٰی سے رَامٍ، لَقِيَ سے لَاقٍ مگر اَلْ لگایا جائے تو اَلدَّاعِيْ وغیرہ ہوگا۔(دیکھو سبق ۱۰-۹)

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ، مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ.

رَمٰی سے مَرْمِيٌّ، مَرْمِيَّانِ إلخ لَقِيَ سے مَلْقِيٌّ ہوگا۔

اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعًى (دراصل مَدْعَوٌ)، مَدْعَيَانِ.

مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعَوَةٌ)، مَدْعَاتَانِ، مَدَاعِيْ(دراصل مَدَاعِوُ)۔

رَمٰی سے مَرْمًى اور لَقِيَ سے مَلْقًى ہوگا۔

اِسْمُ الْاٰلَةِ

مِدْعًى (= مِدْعَوٌ)، مِدْعَيَانِ.

مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ)، مِدْعَاتَانِ، مَدَاعِيْ (= مَدَاعِوُ)۔

مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ)، مِدْعَاوَانِ، مَدَاعِيٌّ (= مَدَاعِيْوُ)۔

اسی طرح مِرْمًى اور مِلْقًى وغیرہ ہوگا۔

اِسْمُ التَّفْضِيْلِ

أَدْعٰى (=أَدْعَوُ)، أَدْعَيَانِ، أَدْعَوْنَ یا أَدَاعِيْ.

دُعْوٰى یا دُعْيَا، دُعْوَيَانِ، دُعْوَيَاتٌ یا دُعًى

الصَّرف الصَّغير من النَّاقِص للثَّلاثي المزيد

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱. أَلْقٰى	يُلْقِيْ	أَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًى	إِلْقَاءٌ[۱]
۲. لَقّٰى	يُلَقِّيْ	لَقِّ	مُلَقٍّ	مُلَقًّى	تَلْقِيَةٌ[۲]
۳. لَاقٰى	يُلَاقِيْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًى	مُلَاقَاةٌ يا لِقَاءٌ[۳]
٤. تَلَقّٰى	يَتَلَقّٰى	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّى	تَلَقٍّ[٤]
٥. تَلَاقٰى	يَتَلَاقٰى	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًى	تَلَاقٍ[٥]
٦. اِنْقَضٰى	يَنْقَضِيْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًى	اِنْقِضَاءٌ[٦]
۷. اِلْتَقٰى	يَلْتَقِيْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًى	اِلْتِقَاءٌ[۷]
۸. اِرْعَوٰى	يَرْعَوِيْ	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًى	اِرْعِوَاءٌ[۸]
۹. اِسْتَلْقٰى	يَسْتَلْقِيْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًى	اِسْتِلْقَاءٌ[۹]

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں:

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۸): اِوٌ، اِيٌ، اُوٌ اور اُيٌ سے ٍ ہوجاتا ہے: دَاعِوٌ سے دَاعٍ، تَلَاقُيٌ (بروزن تفَاعُلٌ) سے تَلَاقٍ.

مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِيْ بن جائے گا: اَلدَّاعِيْ، اَلتَّلَاقِيْ اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِيْ (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِيُ سے مَرَامِيْ.

---

[۱] ڈالنا [۲] کسی کو کوئی چیز دے دینا۔ [۳] ملاقات کرنا [۴] ملنا، سیکھ لینا
[۵] آمنے سامنے آنا [۶] ختم ہوجانا [۷] آمنے سامنے آنا [۸] باز آنا [۹] چت لیٹنا

تنبیہ۳: ناقص سے ہر ایک اسم فاعل[1] میں اور باب (۴ اور ۵) کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۹): اَوٌ اور اَيٌ سے ءً بن جاتا ہے: مَدْعَوٌ سے مَدْعًى (واحد اسم ظرف) مُلْقَيٌ سے مُلْقًى (اسم مفعول از أَلْقٰى)

تنبیہ۴: ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۲۰): اُوْيٌ سے اِيٌّ ہوجاتا ہے، جیسے مَرْمُوْيٌ سے مَرْمِيٌّ (اسم مفعول از رَمٰى) مَرْضُوْيٌ سے مَرْضِيٌّ از رَضِيَ.

تنبیہ۵: مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: إِلْقَايٌ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ۔

تنبیہ۶: ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر بجائے تَفْعِيْلٌ کے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے: لَقّٰى سے تَلْقِيَةٌ، سَمّٰى سے تَسْمِيَةٌ.

تنبیہ۷: ناقصِ واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور كَرُمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا يَدْعُوْ، رَضِيَ يَرْضٰى اور سَرُوَ يَسْرُوْ اور ناقصِ یائی باب ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمٰى يَرْمِيْ، سَعٰى يَسْعٰى اور لَقِيَ يَلْقٰى.

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۱

بَغٰى (ض، ی) چاہنا، بَغِيَ (س) باغی ہونا	اِبْتَغٰى (۷-ی) چاہنا
اِنْبَغٰى (۶-ی) مناسب ہونا، اس کا مضارع (يَنْبَغِيْ) ہی کثیر الاستعمال ہے۔	اِسْتَجَابَ (۱۰-و) قبول کرنا

[1] نیز اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع میں۔

بَالٰی (۳-ی) پرواہ کرنا	بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا
تَحَابَّ (۵) باہم محبّت رکھنا	تَمَنّٰی (۴-ی) آرزو کرنا
سَعٰی (ف،ی) کوشش کرنا، دوڑنا	صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا، یعنی صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا
صَلّٰی (۲-ی) نماز پڑھنا (عَلَيْهِ) درود پڑھنا، رحمت بھیجنا	قَضٰی (ض،ی) حکم کرنا، فیصلہ کرنا
لَاقٰی (۳-ی) ملاقات کرنا، سامنے آنا	مَسّٰی (۲-ی) شام کا سلام کرنا، یعنی مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا
مَشٰی (ض،ی) چلنا	مَضّٰی (۲-ی) گذارنا
نَادٰی (۳-ی) پکارنا، منادی کرنا	نَهٰی (ف،ی) روکنا، منع کرنا (۷) رک جانا
هَدٰی (ض،ی) ہدایت کرنا، ٹھیک راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا، ٹھیک راہ پر چلنا (۱) ہدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا	أَبْلَقُ چتلا
مُنْيَةٌ خواہش، آرزو	بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا، خرید وفروخت
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	جَبْهَةٌ پیشانی
رَخِيْصٌ سستا	عَسٰی غالبًا، امید ہے
غَالٍ مہنگا	غَايَةٌ انتہا
غَيٌّ (غَوٰی کا مصدر ہے) بہکنا، گمراہی	مَرَحًا اتراتے ہوئے، اکڑتے ہوئے
مِيْلَادٌ پیدائش، پیدائش کا وقت یا دن	هَلَّا کیوں نہیں؟

مشق نمبر ۳۳

١ . اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ.	وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُ يُمَسِّيْكَ بِالْخَيْرِ.
٢ . عَسٰى أَنْ تَكُوْنَ مَضَيْتَ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ!	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا أُسْتَاذِيْ ! مَضَيْتُ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِمْلَه فِيْ أَحْسَنِ الْأَحْوَالِ.
٣ . هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ.
٤ . هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ! يُصَلِّيْ[1] بِنَا أَبُوْنَا.
٥ . اُدْعُ أَخَاكَ.	دَعَوْتُهُ فَقَالَ: أَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ.
٦ . مَنْ أَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	أَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ.
٧ . فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعِوَضِ؟	لَمْ أُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ.
٨ . فَيَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيْلَادِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَهَادَوْا تَحَابُّوْا.	نَعَمْ! أُرِيْدُ أَنْ اُهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَيَرْضٰى بِهِ.
٩ . هَلْ تَمْشِيْ مَعَنَا إِلٰى بَيْتِ الْأُسْتَاذِ السَّيِدِ سَعِيْدِ الْهَاشِمِيِّ.	نَعَمْ! أَمْشِيْ مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُوْرِ؛ لِأَنِّيْ مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ.

[1] يُصَلِّيْ بِنَا ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

١٠. فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِي بَعْدَ الصَّلَاةِ.	عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأُصَلِّي هُنَاكَ.
١١. بِكَمْ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْأَبْلَقَ يَا فُؤَادُ؟	اِشْتَرَيْتُهُ بِمِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً.
١٢. رَخِيصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ، اِشْتَرِ لِيْ مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ.	طَيِّبٌ، لَأَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.
١٣. لٰكِنْ لَا تَشْتَرِ لِيْ حِصَانًا أَبْلَقَ، إِنِّيْ أُحِبُّ الْأَسْوَدَ، الَّذِيْ فِيْ غُرَّتِهٖ بَيَاضٌ.	أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِيْ لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا سَيِّدِيْ.
١٤. كَمْ تَتَعَلَّمُ الْإِنْكَلِيْزِي، وَأَيْش تَبْغِى مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟	أَتَمَنّٰى أَنْ أَكُوْنَ دُكْتُوْرًا مَاهِرًا لِأَخْدِمَ الْمَرْضٰى.
١٥. هَلْ سَمِعْتَ "مَا[1] كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ."	نَعَمْ! سَمِعْتُ، لٰكِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ وَلَا أُبَالِيْ بِهٖ، أُرِيْدُ أَنْ أَسْعٰى حَتّٰى أُدْرِكَ مَا أَتَمَنَّاهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.
١٦. أَحْسَنْتَ يَا أَحْمَدُ! مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَبَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ.	اٰمِيْن، اُدْعُ لِيْ يَا شَيْخُ دَائِمًا فِيْ أَوْقَاتِكَ الْمَخْصُوْصَةِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ.

[1] پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

٢ . اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.

٣ . اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً.

٤ . لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (وَاخْشَوْنِيْ) اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ.

٥ . مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

٦ . وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ.

٧ . لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا.

٨ . لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا.

٩ . قَالَ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى فَلَمَّا اَلْقٰهَا فَاِذَا[1] هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى.

١٠ . يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ.

١١ . فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا.

١٢ . فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

١٣ . اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ.

١٤ . اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ[2] (حِسَابِيْ).

١٥ . يَااَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً.

---

[1] یہاں إِذَا کے معنی ہیں ''ناگہاں''۔

[2] اس کے آخر کی ''ہ'' زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں

اشعار

يَــا اَيُّهَــا الــرَّجُــلُ الْــمُـعَلِّمُ غَيْرَهُ هَلّا لِـنَـفْسِكَ كَانَ ذَا[1] التَّـعْـلِيْمُ

اِبْـدَأْ بِنَفْسِكَ فَـانْهَهَـا عَنْ غَيِّهَـا فَاِذَا انْتَهَتْ عَـنْــهُ فَـأَنْتَ حَكِيْمُ

فَهُـنَـاكَ يُسْـمَعُ مَا تَقُوْلُ وَيُهْتَدٰى بِـالْـقَـوْلِ مِـنْكَ وَيَـنْـفَـعُ التَّعْلِيْمُ

(أبو الأسود الدولي، المتوفى ٦٩هـ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ. ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

---

[1] ذَا اسم اشارہ ہے = ''وہ''

الدَّرْسُ الرَّابِعُ والثَّلاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَأَى

۱۔لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔لفیف مقرون جس میں دونوں حرفِ علت باہم قرین (متّصل) ہوں: رَوٰی (= رَوَيَ رویت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔لفیف مفروق جس میں دونوں حرفِ علت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو: وَقٰی (= وَقَيَ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیّرات ہوں گے، اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے، پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔اور وَقٰی کی صرفِ صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرفِ کبیر تم خود بنا لینا۔

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الأمر	المضارع	الماضي
وِقَايَةٌ	مَوْقِيٌّ	وَاقٍ	قِ (=اِوْقِيْ)	يَقِيْ (=يَوْقِيُ)	وَقٰى

تنبیہ ۱: قِ (امر) اصل میں اِوْقِيْ تھا۔ واو بروئے قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴) حذف کر دیا گیا اور یا حالتِ جزمی کی وجہ سے گرادی گئی۔

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگئی: قِ، قِيَا، قُوْا، قِيْ، قِيَا، قِيْنَ.

باب اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی صرف صغیر اِتَّقٰی (= اِوْتَقَيَ)، يَتَّقِيْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ،

مُتَّقٍ، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا)

تنبیہ۲: اِتَّقٰی اصل میں اِوْتَقَيَ تھا، حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۲) واو کو تا سے بدل دیا گیا اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدلا گیا۔

۳۔ فعل رَأٰی (دیکھنا، سمجھنا)

۱۔ ظاہر ہے کہ رَأٰی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین ہے اور لام کلمہ یا ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

۲۔ اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہوگی، مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی:

يَرٰی	يَرَيَانِ	يَرَوْنَ	تَرٰی	تَرَيَانِ	يَرَيْنَ	تَرٰی
تَرَيَانِ	تَرَوْنَ	تَرَيْنَ	تَرَيَانِ	تَرَيْنَ	أَرٰی	نَرٰی

تنبیہ۳: فعل رَأٰی کا مضارع مجہول یعنی يُرٰی، تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تُرٰی؟ (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کے لیے کبھی یا تُرٰی؟ بھی بولتے ہیں۔

۳۔ اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائے گی:

رَ	رَيَا	رَوْا	رَيْ	رَيَا	رَيْنَ

تنبیہ۴: رَأٰی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے، امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ اسم فاعل رَاءٍ مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول مَرْئِيٌّ مثل مَرْمِيٌّ کے۔

۵۔ ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب أَفْعَلَ میں ہمزہ گرادیا جاتا ہے:

أَرٰی	يُرِيْ	أَرِ	مُرِيْءٌ	مُرَاءٌ	إِرَاءَةٌ[1]

تنبیہ ۵: آخر کے تین صیغوں میں خلافِ قیاس ہمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور یا کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِیْدٌ، مُفِیْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنالیے گئے ہیں۔

تنبیہ ۶: ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

۶۔ باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ انکی گردانیں ناقص کی طرح کرلو:

باب فَاعَلَ سے رَاءٰی، يُرَاءِيْ، رَاءِ، مُرَاءٍ، مُرَاءًى، رِيَاءٌ.[2]

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَاٰی، يَرْتَئِيْ، اِرْتَئِ، مُرْتَئٍ، مُرْتَئًى، اِرْتِيَاءٌ.[3]

۴۔ رَوِيَ يَرْوٰی (سیراب ہونا)، قَوِيَ يَقْوٰی (قوی ہونا)، سَوِيَ يَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں، ان کی گردانیں ناقصِ یائی (لَقِيَ يَلْقٰی) جیسی ہوں گی۔ چوں کہ یہ سب لازم ہیں اس لیے اسم فاعل کے بجائے ان سے اسم صفت فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِيٌّ (سیراب) قَوِيٌّ (مضبوط) سَوِيٌّ (برابر)۔

۵۔ حَيِيَ (دراصل حَيِوَ زندہ ہونا)، مضارع يَحْيٰی، اسم صفت حَيٌّ (زندہ)۔

باب أَفْعَلَ سے أَحْيٰی، يُحْيِيْ، أَحْيِ، مُحْيٍ، مُحْيًى، إِحْيَاءٌ (زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَيّٰی، يُحَيِّيْ، حَيِّ، تَحِيَّةٌ (زندہ رکھنا، مراسمِ آداب وسلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْيٰی، يَسْتَحْيِيْ، اِسْتَحْيِ، اِسْتِحْيَاءٌ (شرمانا، زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی یا گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، يَسْتَحِيْ، اِسْتَحِ.

---

[1] دِکھانا، بتلانا [2] محض دکھاوے کے لیے کوئی کام کرنا۔ [3] غور کرنا، شک کرنا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۲

أَبْدٰی (ا-ی) ظاہر کرنا	تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا
حَالَ (ن،و) حائل ہونا، آڑے آنا	اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ ۷-و) راحت پانا
رَوٰی (ض) روایت کرنا	رَوِيَ (س) سیراب ہونا (ا) سیراب کرنا
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا، دفع ہونا	سَهَا (ن،و) بھولنا، غفلت کرنا سَاهٍ (اسم فاعل) بھولنے والا
طَرَحَ (ف) پھینک دینا، ڈال دینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا، ملامت کرنا
لَقّٰی (۲-ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا (۴) حاصل کرنا	مَاتَ (ن،و) مرنا (ا) مار ڈالنا
وَلِيَ (یَلِيْ، ح،ی) قریب ہونا، متّصل ہونا (۲) والی بنانا، پیٹھ پھیرنا (۴) والی ہونا، دوست رکھنا، پیٹھ پھیرنا	اِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا
أُسْبُوْعٌ (جـ أَسَابِيْعُ) ہفتہ، سات دن	أُسْرَةٌ خاندان، کنبہ، گھر والے
اَلْأَنٰی (جـ آنَاءٌ) دن کا حصّہ، دن بھر	جِهَةٌ طرف، سبب
حَزِیْنٌ غمگین	حَيْثُ جب کہ
حَنُوْنٌ مہربان	رَشَادٌ سیدھا
سَيْرٌ رفتار	غُصَّةٌ (جـ غُصَصٌ) گلے میں رُکنے والا گھونٹ یا لقمہ
غِنٰی تونگری، بے نیازی	فُسُوْقٌ، سب و شتم، گالی گلوچ

فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی	قَفًا (ج۔ أَقْفِيَةٌ) پیٹھ
قَطُّ کبھی نہیں (زمانۂ ماضی کی نفی کے لیے آتا ہے)	كِتَابٌ، رِسَالَةٌ، مَكْتُوْبٌ خط
لَا سِيَّمَا خصوصاً	كَأَنَّكَ گویا کہ تو
مَنَامٌ نیند	نَضْرَةٌ تازگی
وَقُوْدٌ ایندھن	وَيْلٌ بڑی مصیبت، عذاب
مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں، کارِ خیر	

مشق نمبر ۳۴

۱. قِ قَفَاكَ كَيْ لَا يُضْرَبَ قَفَاكَ.

۲. اِسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ.

۳. هَلَّا تَسْتَحْيُوْنَ يَا أَوْلَادُ؟

٤. لِمَ لَا تَقِيْ لِسَانَكَ مِنَ الْكِذْبِ وَالْفُسُوْقِ.

٥. اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ.

٦. كَانَ وَلّٰى هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ.

٧. لَمْ أَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الإِبْنَةِ قَطُّ.

٨. مَا لِيَ[1] أَرَاكَ حَزِيْنًا؟

٩. هَلْ رَأَيْتُمُوْنِيْ إِنِّيْ اٰتٍ إِلَيْكُمْ؟

١٠. مَا تَرٰى فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَيُّهَا الْفَاضِلُ؟

١١. أَرٰى أَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيْحٌ.

---

[1] مَا لِيَ کیا ہے مجھے، یعنی کیا سبب، اس میں مَا استفہام کے لیے ہے۔

۱۲ . أَرِنِي كِتَابَكَ!

۱۳ . اُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ. (الحديث)

۱٤ . اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهٗ يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ. (الحديث)

۱٥ . أَتُرَوْنَ هٰذِهِ (الْمَرْأَةُ) طَارِحَةٌ وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ (الحديث)

۱٦ . كَانَ فِرْعَوْنُ يَقْتُلُ أَبْنَاءَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَيَسْتَحْيِي بَنَاتِهِمْ.

۱۷ . رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما.

۱۸ . هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنِ الْأَصْمَعِيِّ.

۱۹ . نَهْرُ النِّيْلِ يُرْوِيْ مَزَارِعَ مِصْرَ.

اشعار

۲۰ . وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى　　وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ

۲۱ . قُلُوْبُ الْأَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُوْنٌ　　تَرٰى مَا[1] لَا يَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱ . يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

۲ . فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا.

۳ . اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ؟

٤ . قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى؟

٥ . قَالَ [مُوْسٰى] رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ.

٦ . فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ

[1] مَا موصولہ ہے، یعنی ''جو چیز''۔

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ.

۷. اِذْ قَالَ اِبْرٰهِمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِ وَيُمِيْتُ قَالَ [الْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْيِ وَاُمِيْتُ.

۸. وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا.

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے (تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے)۔

۲۔ تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟

۳۔ اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ۔

۴۔ ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا۔

۵۔ کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟

۶۔ اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے (آپ کیا دیکھتے ہیں)؟

۷۔ ہماری رائے ہے (ہم دیکھتے ہیں) کہ وہ صحیح نہیں ہے۔

۸۔ اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ (تو) تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے۔

۹۔ ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم ان کی تیز بینی (فراست) سے ڈرو۔

۱۰۔ مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ (دکھلاؤ)۔

۱۱۔ مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر (والی) بنایا۔

۱۲۔ ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو (دوزخ کی) آگ سے بچائیں۔

۱۳۔ اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو۔

كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ إِلٰى وَلَدِهٖ

وَلَدِي الْعَزِيْزَ[1]

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

مَا لَكَ يَا بُنَيَّ! مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ؟ حَتّٰى نَقِفَ عَلٰى أَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِي الْعِلْمِ. أَمَرَضٌ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ إِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ؟ أَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِي الْإِمْتِحَانِ دَعَاكَ إِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ؟

كَيْفَ نُبْدِيْ عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا؟ لَا سِيَّمَا حَالَ أُمِّكَ الْحَنُوْنَةِ، يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ أُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْأَفْكَارِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ!

أَلَمْ تَرَ إِلٰى رُفَقَائِكَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّ أُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا إِلٰى أُسْرَتِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَيُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ، وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِي الْهُمُوْمِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ.

اِرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ! وَأَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ، لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَتَزُوْلَ عَنَّا الْأَفْكَارُ.

نَدْعُوْ لَكَ دَائِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ، وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيْكَ إِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالْاِرْتِقَاءِ.

وَالسَّلَام

وَالِدُكَ

خَالِد

---

[1] اصل میں يَا وَلَدِي الْعَزِيْزَ ہے، حرفِ ندا محذوف ہے۔ [وَلَد] منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر متکلّم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جا سکتا [الْعَزِيْزَ] وَلَد کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ والثَّلَاثُوْنَ

بقيّة أَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

ا۔ پہلے حصّے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ: اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشَوْشِنْ	مُخْشَوْشِنٌ	اِخْشِيْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ: اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلَوِّذْ	مُجْلَوِّذٌ	اِجْلِوَّاذٌ

تنبیہ ا: مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لیے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

۲۔ کتبِ صَرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں، ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَّلَ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔

وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں، اس لیے اس ابتدائی کتاب میں انہیں درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

سلسلۂ الفاظ ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱۱) کوزہ پشت ہونا	اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا
اِجْلَوْلٰی گاؤں گاؤں پھرتے رہنا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا
اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	کَادَ (یَکَادُ) قریب ہونا
أَرِیْکَةٌ (جـ أَرَائِكُ) زینت دار کرسی	جَوَادٌ (جـ جِیَادٌ) گھوڑا تیز رفتار، سخی آدمی
زِيٌّ ہیئت، فیشن	ظَھْرٌ (جـ أَظْھَارٌ) پیٹھ
غُرْفَةٌ (جـ غِرَافٌ) پانی کا گھونٹ (جـ غُرَفٌ) کمرہ، بالاخانہ	فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی، امیرانہ

مشق نمبر ۳۵

١. اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ.

٢. اِخْلَوْلَقَتْ ثِيَابُ الْعَبْدِ.

٣. اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْأَفْرَاسَ.

٤. اِخْرَوِّطْ أَيُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ! وَاصْنَعْ مِنْهُ أَرِيْكَةً فَاخِرَةً.

٥. اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰى لَا يَقْدِرَ[۱] أَحَدٌ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً.

٦. قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَةُ حَتّٰى تَسْبِقَ[۲] الْجِيَادَ.

٧. اِجْلَوْلَيْنَا بِلَادًا وَقُرًى كَثِيْرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ خِدْمَةِ

۱، ۲ حتّٰی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے۔ (دیکھو درس ۲-۴)

الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ لٰكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِيْ زِيِّ الْأَغْنِيَاءِ فَأَلْفَيْنَاهُ[1] مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَاءٍ، حَرِيْصًا عَلٰى إِحْيَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ.

كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى أَبِيْهِ

إِلٰى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكَرَّمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

وَصَلَنِيْ يَا أَبِي الْعَطُوْفَ![2] كِتَابُكَ الْعَزِيْزُ بِالْأَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ[3] الْغِلَافِ[4] مَصْدَرَهُ[5] الشَّرِيْفَ، فَقَبَّلْتُهُ[6] إِكْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهُ[7] مُشْتَاقًا إِلٰى أَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ[8] وَإِذَا[9] هُوَ يَرْمِيْنِيْ بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيُنَبِّهُنِيْ[10] عَلَى الْقَلَقِ وَالْأَلَمِ مَا لَحِقَكُمْ،[11] وَلَا سِيَّمَا لِأُمِّي الْحَنُوْنَةِ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَائَتَهُ حَتّٰى أَمْطَرَتْ[12] عَيْنَايَ دُمُوْعَ[13] النَّدَمِ وَأَخَذْتُ أَلُوْمُ نَفْسِيْ، فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا أَبَتِ! فَإِنَّ لِيْ عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ.

وَهُوَ أَنِّيْ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُكَدِّرَ[14] خَاطِرَكُمْ بِإِطْلَاعِكُمْ عَلٰى مَا لَا يَسُرُّكُمْ، وَذٰلِكَ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الْإِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِيْ، وَسَبَبُهُ أَنِّيْ رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِيْ مَرِيْضًا، فَرُفَقَائِيْ

---

[1] أَلْفٰى (ا-ی) پانا　[2] بڑا مہربان　[3] پتہ　[4] لفافہ

[5] نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے۔　[6] میں نے اس کو بوسہ دیا۔　[7] فَضَّ (ن) کھولنا، توڑنا

[8] خوش کرنے والی　[9] یہاں إِذَا مفاجات کا ہے یعنی یکا یک

[10] نَبَّهَ: آگاہ کرنا　[11] لاحق ہوا　[12] برسایا

[13] دَمْعٌ: آنسو　[14] كَدَّرَ: میلا کرنا

سَبقُوْنِيْ وَخلَّفُوْنِيْ[1] أَذْرِفُ[2] مِنَ النَّدَمِ دَمْعَاتٍ، لٰكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا[3] قَدْ فَاتَ، فَتفرَّغتُ[4] عَنْ جَمِيْعِ الْأُمُوْرِ لِتلَافِي مَا فَاتَنِيْ، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُوْنَ فِي الإِمْتِحَانِ الْآتِيْ مِنَ النَّاجِحِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ.

أَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ أَنْ أُبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيْبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّيَ الْمُكَرَّمَةَ أَنْ تَشْمَلَانِيْ[5] بِدُعَائِكُمْ.

أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكُمَا لِابْنِكُمَا الْمُطِيْعِ

محمد رفيع

سوالات نمبر ۱۵

۱۔ ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟

۲۔ حالتِ جزمی میں فعلِ ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

۳۔ ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟

۴۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

۵۔ ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

۶۔ اجوف سے باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟

۷۔ لفیف کی تعریف کرو۔

۸۔ لفیف کی کون سی قسم میں تغیّر زیادہ ہوتا ہے؟

---

[1] پیچھے ڈال دیا [2] ذَرَفَ (ض) آنسو بہانا [3] جو کچھ فوت ہو گیا

[4] تفرَّغ: سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہو جانا [5] شَمِلَ (س) شامل کر لینا

۹۔ ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:

دَعَوْنَ	رَضُوْا	يَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	تَرْضَيْنَ	تُلْقَيْنَ
اِرْمِ	اِرْمِيْ	لَقُوْا	مَدْعًى	مِدْعَاءٌ	مَرَامِيْ
مُرَامِيٌّ	أَدْعٰى	أَلْقٰى	قِ	قُوْا	قِيْنَ
اِتَّقُوْا	اَلْمَوْلٰى	دَاعُوْنَ	أَرِ	أَرِيْ	يَرَوْنَ
حَيُّوْا	أَسْتَحِيْ	اِسْتَحِيْ	يَحْيٰى	تَحِيَّةٌ	

۱۰۔ ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

خَاصِّيَّاتُ الْأَبْوَابِ

۱۔ فعل مجرد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتے ہیں جو ان ابواب کی خاصیّت کہلاتی ہیں۔

۲۔ خود مجرد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا)، دوسرے یہ کہ بابِ مذکورہ اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا)۔

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیّت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادّے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

باب حَسِبَ سے صرف دو فعلِ صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (ترو تازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں:

تنبیہ ۱: ذیل میں لفظ مَأخَذ بہت جگہ آئے گا، اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور

اس سے کوئی فعل بنایا جائے: عِـرَاق سے أَعْـرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق أَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

ا۔ باب أَفْعَلَ

خاصیات	امثلہ
ا۔ تعدیہ: لازم کو متعدی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے أَذْهَبَ (لے جانا)
۲۔ بلوغ: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	أَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صبح، أَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق
۳۔ وِجدان: ماخذ سے متصف پانا	أَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا) ماخذ عظمت
۴۔ صیرورت: صاحبِ ماخذ ہونا	أَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھل دار ہوا) ماخذ ثمر
۵۔ نِسْبَةٌ إِلَى الْمَأْخَذ: ماخذ کی طرف نسبت کرنا	أَكْفَرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کفر
۶۔ اِبتدا: نئے معنی کے لیے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں	أَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادّہ مجرد شَفِقَ (مہربانی کرنا)

۲۔ باب فَعَّلَ

خاصیات	امثلہ
ا۔ تعدیہ:[1]	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)
۲۔ بلوغ:	عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی عُمق (گہرائی) میں پہنچا)

[1] جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

۳۔صیرورت:	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوَّرَ (کلی،شگوفہ)
٤. نِسبَة إِلَى الْمَأخذ:	فَسَّقْتُهُ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ابتدا:	كَلَّمْتُهُ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادّہ كَلِمَ (زخمی کرنا)
۶۔تحویل: کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَيْدٌ يَهُودِيًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِيٌّ (عیسائی)
۷۔تکثیر: کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔قصر: بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	كَبَّرَ (اَللّٰهُ أَكْبَر کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا)

۳۔باب فَاعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ مشارکت: کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔موافقتِ مجرد: مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ: سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔موافقتِ أَفْعَلَ:	بَاعَدْتُهُ بمعنی أَبْعَدْتُهُ (میں نے اُسے دور کیا)
۴۔موافقتِ فَعَّلَ:	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)

۴۔ باب تفاعَلَ

۱۔ مشارکت: [۱]	تَضَارَبَ خَالِدٌ و عَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تخییل: خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ يُوسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مطاوعت [۲] فَاعَلَ: یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لیے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اس نے لے لیا)
۴۔ اِبتدا:	تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادّہ بَرَكَ (اونٹ کا بیٹھنا)

۵۔ باب تفعَّلَ

۱۔ تکلّف: [۳] کسی صفت کو خود میں بہ تکلّف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُودٌ (محمود بہ تکلّف بہادر بنا)
۲۔ تجنّب: ماخذ سے بچنا	تَأَثَّمَ عَلِيٌّ (علی گنا سے بچا) ماخذ إِثْم: گناہ
۳۔ اِتخاذ: کسی چیز کو ماخذ بنالینا	تَبَنَّيْتُ أَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنالیا) ماخذ اِبْن (بیٹا)

[۱] باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔

[۲] مطاوعت اور موافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو۔ [۳] تکلّف اور تخییل کا فرق یاد رکھو۔

۴۔تحول: صاحبِ ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ يَهُودِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہوگیا) ماخذ نصرانی
۵۔صیرورت:	تَمَوَّلَ (مال دار ہونا) ماخذ مَالٌ
۶۔ابتدا:	تکَلَّمَ (کلام کرنا) مادّہ کَلِمَ (زخمی کرنا)

۶۔باب اِنْفَعَلَ

۱۔لزوم: لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔مطاوعتِ فَعَّلَ:	کَسَّرْتُهُ فَانْكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔مطاوعتِ مجرد:	قَطَعْتُهُ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ابتدا: صاحبِ ماخذ ہونا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ (جدا ہونا)

۷۔باب اِفْتَعَلَ

۱۔اتخاذ:	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحْر (بل)
۲۔مطاوعتِ فَعَّلَ:	حَمَّلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر لادا تو وہ لد گیا)

۸،۹۔باب اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ

۱۔لزوم:	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لون یعنی	
۲۔لون:	رنگ کے معنی میں یا عیب	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سرخ ہونا)
۳۔عیب:	کے معنی میں آتے ہیں	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

۱۰۔ باب اِسْتِفْعَل

۱۔ اتخاذ:	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طلب:	أَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قصر:	اِسْتَرْجَعَ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴۔ حسبان: گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اُس سے اچھا گمان کیا)

۱۱۔ باب اِفْعَوْعَل

۱۔ لزوم: ۲۔ مبالغۃ:	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

۱۲۔ باب اِفْعَوَّل

۱۔ لزوم: ۲۔ مبالغۃ: ۳۔ ابتدا:	اکثر لازم ہوتا ہے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے، اس باب کا کوئی فعل مادۂ مجرد کے ہم معنی نہیں ہے۔	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)

ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ

۱۔ باب فَعْلَلَ

۱۔ قصر:	حَمْدَلَ (الحمدللہ کہنا) بَسْمَلَ (بسم اللہ کہنا)
۲۔ الباس: کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُهُ (میں نے اُسے برقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ (برقع)
۳۔ اتخاذ:	قَنْطَرَ (پل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ

۲۔ باب تَفَعْلَلَ

۱۔ تحول:	تَزَنْدَقَ (زندیق ہو جانا) ماخذ زِنْدِيق (بے دین)
۲۔ مطاوعت فَعْلَلَ:	دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔ تلبس: ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)

۳۔ باب اِفْعَلَلَّ

۱۔ ابتدا:	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)
۲۔ مبالغہ:	رَأَيْتُ جَارِيَةً[۱] تَشْرَإِبُّ كَالظَّبْيِ.[۲]

۴ [illegible]

	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہو گیا)

۱ جَارِيَةً: لونڈی، لڑکی۔   ۲ الظَّبْيِ: ہرن

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۱

إِنْ اگر، نہیں	اَلْأَبُ الْيَسُوعِيُّ پادری
أَسَفٌ افسوس	اِخْتَانَ (و-۷) خیانت کرنا
اِسْتَغَاثَ (و-۱۰) فریاد چاہنا	أَكْلٌ کھانا
اِنْتَشَرَ پھیل جانا	تِجَارَةٌ بیوپار
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا	ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ ۳۳
سُوْءٌ برا	شُرْبٌ پینا
شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا	صَنَاعَةٌ ہنرمندی، کاریگری
صَنَمٌ بت	عَابِدٌ (ج۔ عَبدة) پوجنے والا
عَلَيْكَ تجھ پر، تجھ پر لازم ہے	فِطْرَةٌ اصلی طبیعت، طبعی دین، اسلام
مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے۔
مَنَامٌ سونے کا وقت، نیند	مَنْسُوخٌ ردّ کیا ہوا
مَوْلُودٌ بچہ	نَائِبَةٌ (ج۔ نَوَائِبُ) آفت
نُصُبٌ (جـ أَنْصَابٌ) تھان [عبادت خانہ] یا مقبرہ جسے پوجا جائے	هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
هُنُوْدٌ (هِنْدِيٌّ کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے، یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لیے بولا جاتا ہے۔	

مشق نمبر ٣٤

١. فَلَمَّا رَأَيْنَهُ اَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۖ إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ.

٢. لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوْا يَسْتَغِيْثُوْنَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَأَعْرَضُوْا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ.

٣. كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ أَوْ يُنَصِّرَانِهٖ أَوْ يُمَجِّسَانِهٖ.

٤. اَلْآبَاءُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ انْتَشَرُوْا فِي الْبِلَادِ وَنَصَّرُوْا كَثِيْرًا مِنَ الْهُنُوْدِ وَعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ، وَالْأَسَفُ عَلٰى بَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ تَنَصَّرُوْا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ، وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِيْنٌ مَنْسُوْخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَّتَدَيَّنُوْا بِهَا.

٥. سَبِّحُوْا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً، وَحَمِّدُوْا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَكَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَهٰكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ.

٦. لَا تُكَفِّرُوْا وَلَا تُفَسِّقُوْا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ.

٧. تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيْكَا وَأَرُبَّا وَالْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ.

٨. إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوْا.

٩. وَجَدْنَا كَثِيْرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِيْنَ يَخْتَانُوْنَ فِيْ بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ خُصُوْصًا.

١٠. عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَالْحَمْدَلَةِ بَعْدَهُمَا.

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْأَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم ہوں (دیکھو درس ۱۸-۱) تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مرکب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدی ہوں (دیکھو درس ۱۷) تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا) عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ افعالِ ناقصہ ہیں تو لازم، لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہوگیا؟ پس جب کہا جائے گا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہوگیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی۔

تنبیہ ۱: پچھلے سبقوں میں جو افعالِ ناقصہ (= معتل اللام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی ان کے آخر میں حرف علت آتا ہے، اور یہ افعالِ ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعلِ ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

۴۔ فعلِ ناقص کا اسم حالتِ رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں: كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا (خالد بہادر تھا)۔

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعالِ ناقصہ جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اس وقت مبتدا

تو بدستور حالتِ رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبی میں آجاتی ہے۔

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کردینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخِ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں۔

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ إِنَّ[1] اور اس کے أَخَوَات (بہنیں) یعنی أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخِ جملہ کہلاتے ہیں، مگر ان کا عمل فعلِ ناقص کے برعکس ہوتا ہے، یعنی إِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کرلو:

جملہ اسمیہ	كَانَ داخل ہوتا ہے	إِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	إِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	كَانَ الرَّجُلَانِ حَاضِرَيْنِ	إِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَانِ
اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ	كَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِيْنَ	إِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ
اَلْأُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ	كَانَتِ الْأُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	إِنَّ الْأُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعالِ ناقصہ یہ ہیں:

كَانَ (تھا، ہوا، ہے)	صَارَ (ہوا)
أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا، ہوا)	أَمْسٰى (شام کے وقت ہوا، ہوا)
أَضْحٰى (چاشت کے وقت ہوا، ہوا)	ظَلَّ (دن میں ہوا، ہوا)
بَاتَ (رات میں ہوا، ہوا)	دَامَ (ہمیشہ ہوا، رہا)

[1] إِنَّ کا بیان حصّہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے، حصّہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا۔

مَا زَالَ (ہمیشہ ہوا، رہا)	مَا بَرِحَ (ہمیشہ رہا)
مَا فَتِیَٔ (مَافَتَأَ بھی آتا ہے)(ہمیشہ رہا)	مَا انْفَكَّ (ہمیشہ رہا)
مَا دَامَ (جب تک رہا)	لَیْسَ (نہیں ہے)

تنبیہ۲: مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں، ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَیْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانۂ حال ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے: لَیْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)۔

۹۔ مَا دَامَ اور لَیْسَ کے سوا تمام افعالِ ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

۱۰۔ لَیْس کی گردان اس طرح ہوگی: لَیْسَ، لَیْسَا، لَیْسُوْا، لَیْسَتْ، لَیْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمْ، لَسْتِ لَسْتُمَا، لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا.

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں، مگر مَا دَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے، اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۲۔ كَانَ يَكُوْنُ کی گردانیں قَالَ يَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصّے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ يَصِيْرُ اور بَاتَ يَبِيْتُ کی گردانیں بَاعَ يَبِيْعُ جیسی ہوں گی، أَصْبَحَ يُصْبِحُ کی أَكْرَمَ جیسی، أَمْسٰی يُمْسِيْ اور أَضْحٰی يُضْحِيْ کی أَلْقٰی يُلْقِيْ جیسی ظَلَّ يَظَلُّ کی فَرَّ جیسی، دَامَ يَدُوْمُ کی قَالَ جیسی، زَالَ يَزَالُ کی خَافَ يَخَافُ جیسی، بَرِحَ يَبْرَحُ اور فَتِیَٔ يَفْتَأُ کی سَمِعَ جیسی، اور اِنْفَكَّ يَنْفَكُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہوں گی۔

۱۴۳۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

۱۔ کَانَ سے زمانۂ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفت سے متصف ہونا سمجھا جاتا ہے: کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانۂ ماضی میں زید عِلم کی صفت سے متصف تھا۔

تنبیہ ۳: مگر اَللّٰہ کے ساتھ زمانۂ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی: کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے موقع پر لفظ کَانَ محض تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہوگئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہوگئی۔ صَارَ رَشِیْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہوگیا) یعنی رشید کی جہل کی صفت عِلم سے مبدل ہوگئی۔

۳۔ افعال نمبر (۳) سے نمبر (۷) تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دن، رات): أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِیًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہوگیا) أَمْسٰی خَالِدٌ حَزِیْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہوگیا)۔

کبھی صَارَ کی مانند محض "ہونے" کے معنی لیے جاتے ہیں: أَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا) اسی طرح أَضْحٰی، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کیے جاتے ہیں۔

۴۔ نمبر (۸) دَامَ کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)۔

۵۔ نمبر (۹) سے (۱۲) تک اپنی خبر کے استمرار (ہمیشگی) کے لیے استعمال ہوتے

ہیں: مَا زَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)۔

ان چار فعلوں میں مَا نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے، چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں ''قائم رہنے'' کی نفی ہے۔اس لیے اس پر ما نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور ''قائم رہنا'' کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں ''زائل ہوا'' یعنی قائم نہ رہا، تو مَا زَالَ کے معنی ہوں گے ''زائل نہ ہوا'' یعنی قائم رہا، اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ۔

۶۔ مَا دَامَ میں مَا ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں ''جب تک'' اسی لیے مَا دَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد کھڑے رہے جب تک کہ استاذ کھڑا رہا)۔

تنبیہ ۴: فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جا سکتے ہیں: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک استاذ کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)

۷۔ لَيْسَ نفی کے لیے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)۔

تنبیہ ۵: لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا۔ (دیکھو سبق ۶-۸)

تنبیہ ۶: فعلِ ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ کھٹا	زِحَامٌ بھیڑ
عَرْجَاءُ (أَعْرَجُ کا مؤنث) لنگڑی	غَزِيْرٌ بہت زیادہ، موسلا دھار

غَمَامٌ ابر	قَصِيْرٌ (ج۔ قِصَارٌ) کوتاہ
قَمِيْصٌ (قُمْصَانٌ) پیرہن	كَثِيْفٌ گھنا
مُتَأَلِّمٌ دردناک، تکلیف زدہ	مُتَّقِدٌ سلگا ہوا، روشن
مِصْبَاحٌ (ج۔ مَصَابِيْحُ) چراغ	مَطَرٌ (ج۔ أَمْطَارٌ) بارش
مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا	نَشِيْطٌ خوش دل، چست
هَادِئٌ با آرام، باسکون	جَوٌّ زمین و آسمان کی درمیانی جگہ (فضا)

مشق نمبر ۳۷

دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعلِ ناقص لگا کر خبر کو حالتِ نصبی میں بتلایا گیا ہے۔

اَلْبَيْتُ نَظِيْفٌ.	كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفًا.
اَلْقَمِيْصُ قَصِيْرٌ.	صَارَ الْقَمِيْصُ قَصِيْرًا.
اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ.	أَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا.
اَلْغَمَامُ كَثِيْفٌ.	أَمْسَى الْغَمَامُ كَثِيْفًا.
اَلزِّحَامُ شَدِيْدٌ.	أَضْحَى الزِّحَامُ شَدِيْدٌ.
اَلْمَطَرُ غَزِيْرٌ.	ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيْرًا.
هَلِ النَّهْرُ جَارٍ؟	نَعَمْ! دَامَ النَّهْرُ جَارِيًا.
۹. هَلِ الْبَابُ مَفْتُوحٌ؟	لَيْسَ الباب مفتوحًا.
۱۰. هل الشَّاةُ عَرْجَاءُ؟	لَيْسَتِ الشاةُ عَرْجَاءَ.

١١ . اَلْوَلَدُ صَالِحٌ.	مَا زَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا.
١٢ . اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ .	مَا زَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ.
١٣ . اَلْأَوْلَادُ صَالِحُوْنَ.	مَا زَالَ الْأَوْلَادُ صَالِحِيْنَ يا صُلَحَاءَ
١٤ . اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ.	مَا زَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً.
١٥ . اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ.	لَا تَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ.

تنبیہ ۸: مذکورہ پندرہ جملوں پر إِنَّ داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو:

١٦ . هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ؟	مَا فَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا.
١٧ . أَ أَنْتَ جَالِسٌ إِلَى الظُّهْرِ؟	أَنَا أَجْلِسُ مَا دَامَ أَبِيْ جَالِسًا.
١٨ . أَ هٰذَا أَخِيْ؟	لَيْسَ هٰذَا أَخَاكَ.
١٩ . هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ.	لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ.

مشق

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو:

١ . كَانَ الْوَلَدُ	صَارَ الْجَوُّ
كَانَ الرَّجُلَانِ	أَصْبَحَ الرِّجَالُ
كَانَتِ الْبِنْتُ	صَارَتِ الْمَرْأَتَانَ
أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ	أَمْسَى الْمَطَرُ
بَاتَ الْمَرِيْضُ	سَيَكُوْنَ التَّلَامِذَةُ

۱۱ . لَيْسَ الْقَمِيصُ .... ۱۲ . أَنَا أَقُومُ مَا دَامَ ....

۱۳ . أَلَيْسَ .... صَادِقًا. ۱٤ . مَا زَالَ الْغَمَامُ ....

۱۵ . أَلَيْسَتِ .... مُهَذَّبَاتٍ. ۱٦ . ... مَا دَامَ الأُسْتَاذُ جَالِسًا.

مشق نمبر ۳۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو:

۱ . صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا. (مٹی ٹھیکرا بن گئی)

(صَارَ) فعلِ ناقص ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الطِّيْنُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

(خَزَفًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اسم وخبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲ . قَدْ يَصِيْرُ الْجَاهِلُوْنَ عَالِمِيْنَ. (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے، یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض کے معنی میں۔

(يَصِيْرُ) فعلِ ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(الْجَاهِلُوْنَ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اسلیے مرفوع ہے، اسکے رفع کی علامت ''وْنَ'' ہے۔

(عَالِمِيْنَ) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اسلیے منصوب ہے اسکے نصب کی علامت ''يْنَ'' ہے۔

فعلِ ناقص اسم وخبر سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ مکان کشادہ تھا۔

۲۔ خادم چست تھا۔

۳۔ پیرہن لمبا ہوگیا۔

۴۔ شام کے وقت بھیڑ سخت ہوگئی۔

۵۔ بیمار نے آرام سے رات گذاری۔

۶۔ لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں۔

۷۔ ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں۔

۸۔ بارش دن میں موسلا دھار رہی۔

۹۔ فضا رات میں کثیف رہی۔

۱۰۔ سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے۔

۱۱۔ لڑکیاں ابھی حاضر ہوں گی۔

۱۲۔ جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعلِ ناقص کے پڑھے ہیں، دراصل وہی اَفعالِ ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں، جو ہیں تو افعال تامہ (دیکھو درس ۳۷-۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں، اس وقت وہ افعالِ ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

عَادَ يَعُوْدُ (لوٹنا، ہونا)	تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا، ہوجانا)
اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ (پھر جانا، ہوجانا)	اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيْلُ (محال یا مشکل ہونا، بن جانا)

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعلِ ناقص کے طور پر آجاتے ہیں۔

ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں، پہلے معنی کے لحاظ سے تامہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں:

عَادَ الْخَلِيْلُ مِنْ مَكَّةَ. (خلیل مکّہ سے لوٹا)۔

عَادَ الْخَلِيْلُ حَاجًّا. (خلیل حاجی ہوگیا)۔

تَحَوَّلَ زَيْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ. (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)۔

تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا. (دودھ پنیر بن گیا)۔

اِرْتَدَّ زَيْدٌ عَنْ دِيْنِهٖ. (زید اپنے دین سے پھر گیا)۔

اِرْتَدَّ الْأَعْمٰى بَصِيْرًا. (اندھا بینا ہوگیا)۔

اِسْتَحَالَ الْأَمْرُ. (کام مشکل ہوگیا)۔

اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا. (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔کبھی کَانَ بھی تامہ ہوتا ہے، اس وقت اسکے معنی ہوتے ہیں ''موجود ہونا'' یا ''پایا جانا'':

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا)۔

اس مثال میں كَانَ اور لَمْ يَكُنْ کا صرف فاعل آیا ہے، اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہوگیا ہے اس لیے وہ تامہ کہلائے گا۔

۳۔ أَصْبَحَ اور أَمْسٰى بھی تامہ ہوجاتے ہیں، جب ان کے معنی ہوں گے ''صبح کرنا'' یا ''صبح کے وقت آنا''، ''شام کرنا'' یا ''شام کے وقت آنا'':

أَصْبَحْنَا یا أَمْسَيْنَا بِالْخَيْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)

أَصْبَحَ یا أَمْسٰى عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آپہنچا)۔

۴۔دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامہ ہوجاتا ہے:

دَامَ مَجْدُكُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔یادرکھو دعا میں یا بددعا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے، مگر معنی مضارع کے لیے جاتے ہیں اور ما نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں:

كَانَ اللّٰهُ فِيْ عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے)

لَا زِلْتُمْ سَالِمِيْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)

طَالَ عُمْرُهُ (اس کی عمر دراز ہو)

لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے، یہ بددعا ہے)

کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہوجاتا ہے: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (اللہ تمہیں بخش دے)۔

۶۔ فعلِ ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کرسکتے ہیں:

كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ (زید کھڑا تھا)

اس کو كَانَ الْقَائِمَ زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعلِ ناقص پر بھی مقدم کردیتے ہیں صَغِيْرًا[1] كَانَ أَوْ كَبِيْرًا.

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف، تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: كَانَ لِيْ غُلَامٌ، كَانَ عِنْدِيْ غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصّے میں مفصّل ہوگا)

۷۔ يَكُوْنُ (كَانَ کا مضارع) پر کوئی حرفِ جازم (دیکھو سبق ۲۱-۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کردیا جاتا ہے یعنی لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ يَكُ، لَا تَكُنْ سے لَا تَكُ، لَمْ أَكُنْ سے لَمْ أَكُ ہوجاتا ہے:

لَمْ أَكُ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بدبخت نہیں تھا)۔

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہوسکتا: لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ يَكُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائے گا۔

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصّے میں تمہیں کسی قدر معلوم ہوچکا ہے اور چوتھے حصّے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے۔ (دیکھو سبق ۶-۷) خبر کی جگہ جملہ فعلیہ یا اسمیہ بھی آسکتا ہے، اور شِبْہِ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آسکتا ہے۔

اسی طرح فعلِ ناقص اور إِنَّ اور اُس کے أَخَوَات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آسکتا

---

[1] چھوٹا ہو یا بڑا۔

ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ.[1]	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ.[2]	إِنَّ خَالِدًا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ.[3]
اَلشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيْدٌ.[4]	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيْدٌ.[5]	إِنَّ اَلشِّتَاءَ بَرْدُهُ شَدِيْدٌ.
اَلْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ.	كَانَتِ الْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ.	إِنَّ الْهِرَّةَ فِي الْبَيْتِ.
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ.	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ.	إِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ.

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو، سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر هُوَ مستتر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے، یہی ضمیر فاعل ہے۔ اَلْقُرْاٰنَ مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائے گا، مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ كَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لیے حالتِ نصبی میں سمجھا جائے گا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے، اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور ہے۔

اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ ۱: اعراب محلّی اور تقدیری: تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول، ہر ایک کے لیے اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی

---

[1] خالد قرآن پڑھتا ہے۔　[2] خالد قرآن پڑھتا تھا۔　[3] بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔

[4] موسم سرما کی سردی سخت ہے۔　[5] موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مبنی ہیں یا مرکب تو محل و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کرلیا جاتا ہے، ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلّی کہتے ہیں مثلاً: جَاءَ هٰذَا[1] میں هٰـــذَا فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے، مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا، اس لیے اس جملے میں هٰـــذَا کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہیں گے۔ رَأَيْتُ هٰذَا میں هٰذَا مفعول ہے اس لیے اس محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائے گا، اور قُلْتُ لِهٰذَا میں هٰذَا حرف جر کے بعد آیا ہے اس لیے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہیں گے۔

تم نے حصّہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب نہیں پڑھا جاتا، اور اسم منقوص (جس کے آخر میں یا ہو) پر حالت رفعی و جری میں اعراب نہیں پڑھا جاتا، ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کرلیا جائے تو وہ بھی محلّی ہے، مگر کتبِ صرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۴

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. قَدْ يَصِيْرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا. (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قَدْ) حرفِ تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہوتو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہوتو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(يَصِيْرُ) فعلِ ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

---

[1] تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔
فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲. بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَأَلِّمِيْنَ. (بیماروں نے دکھ میں رات گذاری)

(بَاتَ) فعلِ ناقص، ماضی ہے، مبنی ہے فتحہ پر۔
(الْمَرْضٰى) جمع ہے مَرِيْضٌ کی۔ اسم ہے فعلِ ناقص کا، حالتِ رفعی میں ہے مگر اسمِ مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جا سکتا، اس لیے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔
(مُتَأَلِّمِيْنَ) خبر ہے فعلِ ناقص کی اس لیے منصوب ہے۔ اسکے نصب کی علامت "يْنَ" ہے، کیونکہ جمع مذکر سالم ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰-۵)
فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳. صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ. (لفظی معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہوگئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا اور (بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ) جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے، تفصیل حسب ذیل ہے:
(صَارَ) فعلِ ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔
(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا اس لیے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔
(بَرْدُهٗ) بَرْدُ دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ ہٗ ضمیر مجرور ہے، مبنی ہے، مضاف الیہ ہے اس لیے محلاً مجرور کہیں گے۔
(شَدِيْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدا کی، مرفوع ہے۔
مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی، جو کہ اسم ہے

فعلِ ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعلِ ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائیگا۔
فعلِ ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

٤. ما زِلْنا نرىٰ عَجائبَ خَلْقِ اللّٰهِ. (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)

اس جملے میں (مَا زِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعلِ ناقص اور اس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعلِ ناقص کی۔ نیچے تفصیل دیکھو:

(ما زِلْنَا) فعلِ ناقص ماضی جمع متکلّم مَا زَالَ سے۔ اس میں (نَا) ضمیر، مبنی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے محلاً مرفوع۔

(نَـرىٰ) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلّم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع۔

(عجائبَ) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے۔

(خلْقِ اللّٰهِ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے اسے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ فعلِ ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۶

اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	أَوْصٰى (۱) وصیّت کرنا
تَدَارَكَ (۵) تلافی کر لینا، اصلاح کر لینا	تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا، مقصد کو پہنچنا
ثَابَرَ (۳) درپے ہو جانا، لگاتار کوشش کرنا	جَادَ (ن، و) سخاوت کرنا
عَبَرَ (ن) عبور کرنا، پار کرنا	عَكَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھہرے رہنا

حَقَّقَ (۲-اس کا مصدر تَحْقِيْقٌ ہے) ثابت کر دِکھانا	هَدَّدَ (۲-اس کا مصدر تَهْدِيْدٌ ہے) ڈرانا، دھمکانا
اَلْأَلْمَانُ جرمنی	إِدِيْسُوْنَ ایڈیسن، امریکا کا مشہور موجد
أَمَلٌ (جـ آمَالٌ) اُمید	أَنّٰى (اسم استفہام ہے) کس طرح؟
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	بِسَاطٌ فرش، غالیچہ
بَغِيٌّ سرکش، بدکار	اَلْحَاكِيْ نقال، آج کل فونوگراف کے لیے استعمال ہوتا ہے
زَهْرَةٌ تازگی، خوشنمائی، پھول	سَمَاحَةٌ سخاوت، چشم پوشی
سَوَآءٌ برابر	طَائِفَةٌ گروہ
طَائِرٌ پرندہ	طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز
طَيَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا) اُڑنا	طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
طِيْنٌ کیچڑ	عَزْمٌ پختہ ارادہ
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فَتًى ہے)	فُضُوْلٌ ضرورت سے زیادہ، بچا ہوا
لَدٰى پاس، لَدَيْكَ تیرے پاس	مَبْلَغٌ رسائی، پہنچنے کی حد
اَلْمُحِيْطُ بڑا سمندر	اَلْمُحِيْطُ الْإِطْلَنْطِيُّ بحر اٹلانٹک
مُذْنِبٌ گناہ گار	مِرْيَةٌ شک
مُسْتَحِيْلٌ مشکل، محال	مُسْتَرِيْحٌ با آرام
مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا	مَوَدَّةٌ دوستی
نَجَاحٌ کامیابی	هَفْوَةٌ (جـ هَفَوَاتٌ) لغزش، غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعالِ ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو:

١ . لَا أَخَافُ أَنْ أُصْبِحَ فَقِيْرًا لٰكِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أُمْسِيَ مُذْنِبًا.

٢ . قَدْ يُضْحِيْ الْعَبْدُ سَيِّدًا.

٣ . يَا فَتَاةُ! كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً.

٤ . ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى أَصْنَامِهِمْ.

٥ . بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيْحًا وَأَضْحٰى صَحِيْحًا.

٦ . دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ.

٧ . أَلَسْتَ ابْنَ الْأَمِيْرِ؟

٨ . اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً.

٩ . مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ إِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ.

١٠ . لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ.

١١ . لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا.

١٢ . مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا.

١٣ . مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ.

١٤ . اُسْكُتْ مَا دَامَ السُّكُوْتُ نَافِعًا.

١٥ . إِنِّيْ لَا أُبَالِيْ بِالتَّهْدِيْدِ حَتّٰى مَا دُمْتُ بَرِيْئًا.

١٦ . مَا بَرِحَ إِدِيْسُوْنَ الْأَمْرِيْكِيُّ يُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ إِلٰى اِخْتِرَاعِ الْحَاكِيْ [الْفُوْنُوْغِرَاف] الَّذِيْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيْدُهٗ.

۱۷ . قَدْ يَسْتَحِيْلُ الْهَوَاءُ مَاءً.

۱۸ . كُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلَا تَعُوْدُوْا كُفَّارًا.

۱۹ . لَا تَجْلِسْ مَا[۱] لَمْ يَجْلِسْ أَبُوْكَ.

۲۰ . اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ عَبْدِهٖ مَا[۲] كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ.

۲۱ . إِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيْلُ مَوَدَّةً بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ

۲۲ . لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً حَتّٰى تَجُوْدَ وَمَا[۳] لَدَيْكَ قَلِيْلٌ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱ . قَالَتْ [مَرْيَمُ] اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا.

۲ . فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ.

۳ . قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ.

٤ . وَقَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى.

٥ . وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ [ظَلَلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا.

٦ . اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا[٤] دُمْتُ حَيًّا.

۷ . فَمَا[٥] اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ.

۸ . فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ [اَلْقٰی قَمِيْصَ يُوْسُفَ] عَلٰى وَجْهِهٖ [عَلٰى وَجْهِ يَعْقُوْبَ] فَارْتَدَّ بَصِيْرًا.

۱، ۲ میں مَا کے معنی ہیں "جب تک" یہ مَا ظرفیہ ہے۔ ۳ مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔

۴، ۵ میں مَا کے معنی ہیں "جب تک" یہ مَا ظرفیہ ہے۔

۹۔ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ [تامہ] وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامہ].

۱۰۔ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ [تامہ] السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ.

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعالِ ناقصہ اور إِنَّ اور اُس کے أَخَـــوَات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شبہ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں:

كَانَ النَّاسُ يَظُنُّوْنَ أَنَّ فَنَّ الطَّيَرَانِ نَجَاحُهُ مُسْتَحِيْلٌ، وَصَارُوْا يَسْخَرُوْنَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِيْقِهِ، لِأَنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْإِنْسَانَ عَزْمُهُ مَحْدُوْدٌ، وَأَنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلٰى حَالَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ عَلَيْهَا مَا دَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلٰكِنَّ الْمُخْتَرِعِيْنَ آمَالُهُمْ بَعِيْدَةٌ، فَثَابَرُوْا حَتّٰى تَمَّ نَجَاحُ الطَّيَرَانِ، وَأَصْبَحَتِ الطَّيَّارَاتُ مِنْ أَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ أَنْ يَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِيْطَ الْإِطْلَنْطِيَّ مِنْ أَمْرِيْكَا إِلٰى أُوْرُبَّا بِلَا خَوْفٍ، كَأَنَّهُمْ فَوْقَ بِسَاطِ سُلَيْمَانَ.

وَأَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْأَلْمَانِ سَبَقُوْا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ طَائِرَةٍ تَطِيْرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ.

(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے۔

۲۔تم سچّے رہو جھوٹ نہ بولو۔

۳۔ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے۔

۴۔کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔

۵۔تم نے کس طرح صبح کی؟

۶۔ہم نے خیریت سے صبح کی۔

۷۔کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟

۸۔کیا تم نے تکلیف میں رات گذاری؟

۹۔نہیں! ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّيْنَ] رات گذاری۔

۱۰۔محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے۔

۱۱۔ہم ہمیشہ ان کو تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں پالیا۔

۱۲۔جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ۔

۱۳۔تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ كَادَ (قریب ہونا)، كَرَبَ (قریب ہونا)، أَوْشَكَ (قریب ہونا)، عَسٰی (امید ہے، شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ا: كَرَبَ اور أَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: كَادَ الطِّفْلُ يَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)۔

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، فرق یہ ہے کہ افعالِ مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مستتر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعالِ مقاربہ کا اسم حالتِ رفعی میں اور خبر حالتِ نصبی میں سمجھو۔

۳۔ ان فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی أَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں، لیکن عَسٰی اور أَوْشَكَ کے بعد أَنْ کا لانا ہی بہتر ہے:

عَسٰی زَيْدٌ أَنْ يَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، كَادَ اور كَرَبَ کے بعد نہ لانا ہی بہتر ہے۔

۴۔ عَسٰی اور أَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسٰی أَنْ يَقُوْمَ زَيْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے) اور كَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

۵۔ كَادَ کا مضارع يَكَادُ (خَافَ، يَخَافُ کے جیسا) اور أَوْشَكَ کا يُوشِكُ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰى کا صرف ماضی مستعمل ہے، اس کی گردان رَمٰى کی طرح کرلو۔ كَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے۔

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور أَخَذَ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں، لیکن اُن کے بعد أَنْ نہیں آتا۔ ان سب کے معنی ہیں ''شروع کرنا'' یا ''کرنے لگنا'': أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِيْ (بچہ چلنے لگا)۔

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَشْفِيَكِ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کردے)۔

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)۔

أَوْشَكَ أَنْ يُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)۔

ان کی تحلیل اس طرح کرو:

(عَسٰى) فعل مقارب۔

(اللّٰهُ) فعل مقارب کا اسم۔

(أَنْ) حرف ناصب مضارع۔

(يَشْفِيَ) فعل مضارع معروف، منصوب ہے أَنْ کی وجہ سے، اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو لفظ اللّٰهُ کی طرف راجع ہے اور وہی اس کا فاعل ہے۔

(كِ) ضمیر منصوب متّصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول ہے، اس لیے اسے منصوب المحلّ کہیں گے۔

فعل مضارع اپنے فاعل ومفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہے عَسٰی کی، محلاً منصوب، عَسٰی اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو، لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعل مقارب کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۷

أَبٰی (یَأْبٰی) انکار کرنا	أَحْرَقَ جلانا
أَذَابَ (ا-و) پگھلانا	اِشْتَعَلَ (۷) بھڑکنا
أَسْفَرَ (ا) صبح کا خوب اُجالا ہونا	أَقْبَلَ متوجہ ہونا، کسی کی طرف منہ کرنا
أَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	بَادَرَ (۳) جلدی کرنا
بَعَثَ (ف) بھیجنا، اُٹھانا	تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا	جَرٰی (ض،ی) جاری ہونا، دوڑنا
خَصَفَ (ض) لپٹانا	طَارَ (ض،ی) اُڑنا
فَاقَ (ن،و) بڑھ جانا (مرتبہ میں)	فَقِهَ (س) سمجھنا
قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)	لَامَ (ن،و) ملامت کرنا
وَقَعَ (یَقَعُ) گرنا، واقع ہونا	أُمْنِيَّةٌ (جـ أَمَانِيُّ) آرزو
حَطَبٌ جلانے کی لکڑی	خَيْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
دُوْنَ بغیر، سوا	رُكُوْبٌ سواری
سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا، گھڑ دوڑ	شَابٌّ (جـ شُبَّانٌ) جوان

عَادِيٌّ معمولی	غَزَالٌ ہرن
فَرَجٌ کشادگی	فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی
مَقَامٌ مَحْمُودٌ جس مقام سے جناب رسولِ خدا ﷺ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی التماس کریں گے۔	هَوْنٌ وقار، نرمی
وَرَقٌ پتہ، کتاب کا ورق	وَطْأَةٌ شدت

مشق نمبر ۴۶

١ . كِدْنَا نَطِيْرُ مِنَ الْفَرَحِ.

٢ . أَوْشَكَتْ أَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ؛ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ.

٣ . أَخَذْتُ أَلُوْمُ نَفْسِيْ.

٤ . لَمَّا أَسْلَمَ عَمَّارٌ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يَحْرِقُوْنَهُ بِالنَّارِ، فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَدْعُوْ لَهُ.

٥ . كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ.

٦ . يُوْشِكُ الْحَرُّ يُذِيْبُ الْأَجْسَامَ.

٧ . أَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَأَسْلِحَتَنَا.

٨ . عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ.

٩ . تَكَادُ الْمَرْأَةُ تَفُوْقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ.

١٠ . إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ.

١١ . كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ.

۱۲. عَسَى الْهَمُّ الَّذِيْ أَمْسَيْتُ فِيْهِ   يَكُوْنُ وَرَائَهُ فَرَجٌ قَرِيْبٌ

۱۳. إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ   إِلَيْهِ بِوَجْهٍ اٰخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱. فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ.

۲. عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا.

۳. طَفِقَا [اٰدَمُ وَحَوَّآءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ.

٤. عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ.

٥. تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ.

٦. لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا.

۷. عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا.

۸. قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَا تُقَاتِلُوْا.

۹. ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ، اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ.

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ: ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

كان لي حصان عربي جميل المنظر سميناه بالغزال؛ لأنه كان سريع السير، حتى كاد أن يسبق السيارات، وكان لا يزال يسبق الخيل في السباق (گھڑ دوڑ)، وفاز بكثير من الإنعامات، حتى صرت غنيا بسببه.

يوما رأيته قد أصبح مريضا وأوشك أن يموت، فظل قلبي متألما، وبادرت

إلى علاجه، وأنفقت عليه ألف ربية ليعود إلى حاله السابق، لكن لم يعد صحيحا كما كان أوّلا، وما انفكت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق أهلا للمسابقة، لكنه ما برح يجري جريا (معمولی چال) عاديا، فلم أزل أستعمله للركوب ما دام شابا قويا.

وكان ولدي الصغير يركبه فيفرح ويصهل، ليسرّ الولد، ويمشي به هونا، لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الأرض.

وكان يفهم القول والإشارة كالإنسان ويفعل ما يقال له، فكأن ذلك الحيوان كان يجيبنا بغير اللسان. وفي السنة الماضية مرض ومات، فتأسفنا كثيرا، وبعد ذلك الحصان ما وجدنا مثله إلى الآن.

اشعار

إنّ الغزال حصاننا — قد كان كالإنسان
هو كان يفهم قولنا — ويجيب دون لسان
ولد صغير يركبه — فيسر كالفرحان
يمشي ويصهل فرحة — يجري بالاطمئنان

الدَّرْسُ الْأَرْبَعُوْنَ

۱. أَفْعَالُ الْمَدْحِ والذَّمِّ
مدح وذم کے افعال

۱۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لیے ہے، اور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مذمت کے لیے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذم ہوتا ہے:

نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے)۔

بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم [نامی] مرد کا برا غلام ہے)۔

ان مثالوں میں خَالِدٌ اور عَاصِمٌ مقصود بالمدح اور مقصود بالذم ہیں۔ ترکیب میں خَالِدٌ اور عَاصِمٌ کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل وفاعل مل کر خبر مقدم مانتے ہیں۔

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَيْء) آتا ہے: نِعِمَّا هِيَ (دراصل نِعْمَ مَا هِيَ: اچھی چیز ہے وہ)۔

اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے، اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لیے منصوب ہے، (تمیز کا بیان چوتھے حصّے میں آئے گا) فعل وفاعل اور تمیز مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں:

نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ أَیُّوْبُ = ایوب اچھا بندہ ہے)

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ [اَللّٰہُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)۔

نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ الْاِبْنَۃُ فَاطِمَۃُ وَبِئْسَتِ الْمَرْأَۃُ غَادِرَۃُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بری عورت ہے)۔

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَا حَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)۔

تنبیہ ۱: حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے، اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲: سَاءَ (برا ہونا، برا لگنا، بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے۔

۲. صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ
تعجب کے دو صیغے

۱۔ مَا أَفْعَلَہٗ اور أَفْعِلْ بِہٖ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں:

مَا أَحْسَنَہٗ یا أَحْسِنْ بِہٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے)۔

اسی طرح ہٗ اور ہٖ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ

یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا:

مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور

أَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔

مَا أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔

أَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ قد ہیں)۔

۲۔ مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا کے لفظی معنی ہوں گے ''کس چیز نے حسین (صاحبِ حسن) بنایا رشید کو'' گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ ''رشید کتنا حسین ہے۔''

أَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ کے لفظی معنی ہوں گے ''رشید کو حسین سمجھ'' یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حسن کا اعتراف کرے۔ اس میں ''ب'' زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ: نحویوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے، مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر (۴۸) میں لکھی جائے گی۔

۳۔ ماضی کے لیے كَانَ اور مستقبل کے لیے يَكُوْنُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُوْنُ أَطْيَبَ مَنْظَرِ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے، اور ثلاثی مجرد کے جو مادّے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے، لیکن

انکے مصدروں پر أَشَدَّ یا أَشْدِدْ یا أَعْظَمَ یا أَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جاسکتے ہیں:

مَا أَشَدَّ إِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علما کو کتنی زیادہ عزّت دیتے ہیں)۔

أَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ إِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنیوالا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے)۔

مَا أَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْاِبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے)۔

مَا أَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا.

۲. أَحْسِنْ بِرَشِيدٍ.

اس طرح:

(مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے۔

(أَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔ اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلاً مرفوع۔

(رَشِيدًا) مفعول ہے اس لیے منصوب۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلاً مرفوع، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(أَحْسِنْ) فعل امر، تعجب کے لیے ہے، مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر أَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلاً مرفوع، (بِ) حرف جار ہے، اس جگہ زائد واقع ہوا ہے۔

(رَشِيدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لیے منصوب المحل ہے۔

فعل تعجب فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۸

أَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف	أَخْفٰی (ا) چھپانا
اِبْیِضَاضٌ سفیدی (اِبْیَضَّ کا مصدر)	خِیَارٌ ککڑی، کھیرا
رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں	شِرْكٌ شریک کرنا
شَفَقٌ غروبِ آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سرخی	عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا
عَاذِلٌ ملامت کرنے والا	عَاقِبَةٌ انجام
عَشِیْرٌ دوست، رشتہ دار	قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بد دعا ہے)
قَصْوَاءُ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام ہے	مَا أَحْلٰی کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)
مَا أَرْدَأَ کیا ہی ردّی ہے (رَدِيْءٌ سے بنا ہے)	مَا أَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَیِّدٌ سے بنا ہے)
مُرْتَفَقٌ آرام گاہ	مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
مَقْتٌ غصّہ	مَوْلٰی آقا
هَوٰی محبّت، عشق، خواہش	

مشق نمبر ۴۹

۱. نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْأَوْلَادُ مَا أَحْسَنَهُمْ.

۲. بِئْسَ هٰذَا الْخِیَارُ مَا أَرْدَأَهُ.

۳. نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهُ، وَبِئْسَ الْكِذْبُ وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ.

٤ . حَبَّذَا إِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا.

٥ . سَاءَتِ الْمَرْأَةُ سَلْمٰى مَا أَقْبَحَهَا.

٦ . مَا أَسْبَقَ الْفَاسِقَ إِلٰى مَقْتِ اللّٰهِ.

٧ . مَا أَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِ.

٨ . مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ وَمَا أَقْبَحَ تِلْكَ الْإِبْنَةَ.

٩ . هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا أَسْهَلَهُ، وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا أَصْعَبَهَا.

١٠ . نِعْمَتِ النَّاقَةُ قَصْوَاءُ، مَا أَجْوَدَهَا.

١١ . مَا أَشَدَّ تَكْرِيمَ الْعُلَمَاءِ وَمَا أَعْظَمَ تَذْلِيلَ الْجُهَلَاءِ.

١٢ . نِعْمَ الْوَلَدُ أَنْتَ، وَمَا أَحْسَنَكَ.

١٣ . أَعْظِمْ بِعِلْمِهٖ وَأَشْدِدْ بِجَهْلِكَ.

١٤ . نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ.

١٥ . مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ.

١٦ . مَا يَكُوْنُ أَعْظَمَ ابْيِضَاضَ نُوْرِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ.

١٧ . اَلْمِدَادُ فِيْ هٰذِهِ الدَّوَاةِ [يا الْمِحْبَرَةِ] أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ سَوَادَهُ.

١٨ . سَرَّنِيْ مَا سَمِعْتُ وَسَاءَنِيْ مَا رَأَيْتُ.

١٩ . أَلَا! حَبَّذَا عَاذِرِيْ فِي الْهَوٰى وَلَا حَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهٗ.

٢ . اَسْمِعْ بِهٖ وَاَبْصِرْ.

٣. بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا.

٤. نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ.

٥. لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ.

٦. بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ.

٧. اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ، وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ.

٨. سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا.

مشق نمبر ۵۰

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے۔

۲۔ وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے۔

۳۔ محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے۔

۴۔ شرک بری چیز ہے اور کتنی بری ہے۔

۵۔ یہ تربوز نکمّا ہے اور کیا ہی ردّی ہے۔

۶۔ میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے۔

۷۔ نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے۔

۸۔ گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے۔

۹۔ سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے، اور بخل بری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی برا ہے۔

۱۰۔ برا ہے فضول خرچ اور برا ہے فضول خرچی کا انجام۔

۱۱۔ تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے۔

مشق نمبر ۱۵

كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى أَبِيْهِ

سَيِّدِي الْوَالِدَ الْأَمْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ!

بَعْدَ إِهْدَاءِ وَاجِبِ الْإِحْتِرَامِ، أَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ أَنِّيْ طَالَمَا[1] تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْكَ رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَأُمِّيَ الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِيْعَ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَحَيْثُ إِنِّيْ ظَفِرْتُ[2] الْيَوْمَ بِمُنَايَ[3] بَادَرْتُ بِهٖ لِمَسَرَّتِكُمْ أَجْمَعِيْنَ.

أَوَّلًا: أَنِّيْ تَمَّمْتُ بِحَوْلِ[4] اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ مَعْرِفَةَ الْأَفْعَالِ وَأَقْسَامِهَا، فَالْاٰنَ أَنَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهٗ وَصِيْغَتَهٗ وَقِسْمَهٗ، وَلِهٰذَا قَدِ ازْدَادَتْ لِيْ قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِي الْعَرَبِيَّةِ.

ثَانِيًا: أُبَشِّرُكُمْ جَمِيْعًا بِغَايَةِ السُّرُوْرِ أَنِّيْ نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْإِمْتِحَانِ، وَالْمَزِيْدُ أَنِّيْ صِرْتُ الْأَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ.

يَا أَبِي الْمُحْتَرَمَ! إِنِّيْ لَا أَقْدِرُ أَنْ أَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْإِمْتِحَانِ، وَذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ أَجْرٰى[5] حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِيْنَ امْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْمَوَادِّ الَّتِيْ تَلَقَّوْهَا فِيْ مُدَّةِ ثَلَاثَةِ الْأَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْإِمْتِحَانُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ،

---

[1] عرصۂ دراز سے [2] ظَفِرَ (س) کامیاب ہونا [3] مُنٰی آرزو [4] طاقت [5] جاری کرنا

أَعْنِي[1] قَبْلَ أَمْسِ، وَأَمْسِ وَالْيَوْمَ إِلَى الْعَصْرِ. ثُمَّ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُوْنَ وَالْأَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيْرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ، وَأَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهٖ[2] وَنَتِيْجَةِ امْتِحَانِهٖ.

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِيْ وَاصْطَفَّ[3] التَّلَامِذَةُ أَعْلَنَ الْمُدِيْرُ أَنِّيْ كُنْتُ الْأَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ. فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِي[4] الْوُجُوْهُ وَشَخَصَتْ[5] إِلَيَّ الْأَبْصَارُ، وَرَمَقَنِي[6] الْمُدِيْرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ وَقَالَ: "أَكْرِمْ بِتِلْمِيْذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وُجُوْدِهٖ فِي الْمَدْرَسَةِ، وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهٖ نُصْبَ الْعَيْنِ، نِعْمَ التِّلْمِيْذُ أَنْتَ وَمَا أَعْقَلَكَ! بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا بُنَيَّ، وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْأَعْمَالِ."

امَّا أَنَا يَا وَالِدِيْ! فَبَقِيْتُ كَأَنِّيْ مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَشَرَعَ قَلْبِيْ يَرْقُصُ، وَكِدْتُ أَطِيْرُ بِالسُّرُوْرِ، وَتَحَوَّلَ تَرَحِيْ فَرَحًا، وَالْجُرْحُ[7] الَّذِيْ كَانَ أَصَابَنِيْ بِالسُّقُوْطِ[8] فِي الِامْتِحَانِ الْمَاضِيْ صَارَ مُنْدَمِلًا.

يَا أَبَتِ! بِمَا أَنَّكَ عَوَّدْتَنِيْ[9] عَلٰى أَدَاءِ شُكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ[10] عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا عَلٰى مَا أَسْبَغَ[11] عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ.

وَلِمَا أَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةً غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْأَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى

---

[1] عَنٰى يَعْنِيْ قصد کرنا، مراد لینا۔ [2] یہاں درجة کے معنی نمبر کے ہیں۔

[3] اِصْطَفَّ، اِصْتَفَفَ: صف باندھنا۔ [4] طرف۔ [5] نظر کی ٹکٹکی بندھ جانا۔

[6] کنکھیوں سے دیکھنا۔ [7] جُرْح زخم۔ [8] گرجانا، فیل ہوجانا۔

[9] عَوَّدَ عادت ڈالنا۔ [10] صاحبِ جلال ہونا۔ [11] خوب عطا کرنا۔

الْـجِبَالِ الْقَرِيْبَةِ، وَنَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ. ثُمَّ نَعُوْدُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. إِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْـقِـصَّةَ وَطَـوَّلْـتُ الْـمَـكْـتُوْبَ لِيَزِيْدَ انْبِسَاطُكُمْ[۱] جَـمِـيْـعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ.

هٰذَا![*] وَأُهْدِيْ إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَإِخْوَتِيْ وَأَخَوَاتِيْ سَلَامًا مَحْفُوْفًا[۲] بِأَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ[۳] أَجْمَعِيْنَ.

أَطَالَ اللّٰهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِفَتِكَ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيْعِ أَهْلِ الْبَيْتِ.

وَالسَّلَامُ

اِبْنُكَ الْمُطِيْعُ

مُحَمَّد رَفِيْع

سوالات نمبر ۱۶

۱۔ افعالِ ناقصہ وتامہ کی تعریف کرو، درس (۳۲) میں افعالِ ناقصہ کیسے ہیں؟

۲۔ افعالِ ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

۳۔ إِنَّ کے أَخَوات کیا ہیں؟

۴۔ افعالِ ناقصہ کا عمل کیا ہے اور إِنَّ اور اُس کے أَخَوات کا عمل کیا ہے؟ یعنی ان کے اثر سے جملہ اسمیہ کے اعراب میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

۵۔ إِنَّ اور كَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟

۶۔ ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں كَانَ یا اس کے أَخَوات کا استعمال ہوا ہو۔

۷۔ ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں إِنَّ یا اس کے أَخَوات کا استعمال ہوا ہو۔

۱۔ اِنْبِسَاطٌ (ن) خوشی　۲۔ حَفَّ (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا　۳۔ دیکھنا، ملاقات کرنا

* یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ.....

۸۔ افعالِ ناقصہ اور افعالِ مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

۹۔ افعال مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد أَنْ آتا ہے؟

۱۰۔ افعال مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو، پانچ أَنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر أَنْ کے۔

۱۱۔ افعال مدح کون سے ہیں اور افعال ذمّ کون کون سے ہیں؟

۱۲۔ افعالِ مدح و ذمّ سے دس جملے مرتب کرو۔

۱۳۔ ان جملوں کی تحلیل کرو:

قَدْ يُمْسِي الْعَدُوُّ صَدِيْقًا.	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ.
كَادَ الْأَعْدَاءُ يُوَلُّوْنَ أَدْبَارَهُمْ.	نِعْمَتِ الْبِنْتُ صِدِّيْقَةُ.
عَسَى أَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ.	دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ.
مَا بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ، مَا أَجْمَلَ وَجْنَتَيْهِ؟	أَخَذَ الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ أَسْمَاءَ الْأَوْلَادِ.
نِعْمَ الْعَبْدُ.	أَعْظِمْ بِعِلْمِ عَلِيٍّ.

۱۴۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:

تنبیہ: جو الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں اُن کے معنی حاشیے پر لکھ دیے ہیں۔

كان لأسرة غنية صبي لم تبلغ سنه خمس سنين، وكان جميلا وما أجمله، فبات ليلة من ليالي الشتاء بغير لحاف[1] فأصبح مريضا بالزكام والحمى وأوشك أن يموت، فظل الوالدان مغمومين ودعوا الطبيب، فجاء

[1] لحاف رضائی

وشخص[1] ثـم التفت إلى أبويه وقال: لا بأس إن شاء اللّٰه تعالى، إنما مسه البـرد، سيبرئ[2] بـحـول الـلّٰـه تـعـالى إلى الغد، ثم أعطى دواء وأشرب[3] الـمـريـض شـربة واحدة بيده وذهب، فأضحى الصبي بعد ساعة قد فتح عيـنيـه وصـار يـنـظـر إلـى أبـويـه وجعل يتبسم، ففرحا وفرح جميع أهل الأسرة حتـى كـادوا يـطـيـرون فرحا ويرقصون سرورا، ثم أعطوه الدواء كما هداهم الطبيب، حتى إنه بفضل الله أمسى الصبي صحيحا.

فـحـمـدوا الـلـه حـمـدا كثيرا وتصدقوا أموالا كثيرة في سبيل الله الذي يشفي المرضىٰ.

---

۱ تشخیص کیا۔ ۲ بَرِئَ (س) تندرست ہوجانا۔ ۳ پلایا۔

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلضَّمَائِرُ

۱۔ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، یا تو متکلّم کے لیے ہو: أَنَـا، نَحْنُ. یا مخاطب کے لیے: أَنْتَ، أَنْتُمْ. یا غائب کے لیے: هُوَ، هُمَا، هُمْ.

تنبیہ ۱: متکلّم بات کرنے والا: أَنَـا، مخاطب جس سے بات کی جائے: أَنْـتَ، اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ.

تنبیہ ۲: ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو۔

۲۔لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے: منفصلہ اور متصلہ

۱۔منفصلہ تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: أَنَـا، أَنْـتَ، هُوَ وغیرہ اور إِيَّايَ، إِيَّاكَ، إِيَّاهُ وغیرہ۔ (دیکھو درس ۶ اور ۱۵)

۲۔ضمائر متصلہ کا تلفظ مستقل نہیں ہوسکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہے: كِتَابِيْ، كِتَابُنَا میں ي اور نَا. كَتَبْتُ، كَتَبْنَا میں تُ اور نَا. لِيْ، لَنَا میں ي اور نَا.

۳۔ضمائر تو مبنی ہیں، ان پر کوئی اعراب نہیں آسکتا، مگر محل اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہوجاتی ہیں:

۱۔مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں۔

۲۔منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالتِ نصبی میں واقع ہوں۔

۳۔ مجرور جو حرفِ جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔

مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں۔

مرفوع اور منصوب تو متّصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی، مگر مجرور صرف متّصل ہوا کرتی ہیں۔

۴۔ اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں:

۱۔ ضمیر مرفوع متّصل: وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں:

كَتَبَ، كَتَبَا، كَتَبُوْا إلخ[۱] (دیکھو درس ۱۴-۴)

اور **يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُوْنَ** (دیکھو درس ۱۵-۲)

۲۔ ضمیر مرفوع منفصل: **هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ إلخ** (دیکھو درس ۶)

۳۔ ضمیر منصوب متّصل: **عَلَّمَهُ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ إلخ** (دیکھو درس ۱۵-۶)

۴۔ ضمیر منصوب منفصل: **إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ إلخ** (دیکھو درس ۱۵-۶)

۵۔ ضمیر مجرور متّصل: **لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا إلخ** (دیکھو درس ۱۵-۶)

جہاں تک ممکن ہو ضمائرِ متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیے، جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متّصل آ ہی نہیں سکتی: **هُوَ رَجُلٌ**. یا تاکید کے لیے: **ذَهَبْتَ أَنْتَ** (تو ہی گیا)۔

منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لیے ہوا کرتا ہے: **أَعْطَيْتُكَ إِيَّاكَ** (میں نے تجھ ہی کو دیا)، **إِيَّاكَ نَعْبُدُ** (ہم خاص تجھ ہی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

---

[۱] إلخ یہ مختصر ہے إِلیٰ آخرہٖ کا یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو۔

الضَّمِيْرُ البارِزُ والمُسْتَتِرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:

۱۔ بارز (ظاہر) جن کے لیے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: کَتَبْتُ میں ''تُ'' اور کَتَبْنَا میں نَا، یَکْتُبَانِ میں ''الف'' تَکْتُبِیْنَ میں ''ي'' ضمیر بارز ہیں، اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳: مضارع کے سات صیغوں میں ''نون اعرابی'' آتا ہے وہ نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو، کیونکہ حالتِ نصبی اور جزمی میں وہ ''نون'' حذف ہو جاتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۰-۲)

۲۔ مستتر (پوشیدہ) وہ ضمیریں ہیں جن کے لیے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی ہیں ''اُس نے لکھا'' مگر ''اُس'' کے لیے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَکْتُبُ ''وہ لکھتا ہے یا لکھے گا'' یہاں بھی ''وہ'' کے لیے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ ان میں هُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

۵۔ ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَکْتُبُ، تَکْتُبُ (واحد مؤنث غائب)، تَکْتُبُ (واحد مذکر مخاطب)، أَکْتُبُ اور نَکْتُبُ میں ضمیریں ''مستتر'' ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے (اُکْتُبْ اور لَا تَکْتُبْ) میں بھی أَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ۴: یاد رکھو کَتَبَتْ میں ''تْ'' محض تانیث کی علامت ہے، ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لیے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نُوْنُ الْوِقَایَةِ

۶۔ یائے متکلّم (ضمیر متکلّم کی یا) سے پہلے چند مواقع میں ایک نون بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایۃ (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں، کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیّر سے بچالیتا ہے۔

ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلّم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ''ي'' پر لگا دینا چاہیے: عَلَّمَنِيْ، عَلَّمُوْنِيْ، عَلَّمْتَنِيْ، يُعَلِّمُنِيْ ، يُعَلِّمَانِنِيْ ، تُعَلِّمُوْنَنِيْ ، عَلِّمْنِيْ ، عَلِّمِيْنِيْ . اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیّر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

۷۔ بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ، عَنْ اور إِنَّ اور اُس کے أَخَوَات کے ساتھ بھی آتا ہے: مِنِّيْ (=مِنْ نِيْ)، إِنَّنِيْ، كَأَنَّنِيْ ، لَيْتَنِيْ ، لٰكِنَّنِيْ (کبھی لٰكِنِّيْ)، البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے، اکثر لَعَلِّيْ کہا جاتا ہے۔ إِنَّنِيْ کو بھی زیادہ تر إِنِّيْ کہتے ہیں۔

ضَمِيْرُ الشَّأْنِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مرجع نہیں ہوتا، یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشأن یا ضمیر الشان کہتے ہیں۔ اور مؤنث ہو تو ضمیر القصة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر کیے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں ''بات یہ ہے'' مثلاً: هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے)، فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ ''بات یہ ہے'' کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں)۔

تنبیہ ۸: بھولنا نہیں! عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے، اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

ضمیر فاصل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفت کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہیے، جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو:

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)۔

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی بن جائے گا اور مطلب ہی بدل جائے گا۔ اسی لیے اس کو ضمیر فاصل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفت میں فرق کر دیتی ہے، اسی طرح خبر کی جگہ افعل التفضیل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ أَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ.

مشق نمبر ۵۲

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. أَنْتَ تُكْرِمُنِيْ.

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے۔

(تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر أَنْتَ مستتر ہے۔

(نِيْ) نون وقایہ کا ہے، "ي" ضمیر منصوب متّصل، واحد متکلّم، مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔

یہ جملہ محل رفع میں ہے، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۲. أَنُلْزِمُكُمُوْهَا؟[1] (کیا ہم لپٹا دیں گے تم سے وہ چیز؟)

(أَ) حرفِ استفہام، حرف کے لیے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا۔

(نُلْزِمُ) مضارع معروف، جمع متکلّم، اس میں ضمیر نحن مستتر ہے جو فاعل ہے، اس لیے محلاً مرفوع ہے۔

(کُمُوْ =) کُمْ ضمیر منصوب متّصل جمع مخاطب، مفعول ہے اس لیے محلاً منصوب ہے۔

(هَا) ضمیر منصوب متّصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے اسلیے محلاً منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:

۱. أَنَا أُكْرِمُ الضَّيْفَ.

۲. نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ.

۳. أَنْتِ تُنَظِّفِيْنَ الْحُجْرَةَ.

٤. أَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ.

٥. هُنَّ يُحْبِبْنَ الْمَدْرَسَةَ.

٦. هُمْ يَرْحَمُوْنَ الْيَتَامٰى.

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو:

۱. أَعْطَيْتُكَ كِتَابًا.

۲. وَهَبْتِنِيْ سَاعَةً.

۳. مَنَحْتَنِيْ مِقْلَمَةً.

٤. رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

٥. هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ.

٦. سَافَرْنَ إِلٰى دِهْلِيْ.

[1] أَلْزَمَ (ا) لازم کر دینا، زبردستی کوئی چیز لپٹا دینا یا کسی کے سر منڈھ دینا۔

ذیل کی عبارت میں لفظ نَا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ.

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث کی ضمیر استعمال کرو:

هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟ (کیا تو اپنی کتابیں لایا؟)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (۷) کان لگا کر سننا	إِمْلَاقٌ (ا) مفلس ہونا، مفلسی
أَوْحٰى (ا) وحی بھیجنا، دل میں کوئی بات ڈال دینا	تَجَدَّدَ (۵) نیا ہونا، نئی بات پیدا ہونا
تُرَابٌ مٹی	خَشْيَةٌ ڈر
رُشْدٌ ٹھیک بات	رَهِبَ (س) ڈرنا
شَطَطٌ عقل وانصاف کے خلاف باتیں	صَرَفَ (ض) پھیر دینا، ہٹا دینا
فَشِلَ (س) بزدل، کم ہمت ہو جانا	نَفَرٌ چند لوگ

مشق نمبر ۵۴

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون سی قسم کی ضمیریں آئی ہیں:

۱. إِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ أَرٰكَهُمْ كَثِيْرًا لَفَشِلْتُمْ.

۲. فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوْهُ.

۳. قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى.

۴. قَالَ: يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

٥. لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا.

٦. إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلَفَهُ.

٧. قُلْ: أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّـهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ، فَقَالُوْا: إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا
يَّهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ.

٨. وَأَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا.

٩. وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ.

١٠. إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ.

١١. لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ.

١٢. وَإِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ [= فَارْهَبُوْنِي إِيَّايَ].

١٣. وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا.

١٤. يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِنْكَ يَشْمَلُنِيْ وَقَدْ تَجَدَّدَ بِيْ مَا أَنْتَ تَعْلَمُهُ
فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَمَا عَوَّدْتَنِيْ كَرَمًا فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهُ

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْمَوْصُوْلَاتُ

۱۔اسم موصول[1] ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آ کر مقصود کو متعیّن کر دیتا ہے، اسی لیے اس کا شمار اسمائے معرفہ میں کیا جاتا ہے۔جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ[2] ہے۔اسمائے موصولہ حسب ذیل ہیں:

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِيْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)
تثنیہ	اَللَّذَانِ (جو دو مرد) اَللَّذَيْنِ	اَللَّتَانِ (جو دو عورتیں) اَللَّتَيْنِ
جمع	اَلَّذِيْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِيْ یا اَللَّوَاتِيْ یا اَللَّائِيْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱: اسمائے موصولہ سب مبنی ہیں، صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲: واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔مگر اَللَّائِيْ کو اَلّٰئِيْ بھی لکھتے ہیں۔

۲۔مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسمائے موصولہ کے معنی میں آتے ہیں:

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لیے مخصوص ہے، مذکر مؤنث دونوں کے لیے۔

---

[1] موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑے بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتلا سکتا۔ [2] صلہ = جوڑ، امداد، انعام۔

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لیے، مذکر مؤنث دونوں کے لیے۔
أَيٌّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لیے۔
أَيَّةٌ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مؤنث کے لیے۔

تنبیہ ۳: مذکورہ چاروں الفاظ اسمائے استفہام بھی ہیں۔ (دیکھو درس ۱۲)

تنبیہ ۴: اسمائے موصولہ کے معنی اردو میں ''جو، جس، جن، جنھوں، جنہیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی'' وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا ''وہ، اُس یا اُن'' پہلے بڑھانا پڑتا ہے: رَبُّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (تیرا رب ''وہ'' ہے جس نے تجھے پیدا کیا)، أُحِبُّ مَنْ يَجْتَهِدُ (میں ''اُس کو'' پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے)۔

۳۔ مَنْ اور مَا اور أَيٌّ اور أَيَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِيْ اور اسکے تمام صیغے زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگر چہ مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں:

مَا مَضٰى فَاتَ (جو کچھ گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں ''مَا'' مبتدا ہے۔

فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں ''مَنْ'' فاعل واقع ہوا ہے۔

عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں ''مَنْ'' مفعول ہے۔

يَعِزُّ أَيُّكُمْ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں أَيٌّ فاعل ہے۔

يُهَانُ أَيُّكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں أَيٌّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔

۴۔ اسم موصول میں چونکہ ابہام (معنی کی عدمِ تعیین) ہے، اس لیے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو ابہام کو صاف کردے، اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے، بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہوسکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔

صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد[1] کہتے ہیں:

أَكْرِمِ الَّذِيْ عَلَّمَكَ. وَالَّتِيْ عَلَّمَتْكَ. وَاللَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ.

واللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ. وَاللَّاتِيْ عَلَّمْنَكَ.

وَمَنْ عَلَّمَكَ يا عَلَّمَتْكَ. وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ.

تنبیہ۳: پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مستتر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے۔

تنبیہ۴: مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کرسکتے ہیں جب کہ وہ مفعول ہو: هٰذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هٰذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ۵: یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو منفی بہ لم (دیکھو درس ۲۰-۲) کا استعمال کریں:

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا) الحدیث۔

مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)۔

۵۔ اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہیے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے:

لَقِيْتُ الْوَلَدَ الَّذِيْ تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)

اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کردیتے ہیں: لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں

---

[1] لوٹنے والا، عیادت کرنے والا۔

ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) دیکھو اس مثال میں وَلَـدًا کے بعد اَلَّذِيْ کو حذف کردیا گیا ہے۔

اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِيْنَةٌ فِيْهَا عَجَائِبُ كَثِيْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سے عجائبات ہیں) اس مثال میں مَـدِيْـنَةٌ کے بعد سے اَلَّتِـيْ کو حذف کردیا گیا ہے۔

ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ (۷) میں۔

٦۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے:

اَلضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی اَلَّذِيْ ضَرَبَ[1] زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)۔

اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ بمعنی اَلَّذِيْ ضُرِبَ غُلَامُهُ.

اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِيْ ضَرَبَتْ.

اَلْمُشَارُ إِلَيْهِمَا بمعنی اَللَّذَانِ أُشِيْرَ إِلَيْهِمَا.

اَلْمُشَارُ إِلَيْهِمْ بمعنی اَلَّذِيْنَ أُشِيْرَ إِلَيْهِمْ.

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

١. اَلَّذِيْ يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(اَلَّذِيْ) اسم موصول واحد مذکر کے لیے، مبنی ہے۔

(يَتَـعَـلَّـمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا۔

---

[1] ماضی کی تخصیص نہیں ہے، حسب موقع مضارع کے معنی بھی لیے جاسکتے ہیں۔

صلہ موصول مل کر مبتدا، محلاً مرفوع۔

(یَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلاً مرفوع، مبتدا وخبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۲. مَا مَضٰی فَاتَ. (جو گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(ما) اسم موصول

(مَضٰی) فعل ماضی اس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، وہی فاعل ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول کا۔ موصول وصلہ مل کر مبتدا۔

(فَاتَ) فعل ماضی اس میں ضمیر ھُوَ مستتر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لوٹتی ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا وخبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳. لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِیَاکَۃَ. (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا ہے)

(لَقِیْتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلّم فاعل ہے۔

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب۔

(تَعَلَّمَ) ماضی واحد مذکر غائب، اس میں ضمیر ھُوَ مستتر ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے، وہی فاعل ہے۔

(الْحِیَاکَۃَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہے ولدا کی۔

پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

٤ . اَلْمُؤَمَّلُ غَیْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نا معلوم ہے)

(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِيْ اسم موصول ہے۔

مُؤَمَّلُ بمعنی یُؤَمَّلُ صلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے، جو موصول کی طرف لوٹتی ہے۔

موصول اور صلہ مل کر مبتدا، مرفوع۔

(غَیْبٌ) خبر مرفوع، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۵۔ ان جملوں کی ترکیب تم خود کرو:

١ . هٰذَا الَّذِيْ سَرَقَ. ٢ . اِحْتَرِمِيْ مَنْ عَلَّمَتْكِ. ٣ . اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ يَدُهٗ

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۰

أَتْقَنَ (ا) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِحْتَقَرَ (۷) اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا
اِحْتَاجَ (۷-و) حاجت مند ہونا	اِرْتَابَ (۷-ی) شک کرنا
أَسْكَرَ (ا) نشہ سے بیہوش کر دینا	اِسْتَوٰی (۱۰-ی) برابر ہونا، قابض ہونا
اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا، تعلّق رکھنا	اِلْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا، شبہ پڑ جانا
اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا، غالب ہونا	أَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا
بَنٰی (ض، ی) بنا کرنا، تعمیر کرنا	بَغٰی (ض، ی) چاہنا، تلاش کرنا
جَنٰی (ض، ی) اور اِجْتَنٰی پھل پھول توڑنا	حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا
حَمَلَ (ض) بوجھ اُٹھانا، آمادہ کرنا	رَبّٰی (۲-و) پرورش کرنا، تربیت دینا
رَحُبَ (ک) کشادہ ہونا	زَيَّنَ (۲) سجانا

ضَاقَ (ض،ی) تنگ ہونا	عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا، سلوک کرنا
عَلَا (ن،و) بلند ہونا، نرخ چڑھ جانا	غَلَا (ن،و) مہنگا ہونا، مہنگائی
غَنِمَ (س) لوٹنا (۷) غنیمت جاننا	قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
كَالَ (ض،ی) ناپنا۔ كَيْلٌ ناپ	نَفِدَ (س) ختم ہوجانا، ہوچکنا
أُمَّةٌ (جـ أُمَمٌ) جماعت، قوم	أُنْثٰى (جـ إِنَاثٌ) مادہ، عورت
بَسَالَةٌ جواں مردی	جَسَدٌ (جـ أَجْسَادٌ) بدن، جسم
ذَكَرٌ (جـ ذُكُوْرٌ) نر، مرد	رُقْعَةٌ (جـ رِقَاعٌ) چٹھی، پیوند
صَانِعٌ (جـ صُنَّاعٌ) کاریگر	ضَعِيْفٌ (جـ ضُعَفَاءُ) غریب، کمزور، حقیر
طَلِبَةٌ مُطَالَبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا، مطالبہ	عِدَّةٌ وہ وقفہ جسکے بعد ایک شوہر سے جدا ہونے والی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہوجاتا ہے۔
مَجْدٌ بزرگی، عزت	مَحِيْضٌ حیض، عورتوں کی ماہواری عادت
مَعْرَكَةٌ جنگ، میدانِ جنگ	مَعْرُوْفٌ پسندیدہ بات، مشہور
مُنْكَرٌ ناپسند بات، اجنبی	رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶: ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو، اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائے گا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو۔

۱. إِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِي تَكِيْلُوْنَ بِهِ يُكَالُ لكم.

٢. إِنّ الـرّجـلـيْن اللّذين يَتوَلّيَانِ أَوْقَـاف الْـمُسْلِمِيْنَ لَا يَعْلَمَانِ أَنَّ الْأَمْوَالَ الّتي في أَيْدِيْهِما كيف تُنْفق وَعَلٰى مَنْ تُنْفَقُ؟

٣. إِنّ مـا رَأَيْـتُـهُ منك مِنَ الشُّجَاعَةِ والبَسالةِ اللّتَيْنِ أَظْهَرْتَهما في الْمَعْرَكَةِ الأخيرة حَمَلَنِي على تكريمك.

٤. أَعْـجَـبُ مِـنَ الـنّـسـاء الـلّٰتِي يُزَيِّنَّ أجسادَهُنَّ الفانيةَ ولا يُزَيِّنَّ نفوسهنّ الباقيةَ.

٥. أوّلُ مَنْ أَسْلَمَ من الشُّبَّانِ هو أبو بكرٍ الصّدّيقُ [رضي الله عنه] وهو أوّلُ الخُلَفَاءِ الرّاشدينَ.

٦. خـلاصةُ ما ذكره الأستاذُ: أَنَّ العملَ بالقراٰن الذي نُزِّلَ على محمّدٍ ﷺ يكفينا لِفلاحِ الدّارَيْنِ.

٧. مَنْ زَرَعَ الشَّرّ حَصَد النّدامةَ.

٨. كنتُ كَمَنْ أَسْكَرَهُ الْخمرُ.

٩. الصَّادقُ لَا يَذِلُّ وَالْكاذِبُ لا يَعِزُّ.

١٠. وَرَدَتْنِي رُقْعَةٌ مكتوبٌ فِيْها ما يأتِي:

أيّهـا التـلـميذُ النّبيْهُ! قد قَرُب الامتحانُ الذي يُمَيِّزُ المجتهدَ مِنَ الْكَسْلَانِ. فكُنْ مِمَّنِ اجْتَهَدَ وفَازَ يومَ الِامْتِحَانِ.

والسلام

١١. إِنّ الـذي يُـحِـبّ وَطَـنَـهُ هو مَنْ يَبْذُلُ جُهْدَهُ فيما يَرْفَعُ قَدْرَ أُمَّتِه التي يَـنْتَسِـبُ إِلَيْهَـا، فـالـصُّـنّـاع الـذين يُتْقِنُوْنَ أعمالَهم يخدِمون وَطَنَهم، ولـلـنّسـاءُ اللَّاتـي يُـرَبِّـيْـنَ أَبْـنـائَهُنّ على الفضيلة يَرْفَعْنَ شأنَ وَطَنِهِنَّ،

والتلاميذُ الذين يَجِدُّوْنَ في دُرُوسهم يَبْنُوْنَ مَجْدَ أُمَّتِهِمْ.

١٢. مَا مضٰى فَاتَ والمؤمَّل غَيبٌ   ولَكَ السَّاعةُ الّتي أَنْتَ فيها

١٣. أَنَا كَالَّذى أَحْتَاجُ مَا يَحْتَاجُهُ   فَاغْنَمْ ثَوَابِيْ والثَّنَاءَ الْوَافِي

مشق نمبر ۵۶

مِنَ القُرْاٰن

١. يٰاَيُّهَا الّذين اٰمَنُوْا لِمَ تقولونَ ما لا تَفعلون.

٢. هَل يَسْتَوِى الّذين يَعلمون والّذين لا يعلمون.

٣. وَاللّٰائِىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ من نِسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ.

٤. مَنْ كَانَ فى هٰذه الدُّنيا أَعْمٰى فَهُوَ فى الْاٰخِرة اعمٰى.

٥. ما اٰتٰكُمُ الرَّسولُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكم عنه فَانْتَهُوْا.

٦. مَا عِنْدَكم يَنْفَدُ وما عند الله باقٍ.

٧. مَن عَمِلَ صالحًا مِن ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وهو مؤمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ ما كَانُوْا يعملونَ.

٨. كُنْتُمْ خيرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمعروفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ المنكَرِ.

مشق نمبر ۵۷

١. مَا هٰذا الَّذِيْ في يَدِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ! وَمَنْ ذاكَ الذي قائمٌ عند الباب؟	يا أخي يوسُفُ! هٰذا ما تَعْلَمُهُ وذاكَ من تعرِفُهُ.

٢. والـلّٰـهِ، جـوابُك عـجيـبٌ، مـا فهمتُ ما تقول.	هـذا مـا فـي يدي هو الكتابُ الّذي أَعْـطَيْتَـنِـي بِـالْأَمْـسِ، وذٰلك القائمُ بِـالْبَـاب هـو الـخادمُ الذي أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأَمْسِ، أَلَسْتَ تعرفه؟
٣. بـلٰـى، يـا أخـي أَعْـرِفُـهُ، لٰـكِـنّـهُ الْتَبَسَ عَلَيَّ اليـومَ، لِأَنّـهُ مَا لَبِسَ ما كان يَلْبَسُ عندنا.	نـعـم! أَعْـطَيْـنَاهُ لِباسًا مِثْلَ ما نَلْبَسُ، وهٰكذا أَمَرَنَا رسولُ ﷺ.
٤. أَحْسَنْتَ يا إِبراهيمُ! وَأَيْنَ ذانِكَ الرّجُلان اللّذَانِ رَأَيْتُهُمَا عندك قَبْلَ سَاعَتَيْنِ؟	أرسـلـتُ ذَيْـنِك الـرّجُـلَيْـن اللَّذَيْنِ رأيتَهُـمَـا إلـى حـديـقتـي لِـقَـطْفِ الْأَثْمَار.
٥. وأيـن ذهـب أُولٰـئك الـرجـالُ الـذيـن كـانوا يَسْقُوْنَ الْأَشْجَارَ في حَدِيْقَتِكُمْ؟	أَبُوْكَ طـلـب مِـنّـي أُولٰئِكَ الرِّجَـالَ لِإِصْلَاحِ حَـدِيـقَتِهِ، فَأَرْسَلْتُهُم إِلَيْهَا لِأُسْبُوْعٍ واحدٍ.
٦. هٰذا مِـن فَـضْـلِكَ! وما ذا تَصْنَعُ أُولٰـئك النِّسْوَةُ اللّٰتي كُنَّ يَعْمَلْنَ في المَعْمَلِ؟	أرسـلـتُ تـلك الـنّـسـوةَ إلٰى مَزَارِعِ الـقُـطْـنِ لِيَجْتَنِيْنَ القُطْنَ، وَلِمَ تَسْأَلُ يـا يـوسفُ عـن هٰـؤلاءِ الـرجـالِ والنّسوةِ، هل لكَ حاجةٌ فيهم؟
٧. نعم! لي حاجةٌ شديدةٌ في العُمّالِ، فَإِنَّ الأمـورَ كُلَّها تَكادُ تَفْسُد ليس أَحَـدٌ عـنـدي مَـنْ يَحْصُد الزَّرْعَ أَوْ	كيف ذٰلك يـا أخـي! وكـان عندكم عَدَدٌ كبيرٌ من العمّال والْأُجَرَاءِ فما ذا –يا تُرٰى– أَصَابَ بِهِمْ؟

يعمل في الْمَعْمَلِ، وليس أجيرٌ يُساعِد النّجّارِيْنَ والبنّائِيْنَ في بناءِ بَيْتي.	
٨. يا أخي! هم كانوا يطلبون أُجْرةً زائدة، فما قَبِلْنا طَلِبَتَهم، فَأَضْرَبُوْا عَنِ العمل.	يا أخي يوسفُ! أَصْلَحَكَ اللّٰهُ، كان يَنْبَغِيْ لَكَ أن تَقْبَلَ مُطَالَبَاتِهم، أَلَا تَرٰى كيف غلب الغلاء وعَلَتِ الأسواقُ.
٩. واللّٰهِ، الْيَوْمَ فَهِمْتُ أنّ هٰؤلاءِ المساكينَ الّذين يعملون في المصانع والمزارع ويَبْنُوْن بُيُوْتَنَا لهم مَدْخَلٌ عظيمٌ في الْإِرْتِقَاءِ وحصولِ الْهَنَاءِ والْانتِصارِ على الأَعْدَاءِ.	صدقت يا أخي! لَوْلَا هٰؤلاءِ الذين نَحْسِبُهم ضُعَفَاءَ ونَحْتَقِرُهُم، لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الحياةُ وضاقَتْ علينا الأرض بما رَحُبَتْ، ولهٰذَا قال المصلح الأعظم الرسول الأكرم ﷺ: اِبْغُوْنِي في ضُعَفَائِكُم، فَإِنّمَا تُنْصَرُوْن وتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِكُم. اُنْظُر! كَيْفَ أَلْحَقَ نَفْسَهُ الشّريفة بالضُّعَفَاءِ والمساكين العامِلِينَ كَي نُكَرّمَهُم ولا نُحَقّرَهُمْ.
١٠. أَعْظِمْ بِهٰذا النّبِيّ الأُمّيّ الّذي كان رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ حقًّا، ما أَحْكَمَ كَلَامَهُ وَمَا أَصْدَقَ، كَيْفَ أَقَامَ	صَدَقْتَ واللّٰهِ، فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ بهم ما نُحِبّ لِأَنْفُسِنَا، وَ نُعَامِلَهم مُعَامَلَةَ الإِخْوانِ، إِذًا تَهْنَأُ الْمَعِيشَةُ

الْأُمَـرَاءَ والـضّعفاءَ في صَفٍّ واحدٍ! يا لَيْتَنا لَوِ اتَّبَعْنَاهُ مَا زِلْنا غالِبِيْنَ.	وَتَـصْـلـح الأمـور وَيَـنْسَدُّ بـابُ الْإِضْرَابِ.

مشق نمبر ۵۸

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ قرآن وہ کتاب ہے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔

۲۔ کیا تو ان دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟

۳۔ جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ وہ جنّت میں داخل ہوگیا۔

۴۔ وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ جارہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں۔

۵۔ وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ استانیاں ہیں۔

۶۔ مجھے دکھادے جو تیرے ہاتھ میں ہے۔

۷۔ یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں۔

۸۔ وہ اس جیسے ہوگئے جسے شراب نے مدہوش کردیا ہو۔

۹۔ ہم نے جو آپ کا (تیرا) علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی (تیری) تعظیم پر آمادہ کردیا۔

۱۰۔ تیرے پاس عن قریب ایک خط آئے گا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے:

بیٹا![1] تم[2] جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے، مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کرلی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش[3] کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنہوں نے تمہیں تعلیم دی ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں۔

---

[1] یَا بُنَيَّ یا صرف بُنَيَّ۔ [2] عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو۔ [3] رَبَّاكَ

سوالات نمبر ۱۷

۱۔ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟

۲۔ضمیر بارز اور مستتر کیا ہے؟

۳۔ ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟

۴۔اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟

۵۔اسمائے موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟

۶۔اسمائے موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟

۷۔اسمائے موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسمائے استفہام بھی ہوتے ہیں؟

۸۔صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا ہے؟

۹۔ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پر کرو جو مناسب ہو۔

١ . يُقَالُ لِلرَّجُل .... يُفَصِّلُ الثِّيَاب ويَخِيطُها: خيَّاطٌ.

٢ . اَلْمَرْأَةُ .... تَخْدِمُ الْمَرِيْضَ يُقَالُ لَهَا: مُمَرِّضَةٌ.

٣ . اَلْخيَّاطُوْنَ هُمُ .... يَخِيْطُوْن الثِّيَاب.

٤ . وَالْأَسَاكِفَةُ هُمُ .... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ.

٥ . اِشْتَرَيْت هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ .... هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ.

٦ . الرُّجُلَانِ............ جاءَاكَ هما أَخَوَا يُوْسُفَ.

٧ . النِّسَاءُ .... يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ: مُعَلّماتٌ.

۱۱۔ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لیے مناسب جملہ لکھو۔

١ . قرأتُ الكتاب الّذي ....

٢. جَاءَ الوَلَدُ الّذي ....

٣. هٰذانِ الكتابانِ اللّذَانِ...........

٤. خُذِ الكِتَابَيْنِ اللّذَيْن ....

٥. هل يستوي الّذين ....والّذِيْنَ...........

٦. هذه السّاعةُ الّتي ....

٧. أكلتُ التُّفّاحَتَين اللّتين ....

٨. أَرَأَيْتَ المُعَلِّمَاتِ اللّاتِي ....؟

٩. اِحْتَرِمْ مَنْ ....

١٠. كُلْ مَا ....

۱۲۔ ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ:

هُوَ الَّذي عَلَّمَكَ.

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

إِعْرَابُ الْاِسْمِ

۱۔تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴-۶) تو اِن صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتا ہے۔

اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل، مفعول کی ہیئت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا إِنَّ کا اسم یا كَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالتِ نصب میں) ہوتا ہے اور جب کوئی اسم حرفِ جر کے بعد واقع ہو یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالتِ جر میں) ہوتا ہے۔

۲۔اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں، جن کا ذکر چوتھے حصّے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی، اس لیے یہاں بالاختصار بطورِ تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔

۱۔ اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ

۳۔مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُوْدٌ مَظْلُوْمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ مَحْمُوْدٌ کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لیے لفظ مَظْلُوْم مفعول بہ کہلائے گا۔

تنبیہ ۱: پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے، وہ یہی مفعول بہ ہے۔

۲۔ اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لیے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لیے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا (صبر کرو اچھا صبر) یہاں صَبْرٌ مصدر ہے اور مفعولِ مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَۃُ دَقَّتَیْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّۃٌ مصدر ہے۔

۳۔ اَلْمَفْعُوْلُ لَہٗ یا اَلْمَفْعُوْلُ لِأَجْلِہٖ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لیے بغیر حرفِ جر کے مستعمل ہو اُسے مفعول لہ یا لاجلہٖ (جس کے لیے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں، وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُہٗ تَأْدِیْبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لیے مارا) اس جملہ میں تَأْدِیْب أَدَّبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لیے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُہٗ لِلتَّأْدِیْب کہیں تو مطلب وہی ہوگا، مگر ترکیب میں اسے مفعول لہ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے۔

اور اگر أَدَّبْتُہٗ تَأْدِیبًا کہیں تو معنی ہوں گے ''میں نے اُسے ادب دیا ایک ادب دینا'' اس لیے وہ مفعول مطلق ہو جائے گا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادّہ ایک ہی ہے۔

۴۔ اَلْمَفْعُوْلُ فِیْہِ یا اَلظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لیے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلّم کے سامنے سبق یاد کیا) صَبَاح وقت بتلاتا ہے اور أَمَام جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ۲: مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرفِ زمان ہیں۔ فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں۔

۵۔ اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ

۷۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واوِ معیّت کے بعد واقع ہو۔ واوِ معیّت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں ''ساتھ''۔ اس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشَّارِع کو مفعول معہ کہیں گے۔ اس مثال میں واوِ معیّت ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واوِ عطف (جسکے معنی ہیں ''اور'') اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے ''میں گیا اور نئی سڑک گئی'' یہ معنی بالکل بے تکے ہو جائیں گے۔

تنبیہ۳: مفعول معہ اسی ترکیب میں متعیّن ہوگا جہاں واوعطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اور واوعطف اور واو معیّت دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاء الأميرُ وَالْجُنْدَ یا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہوں گے ''سردار لشکر کے ساتھ آیا'' یا ''سردار اور لشکر دونوں آئے'' مگر تَضَارَبَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واوعطف ہی ہوسکتا ہے[1]۔

تنبیہ۴: کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے۔

۶۔ اَلْمُسْتَثْنٰى بـ ''إِلَّا'' (إِلَّا کے ذریعے استثنا کیا ہوا)

۸۔ وہ اسم ہے جو إِلَّا کے بعد مذکور ہو تاکہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے:

---

[1] کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت کے بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زَیْد کو قَوْم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قَوْم کو مستثنیٰ منہ اور زَیْد کو مستثنیٰ کہا جائے گا۔

مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت ہو تو إِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گذری۔ اور اگر کلام منفی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالتِ فاعلی کی وجہ سے إِلَّا زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق اعراب ہوگا۔ اس میں إِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: ما جاءَ إِلَّا زَيْدٌ، مَا ضَرَبْتُ إِلَّا لِصًّا.

تنبیہ ۵: استثنا کے لیے لفظ غَيْرُ اور سِوٰی بھی آتا ہے، ان کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوا کرتا ہے، اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے حصّے میں آئے گی۔

۷۔ اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسمِ نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے: جاءَ الأَمِيرُ مَاشِيًا (سردار چلتا ہوا آیا)۔

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ ''کس طرح'' یا ''کس حالت میں'' کے جواب میں بولا جائے، جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا۔

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔[۱] اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابط

[۱] یاد رکھو حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

اکثر واو ہوتا ہے جسے واوِ حالیہ کہتے ہیں: لَا تَأْكُلْ وَالطّعامُ حارٌّ (مت کھا جب کہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی ہے: جاءَ الْخليلُ يَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں هُوَ کی ضمیر مستتر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں: جاء الرشيدُ وَهُوَ يَضْحَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں ''هُوَ'' مبتدا ہے اور ''يَضْحَكُ'' جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا محلاً منصوب۔

۸۔ اَلتَّمْيِيْزُ

۱۲۔ تمیز وہ اسم ہے جو ایک مبہم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے: رِطْلٌ زَيْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مبہم ہے جو بہتیری [بہت ساری] چیزوں کے لیے بولا جا سکتا ہے۔ زَيْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی۔

۱۳۔ تمیز کو ممیِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے ابہام دور کرے اسے ممیَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔

۱۴۔ ممیَّز عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتریت عشرين كتابًا ومنًا سَمْنًا (گھی) وصاعًا[1] بُرًّا (گیہوں)۔

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں) اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔ جب کہیں گے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب معین ہو جائے گا کہ مال کی رو سے یا علم کی اعتبار سے زیادہ ہے۔

---

[1] صاع ملک عرب کا ایک پیمانہ ہے۔

۱۶۔تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ''کیا چیز'' یا ''کس چیز میں سے'' یا ''کس حیثیت سے'' کے جواب میں واقع ہو۔

۱۷۔تمام تمیزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسمائے عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کی تمیز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ أَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمیز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِائَةٌ (۱۰۰) اور أَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے۔

تنبیہ ۶: اسمائے عدد کا خوب مفصّل بیان ابھی چوتھے حصّے کے شروع میں آئے گا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصّے میں ملے گی۔

۹۔ اَلْمُنَادٰی

۱۸۔منادٰی وہ اسم ہے جو حرف ندا (یَا، أَيَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔منادٰی کا کچھ بیان حصّہ اوّل سبق (۱۱) میں پڑھ چکے ہو۔

۱۹۔منادٰی بھی منصوب ہوتا ہے، مگر اس وقت جب کہ مضاف ہو: يَا عَبْدَ اللّٰهِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: يَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب يَا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے، یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

۲۰۔اگر منادٰی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالتِ رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسم علم ہو یا نکرہ مقصودہ ہو، خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع: يَا حَامِدُ، يَا رَجُلُ، يَا رَجُلَانِ، يَا مُسْلِمُوْنَ.

۲۱۔حرفِ ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: يُوسُفُ! أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا. يَا رَبِّي کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا.

تنبیہ ۷: تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرفِ ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصودہ ہو۔

تنبیہ ۸: منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں منادیٰ اور جوابِ ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے۔ کبھی جوابِ ندا کو منادیٰ پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْ لِي يَا اَللّٰهُ. یہ بھی یاد رکھو کہ يَا اَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے۔

۱۰۔ المنصوبُ بـ "لَا" لنفي الْجنْس

۲۲۔جنس کی نفی کے لیے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلَ فِي الْبَيْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ (کی مدد) سے)۔

مگر مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اسے معرب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ. لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُوْمٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لَا کے بعد تثنیہ وجمع بھی حالتِ نصبی میں ہوں گے: لَا مُتَّحِدَيْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ لَا مُخْتَلِفِيْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتح مند نہیں ہوتے)۔

تنبیہ ۹: إِنَّ اور اس کے أَخَوَات کا اسم اور كَانَ اور اس کے أَخَوَات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق (۳۷) میں گذر چکا ہے۔

تنبیہ ۱۰: مرفوعات ومنصوبات کا مفصّل بیان چوتھے حصّے میں آئے گا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۱

أَبْشَرَ (بِهٖ) خوش خبری پانا، خوش ہونا	اِسْتَکْبَرَ (۱۰) تکبّر کرنا
أَقْبَلَ (ا) سامنے آنا	أَنِسَ (س) مانوس ہونا
تَرَبّٰی (۴-و) پرورش پانا	أَزَالَ (ا-و) دور کرنا، مٹا دینا
أَبَدًا ہمیشہ	أَسِفٌ افسوس کرنے والا
تَحْتَ نیچے	ثِقَةٌ (مصدر ہے وَثَقَ کا) بھروسہ کرنا
جُبْنٌ بزدلی، کم ہمتی	دَاءٌ بیماری
دَهْرٌ زمانہ	ذِرَاعٌ (جـ أَذْرُعٌ) گز
رَءُوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا	صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا
تَمَكَّنَ (مِنْهُ) قابو پالینا، قادر ہونا	حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَةٌ یا حِسَابٌ) حساب لینا دینا
صَادَفَ (۲) پانا، ملنا	عَاشَ (ض، ی) زندگی گذارنا
وَدَّعَ رخصت کرنا، چھوڑ دینا	عَشِيْرَةٌ (جـ عَشَائِرُ) قبیلہ، کنبہ
عِفَّةٌ پاک دامنی	عَيْشٌ زندگی
قَمْحٌ گیہوں	مُرَاعَاةٌ و رِعَايَةٌ رعایت کرنا، خیال کرنا
مَعْهَدٌ (جـ مَعَاهِدُ) مقام	مَوْرِدٌ (جـ مَوَارِدُ) گھاٹ، پانی کی جگہ
نَجَاحٌ کامیابی	نَمِرٌ (جـ نُمُوْرٌ و نِمَارٌ) چیتا
مَلْاٰنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا	ظَمْاٰنُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو:

ا۔ مفعول مطلق کی مثالیں:

۱ . لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا. ۲ . كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا.

۳ . تَدُوْرُ الْأَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ. ٤ . يَثِبُ النَّمِرُ وَثُوْبَ الْأَسَدِ.

٥ . يَعِيْشُ الْبَخِيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ.

۲۔ مفعول لہ کی مثالیں:

۱ . اِحْتَرَمْتُ الخليلَ ثِقَةً بِأَمَانَتِهٖ واعْتِمَادًا عَلٰى عِفَّتِهٖ، واحْتَرَمْتُهُ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهٖ.

۲ . يَجُوْبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ وطَلَبًا للعلمِ والْمَجْدِ.

۳۔ مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں:

عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا ودَعَا قومَه لَيْلًا ونهارا فما أَجَابُوْهُ وَاسْتَكْبَرُوا[۱] اسْتِكْبَارًا.

۱ . وَضَعْتُ الكتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ والْحِذَاءَ تَحْتَهَا.

۲ . سِرْتُ مِيْلًا مَاشِيًا ومِائَةَ مِيْلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَأَلْفَ مِيْلٍ بالطَّيَّارَةِ.

۴۔ مفعول معہ کی مثالیں، ذیل کی مثالوں میں واوِ معیّت ہی ہوسکتا ہے:

سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا، یعنی فجر طلوع ہوتے ہی میں چل پڑا) حَضَرَ خَالِدٌ و غروبَ الشمسِ. سَارَ التِّلميذُ وَالكتابَ. اِذْهَبْ

---

[۱] مفعول مطلق ہے۔

والشّارِعَ الجدِيْدَ. ان مثالوں میں واوِ عطف کے معنی بن نہیں سکتے کیونکہ سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ میں واوِ عطف ہو تو معنی ہوں گے "میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی" یہ بے تکی بات ہو جائے گی۔

ذیل کی مثالوں میں واوِ معیّت بھی ہوسکتا ہے اور واوِ عطف بھی۔

سَافَرَ خالدٌ وَأَخَاه (یا وأَخُوْهُ)۔

حَضَرَ الْقَائِدُ والْجُنْدَ (یا والْجُنْدُ)۔

نَجَحَتْ سُعَادُ[1] وَأُخْتَهَا (یا وَأُخْتُهَا)۔

جاء السيّدُ و خَادِمَهُ (یا و خَادِمُهُ)۔

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لیے ان میں واوِ عطف ہی آسکتا ہے۔ اسی لیے ان میں مفعول معہ نہیں بن سکتا:

۱. تعَانَقَ خالدٌ وأَخُوْهُ.　　۲. تخَاصَمَ أَحْمَدُ و حَسَنٌ.

۳. اِشْتَرَكَ فِي التِّجارة نَجِيبٌ و مُحَمَّدٌ.

۵۔ حال کی مثالیں:

۱. عَادَ الجيشُ ظَافِرًا.　　۲. لَا تَشْرَبِ الماءَ كَدِرًا.

۳. أَقْبَلَ المظلوم بَاكِيًا.　　٤. اِذَا اجْتَهَدَ الطّالِبُ صغيرًا سَادَ كَبِيْرًا.

۵. قَابَلْتُ الْقَاضِيَ رَاكِبِيْنَ.[2]　　٦. رَجَعَ مُوْسٰى إِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا.

۷. لَا تَحْكُمْ وَأَنْتَ غَضْبَانُ.

---

[1] لڑکی کا نام ہے۔

[2] رَاكِبِيْنَ فاعل ومفعول دونوں کی حالت بتلاتا ہے، یعنی میں قاضی سے ملا جب کہ دونوں سوار تھے۔

۶۔ اَلْمُسْتَثْنٰی بـ "إِلَّا" کی مثالیں:

ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے "کلامِ تام مثبت" کہتے ہیں، اس میں مستثنیٰ کا نصب متعیّن ہے۔

۱. لِكُلِّ داءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ. ۲. فَشَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا.

۳. أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً. ٤. فَرَّ اللُّصُوْصُ إِلَّا وَاحِدًا.

کلام تامّ منفی، اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسبِ حالت اعراب بھی:

۱. لَمْ يَرْبَحْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُجْتَهِدَ (یا إِلَّا الْمُجْتَهِدُ).

۲. لَمْ يَسْمَعُوا النُّصْحَ إِلَّا بَعْضَهم (یا إِلَّا بَعْضُهم).

۳. لَمْ يُقْطَعِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً (یا شَجَرَةٌ).

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے۔ ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا اس میں إِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے:

۱. مَا حَضَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ إِلَّا تِلْمِيْذٌ. ۲. لَمْ يَرْبَحْ إِلَّا المجتهدُ.

۳. لَا تُصَاحِبْ إِلَّا الْأَخْيَارَ. ٤. لَا يَقَعُ فِي السُّوْءِ إِلَّا فَاعِلُهُ.

۵. لم يُقْطَعْ إِلَّا شَجَرَةٌ.

۷۔ تمیز کی مثالیں:

تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمیز:

عِنْدِيْ مَنٌّ سَمْنًا وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَرِيْرًا.

عدد کی تمیز:

عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً وَثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا.

جملوں کی تمیز:

١. طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً. ٢. حَسُنَ الغلامُ كلامًا.

٣. اَلذَّهَبُ أَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزْنًا وَقِيمَةً. ٤. اَلْأَنْبِيَاءُ أَصْدَقُ النَّاسِ كَلامًا.

۸۔ منادیٰ کی مثالیں (منادیٰ مضاف کی مثالیں)

١. يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللّٰهِ. ٢. يَا سَيِّدَ! الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ.

٣. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وفي الْآخرةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

٤. ربِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ.

منادیٰ مشابہ بالمضاف کی مثالیں:

١. يَا سَامِعًا دُعَاءَ المظلومِ. ٢. يا سَاعِيًا فِي الْخَيْر.

٣. يَا رَءُوْفًا بِالْعِبَادِ.

منادیٰ نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں:

١. يا مُغْتَرًّا! دَعِ الْغُرُوْرَ. ٢. يا مجتهدًا! أَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ.

٣. يا مُؤْمِنًا! لا تَعْتَمِدْ عَلٰى غَيْرِ اللّٰهِ.

منادیٰ نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:

١. قُمْ، يَا وَلَدُ. ٢. يا أُسْتَاذُ! عَلِّمْنِيْ.

٣. يا صِبْيَانُ! اجْلِسُوْا. ٤. لَا تَخَافُوْا غَيْرَ اللّٰهِ، يٰاَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ! (دیکھو درس ۱۱)

منادیٰ علم مفرد کی مثالیں:

يا مُحَمَّدُ. يا أَحْمَدُ. يا اَللّٰهُ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ.

۹۔ لا لنفي الجنس کی مثالیں:

١ . لا نِعْمَةَ أَعْظَمُ مِنَ الْإِيْمَانِ . ٢ . لَا شَفِيْعَ أَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ.

٣ . لَا أَنِيْسَ أَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ أَنْفَعُ مِنَ الْقُرْاٰنِ .

٤ . لَا نَاصِرَ حَقٍّ مَخْذُوْلٌ. ٥ . لَا قَبِيْحًا فِعْلُهٗ محمودٌ.

تنبیہ ۱۱: مفعول بہ، اسم إِنَّ اور خبر كَانَ کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لیے یہاں نہیں لکھی گئیں۔

مشق نمبر ۶۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

١ . أَدَّبْتُ وَلَدِيْ تَأْدِيْبًا. (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

تَأْدِيْبًا	وَلَدِيْ	أَدَّبْتُ
مفعول مطلق	مضاف مضاف الیہ مفعول بہ	فعل با فاعل،

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

٢ . ضَرَبْتُ وَلَدِيْ تَأْدِيْبًا. (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لیے مارا)

تَأْدِيْبًا	وَلَدِيْ	ضَرَبْتُ
مفعول لہ	مرکب اضافی مفعول بہ	فعل با فاعل

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۱۲: لفظ تَأْدِيْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ (۴ اور ۵) میں دیکھو۔

۳. مَكَثْتُ فِي مَكَّةَ شَهْرًا. (میں مکّہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)۔

(مَكَثْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے۔

(فِي) حرفِ جر

(مَكَّةَ) مجرور، غیر منصرف ہے اس لیے حالتِ جری میں اس پر فتحہ آیا ہے، (دیکھو درس ۱۰-۷)

جار مجرور متعلق ہے فعل سے۔

(شَهْرًا) ظرف زمان، مفعول فیہ، یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔

فعل، فاعل اور متعلقات مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

٤. سِرْ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ. (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)۔

(سِرْ) فعل امر حاضر سَارَ سے، مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لیے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(وَ) حرفِ معیّت ہے۔

(الشَّارِعَ الْجَدِيْدَ) موصوف اور صفت مل کر مفعول معہ ہے۔

سب مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اسے انشائیہ کہتے ہیں۔

٥. عاد الجيشُ ظافِرًا. (لشکر فتح مندی کی حالت میں لوٹا)۔

(عَادَ) فعل ماضی

(الجَيْشُ) فاعل ہے ذوالحال

(ظَافِرًا) حال ہے فاعل کا۔ اس لیے منصوب ہے۔

سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶. لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا. (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)۔

(لَا تَشْرَبْ) فعل بافاعل

(الْمَاءَ) مفعول بہ ہے اور ذوالحال ہے۔

(كَدِرًا) حال ہے مفعول کا اس لیے منصوب ہے۔

فعل فاعل مفعول اور حال مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۷. لَا تَحْكُمْ وَأَنْتَ غَضْبَانُ. (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصّہ میں بھرا ہو)۔

(لَا تَحْكُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے۔ جو اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے، یہی فاعل ذوالحال ہے۔

(وَ) یہ واو حالیہ کہلاتا ہے۔

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے۔

محلاً مرفوع (غَضْبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے، مگر غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا، یہ جملہ اسی لیے محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔ فعل فاعل اور حال مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۸. اِشْتَرَيْنَا عِشْرِيْنَ كِتَابًا. (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اِشْتَرَيْنَا) فعل متعدی بافاعل

(عِشْرِيْنَ) اسم عدد، مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے۔ اس کا نصب يْنَ سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۵) یہ عدد ممیّز ہے۔

(كِتَابًا) تمیز یا ممیّز ہے اس لیے منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹. يا عبدَ الكريمِ اِقْرَأْ هٰذَا الْكتابَ. (اے عبدالکریم یہ کتاب پڑھو)

(يَا) حرف ندا (عَبْد) منادیٰ مضاف ہے اس لیے منصوب ہے۔

(الكريم) مضاف الیہ مجرور ہے۔

(اِقْرَأْ) فعل امر حاضر، مبنی بر سکون، اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے، مرفوع المحلّ ہے۔

(هٰذَا) اسم اشارہ مبنی ہے، محلاً منصوب ہے، کیونکہ فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے۔

(الْكتابَ) مشار الیہ وہ بھی منصوب ہے، کیونکہ اسم اشارہ اور مشار الیہ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل ومفعول کے ساتھ مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا، ندا اور جواب مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)

مشق نمبر ۶۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:

لَا شَيْءَ أعزُّ عند العاقل من وَطَنِه الّذى تَرَبّٰى صَغيرًا فوقَ أَرْضِهٖ وتَحْتَ سمائه، وَانْتَفع زَمَنًا بِنبَاتِهٖ وحَيَوَانِهٖ، وعاش فيه اٰنِسًا وأهلَه[۱] وعشيرتَه[۲]، لم يألِف إِلّا معاهدَه، ولم يَرِد إِلّا مَوارِدَه، نظر قبلَ كلِّ شيءٍ شكله، فصادفَ حُبُّه قلبا خاليا فتَمَكَّنَ مِنه. ولا يعيش الإنسان عَيشا رَغَدًا، ولا يسعد سعادةً تامّةً إِلّا إذا أصبح أهل بلاده عارفين لحقوقهم وواجباتِهم، وأمسى العلم بينهم أرفعَ الأشياء قيمةً وأعزَّها مطلوبا. فيا طالبَ الشَّرَف! أَحْبِبْ وطنَك حُبًّا وصُنْه صَوْنا رعايةً لحقهٖ. فإنّ حُبَّ الوطن من حميد الخصال، بل كما قيل: حبّ الوطن من الإيمان.

---

[۱]، [۲] مفعول معہ ہوسکتا ہے۔

مشق نمبر ۶۲

مِنَ الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو:

۱. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا.[1]

۲. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ[2] اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا.

۳. وَرَتِّلِ[3] الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا.

۴. يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ[4] قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا.

۵. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً[5] وَاَصِيْلًا.[6]

۶. وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا.

۷. قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ.

۸. وَجَاءُوْا اَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ.

۹. اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ.[7]

۱۰. اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ[8] اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا[9] مِّنْ اَنْفُسِهِمْ.

۱۱. فَاَتْبَعَهُمْ[10] فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا[11] وَّعَدْوًا.[12]

۱۲. وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.

---

[1] بالکل ظاہر [2] تَبَتَّلْ (۵) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا [3] رَتِّلِ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

[4] کملی یا چادر اوڑھنے والا [5] صبح سویرے [6] شام کا وقت

[7] فائدہ، کام کی چیزیں [8] رضامندی [9] مضبوط بنانا

[10] پیچھا کیا [11] تلاش کرنا [12] دوڑنا

١٣ . اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا[1] وَّنَذِيْرًا.[2]

١٤ . وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبٰرَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ،
وَالنَّخْلَ[3] بٰسِقٰتٍ[4] لَّهَا طَلْعٌ[5] نَّضِيْدٌ[6] رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ.

١٥ . وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا، مُّتَّكِئِيْنَ[7] فِيْهَا عَلَى الْاَرَائِكِ،
لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا.[8]

١٦ . وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا، اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ[9] الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ
الْجِبَالَ طُوْلًا.

١٧ . اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.

١٨ . فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا.

١٩ . وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً.

٢٠ . اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ.

٢١ . كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ.

٢٢ . كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ[10] اِلَّا اَصْحٰبَ[11] الْيَمِيْنِ.

٢٣ . مَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا.

٢٤ . مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ.

---

[1] خوشخبری دینے والا
[2] ڈرانے والا
[3] نَخْلٌ (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت، واحد کے لیے نَخْلَةٌ کہیں گے۔
[4] بَاسِقٌ اونچا (درخت)
[5] کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں۔
[6] گچھے دار، گندھا ہوا۔
[7] اِتَّکَأَ (ے-و) تکیہ لگانا، ٹیک لگانا۔
[8] سخت سردی، ٹھر۔
[9] خَرَقَ (ض) شگاف ڈالنا۔
[10] گروی
[11] دائیں ہاتھ والے۔ یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیے جائیں گے۔

۲۵ . هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ.

۲٦ . اِنْ[1] هِيَ اِلَّا اَسْماءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ.

۲۷ . لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

۲۸ . لَا خَيْرَ فِي كثير من نجوٰهم.[2]

۲۹ . فَلَا رَفَثَ[3] وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدالَ[4] فِي الحجّ.

۳۰ . لا اِكْراهَ[5] في الدِّين.

۳۱ . يا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسمائهم.

۳۲ . يا بني اِسْرَاءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ.

۳۳ . يٰاَيُّها الَّذين اٰمَنوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ[6] كافَّةً.[7]

۳٤ . قُلِ اللّٰهُمَّ مالكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ[8] الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ.

۳۵ . رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ.

۳٦ . رَبَّنا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا.[9]

۳۷ . اِنَّ رَحْمةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ.

۳۸ . اِنَّ لَكَ فِي النَّهارِ سَبْحًا[10] طَوِيْلًا.

۳۹ . اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ[11] كَانُوْا اِخْوانَ الشَّيَاطِيْنِ.

---

[1] یہ اِنْ نافیہ ہے یعنی نہیں۔ [2] نَجْوٰی سرگوشی، تنہائی میں مشورہ کرنا۔ [3] ہم بستری
[4] جھگڑا [5] أَكْرَهَ (ا) مجبور کرنا، زبردستی کرنا۔ [6] امن، صلح، اسلام۔
[7] سب کے سب، پورے پورے۔ [8] نَزَعَ (ض) چھین لینا۔ [9] أَخْطَأَ (ا) غلطی کرنا۔
[10] مشغلہ، کاروبار۔ [11] بَذَّرَ (۲) بیجا خرچ کرنا۔

مشق نمبر ۶۳

مَكْتُوبٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى عَمِّهٖ

عَمِّي الْمُحْتَرَمْ!

السّلام عليك ورحمة الله وبركاته

بَعْدَ إِهْداءِ تحيّة السّلام مع الإكرام أُبْدِيْ لحضرتك ما يطمئنّ به قلبك، وأُبَشِّرك بِشارةً يسرّك ويسرّ والِدَيّ المعظّمَين (أدامكم اللّٰه مسرورِين) وهي أَنِّي بحَوْلِ[1] اللّٰه وكرمه أتممت الجزء الثالث من كتاب "تسهيل الأدب في لسان العرب" فَأَحْمد اللّٰهَ حمدًا كثيرا وأشكرهٗ شكرا جميلا على ما مَنَّ عَلَيَّ بالعلم والفهم.

يَا عَمِّ (=يا عَمِّي)! إِنِّي ما نَسِيْتُ ولَنْ أَنْسٰى ذلك الوقتَ حِيْنَ دَخَلْتُ المدرسةَ طلبًا للعلم ورغبةً في العلوم العربية، وكنتُ جاهلا مطلقا عن اللسان العربي، وكان حدّثني بعض الطّلاب أَنّ العربيَّ أَصْعَبُ اللسان تعلُّمًا وتعليمًا، فلمّا أتيتَ بي عند المدير وَأَوْقَفْتَنِيْ[2] أمامه، دُهِشْتُ[3] دَهْشَةً وقُمْتُ متحيّرا متوحّشا في بَدْءِ[4] الْأَمْرِ، وكاد قلبي يَنْصرِف عن المدرسة جُبْنًا[5] وخوفًا حَيْثُ لا صدِيقَ لِي ولا أَنِيْسَ. فعرفتَ يا عمّي الشّفوقَ! من بَشَرَتِيْ[6] حديثَ القلبِ وتوجّهتَ إليّ توجُّهَ الرَّحمةِ والشَّفقَةِ، وتَحدَّثْتَنى باللُّطْف تَسْلِيَةً[7] لقلبي ودفعًا لخوفي. فتشجّع[8]

---

[1] طاقت۔ [2] أَوْقَفَ (ا) کھڑا کرنا۔ [3] میں دہشت زدہ ہوگیا۔ [4] شروع میں۔

[5] بزدلی، کم ہمتی۔ [6] بَشَرَةٌ چہرہ، کھال کی سطح۔ [7] تسلّی دینا۔ [8] دلیر ہوگیا۔

بِكلامِك جَأْشِي[1] واندفعَ تحيُّري ووحشتي. وبعد ذلك لاطَفَ[2] بِيَ المديرُ مُلاطفةَ الوالدِ وأزالَ عن قلبي الرّوعَ،[3] فصَمَمْتُ[4] عزمي على تحصيل العربي ثِقَةً بالله وتوكّلاً عليه، وبدأت الجزء الأوّل من الكتاب المشارِ إليه، فبعدَ قليلٍ امتلأَ[5] صدري[6] فرحًا وشوقًا حيثُ علمتُ أنّ تعلُّمَ العربي ليس صَعْبا كما يظنّ بعضُ الطُّلّاب. وأَقْبلتُ على حِفْظِ الدّروس إقبالَ الظَّمْآنِ على الماء، وبذلتُ كُلَّ جهدِي في تحصيل العلم صباحًا ومساءً. لِأَنّي أَتَذَكَّرُ دائما يا سيّدي نصائحك الثّمينةَ الّتي تَلقَّيْتُهَا منك حينَ وَدَّعْتَنِي في المدرسة، ومنها قَوْلُكَ: "لا ينال المجدَ إلّا المجتهدُ ولا يَخِيبُ إلَّا الغافلُ الكسلانُ" فبفضل الله قرأتُ الجزءَ الأوّل بثلاثة أشهر وهكذا الجزءَ الثانِيَ. أَمَّا الجزءَ الثالثَ فَقرأتُهُ في خمسة أشهر، لأنّهُ مُضاعَفٌ فِي الحَجْمِ (يا حجمًا) من الأوّل والثاني. فأتممت ثلاثة أجْزاءٍ في مُدّةِ أَحَدَ عشَرَ شَهرًا، وَلَمْ أَشْعُرْ بِكُلْفَةٍ ولا صُعُوْبَةٍ.

وَالْآنَ يا سيّدي قلبي مَلْآنُ فرحًا وسُرُورًا وشُكرًا، لأنّي لَمّا أقرأ القرآن أفهم أكثرَ معانيه ولا يصعب عليّ فهمُ مطالبه إلّا قليلًا. وأرجو من الله تعالى أنّي أَكُوْنَ أَفْهَمُ كُلَّهُ إذا قرأت الجزء الرابع تمامًا. فلله الحمد أوّلًا وآخرًا.

هٰذا! ولا بَرِحَ سيّدي العمُّ في خيرٍ وعافيةٍ مع سائر أهل بيته الأماجد،

---

[1] جَأْشٌ دل۔ [2] مہربانی سے پیش آنا۔ [3] خوف۔

[4] صَمَّ اور صَمَّمَ پختہ ارادہ کرنا [5] بھر گیا۔ [6] سینہ، دل۔

وأُهْدِيْ إِلٰى والِدَيّ المكرَّمين وإلٰى جميع إخوتي وأَخَوَاتي سلاما محفوفا بِأَشْوَاقي إلٰى مُشَاهَدَتِكم أجمعين.

دمتَ سالمًا لابن أخيك

رَشِيد

دهلي

يوم الجمعة، الحادي والعشرون

من شهر ذي الحجة الحرام ١٣٦٢هـ

تَمَّ الجُزءُ الثّالث الجديد من كتاب تسهيل الأدب بحول اللّٰه وتوفيقه، ويليه الجزء الرابع تقبله اللّٰه مني ونفع به الطالبين وسهل به ويسّر فهم القران المبين. وآخر دعوانا أن الحمد اللّٰه رب العلمين.

١٣٦٤هـ

طبع شدہ رنگین مجلد

تفسیر عثمانی	حصن حصین
خطبات الاحکام لجمعات العام	تعلیم الاسلام (مکمل)
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر)	خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر)	بہشتی زیور (تین حصے)
لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	

رنگین کارڈ کور

حیات المسلمین	آداب المعاشرت
تعلیم الدین	زاد السعید
جزاء الاعمال	روضۃ الادب
الحجامہ (پچھنا لگانا) (جدید ایڈیشن)	فضائل حج
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر) (جیبی)	معین الفلسفہ
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر) (جیبی)	خیر الاصول فی حدیث الرسول
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	معین الاصول
عربی زبان کا آسان قاعدہ	تیسیر المنطق
فارسی زبان کا آسان قاعدہ	فوائد مکیہ
تاریخ اسلام	بہشتی گوہر
علم الصرف (اولین، آخرین)	علم النحو
عربی صفوۃ المصادر	جمال القرآن
جوامع الکلم مع چہل ادعیہ مسنونہ	تسہیل المبتدی
عربی کا معلم (اول، دوم، سوم)	تعلیم العقائد
نام حق	سیر الصحابیات
کریما	پند نامہ
آسان اُصول فقہ	

کارڈ کور/مجلد

اکرام مسلم	منتخب احادیث
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	فضائل اعمال

زیر طبع

عربی کا معلم (چہارم)	معلم الحجاج
صرف میر	نحو میر
تیسیر الابواب	

المطبوعة ملونة مجلدة

الصحيح لمسلم (٧ مجلدات)	الموطأ للإمام محمد (مجلدين)
الهداية (٨ مجلدات)	مشكاة المصابيح (٤ مجلدات)
التبيان في علوم القرآن	تفسير البيضاوي
شرح العقائد	تيسير مصطلح الحديث
تفسير الجلالين (٣ مجلدات)	المسند للإمام الأعظم
مختصر المعاني (مجلدين)	الحسامي
الهدية السعيدية	نور الأنوار (مجلدين)
القطبي	كنز الدقائق (٣ مجلدات)
أصول الشاشي	نفحة العرب
شرح التهذيب	مختصر القدوري
تعريب علم الصيغه	نور الإيضاح
البلاغة الواضحة	

ملونة كرتون مقوي

شرح عقود رسم المفتي	السراجي
متن العقيدة الطحاوية	الفوز الكبير
المرقاة	تلخيص المفتاح
زاد الطالبين	دروس البلاغة
عوامل النحو	الكافية
هداية النحو	تعليم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلسفة
متن الكافي مع مختصر الشافي	
هداية النحو (مع الخلاصة والتمارين)	

ستطبع قريبا بعون الله تعالى
ملونة مجلدة/ كرتون مقوي

الموطأ للإمام مالك	الجامع للترمذي
ديوان الحماسة	ديوان المتنبي
التوضيح والتلويح	المعلقات السبع
شرح الجامي	المقامات الحريرية

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)	Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)	Al-Hizbul Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizbul Azam (Small) C Cover)	Secret of Salah

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)	Fazail-e-Aamal (German)

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizbul Azam (French) (Coloured)

عربی قواعد وزبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

چہارم

مؤلفہ

مولوی عبد الستار خان رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ البشریٰ
کراچی - پاکستان

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

مؤلفہ

مولوی عبد الستار خان

حصّہ چہارم

مکتبۃ البشریٰ
للطباعۃ والنشر

کتاب کا نام	:	عربی کا معلّم (حصۂ چہارم)
مؤلف	:	مولوی عبدالستار خان
تعداد صفحات	:	۲۹۰
قیمت برائے قارئین	:	=/۶۵ روپے
سن اشاعت	:	۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء
ناشر	:	مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر	:	+92-21-7740738، +92-21-34541739
فیکس نمبر	:	+92-21-4023113
ویب سائٹ	:	www.ibnabbasaisha.edu.pk
		www.maktaba-tul-bushra.com.pk
ای میل	:	al-bushra@cyber.net.pk
ملنے کا پتہ	:	مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341, 5557926

دارالإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلّم حصۂ چہارم جدید

تینتالیس سبق پچھلے تین حصوں میں لکھے جا چکے۔ چوتھا حصہ چوالیسویں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

مقدمہ

الحمد لله الذي ركب الإنسان ثم أفرده بالتبيان، وفضله على الملائكة بتعليمه الأسماء كلها يوم الامتحان، ولقنه كلمات رفعه بها بعد ما انخفض بالخطأ والنسيان، والصلاة والسلام على أفضل الرسل سيّدنا محمد المنعوت بأحسن الصفات وعلى آله وصحبه وتابعيه في الحركات والسكنات.

ا۔ امابعد! میں اس خدائے قدوس کا شکر کیوں کر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کے چاروں حصّے مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بس اُس نے چاہا اور ہوگیا، ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور زبانِ عربی اور اس کے قواعد سمجھنے کی طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہوجائے کہ معلّمین اور متعلّمین دونوں کو مسرت آمیز حیرت میں ڈال دے، جو قواعدِ صرف ونحو کی خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور نتیجہ خیز بنادے، جو طالبینِ عربی کے دل سے وہ خوف وہراس نکال دے جو مروّجہ کتابوں اور طرزِ تعلیم نے پیدا کردیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستانِ ادبِ عربی کی کنجی طلبہ کو تھمادی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہوجاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ کی سیر سے، پھولوں سے اور پھلوں سے متمتّع ہونے کی کوشش کرو۔

الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اللہ تعالیٰ جَلَّ شَأْنُہٗ کے فرمان واجب الاذعان وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O (القمر:۱۷) کا نظارہ آنکھوں کے سامنے کھڑا

کردیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اس کا فضل ہے۔

وذٰلك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء واللّٰه ذو الفضل العظيم

وهٰذا تأويل رؤياي من قبل قد جعلها ربي حقا، فللّٰه الحمد.

۲۔ اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں بلکہ سیکڑوں عربی الفاظ، عام امثلہ، قرآنی جملے، اشعار، مکالمات، مکتوبات اور اردو سے عربی بنانے کی مشقیں، یہ تمام مضامین اکٹھا کردیے گئے ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزہ دار معجون مرکب اور قواعد وادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تکان محسوس نہیں ہوتی جو محض گردانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے۔ پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی پر عبور ہوتا جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ۔

۳۔ ان تمام عزیز طالبین وشائقین عربی سے معذرت چاہتا ہوں جنھیں اس چوتھے حصّے کی غیر متوقع تاخیر سے انتظار کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس تکلیف اور نقصان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

۴۔ تاخیر کا سبب بندے کی پیرانہ سالی اور طویل علالت تو معقول ہے۔ اس کے علاوہ تاخیر کا بڑا باعث میرے عزیز آپ کی تعلیمی آسانی کی شدید حرص اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش تعلیم کی بے انتہا طلب ہے۔ اس حرص میں ہوتا یہ رہا کہ آج ایک نقش بنایا اور کل بگاڑ دیا تاکہ اس سے بہتر کوئی نقش بنایا جائے۔ اس دھن میں اس فقیر نے اپنے ذاتی خسارے کی بھی پروا نہ کی۔ پروا ہوتی تو سابق ایڈیشن کے دو حصوں کو جو بہت ہی مقبول اور مفید ثابت ہوچکے تھے، تین ہی مہینے میں رسمی طور پر چار حصوں میں تقسیم کرکے شائع کردیتا اور

آج تک ہزاروں کی تعداد میں نکل چکے ہوتے اور شاید وہی اچھا ہوتا، لیکن چوں کہ دماغ میں اس سے بہتر اور مفید تر تصویریں پھر رہی تھیں اس لیے دل یہی چاہتا رہا کہ دیر کتنی ہی ہو، نقصان کتنا ہی ہو مگر کام ہو تو اتنا اچھا اور مفید جتنا اپنے امکان میں ہے۔ میں فیصلہ نہیں کرسکتا کہ میری یہ روش صحیح تھی یا غلط، مگر اپنی طبیعت کی افتاد سے مجبور تھا۔ اب بھی دل کی آرزو پوری نہیں ہوئی، لیکن حالات کی نامساعدت میں کام کرنے سے ناتواں دماغ تھک گیا۔ چناں چہ آخری اسباق میں تکان کی علامات نمایاں ہورہی ہیں اس کے علاوہ تقاضے بھی حد سے بڑھ گئے، حجم بھی زیادہ ہوگیا۔ لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے اسی پر قناعت کر کے شائع کردیا جائے۔ چوتھے حصّے کے آخر میں مبادی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا جو خیال تھا وہ بھی ملتوی کردینا پڑا، اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصّے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کرلوں گا۔ **وهو الموفق والمستعان.**

۵۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصّے مل کر) اب اس قابل ہوگئی ہے کہ اگر اسے ہائی اسکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک تک داخل نصاب کرلیں اور معلّم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہوجائیں گے۔ نیز ترجمتین، بول چال اور معمولی خطوط نویسی کی بھی کچھ استعداد پیدا کرلیں گے اور یہ اتنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلبہ کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہوجائے گی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہوجائے گی۔ قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کرسکتے ہیں۔ قوم کو ایسے ہی طلبہ کی پیداوار کی

سخت ضرورت ہے۔

۶۔اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جاسکتی ہے اور تعلیم کو آسان، دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جاسکتا ہے۔غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل وعقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں، عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

۷۔لڑکیوں میں بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جاسکتا ہے چناں چہ جالندھر کے مشہور مدرسۃ البنات میں (جواب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخل درس کیا گیا ہے۔

۸۔الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے بشرطیکہ مدارس کے مہتممین، ٹیکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین، محکمۂ تعلیمات اور خود وزارتِ تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور ہر طالبِ عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچادیں۔

۹۔اللہ کا شکر ہے کہ صوبۂ سندھ کے محکمۂ تعلیمات نے اس کتاب کو داخل نصاب فرما کر اپنی علمی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دارالعلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کرلیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یوپی، دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہوچکی ہے۔ فللہ الحمد.

۱۰۔عزیز طالبین اس چوتھے حصے کی ضخامت دیکھ کر گھبرائیں نہیں، کیوں کہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملیں گے جنھیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زبان دانی) پر خاص

زور دیا گیا ہے جو تمہارا اصلی اور خوش گوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سلیس اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتبِ متداولہ میں عقدۂ لاینحل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھ دار شائق عربی (جو کم از کم اردو قواعدِ صرف ونحو سے واقف ہو چکا ہو) بلا امدادِ استاد سمجھ سکتا ہے۔ بہ طور خود گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لیے چاروں حصص کی کلیدیں بھی لکھی گئی ہیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی اسکولز کے طلبا و طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیرِ مطالعہ رکھیں۔ عجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے لگو اور تمہارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ ان علمائے کرام، مبصرین عظام اور شائقین و قدر شناسانِ خیر اللّسان کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی غائبانہ ومخلصانہ مساعی جمیلہ سے یہ کتاب بغیر کسی اشتہار کے ہندوستان اور پاکستان کے گوشے گوشے میں مشہور ہو چکی ہے۔ **فجزاھم اللّٰہ خیر الجزاء** امید ہے کہ بزرگانِ کرام مجھے مشوروں سے مستفید اور لغزشوں سے مطلع فرمایا کریں گے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جا سکے۔ فقط

ناچیز خادمِ افضل اللّسان

عبدالستار خان

۱۵؍ شعبان المعظّم ۱۳۶۲ھ

اشارات

۱۔سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔افعال ثلاثی مجرد کے ابوابِ ستہ کی طرف ن،ض،س،ف،ک،اور ح سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے۔ معتل واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔

۳۔کسی فعل کے سامنے کوئی حرفِ جر (ل، مِنْ، عَنْ، بِ، إِلٰی یا عَلٰی) لکھا گیا ہے، اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ''یعنی'' یا ''برابر'' کے لیے یہ نشان (=)۔

ہدایات اور اشارات حصّہ اول اور حصّہ سوم میں بھی لکھ دیے گئے ہیں۔ اس لیے عربی کا معلّم حصّہ اول و حصّہ سوم کے دیباچوں میں ہدایات ضرور دیکھ لیں۔ اس حصّہ چہارم میں ہدایات نہیں لکھی گئیں صرف اشارات کا اعادہ کر دیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عربی کا معلّم حصّہ چہارم

سابق کے تین حصوں میں بیشتر ضروری قواعدِ صرف ونحو تم نے سمجھ لیے ہیں۔ اس حصّے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہوگی۔

اس حصّے کے ابتدائی اسباق میں اسمائے عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے، کیوں کہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے، حالاں کہ تمام کتبِ متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انھیں اَرقام ہندیہ کہتے ہیں:

۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، اور صفر (۰)۔

تم یہ سن کر تعجب کروگے کہ رقمِ عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں جو یورپ میں رائج ہیں:

1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9 اور 0۔

اہلِ یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل کیں اور وہ انھیں ارقام عربیہ کہتے ہیں، مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے۔

۴۳ سبق پہلے لکھے جاچکے۔ اب چوتھا حصّہ چوالیسویں (۴۴) سے شروع ہوتا ہے۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

أَسْمَاءُ الْعَدَدِ

۱۔ اسمائے عدد حسبِ ذیل ہیں:

الف: ایک سے دس تک: (پہلے صرف اعداد یاد کرلو پھر مثالیں)

تنبیہ: بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو۔ وَاحِدٌ کو وَاحِدْ کہنا چاہیے۔ مرکب میں آخری لفظ پر وقف کرو: قَلَمٌ وَاحِدْ. (دیکھو حصّہ اول، درس ۲، تنبیہ ۵)

١. وَاحِدٌ: قَلَمٌ وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ: وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ
٢. اِثْنَانِ (یا اِثْنَيْنِ): قَلَمَانِ اثْنَانِ	اِثْنَتَانِ[1] (یا اِثْنَتَيْنِ): وَرَقَتَانِ اثْنَتَانِ
٣. ثَلَاثَةٌ: ثَلَاثَةُ أَقْلَامٍ	ثَلَاثٌ: ثَلَاثُ وَرَقَاتٍ
٤. أَرْبَعَةٌ: أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ	أَرْبَعٌ: أَرْبَعُ وَرَقَاتٍ
٥. خَمْسَةٌ: خَمْسَةُ أَشْهُرٍ	خَمْسٌ: خَمْسُ سَنَوَاتٍ
٦. سِتَّةٌ: سِتَّةُ أَوْلَادٍ	سِتٌّ: سِتُّ بَنَاتٍ
٧. سَبْعَةٌ: سَبْعَةُ رِجَالٍ	سَبْعٌ: سَبْعُ نِسْوَةٍ
٨. ثَمَانِيَةٌ: ثَمَانِيَةُ جِمَالٍ	ثَمَانٍ: ثَمَانِي[2] نَاقَاتٍ
٩. تِسْعَةٌ: تِسْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	تِسْعٌ: تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ
١٠. عَشَرَةٌ (عَشْرَةٌ بھی): عَشَرَةُ تَلَامِذَةٍ	عَشْرٌ (عَشَرٌ بھی): عَشْرُ تِلْمِيْذَاتٍ

تنبیہ۲: اِثْنَانِ اور اِثْنَتَيْنِ میں الف ہمزۂ وصل ہے۔ (دیکھو اصطلاح ۲۸)

---

[1] ثِنْتَانِ یا ثِنْتَيْنِ بھی کہتے ہیں۔ [2] ثَمَانِ یا ثَمَانِيْ نَاقَاتٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ۳: دیکھو ثَلَاثَۃٌ سے عَشَرَۃٌ تک مذکر کیلئے مؤنث اور مؤنث کیلئے مذکر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی مانند بغیر تنوین کے پڑھا گیا ہے اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

ب: گیارہ سے انیس تک:

تنبیہ۴: عدد مرکب میں وَاحِد کی جگہ أَحَد اور وَاحِدَۃٌ کی جگہ إِحْدٰی بولا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مفرد اور منصوب ہوگا۔

۱۱. أَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا	إِحْدٰی عَشْرَۃَ طَیَّارَۃً
۱۲. اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا	اِثْنَتَا[۱] عَشْرَۃَ سَنَۃً
۱۳. ثَلَاثَۃَ عَشَرَ حَرْفًا	ثَلَاثَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً
۱۴. أَرْبَعَۃَ عَشَرَ دِیْکًا[۲]	أَرْبَعَ عَشْرَۃَ دَجَاجَۃً[۳]
۱۵. خَمْسَۃَ عَشَرَ غُصْنًا	خَمْسَ عَشْرَۃَ شَجَرَۃً
۱۶. سِتَّۃَ عَشَرَ یَوْمًا	سِتَّ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً
۱۷. سَبْعَۃَ عَشَرَ قَلَمًا	سَبْعَ عَشْرَۃَ دَوَاۃً[۴]
۱۸. ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ مَکْتُوْبًا	ثَمَانِيَ عَشْرَۃَ رُقْعَۃً
۱۹. تِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا	تِسْعَ عَشْرَۃَ امْرَأَۃً

تنبیہ۵: مذکورہ اعداد کو مرکب کہتے ہیں۔ بقیہ تمام اعداد معرب ہیں صرف یہی اعدادِ مرکبہ مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتحہ پڑھا جائے گا مگر ان میں بھی لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں۔ حالتِ رفعی میں اِثْنَا عَشَرَ، اِثْنَتَا عَشْرَۃَ اور حالتِ نصبی و جری

---

[۱] اس کو ثِنْتَا عَشْرَۃَ بھی کہتے ہیں۔ [۲] دِیْکٌ (ج۔ دُیُوْکٌ) مرغا۔

[۳] دَجَاجَۃٌ (ج۔ دُجُجٌ) مرغ۔ [۴] دَوَاۃٌ کی جمع دَوًی اور دَوَیَاتٌ۔

میں اِثْنَيْ عَشَرَ اور اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ کہا جائے گا: جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، سَافَرْتُ لِاثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا. ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے دوسرا بدستور مبنی ہے۔

ج: بیس سے ننانوے تک:

تنبیہ ۶: عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک دہائیوں کو عقود کہتے ہیں۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے یکساں بولے جاتے ہیں۔ ان کا اعراب جمع سالم مذکر کی مانند ہوگا یعنی حالتِ رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالتِ نصبی و جری میں عِشْرِيْنَ، ثَلَاثِيْنَ وغیرہ پڑھیں گے۔ ان کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ (دیکھو حصہ اول)

۲۰. عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا مَرْأَةً	(معدود واحد اور منصوب ہے)
۲۱. أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ قَلَمًا	إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ مِقْلَمَةً [۱]
۲۲. اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ وَلَدًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ بِنْتًا
۲۳. ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ كُرْسِيًّا	ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً
۲۴. أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بَيْتًا	أَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ دَارًا
۲۵. خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقًا	خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقَةً
۲۶. سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ بَلَدًا	سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ قَرْيَةً [۲]
۲۷. سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بُسْتَانًا	سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ حَدِيْقَةً
۲۸. ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ شَهْرًا	ثَمَانٍ [۳] وَعِشْرُوْنَ سَنَةً

[۱] مِقْلَمَةٌ: قلمدان اور قلم تراش کو بھی کہتے ہیں، جمع: مَقَالِمُ. [۲] قرية (ج۔ قُرًى) گاؤں

[۳] ثمانٍ اسم منقوص ہے، اس کا اعراب قاضٍ کے جیسا ہوگا۔ (دیکھو درس ۱۰-۹)

۲۹. تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَغِيْفًا[1]	تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ تُفَّاحَةً[2]
۳۰. ثَلَاثُوْنَ (مذکر ومؤنث دونوں کے لیے)	ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً
۴۰. أَرْبَعُوْنَ	أَرْبَعُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا
۵۰. خَمْسُوْنَ	خَمْسُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا
۶۰. سِتُّوْنَ	سِتُّوْنَ كَلْبًا أَوْ كَلْبَةً
۷۰. سَبْعُوْنَ	سَبْعُوْنَ مَسْجِدًا أَوْ مَدْرَسَةً
۸۰. ثَمَانُوْنَ	ثَمَانُوْنَ بَابًا أَوْ نَافِذَةً[3]
۹۰. تِسْعُوْنَ	تِسْعُوْنَ كِتَابًا أَوْ رِسَالَةً

د: ایک سو سے ایک کروڑ تک:

تنبیہ ۷: مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ وجمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر وتانیث سے ان میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے استعمال کرتے ہیں اور ان کے تثنیہ سے نون گرا دیا جاتا ہے۔

۱۰۰ مِئَةٌ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَةُ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۲۰۰ مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَتَا وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۳۰۰ ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلَاثُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): ثَلَاثُمِائَةِ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۴۰۰ أَرْبَعُ مِئَةٍ (أَرْبَعُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): أَرْبَعُ مِئَةِ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۵۰۰ خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): خَمْسُمِئَةِ قِرْشٍ أَوْ رُبِيَةٍ.

---

[1] رَغِيْفٌ (ج أَرْغِفَةٌ) روٹی۔ [2] سیب۔

[3] نَافِذَةٌ (ج نَوَافِذُ) کھڑکی۔

۸۰۰ ثَمَانِيْ مِئَةٍ یا ثَمَانِ مِئَةٍ اسی طرح تِسْعُمِئَةٍ (۹۰۰) تک۔

۱,۰۰۰ أَلْفٌ: أَلْفُ وَلَدٍ أَوْ بِنْتٍ.

۲,۰۰۰ أَلْفَانِ (حالتِ نصبی وجری میں أَلْفَيْنِ): أَلْفَا رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۳,۰۰۰ ثَلَا ثَةُ اٰلَافٍ (أَلْفٌ کی جمع اٰلَافٌ): ثَلَاثَةُ اٰلَافِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۴,۰۰۰ أَرْبَعَةُ اٰلَافٍ اسی طرح عَشْرَةُ اٰلَافٍ (۱۰,۰۰۰) تک۔

۱۱,۰۰۰ أَحَدَ عَشَرَ أَلْفًا: أَحَدَ عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۱۲,۰۰۰ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا: اِثْنَا عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۱۳,۰۰۰ ثَلَاثَةَ عَشَرَ أَلْفًا اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ أَلْفًا (۹۹,۰۰۰) تک۔

۱,۰۰,۰۰۰ (ایک لاکھ) مِئَةُ أَلْفٍ: مِئَةُ أَلْفِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

۱۰,۰۰,۰۰۰ (دس لاکھ) أَلْفُ أَلْفٍ یا مَلْيُوْنٌ: أَلْفُ أَلْفِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ یا مَلْيُوْنُ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ (مَلْيُوْنٌ کی جمع مَلَايِيْنُ).

۱,۰۰,۰۰,۰۰۰ (ایک کروڑ) عَشَرَةُ اٰلَافِ أَلْفٍ یا عَشَرَةُ مَلَايِيْنِ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

تنبیہ ۸: آج کل کروڑ کو کَرٌّ بھی کہتے ہیں: کَرُّ رَجُلٍ أَوْ مَرْأَةٍ.

تنبیہ ۹: تم نے دیکھا کہ مِئَةٌ، أَلْفٌ اور مَلْيُوْنٌ اپنے معدود کے ساتھ مضاف کی طرح مستعمل ہوتے ہیں اسی لیے ان کے واحد سے تنوین اور تثنیہ سے نون اعرابی حذف کر دیا گیا ہے۔ (دیکھو درس ۷ اور ۱۱)

تنبیہ ۱۰: یاد رکھو کہ معدود کو عدد کی تمییز یا اس کا مُمَيِّز بھی کہتے ہیں۔ تمام اعداد کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ ممیّز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے البتہ ممیّز اس وقت معرف باللام

ہوگا جب کہ وہ جمع یا اسم[1] جمع ہو اور اس میں مِنْ لگا کر استعمال کیا جائے: عِشْرُوْنَ رَجُلًا کی جگہ عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ، مِئَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأَلْفٌ مِنَ الْغَنَمِ۔ (سو اونٹ اور ہزار بھیڑ بکریاں)

مشق نمبر ٦٤

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو:

١. خَمْسَة .... ٢. ثَلَاث ....
٣. عَشْرَة .... ٤. عَشْر ....
٥. اِثْنَا عَشَر .... ٦. اِثْنَتَا عَشْرَة ....
٧. أَحَدَ عَشَرَ .... ٨. ثَلَاثَ عَشْرَة ....
٩. خَمْسَةَ عَشَر .... ١٠. عِشْرُوْنَ ....
١١. إِحْدٰى وَثَلَاثُوْنَ .... ١٢. ثَمَانٍ وَأَرْبَعُوْنَ ....
١٣. ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ .... ١٤. تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ ....
١٥. مِائَةٌ .... ١٦. مِئَتَانِ ....
١٧. مِائَةٌ وَسِتُّوْنَ .... ١٨. ثَلَاثُمِائَةٍ وَخَمْسَ عَشَرَةَ ....
١٩. أَلْف .... ٢٠. أَلْفَانِ ....
٢١. ثَمَانِمِئَةٍ .... ٢٢. خَمْسَةُ آلافِ ....
٢٣. مِئَةُ أَلْف .... ٢٤. أَلْف أَلْف ....
٢٥. مَلْيُوْنُ ....

---

[1] اسم جمع بظاہر واحد ہے مگر کسی چیز کے تمام افراد پر بولا جاتا ہے، ایک پر نہیں بولا جاتا۔

مشق نمبر ۶۵

اردو سے عربی بناؤ:

۱۔ایک لڑکا	۲۔دولڑکے	۳۔دولڑکیاں
۴۔تین لڑکے	۵۔چارلڑکیاں	۶۔پانچ بیل[۱]
۷۔نوگائیں	۸۔دس عورتیں	۹۔دس مرد
۱۰۔بیس روپے	۱۱۔پچیس گینیاں	۱۲۔پینتالیس کتابیں
۱۳۔پچاس مرغیاں	۱۴۔بہتر مرغے	۱۵۔سو کتے
۱۶۔دوسو گھوڑے	۱۷۔تین سواونٹنیاں	۱۸۔پانچ سواونٹ
۱۹۔ایک ہزار طیارے	۲۰۔ایک لاکھ سپاہی	

مشق نمبر ۶۶

ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو:

۷	۱۵	۱۸	۲۹	۷۵
۶۲	۴۳	۸۸	۱۰۰	۳۰۰
۸۰۰	۲,۰۰۰	۱,۰۰,۰۰۰	۱,۰۰۰	۱,۲۰۰
۱۰,۰۰,۰۰۰				

معدود کو مذکر فرض کر کے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ۔

---

[۱] بیل کو عربی میں ثَوْرٌ کہتے ہیں اس کی جمع ثِیْرَانٌ ہے۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اِعادہ اور تشریح

۱۔ پچھلے سبق میں تمام اعداد اور اُن کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر ہمیں امید ہے کہ مندرجۂ ذیل مسائل تم بخوبی سمجھ گئے ہو گے۔

الف: اسمائے عدد کے چار گروہ ہیں:

۱۔ مفرد (اکیلا لفظ) اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک ہیں اور مِئَةٌ اور أَلْفٌ بھی انہی میں شامل ہیں، اس طرح کل بارہ عدد مفرد ہیں۔

۲۔ مرکب، أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔

۳۔ عقود (دہائیاں) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک۔

۴۔ معطوف، جن کے درمیان حرفِ عطف (وَ) ہوتا ہے اور وہ أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہیں۔

ب: اسمائے عدد کی تذکیر و تانیث:

۱۔ وَاحِدٌ اور اِثْنَتَانِ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں، خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عددِ مرکب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔

(دیکھو گذشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں)

۲۔ ثَلَاثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے برعکس ہوں گے، خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب خواہ معطوف۔ (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو)

۳۔ عَشْرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق: عَشَرَةُ رِجَالٍ،

عَشْرُ نِسَاءٍ، أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اور إِحْدٰی عَشْرَةَ مَرْأَةً.

۴۔عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں۔یہی حال مِئَةٌ اور أَلْفٌ کا ہے۔
(دیکھو گذشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷)

ج: اسمائے عدد میں معرب اور مبنی: (دیکھو حصّہ اول سبق ۱۰ فقرہ ۱۰، اور حصّہ چہارم سبق ۵۷)

اعداد مرکبہ کے سوا تمام اسمائے عدد معرب ہیں، اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہے گا، صرف اعداد مرکبہ (أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہیں۔ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتحہ ہی پڑھا جائے گا۔مگر ان میں صرف اِثْنَا یا اِثْنَتَا معرب ہے۔(دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵)

د: ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع:

۱۔تم جانتے ہو کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ (دو مرد) اس لیے ان کے لیے عدد لگانے کی ضرورت نہیں رہتی، البتہ کبھی صفت کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ اثْنَانِ (دو مرد) بِنْتٌ وَاحِدَةٌ، بِنْتَانِ اثْنَتَانِ یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب و تذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں۔

۲۔ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳) مگر معدود کی جگہ لفظ مِئَةٌ واقع ہو تو واحد ہی رہے گا: ثَلَاثُ مِئَةٍ، خَمْسُ مِئَةٍ.
(دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۷)

تنبیہ ۱: یاد رکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۵-۳) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔مثلاً ثَلَاثَةُ مُسْلِمِيْنَ نہیں کہیں گے، بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرف باللام کر کے مِنْ کے ساتھ استعمال کریں گے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہا جائے گا۔

۳۔ أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک معدود واحد اور منصوب ہوگا، عقود بھی اسی میں شامل ہیں۔ (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۴ اور ۶)

۴۔ مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور انکے تثنیہ وجمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔ (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۷)

لفظ مِئَةٌ کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مِئَاتٌ، کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے: مِئُوْنَ یا مِئِيْنَ اور أَلْفٌ کی جمع اٰلَافٌ پڑھ چکے ہو۔ اس کی ایک اور جمع أُلُوْفٌ بھی ہے جس کے معنی ہیں ''ہزاروں'' اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا: عِنْدِيْ أُلُوْفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزاروں کتابیں ہیں)۔

تنبیہ ۲: اسم عدد کی تمیز یا ممیّز کی یعنی معدود کی حالت سمجھنے کے لیے ذیل کی دو بیتیں یاد کرلو:

ممیّز از عدد بر سہ جہت دان ز سہ تا دہ بود مجموع و مجرور
ز دہ بر تر ہمہ منصوب و مفرد ز صد ہم الف افراد[1] است و مجرور

تنبیہ ۳: کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور ان کی تمیز کا استعمال ہوتا ہے: ﴿وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا﴾[2] اس جملے میں مِئَةً کا اضافت کے ساتھ استعمال نہیں ہوا ہے، پھر اس کی تمیز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے۔ تِسْعًا کا ممیّز مذکور نہیں ہے، گویا دراصل وہ ایسا ہے ثَلَاثَمِائَةٍ وَتِسْعَ سِنِيْنَ. مذکورہ مثال کو عام قاعدے سے مستثنیٰ سمجھ لیا جائے۔

تنبیہ ۴: اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر اَلْ داخل کر سکتے ہیں: جاء الثلاثون رجلا كُنّا ننتظرهم (وہ تیس آدمی آگئے جن کا ہم انتظار کر رہے تھے)۔ عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَلْ لگایا جائے: أَعْطِنِيْ خمسةَ الكتب، رأيت

---

[1] افراد مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی مفرد۔ [2] اور وہ ٹھہرے اپنے غار میں تین سو برس اور زیادہ کیا انھوں نے نو (سال) یعنی تین سو نو سال ٹھہرے۔ (کہف: ۲۶)

ستّةَ آلاف العسكريّ. ورنہ عدد پر: جاء الخمسةُ مِن المسلمين. عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بِعتُ الخمسة عشر كتابا والأربعة والأربعين شاةً.

۲۔ کئی اسمائے عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا: أَلْفٌ وَثَلَاثُـمِـئَةٍ وَأَرْبَـعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً. (ایک ہزار تین سو چونسٹھ برس) دیکھو لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّوْنَ کا اثر ہے اسی لیے واحد اور منصوب ہے۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجے والا اسم عدد بولا گیا ہے پھر درجہ بہ درجہ تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو: أَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ وَثَلَاثُمِئَةٍ وَأَلْفِ سَنَةٍ. دیکھو اس مثال میں أَلْف کی وجہ سے سَنَةٍ مجرور ہے۔

تنبیہ۵: قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور معدود کو حذف کر دیتے ہیں: اِشْتَـرَيْـتُ الْفَرسَ بِمِئَةٍ یعنی بِمِئَةِ رُبِيَّةٍ.

۳۔ بِضْعٌ اور نَيِّفٌ یا نَيْفٌ.

الف: بِـضْعٌ سے تین اور نو تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے: بِـضْـعُ نِسْوَةٍ وَبِضْعَةُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین اور نو کے درمیان) نَيِّف سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عـنـدي عشرون درهما ونَيِّفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر) اسی طرح عشـرون جُنَيْهَةً و نَيِّفٌ.

ب: نَيِّفٌ میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بِـضْـعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لیے بِضْعَةٌ اور مؤنث کے لیے بِضْعٌ کہا جاتا ہے۔ (دیکھو اوپر کی مثالیں)

ج: نَیِّف کسی دہائی یا سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے، مگر بِضعٌ تنہا بھی آسکتا ہے:
عندي بضعة و سبعون درهما يا عندي بضعة دراهم.

د: نیّفٌ عدد کے بعد آتا ہے اور بضعٌ عدد سے پہلے، مگر جب کہ اس کی تمیز الگ ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئے گا: عندنا خمسون درهما و بضعُ جُنَيْهَاتٍ.

ہ: نیّف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۲

اِنْفَجَرَ (٦) پھٹ جانا، چشمہ نکل آنا	سَاوٰی (۳ لفیف) برابری کرنا، مساوی ہونا
جَلَدَ (ض) کوڑے لگانا	إِعْلَانٌ اشتہار
اِشْتِـرَاكٌ (۷) شریک ہونا، اخبار میں خریدار بننا	بَارَةٌ مصر کا ایک سکّہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے۔
نَدُرَ (ک) نادر اور کمیاب ہونا	بَقَرٌ (اسم جمع) گائے، بیل
وَرَدَ (يَرِدُ) وارد ہونا، درآمد ہونا	بُسْتَانٌ (جـ بَسَاتِيْنُ) باغ
آنَةٌ (جـ اٰنَاتٌ ہندی سے لیا گیا ہے) آنہ	جَلْدَةٌ (جـ جَلْدَاتٌ) کوڑے کی ضرب
اِحْتِفَالٌ (۷، مصدر ہے) جلسہ، جمع ہونا	جُنَيْهٌ یا جُنَيْهَةٌ گنی سے معرّب[1] ہے
سِعْرٌ (جـ أَسْعَارٌ) نرخ	قِرْشٌ یا غِرْشٌ (جـ قُرُوْشٌ) مصر کا ایک سکّہ ہے جو ایک گنی کا سو۱۰۰ ہوتا ہے۔
طَرْبُوْشٌ ترکی ٹوپی	مَاشِيَةٌ (جـ مَوَاشٍ) مویشی
عِدَّةٌ اور عَدَدٌ گنتی، تعداد	مَجَلَّةٌ (جـ مَجَلَّاتٌ) ماہواری رسالہ

[1] کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنایا ہوا۔

فَلْسٌ (جـ فُلُوْسٌ) پیسہ	مَسَاحَةٌ پیمائش زمین کی
قِيمَةُ الْاِشْتِرَاكِ اخبار کا چندہ	

مشق نمبر ۶۷

١. هَلْ تَعْلَمُ كَمْ بارةً تُسَاوِي قِرْشًا؟	أَرْبَعُوْنَ بارةً تُسَاوِيْ قِرْشًا وَاحِدًا.
٢. كم قِرْشًا يُسَاوِي جُنَيْهَةً وَاحِدَةً؟	جُنَيْهَةٌ واحدةٌ تُسَاوِيْ مِئَةَ قِرْشٍ.
٣. بِكَمِ اشْتَرَيْتَ كتابَ "سِيْرَةُ النَّبِيِّ"؟	اشتريتُ هٰذا الكتابَ في ثَلاثِ مُجَلَّدَاتٍ بِاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً.
٤. واللّٰهِ رَخِيْصٌ مَا هُوَ بِغَالٍ في هٰذا الزَّمَان.	صدقتَ يا أخي! وَأَنَا اشْتَرَيْتُ كتابَ "زَادُ الْمَعَادِ" لِشَيْخِ الْإِسْلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رُبِّيةً.
٥. غَنِيْمَةٌ وَاللّٰهِ، فإنّ هٰذا الكتابَ نَدُرَ وُجُوْدُهٗ لَا يُوْجَدُ بِأَيِّ قيمةٍ وَمِنْ أَيْنَ اشْتَرِيتَهٗ؟	اشتريتُهٗ من المكتبة القَيِّمة في بمبائي وهُناكَ تُبَاعُ الكتبُ بِأَرْخَصِ قِيمَةٍ نِسْبَةً إِلَى المكاتبِ الْأُخَرِ.[1]
٦. بِكَمْ هٰذا الطَّرْبُوْش يا شَيْخُ؟	بخمسةٍ وثلاثين قِرْشًا يا سيّدي.
٧. وَاللّٰهِ إِنَّهٗ لَغالٍ جِدًّا، أَنَا أُعْطِيْ خَمْسَةً وعشرين قرشًا لا غَيْرُ. (صرف)	يا تُرٰى،[2] هل هو غالٍ بهٰذا الثّمن؟ أَلَا تَرٰى كيف غَلَتِ الأسواق وغَلَتِ الأشياءُ وكم زادت الْأُجْرَةُ؟
٨. طَيِّب يا شيخُ! خُذِ الثَّلاثينَ والسّلام. (یعنی بس)	أحسنتَ! خُذِ الطربوش وهاتِ الْفُلُوْسَ، بارك اللّٰه فيك.

[1] أُخَرُ جمع ہے اُخرٰی (= دوسرا) کی۔ [2] اس لفظ کی تشریح حصہ سوم سبق ۳۴ تنبیہ ۳ میں دیکھو۔

٩. كَم كَان من الحُضّار في الِاحْتِفَالِ السَّنَوِيِّ[1] لِلْأَنْجُمَنِ الْإِسْلَامِيّ؟	يَكُوْنُ بَلَغَ عَدَدُهُمْ نَحْوَ أَلْفَيْنِ وَثَمَانِ مِئَةِ نَفَرٍ.
١٠. هَلْ تَعْلَمُ مَا هِيَ أجرةُ الِاشتراك السّنوي في الجريدة "الفتح"؟	أَظُنُّ أَنَّ قيمة الاشتراك فيها لا يكون فوقَ خَمسينَ قِرْشًا عَنْ سَنَةٍ.
١١. وَمَا هِيَ أُجْرَةُ الْإِعْلَانِ؟	عن كلّ سَطْرٍ قِرْشٌ.
١٢. كَمْ اٰتَيْتَ مِن الرّبيات لِتِلْكَ الدّارِ الوَسيعةِ؟	يا سيّدي! أعطيتُ صاحِبَهَا مِن الرّبياتِ خمسةَ اٰلافٍ وأربع مئةٍ وخمسًا و تسْعِيْنَ (٥٤٩٥).
١٣. وما هِي مِسَاحةُ تلك الدّار؟	مساحتُها تبلغ عشرة اٰلافٍ ومِائَتَي ذِراعٍ ونيّفًا من الأَذْرُعِ المربَّعةِ.
١٤. وَبِكَمْ بِعْتَ بُسْتَانَكَ؟	بِعْتُهُ باثْنَي عَشَرَ أَلْفَ رُبيّةٍ.
١٥. وَاللّٰهِ لَقَدْ رَبِحَتْ تِجَارَتُكَ.	صَدَقتَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيك يا أَخِي العزِيزَ.

مشق نمبر ٦٨

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ.

٢. اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ[2] عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا.

---

[1] سَنَوِيّ: سالانہ۔ [2] شُهُوْرٌ جمع ہے شَهْرٌ کی یعنی مہینہ۔

۳ . فَانْفَجَرَتْ مِنهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا.

٤ . يَا اَبَتِ اِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.

٥ . اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ.

٦ . لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِن اَلْفِ شَهْرٍ.

٧ . اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ.

٨ . وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ.

٩ . اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلاَثَةِ اٰلاَفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ.

١٠ . مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ.

١١ . غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ.

مشق نمبر ٦٩

اردو سے عربی

۱۔ تمہارے پاس کتنے مویشی ہیں؟	ہمارے پاس دوسو گائیں اور پچاس اور چند اونٹ اور پچیس بکریاں ہیں۔
۲۔ جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟	اس کی قیمت دس روپے ہے۔
۳۔ وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے۔ میں تو نو روپے دوں گا زیادہ نہیں۔	بھائی! وہ گراں نہیں ہے۔ اچھا، کتاب لے لیجیے اور پیسے دے دیجیے، مبارک ہو۔
۴۔ تم نے یہ کتاب کتنے میں خریدی؟	میں نے بارہ روپے آٹھ آنے میں خریدی۔

۵۔ رسالہ الفرقان کا چندہ کیا ہے؟	میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا چندہ سالانہ نو روپے سے زیادہ نہ ہوگا۔
۶۔ وہ مکان کتنے میں فروخت کیا جا رہا ہے؟	وہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں فروخت کیا جائے گا۔
۷۔ اس مکان کی پیمائش کیا ہے؟	اس کی پیمائش تقریباً پانسو مربع گز ہے۔
۸۔ تم جانتے ہو دنیا میں مسلمانوں کی گنتی کیا ہے؟	مسلمانوں کی گنتی تقریباً ستر کروڑ ہے۔ ان میں دس کروڑ ہندوستان میں ہیں۔
۹۔ تمہارے مدرسہ میں کتنے لڑکے ہیں؟	ہمارے مدرسہ میں کچھ اوپر چار سو طلبہ ہیں۔

مشق نمبر ۷۰

ذیل کے جملے کی تحلیل کرو:

اِشْتریتُ خَمْسَ تُفّاحاتٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ قِرْشًا.

(اِشْتَرَيْتُ) فعل بافاعل یعنی (تُ) ضمیر بارز واحد متکلّم اس میں متّصل ہے۔

(خَمْسَ) اسم عدد مفرد، مفعول ہے اس لیے منصوب ہے۔

(تفاحاتٍ) تمیز ہے خَمْسَ کی، اس لیے مجرور ہے اور جمع ہے۔

(بِ) حرف جار (اثنـي عشر) عدد مرکب ہے۔ پہلا جزو معرب ہے مجرور ہے، اس کا جرّ (ـِ) يْ سے آیا ہے، دوسرا جزو فتحہ پر مبنی ہے، (قِرشًا) عدد مرکب کی تمیز ہے اس لیے منصوب اور واحد ہے، سب مل کر جملہ فعلیہ ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيُّ (أَوِالْوَصْفِيُّ)

۱۔تم نے پچھلے سبق میں عدد اصلی پڑھ لیا۔ اب عدد ترتیبی (عددِ وصفی) کو بھی ذہن نشین کرلو:

الف: ۱ سے ۱۰ تک:

۱. الدّرسُ الْأَوَّلُ پہلا سبق	الحِكَايَةُ الْأُوْلٰى پہلی کہانی
۲. الدّرسُ الثَّانِي دوسرا سبق	الحِكَايَةُ الثَّانِيَةُ دوسری کہانی
۳. الدّرسُ الثَّالِثُ تیسرا سبق	الحِكَايَةُ الثَّالِثَةُ تیسری کہانی
٤. الدّرسُ الرَّابِعُ چوتھا سبق	الحِكَايَةُ الرَّابِعَةُ چوتھی کہانی
٥. الدّرسُ الْخَامِسُ پانچواں سبق	الحِكَايَةُ الْخَامِسَةُ پانچویں کہانی
٦. الدّرسُ السَّادِسُ چھٹا سبق	الحِكَايَةُ السَّادِسَةُ چھٹی کہانی
۷. الدّرسُ السَّابِعُ ساتواں سبق	الحِكَايَةُ السَّابِعَةُ ساتویں کہانی
۸. الدّرسُ الثَّامِنُ آٹھواں سبق	الحِكَايَةُ الثَّامِنَةُ آٹھویں کہانی
۹. الدّرسُ التَّاسِعُ نواں سبق	الحِكَايَةُ التَّاسِعَةُ نویں کہانی
۱۰. الدّرسُ الْعَاشِرُ دسواں سبق	الحِكَايَةُ الْعَاشِرَةُ دسویں کہانی

تنبیہ ۱: مذکورہ اعداد سب معرب ہیں، مگر أُوْلٰی پر اعراب نہیں آسکتا کیوں کہ وہ مقصور ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰-۸)

تنبیہ ۲: اعدادِ وصفی کی جمع ''سالم'' آتی ہے: اَلْأَوَّلُوْنَ، الثَّانُوْنَ، الثَّالثون، العاشرون تک۔

تنبیہ ۳: الأوّل کے مقابلے میں اَلْاٰخِرُ یا اَلْأَخِیْرُ بھی آتا ہے: ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ﴾[1]

تنبیہ ۴: کبھی الأوّل سے کسی چیز کا ابتدائی حصّہ مراد لیا جاتا ہے اس وقت اس کی جمع ہوگی أَوَائِلُ. اسی طرح اٰخِر کی جمع أَوَاخِرُ، أَوْسَطُ (درمیانی حصّہ) کی جمع أَوَاسِطُ: أَوَائِلُ رمضانَ (رمضان کے ابتدائی ایام) أُوْلٰی (مؤنث) کی جمع أُوَلُ اور أُوْلَیَاتٌ.

ب: ۱۱ سے ۱۹ تک:

۱۱. الدّرسُ الحَادِيْ عَشَرَ گیارہواں سبق	الحکایةُ الحَادِیَةَ عَشْرَةَ گیارہویں کہانی
۱۲. الدرسُ الثَّانِيَ عَشَرَ بارہواں سبق	الحکایةُ الثَّانِیَةَ عَشْرَةَ بارہویں کہانی

اسی طرح التَّاسِعَ عَشَرَ اور التَّاسِعَةَ عَشْرَةَ تک۔

تنبیہ ۵: مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد أَحَدَ عَشَرَ کی مانند فتحہ پر مبنی معلوم ہوتے ہیں، مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد معرب ہوتا ہے اور آج کل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لیے موصوف کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدرسُ الثَّالِثُ عَشَرَ، في اللَّیْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ، في خَامِسِ عَشَرَ رمضانَ.

ج: عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِئَةٌ اور أَلْفٌ تک:

مذکورہ بالا تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کیلئے بھی مستعمل ہوتے ہیں مگر عموماً اس وقت ان پر اَلْ لگایا جاتا ہے: اَلْعِشْرُوْنَ (بیسواں یا بیسویں) اَلْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسواں) اَلْحَادِیَةُ والثَّلَاثُوْنَ (اکتیسویں) اَلْمِئَةُ (سوواں یا سوویں)۔

۲۔ اعداد وصفی ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: الکتابُ الْأَوَّلُ، الدرسُ الْحَادِيْ والْعِشْرُوْنَ.

---

[1] حدید: ۳

کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُهُمْ (اُن کا چوتھا) خامِسَةُ الْبَنَاتِ.[1]

۳۔عدد وصفی میں اٰحَـاد (اکائیاں) وعُشُـوْر (دہائیاں) کے ساتھ جب مِئَةٌ اور أَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں: فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَالْأَرْبَعِيْنَ وَثَلَاثِمِائَةٍ بَعْدَ الْأَلْفِ. (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں) بعد الألف کی جگہ وَأَلْفٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ۶: اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے لایا گیا ہے پھر درجہ بہ درجہ۔ اس میں الٹ پلٹ نہیں کرسکتے۔

۴۔عدد کے کسور (ٹکڑے، حصّے) میں سے آدھے (۲/۱) کے لیے تو نِصْفٌ آتا ہے اور باقی کسور کے لیے فُعْلٌ یا فُعُلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنایا جاتا ہے:

ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ جمع أَثْلَاثٌ یعنی (۳/۱)۔

رُبُعٌ یا رُبْعٌ جمع أَرْبَاعٌ یعنی (۴/۱)۔

خُمُسٌ یا خُمْسٌ جمع أَخْمَاسٌ یعنی (۵/۱)۔

سُدُسٌ یا سُدْسٌ جمع أَسْدَاسٌ یعنی (۶/۱)۔

اسی طرح عُشُرٌ یا عُشْرٌ جمع أَعْشَارٌ تک۔

ثُلُثَانِ (۳/۲)، ثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ (۴/۳)، خَمْسَةُ أَثْمَانٍ (۸/۵)۔

تنبیہ۷: ان کسور میں تذکیر وتانیث کا فرق نہیں ہے۔

اگر عشر کے اوپر کے اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنالو: أَرْبَعَةٌ مِنْ أَحَدَ عَشَرَ (۱۱/۴)، أَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ (۲۰/۱۱)۔

مِنْ کی جگہ عَلٰی بھی بولتے ہیں: أَحَدَ عَشَرَ عَلٰی عِشْرِيْنَ (۲۰/۱۱)۔

[1] لڑکیوں کی پانچویں یعنی پانچویں لڑکی۔

اگر عددِ صحیح اور کسور اکٹھا ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیے: أَرْبَعٌ وَثَلَاثَةُ أَخْمَاسٍ (۴ ۳/۵)، خَمْسٌ وَخَمْسَةَ عَشَرَ عَلٰی أَرْبَعِيْنَ (۵ ۱۵/۴۰)۔

تنبیہ ۸: کبھی (۱/۴) کو ـــ، (۱/۲) کو ے، (۳/۴) کو ≶ کی شکل میں لکھتے ہیں: مثلاً (۲ ۱/۴) کو ـــ۲، (۲ ۱/۲) کو ے۲، (۲ ۳/۴) کو ≶۲ لکھیں گے۔

یہ نشانات رقم کی نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں۔

۵۔ دو دو، تین تین وغیرہ بنانے کے لیے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰی[۱] وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ. (سوار دو دو، تین تین، چار چار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں: جاءت الفرسانُ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً أَرْبَعَةً أَرْبَعَةً.

تنبیہ ۹: ''ایک ایک'' کے لیے وَاحِدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحَدُ اور أُحَادُ بہت کم بنایا جاتا ہے بلکہ اکثر اس مطلب کے لیے بولتے ہیں فُرَادَ یا فُرَادًا یا فُرَادٰی: جَاءُوْا فُرَادٰی یعنی وَاحِدًا وَاحِدًا.

۶۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِيٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں۔

مذکر	مؤنث
ثُنَائِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا دو ہوں)	ثُنَائِيَّةٌ
ثُلَاثِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا تین ہوں)	ثُلَاثِيَّةٌ
رُبَاعِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا چار ہوں)	رُبَاعِيَّةٌ
خُمَاسِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا پانچ ہوں)	خُمَاسِيَّةٌ

[۱] مَثْنٰی وَثُلَاثَ وغیرہ ترکیب میں حال واقع ہوئے ہیں اس لیے حالتِ نصبی میں ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۲)

اسی طرح عُشَارِيٌّ تک بنالو۔

اعدادِ مرکب و معطوف سے مذکور وزن نہیں بن سکتا اس لیے گیارہ اجزا والے کو کہیں گے ذُوْ أَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مذکر کے لیے) ذَاتُ أَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مؤنث کے لیے) اسی طرح آگے جو چاہو بنالو۔

۷۔ ''پہلی بار، دوسری بار'' وغیرہ بتانے کے لیے لفظ مَرَّةً (بار) کو موصوف اور عددِ وصفی کو صفت بناؤ: مرَّةً أُوْلٰی یا اَلْمَرَّةَ الْأُوْلٰی: قرأت القراٰن المرأة الأُوْلٰی، زُرْتُكَ مَرَّةً ثَانِيَةً (میں نے دوسری دفعہ آپ سے ملاقات کی) اسی طرح المرّةَ العاشرةَ، المرّةَ الحادِيةَ عَشْرَةَ، المرَّةَ الْمِئَةَ.

عددِ وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے: أَوَّلًا، ثَانِيًا وغیرہ، مگر عاشِرًا کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ۱۰: مَرَّةً أُوْلٰی کو أَوَّلَ مَرَّةٍ اور مَرَّةً ثَانِيَةً کو مَرَّةً أُخْرٰی اور تَارَةً أُخْرٰی بھی کہتے ہیں۔

۸۔ ''ایک بار، دو بار'' کے معنی ادا کرنے کیلئے لفظ مَرَّةً کو حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: مَرَّةً یا مَرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَيْنِ (دو بار) اور زیادہ کے لیے وہی لفظ اسم عدد کے ساتھ لگا دیتے ہیں: ثَلَاثَ مرّاتٍ، أَحَدَ عشر مَرَّةً وغیرہ۔

۹۔ ''کئی بار'' یا ''بارہا'' کے لیے مَرَّةً کی جمع مِرَارًا حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: رَأَيْتُهُ مِرَارًا (میں نے اسے بارہا دیکھا) اس معنی کے لیے كَمْ خَبَرِيّة (دیکھو سبق ۱۳-۷) بھی استعمال کرسکتے ہیں: كَمْ مَرَّةٍ یا كَمْ مِنَ الْمَرَّاتِ رَأَيْتُهُ.

۱۰۔ ''کئی'' یا ''بہتیرے'' بتلانے کو بھی كَمْ خَبَرِيّة استعمال کرتے ہیں: كَمْ غُلَامٍ یا كَمْ مِنَ الْغِلْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْبُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل رہے ہیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۳

وُسْطٰی (مؤنث ہے أَوْسَطُ کا) درمیانی	قِطَارٌ (جـ قُطُرٌ) ریل، ٹرین، اونٹ کی قطار
بِلَادُ الرَّاسِ کیپ کالونی (افریقہ میں ہے)	قَارَّةٌ (جـ قَارَّاتٌ) براعظم
ثُلَّةٌ آدمیوں کی بڑی جماعت	قَلْعَةٌ (جـ قِلَاعٌ) قلعہ
تَسَلَّقَ (۴) دیوار پر چڑھنا	مَائِدَةٌ دسترخوان، کھانے کی میز
جِدَارٌ (جـ جُدْرَانٌ) دیوار	مُضِيٌّ گذرنا (مصدر)
حَظٌّ (جـ حُظُوظٌ) حصّہ	شَرَّفَ (۲) شرف بخشنا (۴) شرف حاصل کرنا
زَوْجٌ (جـ أَزْوَاجٌ) جوڑا، مرد یا عورت	طَابَ (ض، ی) پسند آنا، عمدہ ہونا
سِكَّةٌ حَدِيْدِيَّةٌ ریلوے، لوہے کی سڑک	عَزَّزَ غلبہ دینا، عزت دینا، مدد دینا
سَارَ (ض، ی) سیر کرنا	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا
عَاصِمَةٌ (جـ عَوَاصِمُ) پائے تخت	كَهْفٌ غار

مشق نمبر ۷۱

١. إنَّ السُّوْرَةَ الأُوْلٰى من القرانِ المجيد تُسَمّٰى بِسُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ.

٢. تَعْلِيْمُ أَسْمَاءِ الْعَدَدِ يُوْجَدُ في الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالْأَرْبَعِيْنَ والخامِسِ والأربعينَ والسَّادِسِ وَالْأَربعينَ.

٣. في أَيِّ سَاعةٍ تُشَرِّفُنَا بِالْمَجِيْءِ عندنا؟

٤. أَتَشَرَّفُ بِالْمَجِيْءِ عِندكم في السَّاعَةِ الثّامنة إن شاء اللّٰه تعالٰى.

٥. كنتُ في منزلك السّاعةَ التّاسِعَةَ ورُبُعٍ وبَقِيْتُ في انتِظَارِكَ نصفَ ساعةٍ، والسّاعة التّاسِعَةَ وثلاثَةَ أرباعٍ خرجتُ من الدّار.

٦. بَلْدَةُ فُوْنَا (پونا) تَبْعُدُ عنَّا نَحْو خمسِ ساعاتٍ من السِّكَّةِ الْحَدِيْدِيَّةِ.

٧. رَكِبْنَا الْقِطَارَ وبَلَغْنَا هُنَاكَ بَعْدَ مُضِيِّ أَرْبعِ ساعاتٍ.

٨. تُقْسَمُ إِفْرِيْقِيَّةُ إلى سبعةِ أقسام: الاوّلُ يشْتَملُ عَلٰى بلادٍ يُرْوِيْهَا النِّيْلُ، وفيه مِصْرُ والسُّوْدَانُ، والثّاني بلادُ المغربِ وفيه الجزائر ومَرَاكِشُ، والثّالثُ إِفريقيّةُ الشّرقيّةُ وفيها زَنْجبارُ، والرابعُ إفريقيّةُ الوُسْطٰى، والخامسُ إفريقية الغَرْبيَّةُ، و السّادسُ إِفْريقية الجَنُوْبِيَّةُ وفيها بِلادُ الرَّاسِ، والسّابعُ الجزائرُ التّابعَةُ لِهٰذِهِ القَارَّةِ.

٩. خُذِ الثُّلُثَيْنِ من هٰذا البِطّيخ وأنا اٰخذُ الثُّلُثَ الأخيرَ.

١٠. قُسِّمَ ما تَرَكَ أَبِي من المالِ فَوَجَدَتْ أمّي منه الثُّمُنَ (١/٨) ومن الباقي وجدتُ خُمُسَيْنِ، وخُمُسًا واحدا وَجَدَتْ أُخْتي، والخُمُسَيْنِ البَاقِيَيْنِ (٢/٥) وَجَدَ أخي.

١١. يَمْشِي العسكريّونَ صباحًا ثُلَاثَ ورُبَاعَ، ونَخْرُجُ مساءً من المدرسة مَثْنٰى وثُلَاثَ.

١٢. البناتُ دخلن المدرسةَ فُرَادٰى.

١٣. قرأت القراٰن مِرارًا وَفِي كُلِّ مرَّةٍ أَحْسَسْتُ كَأَنِّيْ أَقْرَؤُهُ الْمَرَّةَ الْأُوْلٰى.

١٤. وَرَدْتُ اليومَ في المدينة المنوّرة المرّةَ الثّامنةَ وأقمتُ هُنَاكَ شهرا وبضعةَ أيام في كلّ مرَّة.

١٥. زرتُ الشامَ المرّة الأُولٰى وأعُود إليها إن شاء اللّٰه تعالٰى مرّةً أُخرٰى.

١٦. سِرْتُ كَمْ من البُلْدان لٰكِنْ مَا رَأَيتُ بَلْدَةً مِثْلَ القاهرةِ الّتِي هي عاصِمةُ مِصْرَ.

مشق نمبر ۷۲

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ (أصحاب الكهف) رابِعُهُم كَلْبُهم ويقولون خَمْسَةٌ سادِسُهم كلبهم.

٢. اِذْ[1] اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهما فعزَّزْنا بثالثٍ

٣. ثُلَّةٌ من الاوّلِيْنَ وقليلٌ من الاٰخِرِيْنَ.

٤. ولكم نصفُ ما تَرَكَ ازواجُكم اِنْ لم يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كانَ لَهُنَّ ولدٌ فَلَكُمُ الرُّبُع مِمَّا تَرَكْنَ.

٥. ولَهُنَّ الرُّبُع مِمّا تركتم.

٦. وَلِاَبَوَيْهِ لكلِّ واحدٍ منهما السُّدُسُ.

٧. يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ[2] فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا ما تَرَكَ.

٨. فَانْكِحُوْا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساء مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ.

٩. لقد جئتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْناكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

١٠. اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِى كُلِّ عامٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ.

١١. مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وفيها نُعِيْدُكم ومنها نُخْرِجُكُم تارةً أُخْرٰى.

مشق نمبر ۷۳

اردو سے عربی بناؤ

ا۔ اسمائے موصولہ کا بیان اس کتاب کے بیالیسویں سبق میں لکھا گیا ہے۔

---

[1] إِذْ: جب کہ [2] أُنْثٰى کا تثنیہ أُنْثَیَانِ یا أُنْثَیَیْنِ ہوتا ہے۔

۲۔ قرآن کی دوسری سورت سورۃ البقرۃ ہے۔

۳۔ چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤں گا۔

۴۔ کل میں نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے پہلا، دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا۔

۵۔ اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو اور ایک چوتھائی میں لے لوں گا۔

۶۔ میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے ۱/۸ میری ماں کو اور باقی ۷/۸ مجھے ملا۔

۷۔ لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔

۸۔ ہم چار چار اور پانچ پانچ (ہو کر) مدرسہ میں داخل ہوئے اور دو دو اور تین تین (ہو کر) نکلے۔

۹۔ میں بمبئی سے پہلے گھنٹے میں ریل میں سوار ہوا اور چوتھے گھنٹے میں ناسک پہنچ گیا۔

۱۰۔ بمبئی سے ناسک تقریباً چار گھنٹے کے فاصلہ پر ہے۔

۱۱۔ میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا۔

۱۲۔ میں نے یہ کتاب بارہا پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا۔

۱۳۔ ہم آج بمبئی میں تجارت کے لیے دسویں دفعہ آئے اور ہر دفعہ ایک سال اور چند مہینے یہاں قیام کیا۔

۱۴۔ میرے دادا نے پانچ بار حج کیے اور چھٹی دفعہ وہ مکّہ میں انتقال کر گئے۔ (اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے)۔

۱۵۔ ہم نے بہتیرے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

ا۔ تاریخ بتلانے کے لیے دنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے:

الف: أَيَّامُ الْأُسْبُوْعِ (ہفتے کے دن):

يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْجُمُعَةِ	جمعہ	جمعہ
يَوْمُ (يا نَهَارُ) السَّبْتِ	شنبہ	سنیچر
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْأَحَدِ	یک شنبہ	اتوار
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْإِثْنَيْنِ	دوشنبہ	پیر
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الثَّلَاثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْأَرْبَعَاءِ	چہار شنبہ	بدھ
يَوْمُ (يا نَهَارُ) الْخَمِيْسِ	پنج شنبہ	جمعرات

تنبیہ ا: اکثر یَوْمُ کا لفظ بولا جاتا ہے نَھَارُ کم بولتے ہیں، کبھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اَلثَّلَاثَاءُ وغیرہ۔

ب: شهور السّنةِ الإسلاميّةِ أَوِ القَمرِيّةِ:

١. اَلْمُحَرَّمُ	٢. اَلصَّفَرُ يا صَفَرُ	٣. رَبِيْعُ الْأَوَّلُ
٤. رَبِيْعُ الثَّانِيْ	٥. جُمَادَى الْأُوْلَى	٦. جُمَادَى الْأُخْرَى
٧. رَجَبُ	٨. شَعْبَانُ	٩. رَمَضَانُ
١٠. شَوَّالُ يا اَلشَّوَّالُ	١١. ذُو القَعْدَةِ	١٢. ذُو الْحِجَّةِ

تنبیہ ۲: جتنے ناموں پر اَلْ لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں باقی غیر منصرف۔ (دیکھو سبق ۱۰-۷)

مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں:

اَلْمُحَرَّمُ الْحَرَامُ،[۱] صَفَرُ الْخَيْرُ، رَجَبُ الْفَرْدُ[۲] یا الْمُرَجَّبُ[۳] (رَجَبُ الْحَرَامُ بھی کہتے ہیں) شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ، رَمَضَانُ الْمُكَرَّمُ، ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامُ، ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامُ.

تنبیہ ۳: محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت و ادب و امن و امان کے مانے گئے ہیں۔

اسلامی سال کو السَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یا السَّنَةُ الْقَمَرِيَّةُ کہتے ہیں، لکھنے میں اس کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں۔

تنبیہ ۴: یاد رکھو کہ سال کو عَامٌ (جـ أَعْوَامٌ) اور حِجَّةٌ (جـ حِجَجٌ) اور حَوْلٌ (جـ حُؤُوْلٌ، أَحْوَالٌ) بھی کہتے ہیں۔

سنہ ہجری کا آغاز ۱۶/جولائی ۶۲۱ عیسوی سے ہوا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جب کہ جناب رسولِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ مکّہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو پہنچے ہیں۔

ج: شهور السّنة العيسويّة أو الشّمسيّة:

اہلِ مصر اس طرح بولتے ہیں:

يَنَايِرُ	جنوری (۳۱ دن)	فِبْرَايِرُ	فروری (۲۸ دن)
مَارِسُ	مارچ (۳۱ دن)	أَبْرِيْلُ	اپریل (۳۰ دن)
مَايُوْ	مئی (۳۱ دن)	يُوْنِيُوْ	جون (۳۰ دن)

[۱] یہاں حرام کے معنی ہیں حرمت و عزت والا۔ [۲] بے مثل۔ [۳] عظمت والا۔

یُوْلِیُوْ یا لُوْلِیُوْ	جولائی (۳۱ دن)	أَغُسْطُسُ	اگست (۳۱ دن)
سَبْتَمْبَرُ	ستمبر (۳۰ دن)	أَكْتُوْبَرُ	اکتوبر (۳۱ دن)
نُوْفِمْبَرُ	نومبر (۳۰ دن)	دِسِمْبَرُ	دسمبر (۳۱ دن)

اہل شام اس طرح بولتے ہیں:

كَانُوْنُ الثَّانِيْ	جنوری	شُبَاطُ	فروری
اٰذَارُ	مارچ	نَيْسَانُ	اپریل
أَيَّارُ	مئی	حَزِيْرَانُ	جون
تَمُوْزُ	جولائی	اٰبُ	اگست
أَيْلُوْلُ	ستمبر	تِشْرِيْنُ الْأَوَّلُ	اکتوبر
تِشْرِيْنُ الثَّانِيْ	نومبر	كَانُوْنُ الْأَوَّلُ	دسمبر

تنبیہ ۵: مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر، اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں۔

سال عیسوی کو اَلسَّنَةُ الشَّمْسِيَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور اَلسَّنَةُ الْمِيْلَادِيَّةُ بھی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا سال۔

سنہ قبل المسیح (.B. C) کی طرف (ق م) سے اشارہ کرتے ہیں اور بعد المسیح (.A. D) کی طرف (ب م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں اور ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لیے (ء) کی علامت لکھتے ہیں۔

۲۔ جب تمہیں تاریخ بتلانا ہو تو عدد وصفی کا استعمال اس طرح کرو:

ا۔ یا تو اسے لفظ شهر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو: ثَامِنُ شَهْرِ رَمَضَانَ (ماہِ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثَامِنُ رَمَضَانَ.

۲۔ یا تو اس پر اَلْ لگا کر لفظ یوم یا تاریخ کی صفت بناؤ: الیوم/ التاریخ الثامِنُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ یا مِنْ رَمَضَانَ.

سال کے لیے لفظ سَنَة کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو: أَوَّلَ يَنَائِرَ سَنَةِ ١٩٤٤ (سَنَةِ أَلْفٍ وَتِسْعِمِائَةٍ وَأَرْبَعٍ وَأَرْبَعِيْنَ).

جب کہنا ہو 'فلاں تاریخ کو' تو ابتدا میں فِيْ لگادو یا عدد وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھو: بَدَأَتِ الْحَرْبُ الْكُبْرَى الْأُوْلٰى في اليوم/ التاريخ الرّابع مِن أَغُسْطُسَ یا رابِعَ أَغُسْطُسَ سنةِ ١٩١٤. (پہلی جنگِ عظیم ۴/اگست ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی) والثانيةُ فِيْ أَواخرِ شَهْرِ سبتمبرَ ١٩٣٩.

تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں، اس طرح: وُلِدَ رشِيدٌ بعدَ العصرِ قُبَيْلَ المغربِ يومَ الجمعةِ الخامِسِ عَشَرَ من شَهرِ يَنَائِرَ سنة ١٩١٦. (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے جمعہ کے دن ۱۵/جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا)۔

تُوُفِّيَ سعيدٌ صَبَاحَ الْعِشْرِيْنَ من شهر مارس سنة ١٩٢٥. (سعید نے ۲۰/مارچ ۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی)۔

تنبیہ ۶: وفات یافتہ کو اَلْمُتَوَفّٰی کہا جاتا ہے، اَلْمُتَوَفِّيْ غلط ہے۔

۳۔ متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نہج تھا۔ مثلاً:

ا۔ وُلِدَ الحُسَينُ بنُ عليٍّ رضي الله عنه لِخَمْسٍ خَلَوْنَ من شهرِ شعبانَ سنةِ أربعٍ. اس کے لفظی معنی ہوں گے: "پیدا ہوئے حسین بن علی رضی اللہ عنہ جب کہ پانچ

(راتیں) گذر چکیں ۴ھ کے ماہ شعبان سے۔" مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ کو پیدا ہوئے۔

یہاں خَمْس سے مراد خَمْسُ لَيَالٍ ہے۔اسی لیے مؤنث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خَلَوْنَ ماضی جمع مؤنث ہے خَلَا سے۔کبھی واحد مؤنث کا صیغہ خَلَتْ بولتے ہیں کیوں کہ لَيَالٍ جمع مؤنث غیر عاقل ہے۔

۲۔ قُتِلَ عثمانُ رضی اللہ عنہ يومَ الجمعةِ لِثَمَانِيْ عَشْرَةَ خلتْ من ذي الحجَّةِ سنةِ خمسٍ و ثَلَاثِيْنَ. (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے بہ روز جمعہ ماہ ذوالحجہ ۳۵ھ کی اٹھارہ راتیں گذرنے کے بعد (یعنی اٹھارویں تاریخ کو)۔

۳۔ ماتَ أبُوبكرٍ الصّدّيقُ رضی اللہ عنہ يوم الثلاثاءِ لِثَمانٍ بَقِيْنَ من جُمادَى الأُخرٰى سنةِ ثلاثَ عَشْرَةَ. (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی بہ روز سہ شنبہ جب کہ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ سے آٹھ راتیں باقی رہی تھیں (یعنی ۲۲ یا ۲۱ تاریخ کو)۔

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعیین کی گئی ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۴

اِتَّكَلَ (۷- دراصل اِوْتَكَلَ) بھروسہ کرنا	سَلَكَ (ن) پرونا، کوئی مسلک اختیار کر لینا
أَدّٰى (۲) ادا کرنا	طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا
اِنْقَضٰى (۶-ی) ختم ہو جانا	ظَهَرَ (ن) ظاہر ہونا، غلبہ پانا
اِنْهَدَمَ (۶) ڈھایا جانا، گر جانا	عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا
هَاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جا رہنا	عامُ الْفِيْلِ ہاتھی والا سال۔یعنی وہ سال جب کہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانۂ کعبہ =

رَبِیْعٌ موسم بہار	= ڈھانے کے لیے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکّہ پر چڑھائی کی تھی۔
اِنسَةٌ پاکیزہ دل والی، جدید محاورے میں وہ لڑکی جو بیاہی نہ گئی ہو۔ جیسے انگریزی میں ''مس''	عَامِرٌ آباد
اِنْشِرَاحٌ (۶، مصدر ہے) دل کا کھل جانا، خوش ہونا	عَقْدٌ گرہ لگانا، نکاح
اُهْبَةٌ تیاری سفر کی	عُلْیَا (مؤنث ہے أَعْلٰی کا) بہت بلند
بَهْجَةٌ رونق، خوش نمائی	غُرَّةُ الشَّهْرِ مہینے کا پہلا دن
تَشْرِیْفٌ (مصدر ہے شَرَّفَ کا) عزت افزائی کرنا	غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہر چیز کا ابتدائی حصّہ
جُنَیْنَةٌ چھوٹا سا باغ	فَارُوْقٌ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں
حَفْلَةٌ (ج حَفَلَاتٌ) مجلس، جلسہ	قَرِیْرُ الْعَیْنِ ٹھنڈی آنکھ والا، جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔
خَوَاجَا یا خَوَاجَة معزز آدمی	کَرِیْمَةٌ عزت والی، محاورے میں ''صاحبزادی'' کی جگہ بولا جاتا ہے۔
رَاقِیَةٌ ترقی یافتہ	اَلْمَجَرُ ملک ہنگری
زِوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی	مُجُوْسِيٌّ آتش پرست
سِیَاسَةٌ عدل و حکمت کے ساتھ ملکی انتظام	مُحَارِبٌ جنگ کرنے والا
سَلْخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن	مُؤَرَّخٌ تاریخ لگایا ہوا
سَلْخٌ چھلکا، کھال، کیچلی	

مشق نمبر ۴۷

ذیل میں تاریخ بتلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو:

١. وُلِدَ سيّدُنا محمَّدٌ رسولُ اللّٰهِ (ﷺ) بِمكّةَ عامَ الفيلِ في اليومِ الثاني عَشَرَ من ربيعِ الأوّلِ المطابقِ التاسِعَ والعِشْرِيْنَ من شهرِ أَغُسْطُسَ سنةِ ٥٧٠ م (سَبْعِيْنَ وخمس مائةٍ) وَاصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِلنُّبُوَّةِ وَتَبْلِيْغِ رسالَتِهٖ إلى النّاسِ لمّا بَلَغَ (ﷺ) أَرْبَعِيْنَ، فَدعَا قَومَهٗ إلى دِيْنِ اللّٰهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سنةً، لٰكِنْ ما اٰمَنَ مِنْهُمْ إلّا قَلِيلٌ، بَلْ اٰذَوْهُ وَأَرادُوْا قَتْلَهٗ فَهَاجَرَ بأَمْرِ اللّٰهِ تعالٰى إلى المَدِيْنَةِ وَوَصَلَ إِلَيْهَا لِستٍّ عَشْرَةَ خَلَتْ من شَهرِ يُوْلِيُوْ سَنةِ ٦٢١ م (إحدٰى وعشرين وسِتّمِائَةٍ) ومن هُنَا بَدَأَتِ السّنةُ الهجريّةُ، فَنَصَرَهُ اللّٰه تعالٰى في المدينةِ، فاسْتَأْصَلَ شَجَرَةَ الكُفْرِ والضَّلالِ بأُصُوْلِهَا من جميعِ العربِ، وسَلَكَهُمْ فِيْ دِيْنٍ واحدٍ دينِ الإِسْلَامِ وجعل كَلِمَةَ اللّٰهِ هِيَ العُلْيَا فِيْ مُدَّةِ عَشْرِ سِنِيْنَ، ثمّ تُوُفِّي قَرِيْرَالْعَيْنِ بِيَوْمِ الاثْنَيْنِ الثّانِيْ عَشَرَ من ربيعِ الأوّلِ سنةِ ١١ﻫ (إحدٰى عَشْرَةَ من الهجرة) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأصحابِهٖ وأَتْبَاعِهٖ أجمعين.

٢. أَعْدَدْتُ أُهْبَةَ السَّفَرِ لِلْحِجَازِ في غُرَّةِ شهرِ ذي الْقَعْدَةِ الحَرَامِ سَنةِ ١٣٦١ﻫ (إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وثَلَاثِمِئَةٍ وألف مِن الهِجْرَةِ) وَوَصَلْتُ إلٰى مَكَّةَ الْمعظَّمَةِ في مُنْسَلَخِ ذٰلك الشّهر وأَدَّيتُ الحجّ تَاسِعَ ذي الحِجَّةِ الحرام ومَكَثْتُ هُنَاكَ قليلًا ثمّ خَرَجْتُ من مكةَ إلى الْمَدِينةِ لزيارةِ المسجدِ النَّبويّ وقبرِهٖ (ﷺ) أوّل المحرّمِ الحرامِ سنةِ ١٣٦٢ﻫ (سنة اثْنَتَيْنِ وسِتِّيْنَ وثَلَاثِمِئَةٍ بعدَ الأَلْفِ).

٣. وصلَنا كتابُكُمُ العزيزُ المُؤرَّخُ بيومِ الاِثْنَينِ الثّالثِ عشر من المحرّمِ الحرامِ سنة ١٣٦٣هـ الموافق ١٠/ يَنَائِرَ سنةِ ١٩٤٤م وهُو جوابٌ لِرسالَتِنا إليكُمُ المؤرَّخَةِ بيومِ الثّلَاثاء سلخِ ذي الحِجّةِ الحرامِ سنة ١٣٦٢هـ.

٤. عَمْرُو بْنُ العاصِ المُتَوَفّٰى سنة ٤٣[1] لِلهِجْرَةِ هو الّذي فَتَحَ مِصْرَ في السنةِ العِشْرِيْنَ فيْ خِلَافَةِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رضي الله عنهما.

٥. وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه في النِّصفِ من رمضانَ سنةِ ثَلَاثٍ من الهجرةِ، وهو أَصَحُّ ما قِيْلَ في وِلادته.

٦. الخليفةُ الثاني عُمَرُ بْنُ الخطّابِ رضي الله عنه هو أوّلُ خليفةٍ دُعِيَ بأميرِ المؤمنين، ظهر الإسلامُ يومَ إسلامِه ولذلك لُقِّبَ بالفاروق، كان عالما فقيهًا تَقِيًّا لم يبلغ أحدٌ في العدل والعقل وتدبير الممالك وحسن السّياسةِ إلٰى دَرَجَتِه، قال ابن مسعود رضي الله عنه: أَحْسِبُ عُمَرَ قد ذهب بتسعة أَعْشَارِ العلم، ملأَ العالَمَ بالأمن والعدل، طَعَنَهُ أَبُوْ لُؤْلُؤَةَ الْمَجُوْسِيُّ بالمدينة يوم الأربعاء لأربعٍ بَقِيْنَ من ذي الحجّة سنة ثلاث وعشرين وماتَ أوّل المحرّم سنة ٢٤ ودُفِنَ بجانب قبر النبي صلى الله عليه وسلم.

٧. تُوُفِّيَ أَبِيْ (رحمه الله) بمكّةَ المكرّمةِ في التّاريخ الثاني عَشَرَ من ذي الحجّة الحرام بعد الحجّ سنة ١٣٠٨هـ (سنةَ ثمانٍ وثلاثِمِئةٍ بعدَ الْأَلْفِ) حِيْنَ كنتُ أنا ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ تَقْرِيْبًا.

٨. اِبْنِي الْأَكْبَرُ محمّدٌ وُلِدَ صَباحَ الجُمُعَةِ التّاسِعِ رَمَضَانَ المطابقِ رَابعَ عَشَرَ أَغُسْطُسَ ١٩١٣م.

[1] الثالثةِ والأربعينَ يا ثلاثٍ وأربَعِيْنَ.

۹. يَبْتَدِئُ فصلُ الرّبيع من أَحَدٍ وعشرين اٰذار (مارس) والصَّيْفُ من ۲۱/ حَزِيْرَانَ (يُوْنِيُوْ) والخريفُ من ۲۱/ أَيْلُوْلَ (سبتمبر) والشِّتاءُ من ۲۱/ كانونِ الأوّلِ (دسمبرَ).

۱۰. أَخْبَرَتْنَا الْجَرَائِدُ مِنْ لَنْدَنْ أَنَّ في الحربِ العَالَمِيّةِ مُنْذُ سَبْتَمْبَر ۱۹۳۹م إلى سبتمبر ۱۹٤٤ قد انْهَدَمَتِ البُيُوْتُ بالقَنَابِلِ فَوْقَ أَرْبَعَةِ مَلْيُوْنٍ (٤٠,٠٠,٠٠٠) في إِنْكَلْتَرَا وَحْدَهَا، أمّا في رُوْسِيًّا وبِلْجِيْكَا وفَرَانْسَا وإِيطَالِيَا وبُولَنْدَا ويُوْنَانَ وَالْمَجَرِّ وَأَلْمَانِيَا وَمَا عَدَاهَا من مَمَالِكِ أُوْرُوبّا الرَّاقِيَةِ فَلَا عَدَّ وَلَا حَدَّ. وَقِسْ عَلٰى هٰذَا أَيُّهَا التِّلْمِيْذُ النَّبِيْهُ هلاك مئاتِ ألفِ نُفُوْسِ المُحَارِبِيْنَ وغَيْرَ المُحَارِبِيْنَ، فَنَعُوْذُ باللّٰه مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ.

۱۱. صُوْرَةُ دَعْوَةٍ لِعَقْدِ الزّوَاجِ:

الحمد للّٰه علٰى نِعَمِهٖ، وبَعْدَ الاِتّكالِ عَلَيهِ سُبْحَانَهٗ عَزَمْنَا علٰى عَقْدِ زِوَاجِ وَلَدِنَا رشيدٍ مع الآنِسَة جميلةَ كَرِيْمَةِ الْخَوَاجَا عبد اللّٰه الدهلوي في جُنَيْنَةِ الحفَلَاتِ بشارِعِ محمّد علي يومَ الجمعةِ الواقعِ في الرابعِ عَشَرَ من شَهر ربيعِ الأوّلِ سَنَةِ ۱۳٦۳هـ بعدَ العَصْرِ فَنَرْجُوْ تشريفكُمْ لَنَا ولِلاِحْتِفَالِ بِوُجُوْدِكُمْ. لَا زِلْتُمْ مَظْهَرَ السُّرُوْرِ وَبَهْجَةَ الْأَفْرَاحِ.

الدّاعي مُخْلِصُكُمْ

فُلان

مشق نمبر ۷۵

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۲۰/محرم الحرام ۱۳٦۳ھ لکھا ہے اُمید ہے کہ آپ کو مل

گیا ہوگا۔

۲۔ آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ یک شنبہ ۳؍صفر المظفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۳۰؍جنوری ۱۹۴۴ء ہمیں موصول ہوا۔

۳۔ تفسیر **تبصیر الرحمن** کے مصنّف حضرت مخدوم علی فقیہ مہائمی ہیں، جن کی وفات بتاریخ ۸؍جمادی الاخریٰ ۸۳۵ھ ہوئی ہے۔

۴۔ میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰؍جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کرلیا تو وہاں سے بخیر و عافیت ۱۵؍جون ۱۹۴۳ء کو واپس آ گیا، پس اللہ کا شکر ہے۔

۵۔ میں ان شاء اللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

شادی کا دعوت نامہ

۶۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہم آپ کو خوش خبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحب زادی آنسہ زہرا کے ساتھ قرار پائی ہے۔ محفل نکاح بتاریخ ۲۱؍شعبان المعظّم ۱۳۶۵ ہجری، بیگ محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔

امید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرت کو مکمّل کردیں گے۔

والسلام

آپ کا مخلص

خلیل

أَجِبِ الأَسْئِلَةَ الْآتِيَةَ بالعَرَبِيَّةِ.

١. متٰى وُلِد محمَّدٌ رسولُ اللّٰه ﷺ ومتٰى تُوُفِّيَ؟

٢. متٰى توفّي أمير المؤمنين عمر رضي الله عنه ومَن جَرحَه وأين دُفِنَ؟

٣. هل تعلم تاريخ وفاة سيّدنا أبي بكر الصّديق رضي الله عنه؟

٤. من أيّ تاريخ بدأت السّنة الهجريّة؟

٥. بَيِّنْ أسماء الشهور الشّمسيّة عند أهل الشام وأهل مِصْرَ؟

٦. متٰى يبتدئ الربيع في مِصْرَ؟

٧. هل تعلم كَم من البيوت انهدمت في إِنْكلترا في الحرب العالمية الماضيَة؟

مكتوبٌ من أبٍ إلٰى ابنٍ لهٗ يُوَبِّخُهٗ علٰى نُقصان دَرَجات[١] السُّلوك[٢]

ولدي العزيزَ!

سلامٌ عليك ورحمة اللّٰه وبركاته.

قد جاء ني من قِبَلِ[٣] رئيس المدرسة شهادةٌ[٤] ثلاثة الأشهر الماضية، مستملةً علٰى ما تستحقّه من الدّرجات في تلك المُدّة. فرأيت أَنّ درجاتِ شُغلِك جيّدةٌ مرضيّة، ولٰكن درجات سُلُوكك قليلةٌ رديئة؛ لأنّها ثلاثٌ من عَشْرٍ فقط. ومن البديهيّ[٥] أَنّ هٰذا أمرٌ هَيْهَاتَ[٦] أَنْ يَقَعَ عندي مَوقِعَ الاستِحسَان؛ فإنّ العلوم التي تتلقّاها وإن كانت ضُروريّةً، ليست بشيء في جانب (بمقابلہ) التهذيب وإِنّي بعد الاختبار[٧] الطويل والتّجربة المديدة وقفت علٰى أَن لا فائدة في التعليم ما لم يَقْتَرِنْ[٨] بالتّهذيب[٩]؛ لِأَنّ

---

١ دَرَجة سے مراد یہاں نمبر اور مارک ہے۔ ٢ سلوك: چلنا، چال چلن۔ ٣ طرف سے۔
٤ گواہی، رپورٹ۔ ٥ بديهيٌّ: ظاہر، کھلی بات۔ ٦ بعید ہے، ناممکن ہے۔
٧ آزمائش۔ ٨ اِقْتَرَنَ: قرین اور متّصل ہونا۔ ٩ شائستگی، درست کرنا۔

الإنسـان لا يُعَدّ إنسانا، فَضْلًا[1] عَـنْ أَنْ يُّعَدَّ مُسلمًا إلّا إذا حسُنَتْ أخلاقه وكَـمُـلَـتْ صفاته، ويا لَلْأَسَفِ![2] إنّ تهـذيـب الأخـلاق في عصرنا هٰذا قد أصبح مَسْكُوْتًا[3] عـنه في أكثر المَدارس. وَلِذا[4] يا بُنيّ! لم أُرْسِلْك إلّا إلى الـمـدرسة التي طـار صِيْتُهَـا[5] فـي حُسْـنِ التـعـليم والاعتنـاء[6] بـالآداب والتهـذيـب، لِتُـصـلِـحَ نـفسَك وتهـذّبَ أخلاقَكَ، فَإن أردت أن تُرْضِيَنِيْ وتُزِيْلَ آثارَ سُخْطِي فاجتهد حتى تنالَ دائمًا أعلٰى درجةٍ في السّلوكِ؛ فإنّ هٰذا يُهِمّنِي[7] أكثرَ من العُلوم.

والسلام

والدك عُبَيْد اللّٰه

---

[1] اس سے بڑھ کر یعنی چہ جائے کہ۔ [2] نہایت افسوس ہے۔

[3] سَکَتَ ـُ خاموش ہونا، اس سے خاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی ہے۔

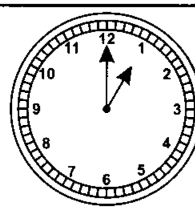
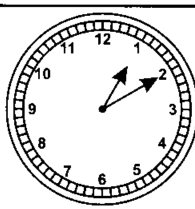
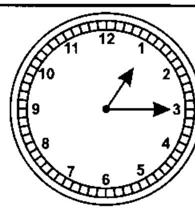
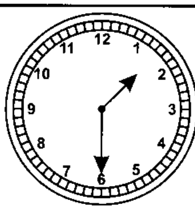
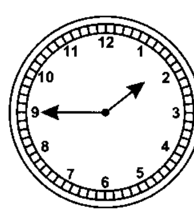
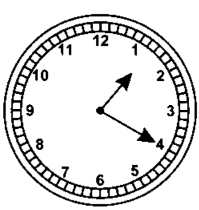
[4] اسی لیے۔ [5] آوازہ۔ [6] توجہ دینا۔ [7] أَهَمَّ: اہم سمجھنا۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱۔ جب سوال کرنا ہو ''کتنے بجے ہیں؟'' تو کہا جائے گا: كَمِ السَّاعَةُ؟ (السَّاعَةُ كَمْ؟ بھی بولتے ہیں) جواب میں السَّاعة کو مبتدا اور عدد کو خبر بنائیں گے۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:

أَخْبِرْنِي مِنْ فَضْلِكَ كَمِ السَّاعَةُ الْآنَ؟

	السَّاعَةُ واحِدَةٌ تَمامًا (ٹھیک ایک بجا ہے)		السَّاعَةُ واحِدَةٌ وعَشْرُ دَقَائِقَ (ایک بج کر دس منٹ)
	السَّاعَةُ واحِدَةٌ ورُبُعٌ (سوا بجا ہے)		السَّاعَةُ واحِدَةٌ ونِصْفٌ (ڈیڑھ بجا ہے)
	السَّاعَةُ واحِدَةٌ وثلاثةُ أَرْباعٍ يا السَّاعَةُ اثْنَتَانِ إِلَّا رُبُعًا (ایک اور پون یعنی پونے دو یا پاؤ کم دو)		السَّاعَةُ واحِدَةٌ وثُلُثٌ يا السَّاعَةُ واحِدَةٌ وعِشْرِينَ دَقِيقَةً (ایک اور تہائی یا ایک بج کر بیس منٹ)

تنبیہ ۱: سَــاعةٌ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹہ (=۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی سَاعة کہتے ہیں: تَوَقَّفْ ساعةً (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لیے بھی یہ لفظ آیا ہے: ﴿اقترَبت السَّاعَةُ﴾.

منٹ کو دقیقة (جـ دقائِقُ) اور سیکنڈ کو ثانیة (جـ ثَوَانٍ یا الثَّوَانِيْ) کہا جاتا ہے۔

گھڑی کی سوئی کو عَقْرَبُ السَّاعة یا إِبْرَةُ السَّاعةِ کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا یا جاتا ہے یا جائے گا، تو جواب مختلف طور سے دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے: متٰی ذهبتَ یا تذهبُ إلی المدرسة؟ تو جواب ہوگا: ذهَبْتُ یا أَذْهَبُ إلی المدرسة ساعةَ عشرٍ ونصفٍ یا اَلسَّاعَةَ العاشرةَ والنصفَ یا في الساعةِ العاشرة والنِّصْفِ. (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤں گا)۔

دن اور رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ

۳۔ دن، رات یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے: صُمْتُ نَهارًا (میں نے دن میں روزہ رکھا) أَفْطَرْتُ لَيْلًا (میں نے رات میں افطار کیا) اسی طرح جِئتُ صَباحًا، مَساءً، ضُحًی، ظُهْرًا، عِشاءً وغیرہ۔

لَيْل، نَهار، صَباح اور مَساء پر في لگا کر بھی بولا جاتا ہے: في اللَّيل والنّهارِ.

ظهر، عَصر، عشاء اور ضُحًی پر لفظ وَقْتَ یا عِنْدَ اکثر لگایا جاتا ہے: جاءنِيْ أَخُوك وَقْتَ الظُّهْرِ یا عِنْدَ الظُّهْرِ.

گذشتہ کل کو أَمْسِ (کبھی بِالْأَمْسِ) اور پرسوں کو أَوَّلَ أَمْسِ یا قَبْلَ أَمْسِ کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غدًا اور پرسوں کو بَعْدَ غدٍ کہا جاتا ہے: أَتَيْتُكَ أَمْسِ وأَوَّلَ

أَمسِ و سَاٰتِيُكَ غدًا و بعدَ غدٍ إن شاء الله تعالٰى.

تنبیہ ۲: لفظ أَمْسِ کسرہ پر مبنی ہے ہمیشہ ایک زیر سے پڑھا جائے گا۔

۴۔ بعض اوقات یوم اور لَيْلَة پر لفظ ذَاتَ بڑھا دیا جاتا ہے: لَقِيتُ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَبَاكَ فِي المسجدِ. (ایک روز یا ایک رات میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا)، ذاتَ صَباحٍ اور ذاتَ مَساءٍ بھی مستعمل ہے۔

تنبیہ ۳: اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جب یہ منصوب پڑھے جائیں تو ترکیب میں انھیں مفعول فیہ کہا جاتا ہے، اس کا کچھ بیان سبق (۴۳) میں تم پڑھ چکے ہو۔ تفصیل سبق (۶۲) میں آئے گی۔

عمر بتانے کا طریق

۵۔ جب دریافت کرنا ہو "تیری عمر کیا ہے؟" تو کہا جائے گا: كَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) یا اِبْنُ کم سنةً أَنْتَ؟ (تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا: عُمْرِي خَمْسَ عَشْرَةَ سنةً یا أَنَا ابْنُ خمسَ عَشْرَةَ سنةً. کبھی لفظ سنة حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں: هو ابنُ عشرينَ (وہ بیس سال کا ہے) هي بنتُ خمسينَ (وہ عورت پچاس سال کی ہے)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۵

أَجْمَلَ (ا) اچھا کام کرنا	حِفْظٌ (س-مصدر) حفاظت، نگہبانی
اَلْأَشُدُّ قوت، سنِ بلوغ یعنی اٹھارہ اور تیس سال کے درمیان	رَوَاحٌ شام

أَفَاضَ (ا-ی) بہانا، جاری رکھنا	سَوّٰی (۲-ی) برابر کرنا، درست کرنا، بنانا، کرنا، (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے)
تَعَشّٰی (۴-ی) رات کا کھانا کھانا	صِغَرٌ چھٹپن، بچپن
تَغَدّٰی (۴-و) صبح کا کھانا کھانا	عَاشَ (ض، ی) زندہ رہنا
تَمَدّٰی (تَمَدَّدَ کو کبھی تَمَدّٰی بنا لیتے ہیں) دراز ہونا، لیٹ جانا	غُدُوٌّ صبح
تَمَشّٰی (۴-ی) ٹہلنا، چلنا	کَلَّا ہرگز نہیں، خبردار
جَمْعًا اِکٹھا	کَوَّنَ (۲) وجود میں لانا، بنانا
حَقَّقَ (۲) ثابت کرنا، تحقیق کرنا، کہنے کے مطابق کر دکھانا	مَحَطَّةُ الطَّيَّارَاتِ ہوائی جہازوں کا اڈّا
مَطَارٌ ہوائی جہازوں کا اڈّا	

مشق نمبر ۷٦

١. هَل عِندَكَ ساعةٌ يا سعيد؟	نَعَم يا سَيِّدي عِندي ساعةٌ.
٢. الآن كم السّاعةُ؟	الساعةُ عندي خمسٌ وعشر دَقَائِقَ.
٣. في أي ساعَةٍ خرجتَ من البيت؟	خَرَجْتُ الساعةَ الخامسةَ إِلّا رُبُعًا.
٤. كيف تَعْرِف السّاعَةَ والدّقيقة؟	أعرف الساعةَ بالعَقْرب الصّغيرة والدقيقة بِالكَبيرة.

٥. طَيِّب! وهل في ساعتك إِبْرة الثّواني؟	نَعَم، يا سَيِّدِي! فيها إِبْرة الثواني.
٦. هَلْ تَعلم كَم ثانيةً تُساوِي دقيقةً؟	ستون ثانية تساوي دقيقة.
٧. وَكَمْ دَقِيقة تُسَوِّي ساعَةً؟	ستّون دقيقة تُسَوِّي ساعة.
٨. كم من السّاعاتِ تُكَوِّنَ اللّيلَ والنَّهارَ؟	أربع وعشرون ساعةً تُكَوِّنُ اللّيْل والنّهارَ.
٩. هَلْ يَستَوي اللّيلُ وَالنّهار دائِمًا؟	كلّا! ليس كذٰلك بل يَكُون النّهار أطولَ في الصّيف واللَّيل أَطْوَلَ في الشِّتاء.
١٠. أَحْسَنْتَ! شُفْ[1] كم الساعةُ الآن يا بُنَيَّ؟[2]	يا سَيِّدي! الآنَ الساعةُ خمسٌ وعشرون دقيقةً.
١١. أَحْسَنْتَ! وهل تَتَذّكر كَم سنةً عمركَ؟	نعم! عمري اليوم أربع عشرة سنة وستة أشهر وبضعة أيام.
١٢. هل بلغ أخوك الكبير أَشُدّهُ؟	نعم! هو (ما شاء اللّٰه) في السنةِ العشرين اليومَ.
١٣. وكم سنة عمر أُختك الصّغرٰى؟	يا سيّدي! في الشهر الآتي هي تبلغ التسع من السنين.
١٤. وهل بلغتْ كريمةُ عمّك حَسَنْ باشا عَشْرَ سَنَوَاتٍ؟	أظن أَنّها لم تبلغ عشرًا، بل هي في السنة التاسعة إلى الآنِ.

[1] شُفْ (دیکھ) امر ہے، شَافَ يَشُوْفُ (= دیکھنا) سے۔ [2] میرے پیارے بیٹے۔

١٥. أحسنت وأَجْمَلْتَ! بارَكَ اللّٰه فيك.	وأنت يا أُستاذي الشفيقَ! أدام اللّٰه فُيُوضَكَ.
١٦. يا سعيد! إني سُرِرْتُ بفهمك في صِغَرِك، وأرجو أنّك إذا بلغت أَشُدَّك ستكون شابًّا نافعًا للقوم.	اٰمين! حقّق اللّٰهُ رجاءَك وجعلني خادما للإسلام والمسلمينَ.

مشق نمبر ۷۷

١. رَكِبْنا طائرةً من مطار بمبائي صباحًا بعد[1] ما صلّينا الفجر وأكلنا الفطور وشربنا الشّاي، وطارت الطيارة ساعةَ سبعٍ وعشرِ دقائِقَ وما بَرِحَتْ تطير حتى بلغت محطةَ الطيارات في دهلي ساعة اثْنَتَي عشرة تمامًا، فنزلنا من الطيارة وأدّينا الأُمورَ اللّازمةَ في ساعة واحدة وربع، ثمّ تَغدينا و تمدّينا قليلا للاستراحة، ثمّ صلّينا الظّهْرَ والعصرَ جمعًا ثمّ رَجعنا من دهلي في نفس تلك الطّيارة (اُسی طیارے میں) ساعة ثلاثٍ ونصفٍ، فَوَصَلْنا إلٰى منزلنا ساعَةَ ثمانٍ ونصفٍ، فصَلّينا المغرب والعشاء جمعًا وأكلنا العَشَاءَ (وتَعَشَّيْنَا) وتَمَشّينا قليلًا ثُمَّ عُدْنَا إلى حجرة النّوم، فسُبْحَان الذي سَخّر لنا البحرَ والبَرق والرّياحَ ويُفِيْضُ علينا من نِعَمَائه دائما بالغدوّ والرَّوَاح.

٢. يكون طُلوع الشمس في اليوم السابع والعشرين من سبتمبر الساعةَ

---

[1] بعد اس کے کہ ہم نے فجر کی نماز پڑھ لی یعنی فجر کی نماز پڑھنے اور ناشتہ کھانے اور چائے پینے کے بعد۔ اس جملے میں مَا مصدریہ ہے، جس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہوجاتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۵۰-۵)

٥ و ٥٠ دقيقةً (الساعة الخامسَة وخمسينَ دقيقةً) والغُروبُ الساعة ٦ و ٥٦ دقيقةً.

٣. طلعت الشمسُ اليومَ ساعةَ ستٍ ونصفٍ، وَغَرَبتْ ساعة سَبْعٍ واثنَتين وَأَرْبَعِين دَقِيْقةً.

٤. كان عِنْدِي شابٌّ لَمْ يَبْلُغْ مِنَ العُمر أكثر من سبع عشرة سنةً.

٥. عُمْرُ أَخِي الأكبر خمسٌ وعشرونَ سنةً وأَحَدَ عَشَرَ شهرًا ويَبلغُ في أَواسِطِ رَمَضَانَ الْاٰتِي سِتًّا وعشرين إن شاء اللّٰه تعالٰى.

٦. هذا الغلام ابنُ عَشْرِ سنين وتلك أخته الكبيرة بنتُ خمس وعشرين.

٧. ماتَتْ جَدّتُهُ (رحمها الله) في أَواخِرِ السّنة الماضية، ولها من العُمر مائة سنةٍ ونَيِّفٌ.

٨. عاش جَدِّي قَرنًا كامِلًا وتُوُفِّيَ (رحمه الله) في السنة الماضِية في رَجَبَ وَلَهُ مِنَ العمرِ مِائةٌ وعشرون سنة.

٩. قدم القائد الأعظم محمّد علي جناح إلٰى دهلي أوّلَ أمس لِيَشْتَمِلَ المجلسَ الشُّورٰى فاستَقْبَله المسلمون استقبالًا عظِيمًا.

١٠. سنُسافِرُ من بمبائي غدًا أَوْ بعد غدٍ إِنْ شاءَ اللّٰهُ تعالٰى.

مشق نمبر ۷۸

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ آؤ حمید! کہاں جا رہے ہو؟	مدرسہ جا تا ہوں۔
۲۔ کیا تمہارے پاس گھڑی ہے؟	جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے۔

٣۔ اس وقت کے بجے ہیں؟	میری گھڑی میں اس وقت سوا دس بجے ہیں۔
٤۔ مدرسہ کتنے بجے کھلتا[1] ہے؟	بھائی! مدرسہ ساڑھے دس بجے کھلتا ہے۔
٥۔ اور کب بند[2] ہوتا ہے؟	مدرسہ بارہ بجکر چالیس منٹ پر بند ہوتا ہے۔
٦۔ تم گھر سے کتنے بجے نکلے تھے؟	میں تو پونے دس بجے نکلا تھا۔
٧۔ تم جانتے ہو ایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے؟	جی ہاں! ایک گھنٹہ ساٹھ منٹ کا ہوتا ہے۔
٨۔ گھڑی میں گھنٹہ اور منٹ کس طرح پہچانتے ہو؟	بڑی سوئی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ۔
٩۔ شام کا کھانا کب کھاتے ہو؟	ہم شام کا کھانا مغرب بعد آٹھ بجے کھاتے ہیں۔
١٠۔ اور سوتے کب ہو؟	میں عشا کے بعد ساڑھے نو بجے سوتا ہوں۔
١١۔ تمہارے والد پرسوں کہاں گئے اور کب واپس آئیں گے؟	وہ حیدر آباد گئے ہیں اور کل یا پرسوں واپس آجائیں گے ان شاء اللہ۔
١٢۔ تمھیں معلوم ہے تمہاری عمر کیا ہے؟	جی ہاں! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے۔
١٣۔ اور تمہارا چھوٹا بھائی کے سال کا ہے؟	وہ ابھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے۔
١٤۔ شاباش! تم بہت سمجھ دار لڑکے معلوم ہوتے ہو۔	اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے! اب میں اجازت چاہتا ہوں۔
١٥۔ اچھا! امانِ خدا میں۔	آپ بھی اسی کی حفاظت میں۔

[1] یعنی کھولا جاتا ہے: تُفْتَحُ.   [2] یعنی بند کیا جاتا ہے: تُغْلَقُ.

مكتوبٌ مِنْ ابْنٍ إلٰى أَبِيه فِي الِاستِعْذار[١]

وَالِدِي السَّيِدَ المحترمَ

اَلسّلام عليكم ورحمة الله وبركاتهُ.

وَبعد أَداءِ ما فُرِض عليّ من الخضوع[٢] والاحترام، أَعْرِضُ يا مولايَ أَنَّه قد أتاني كتابكَ العزيز المؤرخ بيوم الأربعاء الرابع عَشَرَ من شهر شعبانَ المعظم ١٣٦٤هـ علٰى حينِ غفلةٍ، وحالَما[٣] فَضَضْته استروحتُ[٤] من طَيِّه[٥] ريحَ العتاب فشرعت في قراءته بين الرَّجاء والخوف، وإذا[٦] بِوَمِيضِ[٧] السُّخْط يلْمع من خِلال[٨] عِباراتِهٖ فرَاعني[٩] هول ذاك الموقف[١٠] الرهيب وسَالتُ مدامِعي[١١] نَدَمًا، لا لِكَوْني أَهْملتُ بعضَ الواجبات بَل لِأَنّي أسخطتُ[١٢] والدي الحَنُونَ[١٣] فلذا أقبلتُ علٰى نفسي أَلُومُها لما أَلْبَسْتُنيه[١٤] لَدَيكَ[١٥] من رِداءِ[١٦] الخَجَل ولكن أَمَلِي يا سيّدي مِنكَ أَنَّك تَغْفِرُ لي هٰذهِ الهفوةَ، لِما تراني من شدّة النَّدامَةِ عَليهِ. وهاَ[١٧] أَنا ذا طالبُ دُعاءَكَ الصَّالِحَ. وللّٰه[١٨] علَيَّ عهدٌ أَنَّك لا تَرٰى منّي بعدها إِلّا ما يَسُرُّك بِمَنّهٖ وكَرمهٖ.

وَلَدُكَ الخادمُ

عبد الرَّحمٰن

---

١ عذرخواہی۔ ٢ انکساری۔ ٣ حَالَمَا: جونہی۔ ٤ اِسْتَرْوَحَ: سونگھنا۔ ٥ طَيٌّ: تہ۔

٦ إِذا اس جگہ مفاجات کیلئے ہے یعنی ناگہاں۔ ٧ وَمِيض: شرارہ، چمک۔ بِ زائد ہے۔ ٨ درمیان، درز۔

٩ راعَ (يَرُوْعُ) ہیبت میں ڈالنا۔ ١٠ موقف: مقام، رهيب: خوفناک۔

١١ مدامِعُ: جمع ہے مَدْمَعٌ کی یعنی آنسو کے چشمے۔ ١٢ أَسْخَطَ: غصّہ دلایا۔

١٣ حَنُون: مہربان، بڑا محبّت کرنے والا۔ ١٤ ضمیر راجع ہے ما موصولہ کی طرف جو "لما" میں ہے۔

١٥ لَدٰى: نزدیک، لَدَيْكَ: تیرے پاس۔ ١٦ رِداءٌ: چادر۔ ١٧ ها أنا ذا: "یہ میں ہوں" محاورہ ہے۔

١٨ اللہ کے لیے مجھ پر عہد ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

الحروف

١۔ حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنی بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک کہ اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔ لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں اُلٹ پلٹ کر دیتا ہے، پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں، اس لیے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

٢۔ وہ حروف جو معنی دار الفاظ ہیں حروف المعانی کہلاتے ہیں اور حروف الہجاء (ا، ب، ت، وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں حروف المبانی (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

٣۔ حروف المعانی سب مبنی ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد عربی میں اسّی سے زیادہ نہیں ہے۔

٤۔ بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ انہیں حروف عاملہ کہتے ہیں، اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انہیں حروف غیر عاملہ کہتے ہیں۔

٥۔ حروف عاملہ کے اقسام حسبِ ذیل ہیں:

الف: حروف الجر یا حروف الجارّہ (زیر دینے والے حروف):

یہ سترہ حروف ہیں جو اسم کو جر دیتے ہیں۔ ذیل کے شعر میں جمع کر دیے گئے ہیں:

بــا و تــا و کــاف و لام و واو و مُـنْـذُ ومُـذْ و خَلَا

رُبَّ، حَـاشَـا، مِـنْ، عَـدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، إِلٰی

ا۔ بِـ (سے، میں، پر، سبب، ساتھ، قسم وغیرہ) کئی معنوں کے لیے آتا ہے: کَتَبْنَا بِـالْـقَـلَـمِ، طُبِـعَ الكتابُ بِمِصْرَ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ [۱]، بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)۔

بِـ زائد بھی ہوتا ہے: ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾ [۲]

تعدیہ یعنی فعل لازم کو متعدی بنانے کے لیے بھی آتا ہے: ذهب حامد بكتابي (حامد میری کتاب لے گیا) ذهب کے معنی ہیں ''گیا'' اس کے بعد بِـ لگانے سے ''لے جانے'' کے معنی پیدا ہو گئے۔

۲۔ تَـ قسم کے لیے آتا ہے جو لفظ اللّٰه کے ساتھ مخصوص ہے: ﴿تَاللّٰهِ لقد اٰثرك اللّٰهُ عَلينا﴾ [۳]

۳۔ كَ تشبیہ کے لیے: العلمُ كالنّور (علم روشنی کی مانند ہے)۔

۴۔ لِـ یا لَـ [۴] (واسطے، طرف، وقت، کو، کا، کے، کی): لِلّٰهِ، ﴿وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ والارضَ﴾ [۵] قُوْمُوْا لِقُدُوْمِ الْأُسْتَاذِ، قلتُ لِزَيدٍ، هذا الكتاب لِخالدٍ، ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے: لَهٗ، لَكُمْ.

۵۔ وَ قسم کے لیے: وَاللّٰهِ، وَرَبِّ الكَعْبَةِ، ﴿وَالشَّمسِ﴾، ﴿وَالقمرِ﴾،

---

۱ تو اللہ نے انکے ظلم کے سبب انہیں گرفتار کرلیا۔ ۲ کیا اللہ اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے؟ (زمر:۳۶)

۳ اللہ کی قسم! اللہ نے تجھے ہم پر برتری بخشی ہے۔ (یوسف:۹۱)

۴ لام قسم کے لیے بھی آتا ہے: لِلّٰهِ (قسم اللہ کی) کبھی مفتوح ہوتا ہے: لَعَمْرُكَ (قسم تیری زندگی کی) یہاں لام جارہ نہیں ہے۔

۵ انعام:۷۹

کبھی واو رُبَّ کے معنی میں آتا ہے یعنی "بہتیرے" یا "بعض"، اس کو واوِ رُبَّ کہتے ہیں:

وَبَــلْدَةٍ لیس بــهــا أَنِــيسٌ

إِلَّا الْيَــعَــافِيْــرُ وإِلَّا الــعِيــسُ

تنبیہ ا: واو عاطفہ (بمعنی اور) کثیر الاستعمال ہے مگر وہ غیر عاملہ ہے۔

۶۔ رُبَّ (بعض، بہتیرے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آیا کرتا ہے: رُبَّ رَجُلٍ کريمٍ لَقِيتُهُ. (بہتیرے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی)۔

کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے: رُبَّ إشارةٍ أَبْلَغُ من العبارة.

۷، ۸۔ مُذْ اور مُنْذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کے لیے آتے ہیں: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ یا مُنْذُ يومِ الجُمعةِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔

۹۔ مِنْ (سے، میں سے، بعض، بسبب): سِرْتُ مِنْ بمبائي إِلٰی کلکتّة (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی) خُذْ مِنَ الصُّنْدُوْقِ ما شِئْتَ (تو جو چاہے صندوق میں سے لے لے) ﴿فَمِنْكم كافرٌ ومنكم مُؤْمِنٌ﴾[1] یعنی بعضکم کافِرٌ وبعضکم مؤمنٌ. ﴿مِمَّا[2] (= مِنْ مَا) خَطِيْئَاتِهِمْ أُغْرِقُوْا﴾[3] (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کر دیے گئے)

مِنْ زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اکثر نفی اور استفہام کے بعد زائد ہوتا ہے: مَا لَنَا مِن شفيعٍ.[4] هَل لكم مِنْ نصِيرٍ؟

۱۰۔ فِيْ (میں، بارے میں، بسبب): الكتابُ فِي الدَّرْجِ.[5] تَكَلَّمَ زَيدٌ في

---

[1] تغابن: ۲۔ [2] مِمَّا میں مَا زائدہ ہے۔ [3] نوح: ۲۵۔

[4] ہمارے لیے کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ [5] دَرْجٌ (ج اَدْرَاجٌ) میز کا خانہ۔

أَخِيهِ. (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی) دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النّارَ في هِرَّةٍ.
(ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی)۔

١١۔ عَنْ (سے، طرف سے): خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ، أَعْطَيْتُه الدَّرَاهِمَ عَنْ زَيْدٍ، رُوِيَ الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ۔

١٢۔ عَلٰى (پر، باوجود): اِجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ، ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ﴾[1] (بے شک تیرا رب لوگوں کے لیے صاحبِ مغفرت ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے)۔

١٣۔ إِلٰى (تک، طرف): سافرتُ من الهند إلٰى مكّةَ، تَوَجَّهْتُ إلى الكَعْبَة.

١٤۔ حَتّٰى (تک، یہاں تک کہ، تا کہ): ﴿حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾[2] قَدِمَ الحاجُّ[3] حتّى المُشاةِ[4] (حاجی لوگ آ گئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی)۔

تنبیہ٢: دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے، اس وقت جارہ نہیں ہوگا، بلکہ اس وقت فعل مضارع کو نصب دیتا ہے: قِفْ هٰهُنَا حَتّٰى أُصَلِّيَ (یہاں ٹھہر تا کہ یا یہاں تک کہ میں نماز پڑھ لوں)۔

١٥، ١٦، ١٧۔ حَاشَا، خَلَا، عَدَا (ان تینوں کے معنی ہیں ''سوا'') یہ تینوں استثنا (دیکھو سبق ٤٣-٨) کے لیے استعمال ہوتے ہیں: جَاءَ القوم خَلَا زيدٍ، حَاشَا زيدٍ، عَدَا زيدٍ (زید کے سوا سب لوگ آ گئے)۔

ب: الحروف المُشبَّهَةُ بِالْفعل (فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف):
إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ اور لَعَلَّ. یہ چھ حروف ''إِنَّ اور اس کے أَخَوَات'' بھی

---

[1] رعد: ٦ [2] قدر: ٥

[3] یہاں حاج جمع کے معنی میں آیا ہے۔ [4] مُشَاةٌ جمع ہے ماشٍ کی یعنی پیدل چلنے والا۔

کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اور ''حروف مشبہ بالفعل'' بھی کہلاتے ہیں کیوں کہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں: فعل کی مانند یہ بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں، آخر میں ان پر بھی فتحہ آتا ہے، إِنَّ اور أَنَّ تو فِرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں، لَيْتَ بالکل لَيْسَ کے جیسا ہے۔

تم نے سبق (۲۵) اور (۳۷) میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں۔

ا۔ إِنَّ ہمیشہ صدرِ کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے: إِنَّ رَبَّكَ لَغَفُورٌ رَّحِيْمٌ. مگر قَالَ اور اسکے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان آجاتا ہے: ﴿قال اِنه يقول اِنّها بقرةٌ صفراءُ﴾[1] قَالَ کے بعد أَنَّ مفتوحہ کبھی نہیں آتا۔ یہ خاص طور پر یاد رکھنے کی بات ہے۔

عَلِمَ اور شَهِدَ کے بعد عموماً أَنَّ مفتوحہ آیا کرتا ہے، لیکن خاص مقامات میں إِنَّ مکسورہ بھی آجاتا ہے: ﴿وَاللّٰهُ يعلم اِنّك لَرَسولُهٗ واللّٰه يشهد اِنّ المنافقينَ لكٰذِبون﴾.[2]

تنبیہ ۳: إِنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہوجاتا ہے: إِنّ زيدا حاضرٌ کے معنی وہی ہیں جو زيدٌ حاضرٌ کے معنی ہیں۔

۲۔ أَنَّ مفتوحہ صدرِ کلام میں نہیں آسکتا، بلکہ جملہ کے درمیان میں ہی آسکتا ہے:

---

[1] اس نے (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا کہ بے شک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے یعنی ہونی چاہیے۔ (بقرہ:۶۹)

[2] اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمد ﷺ) اس کا پیغامبر ہے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ بول رہے ہیں، یعنی آپ کی رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں۔ (منافقون:۱)

سمعتُ أَنّ زيدًا شجاعٌ (= سمعت شجاعةَ زيدٍ) لفظی معنی ہیں: ''میں نے سنا کہ زید بہادر ہے'' مطلب یہ ہوا کہ ''میں نے زید کی بہادری سنی'' اس سے معلوم ہوا کہ أَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اُسے مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسے مصدرٌ مُؤَوَّلٌ (تاویل کیا ہوا مصدر) کہتے ہیں۔ ترکیب میں یہ مصدرِ مؤوّل ''سَمِعْتُ'' کا مفعول ہے۔ بعض جملوں میں یہ مصدر فاعل ہوگا: سَرَّنِيْ أَنَّكَ شُجاعٌ (= سَرَّنِيْ شُجاعَتُكَ)[1] اس میں شجاعتُكَ فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبیہ۴: اس جگہ ایک نحوی معمہ بھی پیش کر دیا جاتا ہے جو معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

أَنَّ زَيْدٌ كَرِيْمٍ.

اس جملے میں تمہیں کئی مغالطے نظر آئیں گے: اول یہ کہ جملے کے شروع میں أَنَّ مفتوحہ آ گیا ہے۔ دوم یہ کہ أَنَّ کے بعد اسم کو نصب پڑھنا چاہیے مگر یہاں رفع ہے۔ سوم یہ کہ کریمٍ کو رفع کی بجائے جرّ آیا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ أَنَّ یہاں حرف نہیں ہے، بلکہ فَرَّ کی مانند فعل ماضی ہے، دراصل أَنَنَ (آواز نکالنا)[2] ہے۔ زيدٌ اس کا فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔ كَرِيْمٍ میں كَ حرف جر ہے اور رِيْم (ہرن) مجرور ہے۔ معنی ہوئے ''زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی۔''

یاد رکھو کہ کبھی إِنّ اور أَنّ کو مخفّف (ساکن) کر کے إِنْ اور أَنْ بولتے ہیں۔ اس وقت إِنْ شرطیہ اور إِنْ نافیہ سے إِنْ مخففہ کو ممتاز کرنے کے لیے خبر پر لام تاکید (لَـــ) لگا دیا جاتا ہے۔ اس وقت کبھی وہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے کبھی بے عمل کر دیا جاتا ہے: إِنْ زيدٌ[3] یا

[1] مجھے تیری بہادری نے مسرور کر دیا۔ [2] کراہنے کی آواز نکالنا۔ [3] بیشک زید عالم ہے۔

زیدًا لَعَالِمٌ. لیکن أَنْ مخففہ کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا: علمتُ أَنْ زَیدٌ عالِمٌ.[۱] أَنْ کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

إِنَّ اور أَنَّ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں، مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ إِنْ مخففہ اکثر کَانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے: ﴿إِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً﴾[۲] اور ﴿إِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ﴾[۳] دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے۔ أَنْ مخففہ کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضی پر قد لگا دیا جاتا ہے تاکہ أَن ناصبۃ الفعل سے ممتاز ہو جائے: ﴿عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنكم مَرْضٰى﴾[۴] ﴿لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسالاتِ رَبِّهِم﴾.[۵]

وَاعْلَمْ فَعِلْمُ الْمَرْءِ يَنْفَعُهُ
أَنْ سَوْفَ يَأْتِيْ كُلُّ مَا قُدِرَا [۶]

۳۔ كَأَنَّ (گویا کہ) تشبیہ کے لیے آتا ہے: كَأَنَّ هٰذَا الْكَلْبَ أَسَدٌ.[۷]

تنبیہ ۵: كَأَنَّ بھی مخفّف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل منفی بہ لَمْ پر داخل ہوتا ہے: كَأَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ.[۸]

---

۱ میں نے جانا کہ زید عالم ہے۔ ۲ بیشک وہ ضرور ایک بوجھل چیز تھی۔ (بقرہ: ۱۴۳)

۳ بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں۔ (شعراء: ۱۸۶)

۴ اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے۔ (مزمل: ۲۰)

۵ تاکہ وہ جان لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ (جن: ۲۸)

۶ اور جان لے، کیوں کہ آدمی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے کہ عن قریب وہ سب (سامنے) آجائے گا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں "فعلم المرء ینفعه" جملہ معترضہ ہے۔ اِعْلَمْ کا فاعل تو اس میں ضمیر أَنْتَ کی مستتر ہے۔ أَنْ سَوْفَ سے آخر تک کا جملہ اعلم کا مفعول ہے۔ قُدِرَا میں الف زائد ہے، شعر میں یہ بات جائز ہے۔

۷ گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے۔ ۸ گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔

۴۔ لَعَلَّ (شاید، امید کہ) ترجی یعنی امید کے لیے آتا ہے: **لَعَلَّ ابنَكَ تَقِيٌّ** (امید کہ تیرا لڑکا پرہیز گار ہے)۔

۵۔ لَيْتَ (کاش کہ) تمنی یعنی آرزو کے لیے آتا ہے:

أَلَا لَيْتَ الشَّبابَ يعودُ يومًا
فأُخْبِرَهُ بِما فعَلَ الْمَشِيْبُ [۱]

۶۔ لٰكِنَّ (لیکن) استدراک کے لیے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو وہم پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنے کے لیے: **جاء الحاجُّ لٰكنّ أَباكَ ما جاء.** **جاءَ الحاجُّ** کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آ گیا ہے **لكنَّ** إلخ کہنے سے وہ خیال جاتا رہا۔

تنبیہ ۶: لٰكِنَّ بھی مخفّف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہو جاتا ہے: ﴿اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ﴾ [۲] (سنو! بے شک وہی فسادی ہیں، لیکن وہ (اپنے اس گناہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے)۔

ج: حروف النفي: مَا، لَا اور لَاتَ.

مَا اور لَا کبھی کبھی لَيْسَ کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: ﴿ما هذا بشرًا﴾ [۳] **لا رجلٌ أفضلَ منكَ.** لیکن اکثر یہ دونوں حرف غیر عاملہ ہوتے ہیں۔ کبھی لا پر تَ بڑھا کر لَاتَ بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے: ﴿لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ﴾ [۴] اس میں اسم محذوف ہے اور حِيْنَ خبر ہے جس کو

---

[۱] سنو! کاش کہ جوانی کسی روز واپس آجاتی تو بڑھاپے نے جو کچھ (سلوک) کیا ہے میں اسے اسکی خبر دے دیتا۔ اس عبارت میں شباب "لیت" کا اسم ہے اور یعود یومًا کا جملہ اسکی خبر ہے۔ فأُخْبِرَهُ تمنی کے جواب میں آیا ہے اسلیے منصوب ہے۔ آئندہ نصب الفعل کے بیان میں اسکی تفصیل آئیگی۔ [۲] بقرہ: ۱۲ [۳] یوسف: ۳۱ [۴] ص: ۳

نصب دیا گیا ہے، اصل میں ہے لاتَ الحِینُ حِینَ مَناصٍ. (یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے)۔

تنبیہ ۷: تم نے سبق (۲۰-۳، ۴) میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ سے بھی نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں، مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھو گے کہ إِنْ بھی کبھی حرف نفی ہوتا ہے۔

تنبیہ ۸: لَا تو ہمیشہ حرف نفی رہتا ہے، لیکن مَا اکثر اوقات اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں:

مَا استفہامیہ (کیا چیز) (دیکھو درس ۱۳)

مَا موصولہ (جو کچھ) (دیکھو درس ۴۲)

مَا ظرفیہ (جب تک) (دیکھو درس ۳۷)

ایک مَا مصدریہ بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے (دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵)۔

د: لا لِنَفْيِ الجِنْسِ (جنس کی نفی کرنے کے لیے):

یہ لا صرف اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے: لا رَجُلَ فِي الدّار (گھر میں کوئی بھی آدمی نہیں ہے) لَا خَيْرَ في مال البخيل لنفسه[1] لا حولَ ولا قوّةَ إلّا باللّٰه.[2]

ھ: حروف النِّداء (پکارنے کے حروف): یا، أَیا، هَیَا، أَيْ اور أَ.

ان حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو، تو اس پر ضمّہ پڑھا جاتا ہے: یا زیدُ، یا رجلُ. اگر اسم مضاف واقع ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے: یا عبدَ اللّٰهِ، کبھی غیر معین

---

[1] بخیل کے مال میں خود اس کے لیے کسی قسم کی بھلائی نہیں ہے۔

[2] کوئی طاقت نہیں اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے ذریعے۔

شخص کو پکارا جاتا ہے اس وقت بھی منادیٰ کو نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یـــا رجُلًا! خُذْ بِيَدِيْ (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

حروف ندا میں یَـــا کثیر الاستعمال ہے جو منادیٰ قریب وبعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ أَيَا اور هَيَا بعید کے لیے اور أَيْ اور أَ قریب کے لیے مخصوص ہیں:

أَيَـا جَبَـلَـيْ نَـعْـمَـانَ بِـاللّٰـه خَلِّيَـا　　نسيـمَ الصَّبا يخلُصْ إِلَيَّ نَسيمُها[1]

.....☆.....☆.....

أَجَـارَتَـنَـا إِنَّـا مُـقيـمـانِ هٰهُـنَـا[2]

تنبیہ ۹: حروف ندا کے بعد حروف ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا ذکر مناسب تھا، مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لیے ان کا بیان اگلے سبق میں حروف غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا۔

و: الحروف النّاصِبَة المضارع: أَنْ، لَنْ، كَيْ اور إِذَنْ (یا إِذًا).

یہ چاروں حروف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں: أَحْسِـــبُ أَنْ تَذْهَبَ اليَوم إِلىٰ لاهور، ﴿لَـنْ نَصْبِرَ علىٰ طَعَامٍ واحِدٍ﴾[3] تعلَّمْتُ القراٰنَ كَيْ أَعْمَلَ بِه،[4] إِذًا تُفْلِحَ.[5]

---

[1] اس شعر میں جبـلـي تثنیہ ہے اصل میں جَبَـلَـيْـنِ ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرادیا گیا اور منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے۔ نـعـمـان غیر منصرف ہے اس لیے حالتِ جری میں مفتوح ہے۔ باللّٰہ قسم ہے۔ خَلِّيَا امر حاضر تثنیہ ہے از خَلّٰى (چھوڑ دینا، کوئی کام کرنے دینا)۔ نسیم (ہلکی ہوا)۔ صَبَا (صبح کی مشرقی ہوا)۔ خَلَصَ يَخْلُصُ (إِلَيهِ پہنچنا) یہاں يخلصْ مجزوم ہے کیوں کہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں: اے نعمان کے دو پہاڑو! اللہ کے لیے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوش گوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے۔

[2] اے ہماری پڑوسن (تجھے معلوم ہوجائے کہ) ہم دونوں یہاں مقیم ہیں، جـارة مؤنث ہے جـارٌ (پڑوسی) کا، منادیٰ مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے۔　[3] بقرہ: ۶۱

[4] میں نے قرآن سیکھا تاکہ اس پر عمل کروں۔　[5] تب تو تو فلاح پائے گا۔

ان حروف کا ذکر کچھ سبق (۲۰-۴) میں ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱۰: أَنْ کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں کیوں کہ یہ مضارع کو مصدری معنی میں بدل دیتا ہے: أُحِبُّ أَنْ تقْرَأَ کے معنی ہوں گے أُحِبُّ قِرَاءَتَكَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں)۔

ز: الحروف الجازمة المُضارع: لَمْ، لَمَّا، لام الأمرِ، لَا النَّهيِ اور إِن.

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں: لَمْ يَذْهَبْ (وہ نہیں گیا) لَمَّا يَذْهَبْ (وہ اب تک نہیں گیا) لِيَذْهَبْ (اسے جانا چاہیے) لا تَذْهَبْ (تو مت جا) إِنْ تَذْهَبْ أَذْهَبْ. ان حروف کا بیان سبق (۲۰) میں مفصّل ہو چکا ہے۔ آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا۔

تنبیہ ۱۱: إِنْ (= اگر) حرفِ شرط ہے۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ إِنْ پر واو لگایا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں ''اگرچہ'' اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آجاتا ہے: سَأَذْهَبُ إلى المدرسة وإِنْ لا تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ جاؤں گا اگرچہ تو نہ جائے)۔

اس معنی کے لیے ''وَلَوْ'' بھی استعمال کرتے ہیں مگر وہ ماضی کے لیے آتا ہے: ذهبتُ إلى المدرسة ولو لَمْ تَذْهبْ (میں تو مدرسہ گیا اگرچہ تو نہ گیا)۔

تنبیہ ۱۲: مذکورہ سات قسمیں حروف عاملہ کی ہیں۔ حروف غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

الدَّرْسُ الْخَمْسُوْنَ

الحروف الغَیْرُ العَامِلَةِ

تنبیہ ۱: حروف غیر عاملہ میں بعض حروف عاملہ بھی آجائیں گے جو ایک حالت میں عمل کرتے ہیں اور دوسری حالت میں بے عمل ہوجاتے ہیں۔

۱۔ حروف العطف دس ہیں جو اس شعر میں آگئے ہیں:

واو، فـا، ثُـمَّ، حَتّٰـی، لَا و بَـلْ
اَوْ و اِمَّـا، اَمْ ولٰـكِـنْ بےخلل

تنبیہ ۲: عَطْف کے معنی ہیں ''مائل کرنا'' جب دو لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف مائل کرلیتا ہے۔ اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لے آتا ہے۔ اس کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

۱۔ واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لیے آتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ وعَمْرٌو. اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید وعمرو دونوں شامل ہیں۔

۲۔ فَـ (پھر) جمع اور ترتیب بلاتراخی (بلاتاخیر) کے لیے آتا ہے: جَاءَ حميدٌ فرشيدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)۔

فَـ (اس لیے کہ، کیوں کہ) سبب بتلانے کے لیے بھی آتا ہے اس کو فاء السَّببية کہتے ہیں اور وہ اکثر إِنَّ کے ساتھ آتا ہے: اِقْرَأْ الْقُرْاٰنَ فَإِنَّهُ يَنْفَعُكَ (قرآن پڑھ اس لیے کہ وہ تجھے فائدہ بخشے گا)۔

۳۔ ثُمَّ (پھر) جمع اور ترتیب مع التراخی (بتاخیر) کے لیے آتا ہے: ذهب قاسِمٌ

ثُـمَّ هاشِمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہیں گے جب کہ قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو۔

۴۔ أَوْ (= یا) دو میں سے ایک چیز بتانے کے لیے: خُذْ هٰذا أَوْ ذَاكَ (یہ لے یا وہ لے)۔

۵۔ أَمْ (= یا) یہ بھی أَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ: أَ هٰـذَا أَخُوكَ أَمْ ذاكَ؟ ایسے موقع پر أَوْ نہیں بولیں گے۔

۶۔ إِمَّــا (= یا) یہ بھی أَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے: الثَّـمَـرُ إِمَّـا حُلْـوٌ وَإِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے)۔

۷۔ لٰكِنْ استدراک کے لیے (دیکھو سبق ۴۹، لٰــكِنَّ): حَـضَـرَ التَّلَامِـذة لٰكِنْ يُوسُفُ لَمْ يَحْضُرْ.

تنبیہ۳: لٰكِنْ غیر عاملہ ہے اور لٰكِنَّ عاملہ ہے۔

۸۔ لَا (نہ): أَكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کر نہ کہ بد کی)۔

۹۔ بَـلْ (بلکہ) اِضراب کے لیے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنا: ما ذهبَ حامِدٌ بل خالدٌ.

۱۰۔ حَتّٰى (تک) انتہا کے لیے آتا ہے: قَـدِمَ القافلةُ حتّى المُشاةُ. (قافلہ آ گیا پیدل چلنے والے تک آ گئے)۔

تنبیہ۴: حَتّٰى کئی طور پر مستعمل ہے۔ ایک جارہ ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے۔ دوسرا غیر عاملہ جو عطف کیلئے آتا ہے۔ تیسرا وہ جو مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے۔ اسکا بیان درس (۲۰) میں کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی اعراب الفعل میں لکھا جائیگا۔

۲۔ حروف الاستفہام (استفھام = دریافت کرنا):

أ اور هَلْ یہ دو حروفِ استفہام ہیں۔ أَ کثیر الاستعمال ہے یعنی اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے اور هَلْ حرف پر نہیں داخل ہوتا: أ زیدا رأیت؟ أ رأیت زیدًا؟ أ لَمْ تَرَ زیدًا؟ هل زیدٌ حاضرٌ؟ هل رأیت زیدًا؟

۳۔ حروف الایجاب (جواب دینے کے حروف) آٹھ ہیں:

نَعَمْ	بَلٰی	إِيْ	أَجَلْ
جَلَلْ	جَيْرِ	إِنَّ یا إِنَّهُ	لا

۱۔ نَـعَـمْ (ہاں، جی ہاں) سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام مثبت ہو خواہ منفی: هَلْ جاءَكَ زَیْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے گا تو مطلب ہوگا "ہاں زید آیا" اور أما جاءكَ زَیْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہیں تو مطلب ہوگا "زید نہیں آیا"

۲۔ بَـلٰـی (ہاں کیوں نہیں) ہمیشہ نفی کو اثبات بنانے کے لیے بولا جاتا ہے: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا ﴿بَلٰی﴾ (ہاں کیوں نہیں! بیشک تو ہمارا رب ہے)۔

۳۔ إِيْ (ہاں) یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے: ﴿اِیْ وَرَبِّیْ﴾ (ہاں قسم ہے میرے رب کی) إِيْ وَاللّٰهِ بہت مستعمل ہے، اس کو مختصر کر کے إِيْ وَ (إِيْوَ) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

۴، ۵، ۶، ۷۔ أَجَلْ، جَلَلْ، جَيْرِ، إِنَّ یا إِنَّهُ یہ چاروں لفظ نَعَمْ کے معنی میں آتے ہیں:

يَقولونَ[1] لِي: صِفْهَا فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا خَبِيرٌ، أَجَلْ! عِندي بِأَوْصافِهَا عِلْمٌ

.....☆.....☆.....

قالوا:[2] نَظَمْتَ عُقودَ الدُّرِّ قُلْتُ: جَلَلْ

.....☆.....☆.....

أَتَقْتَحِمُ[3] الْمَنُونَ؟ فقلتُ: جَيْرِ

.....☆.....☆.....

ويَقُلْنَ:[4] شَيْبٌ قَدْ عَلَا كَ وقد كَبِرْتَ فقلتُ: إِنَّهْ

۸۔ لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لَا کہا جائے گا: هَلْ جاءَ زَيْدٌ؟

جواب ہوگا "لَا" یعنی زید نہیں آیا۔

۴۔حروفِ نفی: مَا (نہیں) لَا (نہیں) إِنْ (نہیں):

مَا اور لَا اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں، فعل پر بھی اور حرف پر بھی: ما زيدٌ قائمٌ ولا عَمْرٌو

---

[1] صِفْ امر ہے وَصَفَ يَصِفُ سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔ وَصْفٌ یعنی حالت، اَوصاف۔ فَ اس جگہ فاء سَبَبِيّة ہے یعنی "کیوں کہ۔" أَنْتَ مبتدا ہے اور خبير جو دوسرے مصراع میں ہے خبر ہے۔ بوصفها جار و مجرور مل کر متعلق خبر ہے۔ أَجَلْ حرفِ جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسمیہ جواب ہے۔ اس میں عندي ظرف ہے اس لیے وہ مبتدا نہیں ہو سکتا بلکہ خبر مقدم ہے۔ عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے۔ بِأوصافِها جار و مجرور متعلق عِلْمٌ سے ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہوا: وہ کہتے ہیں: اس عورت کے اوصاف بیان کر کیوں کہ تو اس کے اوصاف سے خوب واقف ہے۔ ہاں ٹھیک ہے، میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور) ہے۔

[2] انھوں نے کہا: تو نے تو موتی کی لڑیاں پرو دی ہیں، میں نے کہا: بجا (فرمایا)۔

[3] ارے کیا تو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے؟ تو میں نے کہا: ہاں ہاں! اِقْتَحَمَ (ے) بے تحاشا کسی معاملہ میں کود پڑنا۔

[4] وہ کہتی ہیں: بڑھاپا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بوڑھا) ہو گیا ہے، تو میں نے کہا: جی ہاں۔ اس شعر میں عَلَاكَ میں كَ ضمیر منصوب متّصل ہے۔ شعر موزوں کرنے کے لیے كَ الگ کر کے دوسرے مصراع میں داخل کر دیا گیا۔ عربی اشعار میں یہ جائز ہے۔ مقصود بالمثال اس شعر میں "إِنَّهْ" ہے جو حرفِ ایجاب ہے۔

جالِسٌ، ما أكلْتُ ولا شربتُ، ما عليه شيءٌ وَلَا عَلَيْكَ[1] لیکن إنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے: ﴿إِنْ هٰذا اِلَّا ملكٌ كَرِيمٌ﴾.[2]

إِنْ نافیہ کی خبر پر إِلَّا داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ إِنْ مخففہ (دیکھو سبق ۴۹۔ب) اور إِنْ شرطیہ (دیکھو سبق ۲۰-۳) سے ممتاز ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۵: مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں (دیکھو سبق ۴۹، ج)۔

تنبیہ ۶: اکثر عرب لوگ مائے نافیہ کی جگہ ما فِيش بولتے ہیں جو مَا فِيهِ شَيْءٌ کا مخفّف ہے۔ اس سے صرف ''نہیں'' کے معنی لیتے ہیں: عندي ما فيش كتاب (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔ اسی طرح ما عليه شيءٌ کو مخفّف کر کے ما عَلَيْش بولتے ہیں یعنی کوئی مضائقہ نہیں۔

۵۔ حروف المصدریہ: أَنْ، لَوْ، مَا اور أَنَّ:

پہلے تین حرفوں سے فعل میں اور أَنَّ سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنی پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدر مُؤَوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فاعل یا مفعول یا خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں: يَسُرُّنِي أَنْ تصْدُقَ[3] (=يَسُرُّنِي صِدْقُكَ) أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ[4] (=أُحِبُّ نَجَاحَكَ) تيقَّظْتُ قَبْلَ مَا يَجِيْءُ وَنِمْتُ بعدَ ما ذَهَبَ[5] (=قَبْلَ مَجِيْئِهٖ وَبَعْدَ

---

[1] نہ اس پر کچھ (الزام) ہے نہ تجھ پر۔　　　[2] یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک بزرگ فرشتہ۔ (یوسف: ۳۱)

[3] مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو سچ کہتا ہے یعنی تیری سچّائی مجھے مسرور کر دیتی ہے۔

[4] میں چاہتا ہوں اگر تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں۔

[5] میں بیدار ہو گیا قبل اس کے کہ وہ آئے اور سو گیا بعد اس کے کہ وہ جائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا۔

ذَهَابِه) بَلَغَنِي أَنَّكَ نَاجِحٌ[1] (=بَلَغَنِي نَجاحُكَ).

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مُؤَوَّل فاعل واقع ہوا ہے، دوسری میں مفعول اور تیسری میں مضاف الیہ اور چوتھی میں جملہ اسمیہ مصدر مُؤَوَّل ہو کر فاعل واقع ہوا ہے۔

۶۔ حروف التحضیض (ترغیب دلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف) أَلَا، هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا:

ان سب کے معنی ہیں ''کیوں نہیں۔''

یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں:

أَلَا تُعَلِّمُ. هَلَّا تُعَلِّمُ. أَلَّا تعَلِّمُ ابْنَكَ. ﴿رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِىْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ﴾.[2] ﴿لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ﴾.[3]

تنبیہ ۷: حروف تحضیض کے بعد اکثر جوابی جملہ آتا ہے اس جملے پر فـ داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے جیسا کہ تم نے ابھی اوپر کی مثال میں فَأَصَّدَّقَ پڑھا۔ یہ أَصَّدَّقَ دراصل أَتَصَدَّقَ باب تَفَعُّل سے ہے۔ ت کو ص میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ (دیکھو درس ۲۹ قاعدہ نمبر ۶)

۷۔ حروف الشرط: لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)، لَوْمَا (اگر نہ ہوتا):

ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جزا پر لام لگایا

---

[1] مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی۔

[2] اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کر دیا کہ میں صدقہ خیرات کر لیتا یعنی میری موت میں ذرا سی دیر کیوں نہ لگا دی۔ (منافقون: ۱۰)

[3] تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا۔ (حجر: ۷)

جاتا ہے: ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾[۱]. ﴿وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ﴾[۲].

لَوْمَا الْإِصَاخَةُ لِلْوُشَاةِ لكَانَ لِيْ
مِنْ بعد سُخْطِكَ فِي رِضَاكَ رَجَاءٌ[۳]

تنبیہ ۸: لَوْ پر واو بڑھا کر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنی ہوں گے ''اگر چہ'': اِبْتغوا الْعلمَ وَلو كان بالصّين.[۴] وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آجاتا ہے۔

تنبیہ ۹: اور تم نے پڑھا ہے کہ لو لا اور لَوْمَا حرف تحضیض بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ فـ داخل ہوتا ہے۔ (دیکھو تنبیہ ۷)

۸۔ حرف الردع: كَلَّا (ہرگز نہیں، بیشک)

ردع کے معنی ہیں ''جھڑک دینا'' یا ''انکار کردینا'': ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾[۵] (ایسا ہرگز نہیں (بلکہ) عن قریب تم (حقیقت حال) جان لوگے)۔ كَلَّا کبھی حَقًّا (بے شک) کے معنی میں آتا ہے: ﴿كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى﴾[۶] (بے شک انسان سرکشی کرتا ہے)۔

---

[۱] اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا۔ (کہف: ۷۷)

[۲] اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا) تو زمین (دنیا) ضرور تباہ ہوجاتی۔ (بقرہ: ۲۵۱)

[۳] إِصَاخَةٌ مصدر ہے أَصَاخَ يُصِيْخُ کا یعنی جاسوسی کے طور پر کان لگا کر سننا۔ وُشَاةٌ جمع ہے وَاشٍ کی یعنی چغل خور۔ شعر کے معنی یہ ہوئے: اگر نہ ہوتی چغل خوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضامندی کی ضرور امید ہوتی۔

[۴] علم تلاش کرو اگر چہ وہ چین میں ہو۔ [۵] تکاثر: ۳ [۶] علق: ۶

۹۔حروف التقریب (قریب کرنے کے حروف):

سَـ اور سَوْفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔ یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کردیتے ہیں: سَأَقْرَأُ (ابھی میں پڑھوں گا) سَوْفَ أَقْرَأُ (عن قریب میں پڑھوں گا) سین زیادہ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۔حروف التوکید (تاکید کے حروف):

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق (۲۰ ب) میں پڑھ لیا ہے: لَأَكْتُبَنَّ، لَأَكْتُبَنْ.

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوِ اجْتَهَدَ لَفَازَ، وَاللّٰهِ لَأَذْهَبُ غَدًا إِلٰى لَاهور، ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴾[1] (بیشک وہ (قرآن) ضرور ایک قولِ فیصل ہے) ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ﴾[2] (بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا)۔

۱۱۔حروف التنبیہ (خبردار کرنے کے حروف): أَلَا، أَمَا اور هَا.

ان تینوں کے معنی ہیں "خبردار، سنو": ﴿اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ﴾[3]، أَمَا! وَاللّٰهِ لَأُعَاتِبَنَّهٗ (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کروں گا) هَا! إِنَّ عَدُوَّكَ بِالْبَاب (ہوشیار! تیرا دشمن دروازہ پر ہے)۔

تنبیہ ۱۰: أَلَا حرف تحضیض بھی ہوتا ہے، اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔

(دیکھو اسی سبق کا فقرہ ٦)

۱۲۔ حرفي التفسير (تفسیر کے دو حروف):

---

[1] طارق:۱۳ [2] توبہ:۱۲۸ [3] بقرہ:۲۱۴

أَيْ اور أَنْ تشریح وتفسیر کیلئے مستعمل ہوتے ہیں: جَاءَ الحَسَنُ أَيْ أَخُوكَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا) ﴿نَادَيْنٰهُ أَنْ يٰٓإِبْرٰهِيمُ﴾[1] (ہم نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے ابراہیم)۔

۱۳۔حروف الزیادۃ (زائد واقع ہونے والے حروف):

ذیل کے حروف اگرچہ بامعنی ہیں مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنی نہیں لیے جاتے بلکہ یونہی تحسین کلام کے لیے بول دیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں: إِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، بِـ اور لِـ.

۱۔ إِنْ مائے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے:

مَا إِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي
لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ[2]

۲۔ أَنْ لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: ﴿فَلَمَّا أَنْ جَاءَ البَشِيرُ﴾[3].

۳۔ مَا إِذَا کے بعد اور مَتٰـى، أَيْنَ، أَيٌّ اور إِنْ کے بعد، جب کہ یہ الفاظ شرط کے معنی میں ہوں۔ بعض حروف جارہ (بِـ، عَنْ، كَ اور مِنْ) کے بعد بھی زائدہ ہوتا ہے: إذا ما ابتُلِيْتَ فاصبِرْ[4] مَتٰى ما تُسَافِرْ أُسَافِرْ[5] ﴿أَيْنَمَا (=أَيْنَ مَا) تُوَلُّوْا فَثَمَّ[6] وَجْهُ اللهِ﴾[7] أَيُّمَا (=أَيُّ مَا) الرّجلُ جَاءَكَ فَأَكْرِمْهُ،[8]

[1] صافات:۱۰۴ [2] یہ شعر حضرت حسان شاعر رسول اللہ کا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنی گفتار یعنی اپنے اشعار کے ذریعے سے محمد (ﷺ) کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمد کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کر لی ہے۔ اس میں مَا کے بعد إِنْ زائد ہے۔

[3] پھر جب خوش خبری دینے والا آیا۔ اس جگہ أَنْ زائد ہے۔ (یوسف:۹۶)

[4] جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کیا جائے تو صبر کیا کر۔ [5] جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا۔

[6] ثَمَّ: وہاں، اُدھر۔ [7] جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیرو تو وہیں اللہ کا منہ ہے یعنی اللہ ہے۔ (بقرہ:۱۱۵)

[8] کوئی سا شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر۔

﴿فَامَّا (=فَإِنْ مَا) يـاتينّكم مِنّى هُدًى﴾[1] ﴿فَبِمَـا رحـمةٍ مّن اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ﴾[2] ﴿عَمَّا (عَنْ مَا) قليلٍ لَيُصْبِحُنَّ نادِمين﴾.[3]

تنبیہ۱۱: آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے مگر نظر تعمّق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں مَـــا کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ماقبل کے معنی میں زور، تاکید اور کہیں اضافہ کردیتا ہے۔ مثلاً إِذَا کے معنی ہیں ''جب'' اور إِذَا مَـــا کے معنی ہیں ''جب بھی یا جب کبھی۔'' أَيْنَ کے معنی ہیں ''کہاں یا جہاں'' اور أينما کے معنی ہیں ''جہاں کہیں۔''

۴۔ لَا کبھی أَنْ مصدریہ کے بعد اور کبھی أُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے: يٰاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ[4] ﴿لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾.[5]

تنبیہ۱۲: دونوں مثالوں میں لَا کے معنی لیے نہیں گئے ہیں۔

۵۔ مِنْ إِنْ نافیہ اور كَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے: إِنْ مِـنْ قـريةٍ إِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ[6] ﴿كَمْ[7] مِنْ فِئَةٍ[8] قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِـاِذْنِ اللّٰهِ﴾.

۶۔ بِـ مَا اور لَيْسَ کی خبر پر زائد ہوا کرتا ہے: ما زيدٌ يا ليس زيدٌ بكاذبٍ.

---

[1] پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے۔ (بقرہ:۳۸)

[2] پس اللہ کی رحمت سے تم اُن کے لیے نرم واقع ہوئے ہو۔ (آل عمران:۱۵۹) لَانَ يَلِيْنُ: نرم ہونا۔

[3] تھوڑے ہی عرصے میں وہ ضرور ہی نادم ہوجائیں گے۔ (مؤمنون:۴۰)

[4] اے ابلیس! تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟ اس مثال میں أَنْ مصدریہ ہے جو فعل کو مصدری معنی میں تبدیل کردیتا ہے، أَنْ تَسْجُدَ کے معنی ہوں گے سجدہ کرنا۔

[5] میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ (بلد:۱)

[6] کوئی بستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانے والا گذر چکا ہے۔ خَلَا (ن،و) گزرنا۔

[7] خبریہ ہے۔ [8] فِئَةٌ (ج۔ فِئَاتٌ اور فِئُوْنَ) جماعت، ٹولی۔ یعنی بہتیری تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں۔ (بقرہ:۲۴۹)

۷۔ لـ ﴿رَدِفَ لَكُمْ﴾ (تمہارے پیچھے آ گیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ رَدِفَ بذات خود متعدی ہے رَدِفَكُمْ بول سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱۳: حروفِ زائدہ میں چند حروفِ جارّہ بھی داخل ہیں، زائد ہو تو بھی وہ عاملہ ہی رہیں گے اور اپنا عمل کریں گے۔

تنبیہ ۱۴: بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسب موقع لکھی جائے گی۔

اَلدَّرْسُ الحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

سبق ۵۰ کا تتمہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے، مزید وضاحت کے لیے دوبارہ لکھے جاتے ہیں:

۱۔ اِنْ چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔شرطیہ ۲۔نافیہ ۳۔مخففہ ۴۔زائدہ۔

۱۔ اِنْ شرطیہ کے معنی ہیں ''اگر'' یہ حروفِ عاملہ میں سے ہے، مضارع کو جزم دیتا ہے: اِنْ تَجْلِسْ أَجْلِسْ (دیکھو سبق ۲۰-۳) یہی کثیر الاستعمال ہے۔

۲۔ اِنْ نافیہ کے معنی ہیں ''نہیں'' یہ غیر عاملہ ہے: ﴿اِنْ انا اِلّا نذیرٌ﴾[1] اس کی خبر پر اِلّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

۳۔ اِنْ مخففہ اصل میں اِنَّ ہے۔اس کی خبر پر لام تاکید (لَـ) لگا ہوتا ہے۔یہ کبھی عمل کرتا ہے کبھی نہیں: اِنْ زیدٌ یا زَیْدًا لَقَائِمٌ. (دیکھو سبق ۴۹-ب)

۴۔ اِنْ زائدہ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، بعض اوقات مَـا کے بعد زائد ہو جاتا ہے: ما اِنْ قرأتُ[2] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے۔

۲۔ أَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ناصبۃ المضارع یا مصدریہ ۲۔مخففہ ۳۔مفسّرہ ۴۔زائدہ۔

۱۔ أَنْ ناصبہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدری معنی میں مبدل کر دیتا ہے: أَنْ تَصُوْمَ خَيْرٌ لَكَ. (دیکھو سبق ۲۰ اور سبق ۴۹-ھ)

---

[1] میں (اور کچھ) نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بدکرداریوں کی سزا سے)۔(اعراف:۱۸۸)

[2] میں نے نہیں پڑھا۔

۲۔ أَنْ مخففہ اصل میں أَنَّ ہوتا ہے: عَلمتُ أَنْ سَتُفْلِحُ. (دیکھو سبق ۴۹۔ب)

۳۔ أَنْ مفسّرہ ''یعنی'' کے معنی میں آتا ہے، غیر عاملہ ہے: نَادَیْتُہُ أَنْ یَا یُوسُفُ (میں نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے یوسف)۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۲)

۴۔ أَنْ زائدہ کے کوئی معنی نہیں لیے جاتے، اکثر لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: لَمَّا أَنْ جَاءَ أَخُوكَ. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳)

۳۔ مَا پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے: ۱۔ حرفیہ اور ۲۔ اسمیہ۔

پھر حرفیہ کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ نافیہ عاملہ ۲۔ نافیہ غیر عاملہ ۳۔ مصدریہ ۴۔ زائدہ۔

۱۔ مَا نافیہ عاملہ خبر کو نصب دیتا ہے: ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾[۱] (دیکھو سبق ۴۹۔ج)

۲۔ مَا نافیہ غیر عاملہ، یہی کثیر الاستعمال ہے: ما زید قائم. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۴)

۳۔ مَا مصدریہ، اس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: أُصَلِّي قَبْلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ (=قبل طلوع الشمس)[۲] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۵)

۴۔ مَا زائدہ کے معنی نہیں لیے جاتے: عَمَّا (=عَنْ مَا) قَلِيلٍ نكون فائزين.[۳] (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)

اور مَا اسمیہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ استفہامیہ ۲۔ موصولہ ۳۔ ظرفیہ

۱۔ مَا اسمیہ استفہامیہ: مَا عِنْدَكَ؟ (کیا ہے تیرے پاس؟)

۲۔ مَا اسمیہ موصولہ: أَرِنِي مَا عِنْدَكَ. (مجھے بتلا جو تیرے پاس ہے)

۳۔ مَا اسمیہ ظرفیہ: أَقُومُ ما قام الأستاذ.[۴] یہاں مَا کے معنی ہیں ''جب تک''

---

[۱] یوسف: ۳۱　[۲] میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ آفتاب طلوع ہو جائے، یعنی طلوعِ آفتاب سے پہلے۔

[۳] تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ یہاں مَا کے کچھ معنی نہیں ہیں۔

[۴] میں کھڑا رہوں گا جب تک استاذ کھڑے رہیں گے۔

چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں، اسلیے ظرفیہ کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۴۷-۶)

۴۔ لَا (نہیں، نہ، مت) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبقوں میں پڑھی ہیں:

۱۔ لَا نافیہ غیر عاملہ ہے، عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل، حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے۔

۲۔ لَا ناہیہ عاملہ ہے، فعل نہی کو جزم دیتا ہے: لَا تَذْهَبْ. (دیکھو سبق ۲۰ اور ۴۹)

۳۔ لَا بمعنی لَيْسَ عاملہ ہے، لَيْسَ کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے: لا رجلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ. (دیکھو سبق ۴۹۔ج)

۴۔ لَا لِنَفْيِ الجِنْسِ عاملہ ہے، اسم کو فتحہ (ـَ) دیتا ہے: لَا رَجُلَ في الدّار (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔ (دیکھو سبق ۴۹۔د)

۵۔ لَا عاطفہ غیر عاملہ: رأيتُ زَيدًا لَا عَمرًا. یہاں لَا حرفِ عطف ہے اس لیے اس کے مابعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے۔

۶۔ لَا حرفِ ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے، غیر عاملہ ہے۔
(دیکھو سبق ۵۰-۳)

۷۔ لَا زائدہ بھی ہوتا ہے، اس وقت اسکے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ شرطیہ ۲۔ مصدریہ۔

۱۔ لَوْ شرطیہ: لو أَنْصَفَ النَّاسُ لَاسْتَرَاحَ القاضِيْ.[1] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۲۔ لَوْ مصدریہ: أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ (= أُحِبُّ نجاحَكَ).[2] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

[1] اگر لوگ انصاف کرنے لگیں (یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں) تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے۔

[2] میں چاہتا ہوں کاش! کہ تو کامیاب ہو جاتا، یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں۔

تنبیہ ۱: لَوْ پر واو لگانے سے معنی ہوتے ہیں "اگرچہ": السخيّ حبيب الله ولو كان فاسقًا.[1]

۶۔ لَوْلَا اور لَوْمَا دو قسم کے ہوتے ہیں: ۱۔ تحضیضیہ ۲۔ شرطیہ

۱۔ تحضیضیہ: لَوْلَا تَمْشِيْ مَعَنَا. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۶)

۲۔ شرطیہ: لَوْلَا القرآنُ لَبَقِيَ الْعَالَمُ في الظُّلُمَاتِ.[2] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۷۔ لام (لِـ یا لَـ) چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ لام جارہ ۲۔ لام الامر ۳۔ لام کَيْ ۴۔ لام تاکید پہلی تین قسم کے لام مکسور[3] پڑھے جاتے ہیں، لام تاکید مفتوح ہوتا ہے۔

۱۔ لام جارہ اسم کو جر دیتا ہے، کثیر الاستعمال ہے۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ الف ۴)

۲۔ لام الامر فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لِيَقْرَأْ وَلْيَكْتُبْ.[4] (دیکھو سبق ۴۹۔ ز)

۳۔ لامِ کَيْ کے معنی ہیں "تاکہ" یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: أَسْلَمْتُ لِأُفْلِحَ.

(دیکھو سبق ۲۰۔ ۴)

۴۔ لام تاکید اسم پر بھی داخل ہوتا ہے فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: إِنَّ زيدًا لقائمٌ، ﴿لقد يَسَّرْنا القرآن﴾[5] لَأَكْتُبَنَّ مكتوبًا. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۰)

۸۔ واو کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ واو عاطفہ ۲۔ واو قسمیہ ۳۔ واو رُبَّ ۴۔ واو حالیہ ۵۔ واو معیہ ۶۔ واو اِستیناف۔

۱۔ عاطفہ "اور" کے معنی میں کثیر الاستعمال ہے، غیر عاملہ ہے۔

---

[1] سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو۔ [2] اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیرے میں پڑی رہتی۔

[3] لیکن لام الامر کے ماقبل واو یا فا آئے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: فَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۴)

[4] اسے چاہیے کہ پڑھے اور لکھے۔ [5] قمر: ۱۷

۲۔واوِ القسم عاملہ ہے، اسم کو جر دیتا ہے: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾.[۱]

(دیکھو سبق ۴۹۔ الف ۵)

۳۔واوِ رُبَّ عاملہ ہے، اسم کو جر دیتا ہے: وبَلدةٍ سِرْتُ.[۲] (دیکھو سبق ۴۹۔ الف)

۴۔واوِ حالیہ غیر عاملہ ہے: جاء زید وهو راکب. (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

۵۔واوِ معیہ مَعَ کے معنی میں آتا ہے، عاملہ ہے، اسم کو نصب دیتا ہے: سِـرْتُ والشارعَ الجديدَ. (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ (دیکھو سبق ۴۴-۷)

۶۔واوِ استیناف (یعنی پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دینا): ﴿لِنُبَيِّنَ لكم وَنُقِرُّ في الأرْحامِ[۳] ما نشآءُ﴾.[۴] اس مثال میں واو عاطفہ نہیں ہے ورنہ لِنُبَيِّنَ کی مانند نُقِرُّ کو بھی نصب ہوتا، بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کر دی گئی ہے جس کا ماقبل سے تعلّق نہیں ہے۔ (واو استیناف غیر عاملہ ہے)

۹۔ حتّٰی کی تین قسمیں ہیں: ۱۔جارہ ۲۔ناصبۃ المضارع ۳۔عاطفہ۔

۱۔ حتّٰی جارہ (تک): أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حتّٰى رأسِهَا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)۔

۲۔ حتّٰی ناصبۃ المضارع (تاکہ، یہاں تک کہ) مضارع کو نصب دیتا ہے: تعلّمتُ حتّٰى أَفْهَمَ القرآنَ (میں نے علم سیکھا تاکہ قرآن سمجھوں)۔

(دیکھو سبق ۲۰)

---

[۱] قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ (تین:۱)

[۲] بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی۔

[۳] أرحام جمع ہے رَحِمٌ یا رِحْم کی یعنی بچہ دانی، یہ لفظ مؤنث بولا جاتا ہے۔

[۴] تاکہ ہم تمہیں صاف صاف بتلا دیں۔ اور ہم جو چاہتے ہیں (حاملہ کی) بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ (حج:۵)

۳۔ حتّٰی عاطفہ (تک، یہاں تک کہ) غیر عاملہ ہے: أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰی رَأْسَهَا (میں نے مچھلی کھائی حتیٰ کہ اس کا سر بھی یا یہاں تک کہ اُس کا سر بھی) اس مثال میں حتّٰی حرفِ عطف[1] ہے۔ اسی لیے اس کے ماقبل کا نصب مابعد کو بھی آ گیا ہے (دیکھو سبق ۵۰-۱) حتّٰی جارہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کر لو۔

[1] دیکھو سبق ۵۰ تنبیہ ۳۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

بقیہ چند حروف

۱۔ اَلْ (حرف التعریف)

۱۔ اَلْ تین قسم کا ہوتا ہے:

۱۔حرف التعریف ۲۔اسم موصول ۳۔زائدہ۔

۲۔ اَلْ جو حرفِ تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ تم پڑھ چکے ہو کہ یہ لام نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ کے حکم میں آجاتا ہے۔

۳۔معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ لَامُ الْعَهْدِ الخارجي: جس لام کا مدخول متکلّم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو: جاء الأمير[۱] جب کہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلّم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ اس شخص کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

۲۔ لام العهد الذهني: جس لام کا مدخول صرف متکلّم کے ذہن میں ہو: جاء الأمير[۲] جب کہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو، صرف متکلّم کو ہو۔

۳۔ لام الجنس: جب اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو: اَلرَّجُلُ أَفْضَلُ من المرأة[۳] یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے اس میں افراد کا خیال متکلّم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔

---

[۱] اور [۲] دونوں جگہ انگریزی میں The لگایا جاتا ہے۔

[۳] اس جگہ The نہیں آئے گا Man is better than woman۔

۴۔ **لام الاستغراق**[1]: جب کہ اس کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متکلّم کے ذہن میں ہو: ﴿اِنّ الانسان لفی خسرٍ اِلّا الذین اٰمنوا وعَمِلوا الصّالحاتِ﴾[2] (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے)۔

تنبیہ ا: لام الجنس اور لام الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لیے اس میں استثنا (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۴۔ جو اَلْ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔

(دیکھو درس ۴۲-۶)

۵۔ جو اَلْ اسم علم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے کیوں کہ اسم علم خود ہی معرفہ ہے، لیکن ہر ایک اسم علم پر اَلْ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ اہلِ زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگے گا: **الحسن، الخَلیل، الفضل، العبّاس، النُّعمان، الحارث** کہہ سکتے ہیں کیوں کہ اہلِ زبان سے ایسا سنا گیا ہے، مگر **المحمّد، المحمود** نہیں کہا جاتا ہے۔

اکثر ملکوں کے نام پر اَلْ زائدہ لگایا جاتا ہے: **الشام، الروم، الهند، الباكستان، العرب، اليمن، الفرنسا** وغیرہ، لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اَلْ آتا ہے: **مكّة، مصرُ، بَغْدادُ، لاهور** وغیرہ پر اَلْ داخل نہیں ہوتا، البتہ **المدينة** پر اَلْ لگایا جاتا ہے کیوں کہ **مَدِيْنَةٌ** تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح **القاهرة** پر بھی لام تعریف داخل ہوتا ہے۔

---

[1] لام الاستغراق کی جگہ انگریزی میں "All" یا "Every" بولا جاتا ہے۔

[2] عصر: ۲، ۳

۲۔ همزة الوصل و همزة القطع

۶۔ یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں۔ ہمزۃ الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے، لکھنے میں باقی رہتا ہے اور ہمزۃ القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں ہمزۃ الوصل ہے (یہ تو جانتے ہو کہ الف متحرک کو بھی ہمزہ کہتے ہیں):

۱۔ اَلْ کا ہمزہ۔

۲۔ اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَأَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ کا ہمزہ۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں یعنی: ۱۔ اِنْفَعَلَ ۲۔ اِفْتَعَلَ ۳۔ اِفْعَلَّ ۴۔ اِفْعَالَّ ۵۔ اِسْتَفْعَلَ ۶۔ اِفْعَوْعَلَ ۷۔ اِفْعَوَّلَ (دیکھو سبق ۳۵)

اور رباعی مزید کے دو بابوں ۱۔ اِفْعَنْلَلَ اور ۲۔ اِفْعَلَلَّ (دیکھو سبق ۴۵-۳) کے ماضی، امر اور مصدر میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزۃ الوصل ہے۔

۴۔ ثلاثی مجرد کے امر حاضر میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی ہمزۃ الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو ہمزہ ہوگا وہ ہمزۃ القطع ہوگا:

باب أَكْرَمَ کے ماضی اور امر کا ہمزہ، أَفْعَلُ التفضيل (دیکھو سبق ۲۴) اور أَفْعَلُ الصِّفة (دیکھو سبق ۲۳-۲) کا ہمزہ، نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد متکلّم کا ہمزہ ہمزۃ القطع ہے۔

تنبیہ ۲: ہمزۃ الوصل کے تلفظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہوجاتی ہے اس لیے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہیے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں ہمزہ کو تلفظ سے ساقط کردیا جائے: اَلْإِسْمُ کو اَلِاسْمُ (=اَلِسْمُ)، فِي الْإِمْتِحَانِ کو فِي الْاِمْتِحَانِ (= فِلِمْتِحَانِ) پڑھنا چاہیے۔

۳۔ التاء المبسوطة والمربوطة

۷۔ تائے مبسوطہ (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلّم کے صیغوں کیساتھ لاحق ہوتی ہے: فَعَلْتَ، فعلتما، فعلتم، فعلتِ، فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ.

مگر فَعَلَتْ کی تائے ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔ (دیکھو سبق ۱۴ تنبیہ ۴)

تائے مربوطہ (ۃ) زیادہ تر حرف تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے: اِمْرُؤٌ سے اِمْرَأَةٌ، مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ.

کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کیلئے آتی ہے: شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے، ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائیگا، اس (ۃ) کو تائے وحدت کہتے ہیں۔

کبھی مبالغہ کے لیے آتی ہے: علّامة، فَهَّامَةٌ مذکر ومؤنث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے، اس کو تائے مبالغہ کہیں گے۔

کبھی صیغۂ منتہی الجموع[1] میں لگتی ہے: أَسَاتِذَةٌ (جمع أُسْتَاذٌ کی) زَنَادِقَةٌ (جمع زِنْدِيقٌ کی)۔

کبھی اسم منسوب کی جمع کے ساتھ بھی یہ (ۃ) لگائی جاتی ہے: أَشَاعِرَةٌ (جمع أَشْعَرِيٌّ کی) حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔

کبھی کسی حرف کے عوض میں (ۃ) بڑھا دی جاتی ہے: عِظَةٌ (دراصل وَعْظٌ) میں واو کے عوض (ۃ) آخر میں لگا دی گئی ہے، شَفَةٌ (دراصل شَفَوٌ) آخر کی واو کے عوض (ۃ) لگا دی گئی ہے۔

تنبیہ ۳: لفظ کے درمیان تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی شکل یکساں ہوجاتی ہے: فَعَلَتْ، فَعَلَتا، اِمْرَأَةٌ، اِمْرَأَتَانِ وغیرہ۔

---

[1] منتہی الجموع کے معنی ہیں "جمعوں کی انتہا" اس لیے کہ اس کی جمع الجمع نہیں بنتی۔ (دیکھو سبق ۵۷-۳)

مشق نمبر ۹۷

تنبیہ ۴: ذیل کی عبارت میں ہمزۃ الوصل اور ہمزۃ القطع کو پہچان کر صحیح تلفظ کرو۔

زار الـمَدرسةَ العاليَةَ امروٌ علّامة، ومعه ابْنُهٗ ورجلان اثنان وامرأتان اثنتانِ وابـنةٌ صـغيـرةٌ اسمها عزيزةُ، فاستقبلهم رئيس المدرسة استقبالا فائقا[۱] وأكـرمهـم إكراما بليغا[۲] ثـمّ دار معهم الرئيسُ[۳] وأَرَاهُمْ غُرْفةً[۴] غرفةً من الـمـدرسة، فـلـمّا نظروا في جميع شُؤُوْنِ[۵] المدرسة[۶] بِـإِمْعَانِ[۷] الـنّظَر اطْمَأَنَّ قلوبهم وازْدادُوا[۸] ابْتِهاجًا[۹] وأُعْجِبوا[۱۰] بحسن الِانتظام إِعجابًا.[۱۱] وقُبَيْل الخروج من المدرسة ألقت سيدة منهم خطبةً أَمام التلامذة، قائلةً:[۱۲] أيّهـا التلامذة الأعزّة! اجتهدوا في طلب العلم، فَإِنّه لا ينجح في الِامتحان إِلّا مـن اجتهد قبل الْأَوَانِ[۱۳] واعـلـمـوا –أسـعـدكـم اللّٰه– أَنّه لا سعادة إِلّا بـالانقياد للاساتذة والِارْتقاء في العلوم الدّينيّة والعقليّة، وعليكم بتَحْلِيَةِ[۱۴] أنـفسـكـم بـالـفضائل والاجتناب عن الرّذائل[۱۵] وأكـرمـوا أبويكم وأَحِبُّوا إِخـوانَـكم وأَخواتِكم، ولا تباغضوا[۱۶] ولا تحاسدوا[۱۷] ولا تنابزوا[۱۸] بالألقاب، بِئْسَ الِاسْمُ الفسوْقُ[۱۹] بعـد الْإِيمـانِ. والسلام علٰى مَنِ اتَّبَعَ القراٰنَ.

---

۱ اونچے درجے کا۔ ۲ انتہا درجے کا۔ ۳ دیکھو الـرئيس پر لام عہد خارجی ہے کیوں کہ اوپر اس کا ذکر ہوجانے سے مخاطب سمجھ لے گا کہ کونسا رئیس ہے۔ ۴ کمرہ۔ ۵ شُؤُوْن جمع ہے شَأْنٌ کی یعنی حالت۔

۶ المدرسة پر بھی لام عہد خارجی ہے یعنی وہی مدرسۂ عالیہ۔ ۷ نظرِ غور سے۔

۸ ازداد دراصل اِزْتَادَ باب اِفْتَعَل سے یعنی زیادہ ہونا۔ ۹ خوش ہونا۔

۱۰ أَعْجَبَ خوش کرنا أُعْجِب اس کا مجہول ہے۔اس کے معنی ہیں خوش ہونا۔

۱۱ مفعول مطلق ہے۔(دیکھو سبق ۴۳) ۱۲ حال ہے یعنی کہتی ہوئی۔ ۱۳ عین وقت۔ ۱۴ آراستہ کرنا۔

۱۵ بد خصلتیں۔ ۱۶ باہم بغض نہ رکھو۔ ۱۷ باہم حسد نہ کرو۔ ۱۸ بدلقب نہ رکھو۔ ۱۹ گالی گلوچ۔

سوالات نمبر ۱۸ (الف)

۱۔ عربی زبان میں حروف تقریباً کتنے ہیں؟

۲۔ حروفِ عاملہ کے کتنے گروہ ہیں؟ ہر ایک گروہ کے کیا نام ہیں؟

۳۔ حروفِ جارہ کتنے ہیں اور کون کون سے؟

۴۔ اسم کو نصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کون سے؟

۵۔ وَ، فَ اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اور اُن کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

۶۔ واو کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالوں سے سمجھاؤ۔

۷۔ فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے ہیں؟

۸۔ إِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے، ہر معنی کے لیے اسے کیا لقب دیا جاتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

۹۔ أَنْ کتنے قسم کا ہوتا ہے؟ ہر ایک قسم کا عمل کیا ہوتا ہے؟

۱۰۔ مَا کون کون سے معنی میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے؟

۱۱۔ ایسے کون سے حرف ہیں جو کسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ؟

۱۲۔ نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

۱۳۔ حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پر کونسا حرف زائد ہوتا ہے؟

۱۴۔ حرف جب زائد ہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بے عمل ہو جاتا ہے؟

۱۵۔ اَلْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۶۔ لام تعریف کی قسمیں اور ان کی مثالیں بیان کرو۔

۱۷۔ تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْجُمَلُ وَأَقْسَامُهَا

إِسْنَادٌ، مُسْنَدٌ و مُسْنَدٌ إِلَيْهِ

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلام تامّ یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔ اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے مسند الیہ کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مسند کہلاتا ہے: **الولد جالسٌ** جملۂ اسمیہ ہے اس میں **ولد** اور **جالس** میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں، اسی رابطہ کو اسناد کہتے ہیں۔

اس جملہ میں **ولد** کے متعلق کہا گیا ہے **جَالِسٌ**، پس **ولد** تو مسند الیہ ہے اور **جالسٌ** مسند۔ اسی طرح **جَلَسَ الولدُ** جملۂ فعلیہ ہے، اس میں **الولد** کے متعلق کہا گیا ہے (**جَلَسَ**)، پس اس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مسند ہے اور دوسرا جزو (**ولد**) مسند الیہ ہے۔

۲۔ ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مسند الیہ جملۂ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملۂ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مسند جملۂ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مسند الیہ بھی ہوسکتا ہے اور مسند بھی، دیکھو اوپر کی مثال میں **ولد** بھی اسم ہے اور **جالِسٌ** بھی اسم ہے۔ مگر فعل صرف مسند ہوسکتا ہے مسند الیہ نہیں ہوسکتا اور حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مسند ہونے کی۔

أَقْسَامُ الْجُمَل

۴۔ تم نے حصّہ اول سبق (٦) میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو۔ ۲۔ فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔

یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ خبریہ جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: المدرسةُ مفتوحةٌ یا فُتِحَتِ الْمَدْرَسَةُ. دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ، دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچّی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

۲۔ انشائیہ جسکا مفہوم تصدیق وتکذیب کے قابل نہ ہو: اِقْرَأْ یا وَلَدُ، لا تجلسي یا بِنْتُ. ان جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے نہ تکذیب کیوں کہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے۔

۵۔ جملہ انشائیہ (الجملة الإنشائية) کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱۔ امر: ﴿اقيمُوا الصَّلٰوةَ﴾[1]

۲۔ نہی: ﴿لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ﴾[2]

۳۔ استفہام: ﴿ءَ اِنّكَ لَاَنْتَ يوسفُ﴾[3]

۴۔ تمنّی (آرزو): لَيتَ الشَّبابَ يعود.

۵۔ ترجی (امید): ﴿لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلكَ اَمْرًا﴾[4] (اُمید ہے کہ اللہ

---

[1] بقرہ: ۴۳ [2] لقمان: ۱۳ [3] یوسف: ۹۰ [4] طلاق: ۱

اس کے بعد کوئی بات پیدا کردے)۔

۶۔ندا: **يا تلامذةُ! فُزْتُمْ إِنِ اجْتَهَدْتُمْ.**

۷۔عرض: یعنی وہ جملہ جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کی جائے: **اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَنَسْتَفِيْدَ مِنْكَ** (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اُترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)۔

۸۔قسم: ﴿**تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ**﴾[۱] (واللہ! میں تمہارے بتوں پر داؤ چلاؤں گا)۔

۹۔تعجب: **مَا أَحْسَنَ فاطمةَ** (فاطمہ کتنی خوب صورت ہے!)۔

۱۰۔عقود:[۲] یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہوجاتے ہیں: **بِعْتُ، اِشْتَرَيْتُ، أَنْكَحْتُكَ فُلَانَةً** (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کردیا) **قَبِلْتُ** (میں نے قبول کرلیا)۔

۱۱۔شرط: **إِنْ تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ** (اگر تو سیکھ لے گا تو آگے بڑھ جائے گا)۔

جملہ دعائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے: **السّلام عَليك.**

مشق نمبر ۸۰

ذیل میں چند جملے تحلیل کے لیے لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ **لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ** (تم باہمی احسان (اور مہربانی) کو فراموش نہ کرو)۔

یہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہے کیوں کہ اس میں فعل نہی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

(**لَا تَنْسَوُا**) فعل نہی حاضر معروف، جمع مذکر، حالتِ جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز مرفوع متّصل، أنتم کے معنی میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے، اسلیے محلاً مرفوع ہے۔

۱؎ انبیاء: ۵۷　۲؎ عُقُوْد جمع ہے عَقد کی یعنی گرہ، گانٹھ۔

(الفَضْلَ) مصدر ہے، مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے۔

(بَیْـــنَ) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۳-۴) ہے، مفعول فیہ ہے اس لیے منصوب ہے، متعلق فعل، پھر مضاف بھی ہے۔

(کُمْ) ضمیر مجرور متّصل، مضاف الیہ ہے، محلاً مجرور۔

فعل، فاعل، مفعول بہ اور ظرف مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۲۔ أَ إِنَّكَ لَأَنْتَ یُوْسُفُ؟

یہ جملہ اسمیہ انشائیہ ہے کیوں کہ اس میں استفہام ہے۔

(أَ) حرف استفہام، حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(إِنَّ) حرف مشبہ بالفعل۔

(كَ) ضمیر منصوب متّصل، مبنی، إِنَّ کا اسم یعنی مبتدا ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ كَ کا زبر اعراب نہیں ہے۔

(لَ) حرف تاکید۔

(أَنْـتَ) ضمیر مرفوع منفصل ہے، پہلی ضمیر کی تاکید کے لیے لایا گیا ہے اس لیے اسے بھی محلاً منصوب کہا جائے گا کیوں کہ تاکید کا اعراب مؤکد کے تابع ہوتا ہے۔ (تاکید کا بیان آئندہ ہوگا)۔

(یوسفُ) خبر ہے اس لیے مرفوع ہے، غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

۳۔ قَالَ أَنَا یُوْسُفُ.

یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتحہ ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متّصل واحد مذکر غائب (هُوَ) مستتر

ہے جو اس کا فاعل ہے محلاً مرفوع۔

(أَنَا) ضمیر واحد متکلّم مرفوع منفصل، مبنی ہے، مبتدا ہے اس لیے محلاً مرفوع۔

(یوسف) خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔

مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے قَالَ کا، اس لیے محلاً منصوب ہے۔

(یاد رکھو قَوْل کا مفعول بہ مقولہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)

فعل قَالَ اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۸۱

ذیل کے مکتوب میں جملہ خبریہ اور انشائیہ پہچانو:

مكتوبٌ في تَهْنِئَةِ العِيد

بسم الله الرحمٰن الرحيم

إلى حضرة الوالدِ المكرّمِ،

السّلام عليكم ورحمة الله وبركاتهٗ،

بِعيدِ الفطرِ ذي البَركاتِ أُهْدِيُ
لِحَضْرَتِكَ الهَنَاءَ[1] مع السّلام
وأَرْجُو أن يعودَ بِكُلِّ عزٍّ
وإِقْبَالٍ عَليك بكلّ عام

وبعدُ، فَإِنّي لَوِاسْتَعَرْتُ[2] من حسّانَ[3] فصاحته ومن بديعِ[4] الزّمان بلاغتَه

---

[1] مبارک بادی، خوش گواری۔ [2] اِسْتِعَارَ: عاریت لینا۔

[3] حسان بن ثابت المتوفی سنہ ۵۴ھ آنحضرت ﷺ کے زمانے کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرت ﷺ کی شان میں قصائد لکھے ہیں۔

[4] بدیع الزمان الہمدانی المتوفی سنہ ۳۹۸ھ ایک بڑا انشاپرداز ہے جس کی کتاب ''مقامات ہمدانی'' مشہور ہے۔

لَمَا قَدَرْتُ عَلٰى وصف ما في الفُؤاد[1] من عظيم الشوق وعواطف[2] الاحترام، كيف لا؟ ولسان البلاغة يَعْجِز عن شكر أَيَادِيْكَ[3] التي غَمَرَتْني[4] سِجَالُها،[5] واتّسع[6] في ميدان الكرم مَجَالُها.[7]

يا مولاي! مع اعْتراف العَجْزِ والتقصير أرفع[8] لمِعَاليكم[9] عريضة التهانئ[10] بإقبال[11] العيد السّعيد. أعاده اللّٰه عليكم بالمَسَرّات والعيش[12] الرغيد.

يا ليت لو كنتُ اليوم أَمامَ حضرتكم في البيت، وقبّلتُ[13] أيدي الوالدَين المعظّمَين الّتي بِظِلّها تربَّيْتُ[14] وتلقّيت[15] ما تلقّيتُ. فما أَطْيَبَ عيدًا تتضاعف[16] فيه المسرّات برؤيةِ الوالدَيْن ولَثْمِ[17] خدود الإِخْوَانِ والأَخَوَات، لعلّ اللّٰهَ يُقرِّبُ أيّام لِقائِنَا، ويُحقّقِ في القريب رَجائَنا.

هٰذا، وأُهْدِي تَحِيّةَ السّلام والتَّهنِئَة لِأُمّي الشفوقِ وإخوتي وأَخَواتي والأعمام المحترمين. أطال اللّٰه بقاءكم وبقاءهم للعبد المهجور.

خادمُكم عَبد الشكور

تنبیہ: جملۂ انشائیہ پر نشان کردیا گیا ہے۔

---

[1] فُؤَادٌ (جـ أَفْئِدَةٌ) دل۔ [2] جمع ہے عاطفة کی: جذبہ، شفقت۔ [3] احسانات۔
[4] غَمَرَ (ن): ڈبو دینا۔ [5] سَجْلٌ (جـ سِجَالٌ) بڑا ڈول۔ [6] اِتَّسَعَ (دراصل اِوْتَسَعَ) کشادہ ہونا۔
[7] جولانگاہ، جولانی۔ [8] رَفَعَ (لَهُ): پیش کرنا۔ [9] مَعَالِيْ بلندیاں، ادب کیلئے بولا جاتا ہے۔
[10] تہنیت، مبارک بادی۔ [11] سامنے آنا۔ [12] بافراغت زندگی۔
[13] قَبَّلَ: بوسہ دینا۔ [14] تَرَبّي: پرورش پانا۔ [15] تلَقّي: حاصل کرنا۔
[16] تَضَاعَفَ: دوچند ہونا۔ [17] بوسہ دینا۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْإِعْرَاب

تنبیہ۱: اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصّے کے سبق (۱۰) اور (۱۱) میں اور فعل کا اعراب سبق (۲۰) میں لکھا جاچکا ہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ لفظ معرب (دیکھو سبق ۱۰-۱۰) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتلائی جاتی ہیں انھیں اعراب کہتے ہیں۔

تنبیہ۲: اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے، لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کی جو حرکات وسکنات ہوتی ہیں انھیں اعراب نہیں کہنا چاہیے، مگر انھیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہوگیا ہے۔

۲۔ اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اعراب بالحرکۃ ۲۔ اعراب بالحروف۔

۱۔ اعراب بالحرکۃ یہ ہیں: رفع (ـُ) یا (ـٌ)، نصب (ـَ) یا (ـً)، جر (ـِ) یا (ـٍ). یہ اسم کے اعراب ہیں۔ فعل کا اعراب رفع (ـُ) ، نصب (ـَ) اور جزم (ـْ) ہے۔

تنبیہ۳: یاد رکھو تنوین صرف اسم کا خاصہ ہے، نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آئے گی جب وہ معرف باللّام یا مضاف یا غیر منصرف ہو۔

ضمّہ (ـُ)، فتحہ (ـَ)، کسرہ (ـِ) اور سکون (ـْ) بھی اعراب کے نام ہیں۔ مگر یہ نام زیادہ تر مبنی الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور

درمیانی حرکات کے لیے یہی نام استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائیگا، ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے۔

۲۔ اعراب بالحروف یہ ہیں: ـَا، ـِيْ، ـَانِ، ـَيْنِ، ـُوْنَ، ـِيْنَ، نِ اور نَ.

تنبیہ۴: ـُوْ، ـَا، ـِيْ وغیرہ کے تلفظ کا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہر ایک حرکت کیساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کرلو۔ مثلاً ـُوْ کو أُوْ، ـَا کو آ اور ـِيْ کو إِيْ کہو۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۱)

الف: ـُوْ، ـَا، ـِيْ یہ أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ اور ذُوْ کا اعراب ہے، جب کہ وہ یائے متکلّم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں: أبــوك (حالت رفعی) أبــاك (حالت نصبی) أبيك (حالت جری)، لیکن جب مذکورہ اسما (بجز ذُوْ کے) ضمیر متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا، بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائیں گے: جَاءَ أَبِيْ، رَأَيْتُ أَبِيْ، قلت لِأَبِيْ. (دیکھو سبق ۱۱-۲)

تنبیہ۵: لفظ ذُوْ عموماً اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے، ضمیر کی طرف شاذ و نادر ہی مضاف ہوجاتا ہے۔

تنبیہ۶: فَمٌ کے ساتھ یہ اعراب لگانے کے وقت میم گرادی جاتی ہے: فُوْكَ، فَاكَ، فِيْكَ کہا جاتا ہے۔ فَمٌ کو اعراب بالحرکۃ بھی لگا سکتے ہیں: فَمُكَ، فَمَكَ، فَمِكَ.

تنبیہ۷: مذکورہ اسمائے ستہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب وہ مکبّر (غیر مصغر) ہوں اس لیے یہ اسمائے ستہ مکبّرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جب یہ مصغر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرح رفع، نصب اور جر سے ہوگا: أُخَيٌّ، أُخَيًّا، أُخَيٍّ وغیرہ۔ (مکبّر اور مصغر کا بیان دیکھو سبق ۴۷-۶ میں)

ب: ـَانِ، ـَيْنِ اسم تثنیہ کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَيْنِ.

ج: ـُوْنَ، ـِيْنَ جمع سالم مذکر کا اعراب ہے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ.

د: نِ مضارع کے تثنیہ کا اعراب ہے: يفعلانِ، تفعلانِ.

ہ: نَ مضارع جمع مذکر اور واحد مؤنث مخاطبہ کا اعراب ہے: يَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِيْنَ.

تنبیہ ۸: مضارع کے مذکورہ صیغوں میں نِ اور نَ صرف حالت رفعی میں لگائے جاتے ہیں، حالت نصبی و جزمی میں یہ نون حذف کردیے جاتے ہیں: لَنْ يَفْعَلَا، لَنْ يَفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلِيْ. اسی طرح لَمْ تفعَلَا وغیرہ۔ (دیکھو سبق ۲۰ کی گردانیں)

تنبیہ ۹: تثنیہ و جمع کا نون اعراب کی علامت ہے اسی لیے نون اعرابی کہلاتا ہے۔

تنبیہ ۱۰: اسم میں تثنیہ کا الف اور جمع کا واو علامتِ اعراب ہیں اسی لیے ان میں تغیّر ہوا کرتا ہے (دیکھو اوپر تثنیہ اور جمع کی مثالیں) لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں، ان میں کبھی تغیر نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح يَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ کا نون اعرابی نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لیے اس میں کبھی تغیّر نہیں ہوتا بلکہ ماضی سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے۔

اعراب لفظی اور تقدیری یا محلّی

۳۔ جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اشکال یا ثقل (بوجھ) نہ ہو، وہاں تو اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔ انھیں اعراب لفظی کہتے ہیں، لیکن جہاں اعراب کا تلفظ مشکل یا ثقیل ہو وہاں مجبوراً اعراب نہیں پڑھے جاتے جیسے: مُوسٰی اور عَصًا اسم مقصور ہیں کیوں کہ آخر میں الف مقصورہ لگا ہوا ہے۔ (دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا جاسکتا: جاء موسٰی، رأیت موسٰی، جَاءَ بِمُوسٰی[۱]

ایسے لفظوں پر حسب موقع اعراب فرض کرلیا جاتا ہے۔ ایسے فرضی اعراب کو تقدیری یا محلّی اعراب کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۸ اور سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

قاضٍ یا القاضِيُ، جارٍ یا الجارِيُ اسم منقوص یا ناقص ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۹)

ان پر حالت رفعی و جری میں اعراب تقدیری ہوگا، صرف حالت نصبی میں اعراب لفظی ہوگا: جاء قاضٍ، رأیتُ قاضیًا، مررتُ علٰی قاضٍ[۲] اسی طرح جاء القاضيُ، رأیت القاضيُ، مررت علَی القاضيُ.

سوالات نمبر ۱۸ (ب)

۱۔ اعراب کی تعریف کرو۔

۲۔ اعراب کا مقام کہاں ہے؟

۳۔ لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات وسکنات کو اعراب کہنا چاہیے؟

۴۔ علاماتِ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

۵۔ مبنی کے حرکات وسکنات کے کیا نام ہیں؟

۶۔ اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟

۷۔ اسمائے ستہ مکبّرہ کا اعراب بیان کرو، اور وہ جب مصغر ہوں تو کیا اعراب ہوگا؟

۸۔ نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟

۹۔ یفعَلانِ اور یفعَلُونَ میں اور مُسلِمانِ اور مُسلِمونَ میں علامتِ اعراب کیا ہے؟

---

[۱] موسیٰ کو لے آیا۔ [۲] میں گذرا (میرا گذر ہوا) ایک قاضی پر۔

۱۰۔ یَفعلْنَ اور تَفعَلْنَ میں نون کیسا ہے؟

۱۱۔ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۲۔ عیسیٰ اور صغریٰ جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

۱۳۔ ماضٍ، رامٍ، القاضي جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں اور اُن کا اعراب تینوں حالتوں میں کیسا ہوگا؟

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

إِعْرَابُ الفِعْل

تنبیہ ا: چوں کہ اسم کے اعراب کا بیان طویل ہے اس لیے پہلے فعل کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

ا۔ فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں، صرف فعل مضارع (جب کہ نونِ جمع مؤنث سے خالی ہو) معرب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغوں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، أَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع ضمّہ (ـُ) سے، نصب فتحہ (ـَ) سے اور جزم سکون (ـْ) سے آتا ہے۔ باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہیں، بقیہ سات صیغوں کا رفع نون اعرابی سے آتا ہے، نصب اور جزم حذفِ نون سے۔

فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے، لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوتا ہے۔

مواضع نصب الفعل

۲۔ جب مضارع پر حروفِ ناصبہ (أَنْ، لَنْ، کَيْ [یا لِکَيْ] اور إِذَنْ) داخل ہوں تو وہ منصوب ہوجاتا ہے۔

تم نے درس (۴۹) میں پڑھا ہے:

ا۔ أَنْ سے مضارع میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: ﴿أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّکُمْ﴾[۱] یعنی صِیَامُکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)۔

[۱] بقرہ:۱۸۴

تنبیہ۲: اکثر أَنْ کا ترجمہ اردو میں ''کہ'' کیا جاتا ہے: جِئْتُ أَنْ أَرَاكَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں)۔

۲۔ لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللّٰهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کریں گے)۔

۳۔ كَيْ (یا لِكَيْ) سبب بتانے کے لیے آتا ہے: أَسْلَمْتُ كَيْ أُفْلِحَ.

۴۔ إِذَنْ[۱] (إِذًا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا أَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے: إِذًا تُفْلِحَ.[۲]

۳۔اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں أَنْ مقدر[۳] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے:

۱۔ لام الجحود یعنی جو لام كان منفیہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد: ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾[۴] (اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ تو اُن میں موجود ہو) یہاں ''لِيُعَذِّبَ'' لِأَنْ يُعَذِّبَ کے معنی میں ہے۔

۲۔حتی کے بعد: ﴿لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ﴾.[۵]

۳۔ أَوْ کے بعد جب کہ وہ إِلٰى یا إِلَّا کے معنی میں ہو: لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّيْ (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) یہاں أَوْ تُعْطِيَ کے معنی إِلٰى أَنْ تُعْطِيَ ہیں۔

۴۔لامِ كَيْ کے بعد، یعنی وہ لام جو كَيْ کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِأُكَلِّمَكَ

---

[۱] إِذَنْ کے معنی ہیں ''تب'' یا ''تب تو'' [۲] تب تو تو فلاح پائے گا۔

[۳] مقدر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے، لیکن اس کے معنی لیے جائیں۔ [۴] انفال: ۳۳

[۵] میں اس سرزمین سے ہرگز نہ ہٹوں گا، یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیں۔ (یوسف: ۸۰)

یعنی (میں تیرے پاس آیا، تا کہ تجھ سے گفتگو کروں) لِأُكَلِّمَ کے معنی ہیں: كَيْ أَنْ أُكَلِّمَ.

۵۔ فـ[1] کے بعد بھی مضارع منصوب پڑھا جاتا ہے جب کہ وہ:

☆ امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تا کہ فلاح پائے)۔

☆ نہی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہو جائے)۔

تنبیہ۳: اگر امر و نہی کے بعد مضارع پر فـ داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائے گا: تَعَلَّمْ تُفْلِحْ (سیکھ فلاح پائے گا)، لَا تَعْجَلْ تَنْدَمْ (جلدی نہ کر، شرمندہ ہوگا)۔

☆ یا استفہام کے بعد آئے: أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُوْرَكَ؟

☆ یا تمنی کے بعد: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا)۔

☆ یا عرض (التماس) کے بعد: أَلَا تَحُلُّ بِنَادِيْنَا[2] فَتُكْرَمَ (آپ ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔

☆ یا نفی کے بعد: لَمْ يَأْتِنَا فَنُعْطِيَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے)۔

۶۔ واو معیّت کے بعد جب کہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: أَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہو جا معاً فلاح پائے گا) لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ (کسی خصلت [کام] سے منع نہ کر باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے)۔

تنبیہ۴: عَلِمَ اور اسکے مشتقات کے بعد أَنْ آئے تو اسے أَنَّ کا مخفّف سمجھا جائے، وہ فعل مضارع کو نصب نہ دے گا: ﴿عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى﴾[3] (دیکھو سبق ۴۹)

---

[1] اس فـ کو فاء السببيّة کہتے ہیں۔ [2] نَادِي: مجلس، جماعت۔ [3] مزمل: ۲۰

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۶

اِرْتَاضَ (يَرْتَاضُ) ریاضت کرنا، ورزش کرنا	تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا
أَسِيَ (ی،س) غمگین ہونا	جَادَ (و،ن) سخاوت کرنا
أَنْجَحَ (ا) کامیاب کرنا	خَابَ (ی،ض) ناکام ہونا
اِصَّدَّقَ (=تَصَدَّقَ) صدقہ دینا	خَيْطٌ (جـ خُيُوْطٌ) تاگا
اِسْتَسْهَلَ (۱۰) آسان جاننا	دَنَا (و،ن) قریب ہونا
أَضَلَّ (ا) گمراہ کرنا	الرِّيَاضَةُ الجِسْمَانِيَّة ورزش
أَنْقَضَ (ا) توڑنا	زَهَدَ (ف) بے رغبت ہونا
تَبَيَّنَ (۴) ظاہر ہونا، پتہ چلانا	سَادَ (و،ن) سردار ہونا
ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا	ضَئِيْلٌ کمزور، ناتواں
تَهَذَّبَ (۴) درست ہونا، مہذب ہونا	نَظَمَ (ض) پرونا
عَصٰى (يَعْصِيْ) نافرمانی کرنا	

مشق نمبر ۸۲

تنبیہ ۵: ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہر ایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر منصوب ہے تو کیوں؟ اور علامتِ نصب کیا ہے؟

١. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أعوذ بك مِن أَنْ أُشرِك بك شيئًا.

٢. لا تكسل كي لا تخيبَ في مرادك.

٣. هل تُضيع أوقاتك فإذًا تكونَ من الخاسرين.

٤. صُم حتّى تغيبَ الشمسُ.

٥. ثابِرْ على الاجتهاد حتى تحصلَ في مستقبَلِك منزلةً واعتبارًا؛ لأنّ الكَسَلَ ما كان لِيُنْجِحَ أحدا.
٦. ما كنتُ لِأُخلف الوعدَ ولم تكن لِتنقضَ العهد.
٧. كن زاهدا في الدنيا لِتذوقَ حلاوة الجنّة.
٨. تاجِرْ[1] فتَرْبَحَ.
٩. جُودوا فتَسُودوا.
١٠. لا تتعرّضوا لتغيّرات الجوّ فتَمْرَضُوا.
١١. متى تسافرُ فأُسافرَ معك.
١٢. هلّا تتعلَّمُ أيّها الولد فيتهذّبَ عقلُك ويتمهّد لك سبيلُ التّقدُّم؛ لأنّ نجاح المرء بقدر علمه.
١٣. قال صديقي: إنّي أقرأ ليلًا في نورٍ ضَئِيلٍ، فقلت: إِذَنْ تؤْذِيَ عَيْنَيْك فاجتنب المطالعة ليلًا ما استطعتَ لئلّا يضعُفَ بصرُك.
١٤. قال رسول اللّٰه ﷺ: والّذي[2] نفسُ محمّد بيده لا تؤمنون حتّٰى تحابُّوا.[3]

١٥. لَيْتَ الكواكبَ تَدْنُوْ لِيْ فأَنْظِمَهَا

١٦. لَأَسْتَسْهِلَنَّ الصَّعبَ أَوْ أُدْرِكَ المُنٰى
فما انْقادتِ الآمالُ إلّا لِصابرِ

---

[1] تَاجَرَ (۳) باہم لین دین تجارت کرنا۔ تاجِرْ امر ہے۔

[2] واو قسمیہ ہے یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔

[3] یہاں تک کہ باہم محبت کرو۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. لن تنالوا البِرَّ حتّٰى تُنفقوا ممّا تُحِبّونَ.

٢. كَيْ نُسبّحَكَ كثيرا ونذكُرَكَ كثيرا.

٣. لِكَيْلا تَاْسَوْا على ما فاتكم ولا تفرحوا بِمَا اٰتٰكُمْ.

٤. كلوا واشربوا حتّى يَتَبيّن لكم الخيطُ الابيض من الخيط الاسود من الفجر.

٥. ولا تتَّبِع الهوٰى فيُضِلّك عن سبيل اللّٰه.

٦. من ذا الّذى يقرض[1] اللّٰهَ قرضًا حسنًا فيضٰعِفَه له اَضْعافًا كثيرةً.

مشق نمبر ۸۳

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ اے ہمارے رب، ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں۔

۲۔ اپنے اوقات ضائع نہ کرو تاکہ اپنی مراد میں ناکام نہ رہو۔

۳۔ کیا تو سستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہے گا۔

۴۔ کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کرلے۔

۵۔ تجارت کرو کہ نفع پاؤ۔

۶۔ ہم اپنے وطن کی آزادی کے لیے کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (أَوْ) مقصد کو پہنچ جائیں گے۔

۷۔ نہ تو سست تاجر نفع پانے والا تھا، نہ محنتی تاجر ٹوٹا پانے والا۔

---

[1] أَقْرَضَ (۱۰) قرض دینا۔

۸۔متفق ہو جاؤ تا کہ مستقل (آزاد، خود مختار) ہو جاؤ۔

۹۔کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا۔

۱۰۔تم اہلِ مغرب کے تسلّط سے ہرگز نجات نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ ان کی مانند علوم و فنونِ جدیدہ سیکھ لو اور اپنی قوم کے لیے ایثار کرنے لگو۔

۱۱۔قرآن مجید میں غور (فکر) کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے۔

۱۲۔خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمھیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

مواضع جزم الفعل

ا۔تم نے درس (۲۰) اور (۴۹) میں حروف جازمۃ الفعل المضارع کا بیان پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور إِنْ شرطیہ (دیکھو درس ۲۰-۳) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں اس لیے انہیں اسماء الشرط یا کلم المجازاۃ[1] کہا جاتا ہے۔وہ حسبِ ذیل ہیں:

ا۔مَنْ (جو شخص) ۲۔مَا (جو چیز، جو کچھ) ۳۔أَنّٰی (جس طرح، جہاں کہیں)

۴۔متٰی (جب بھی) ۵۔أَيَّانَ (جب بھی) ۶۔أَيْنَمَا (جہاں کہیں)

۷۔كَيْفَمَا (جب بھی) ۸۔مَهْمَا (جو کچھ) ۹۔حَيْثُمَا (جہاں کہیں)

۱۰۔أَيٌّ (جو کوئی-مذکر) ۱۱۔أَيَّةٌ (جو کوئی-مؤنث)۔

تنبیہ ا: مذکورہ الفاظ میں نمبر (ا) سے (۵) تک، نیز أَيْنَ، كَيْفَ، أَيٌّ اور أَيَّةٌ اسم استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳) اور مَنْ، مَا، أَيٌّ اور أَيَّةٌ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ۴۲)۔ان دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے: مَنْ يَقْرَأُ (کون پڑھتا ہے؟) هٰذا مَنْ يُعَلِّمُنِي (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھلاتا ہے)۔

۲۔ مذکورہ اسماء الشرط إِنْ شرطیہ کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں جب کہ دونوں مضارع ہوں:

ا۔ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزَ بِهِ﴾[2] (جو شخص کوئی برائی کریگا اسے اسکا بدلہ دیا جائیگا)۔

---

[1] باہمی جزا و معاوضہ دینے کے کلمے۔ [2] نساء: ۱۲۳

۲۔ ﴿مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾[1] (تم جو کچھ بھلائی [کی قسم میں] سے کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے)۔

۳۔ مَهْمَا تُعْطِ تُجْزَ (تو جو کچھ دے گا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائے گا)۔

۴۔ مَتٰى تَسْعَيَا تَنْجَحَا (تم دونوں جب بھی کوشش کرو گے کامیاب ہو گے)۔

۵۔ ﴿اَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ﴾[2] (تم جہاں کہیں رہو گے موت تمہارے پاس پہنچ جائے گی)۔

۶۔ كَيْفَمَا تَكُونُوا يَكُنْ قُرَنَاؤُكُم (جیسے تم رہو گے [ویسے ہی] تمہارے ساتھی ہوں گے)۔

۷۔ أَيَّةَ سورةٍ تقرأْ تَسْتَفِدْ منها (تو کوئی سی سورت پڑھے گا اس سے فائدہ حاصل کرے گا)۔

تنبیہ۲: مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یا جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذوی العقول[3] کے لیے ہے۔ اور یہی کثیر الاستعمال ہے۔ مَا اور مَهْمَا غیر ذوی العقول کے لیے، مَتٰى اور أَيَّانَ زمان کے لیے، أَيْنَمَا اور حَيْثُمَا مکان کے لیے، أَنّٰى مکان اور زمان دونوں کے لیے آتا ہے۔ أَيٌّ اور أَيَّةٌ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تنبیہ۳: أَنّٰى کبھی كَيْفَ اور مَتٰى کے معنی میں آتا ہے: ﴿قَالَ اَنّٰى يُحْيِىْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾[4] (اس نے کہا: اللہ اس کو کس طرح یا کب زندہ کرے گا؟)

---

[1] بقرہ: ۱۹۷ [2] نساء: ۷۸

[3] یعنی عقل والے۔ انسان، جن اور فرشتوں کو عاقل اور باقی مخلوق کو غیر عاقل مانا گیا ہے۔ [4] بقرہ: ۲۵۹

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْكُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہے گا) یہ جزم اس وقت ہوگا جب کہ جملے کے شروع میں إِنْ (اگر) کے معنی پیدا کیے جاسکتے ہوں، چناں چہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں: إِنْ تَسْكُتْ تَسْلَمْ (اگر تو خاموش رہے گا تو سلامت رہے گا)۔

۵۔ جب کہ شرط کے جواب میں (بعد والے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قَد یا سین یا سَوْفَ داخل ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں، جیسے لَيْسَ، عَسٰى وغیرہ، تو اُس جواب پر فَـ[1] داخل کرنا ضروری ہے:

۱۔ إِنْ يَمْسَسْكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (جواب میں جملہ اسمیہ ہے)

۲۔ ﴿ان كنتم تُحِبّون اللّٰه فاتّبِعونی﴾[2] (جواب میں فعل امر ہے)

۳۔ ﴿فَاِنْ تَوَلَّيتم فما سَأَلْتُكم من اَجْرٍ﴾[3] (جواب میں مائے نافیہ داخل ہے)

۴۔ وما تفعلوا من خير فَلَن تُكْفَرُوه.[4] (جواب میں لَنْ داخل ہے)

۵۔ ﴿اِنْ يَسْرِقْ فقد سرق اَخٌ لَهٗ﴾[5] (جواب میں قد داخل ہے)

۶۔ ﴿ان خِفْتم عَيْلَةً[6] فسوف يُغْنِيكُمُ اللّٰه﴾[7] (جواب میں سَوْفَ داخل ہے)

۷۔ ﴿اِنْ تَرَنِ[8] اَنَا اَقَلَّ منك مالاً وولدًا ○ فعسٰى ربي اَنْ يُؤْتِيَنِ خيرا

---

[1] اس فـ کو حرفِ تعقیب کہتے ہیں۔ [2] آل عمران: ۳۱ [3] یونس: ۷۲

[4] تم جو کچھ بھلائی کرو گے تو ہرگز ناشکری نہ کیے جاؤ گے۔ یعنی ضرور تمھیں اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔

[5] یوسف: ۷۷ [6] افلاس۔ [7] توبہ: ۲۸

[8] تَرَنِ دراصل تَرَانِي ہے۔ ترىٰ کا الف حالت جزمی کی وجہ سے گرگیا اور آخر سے یائے متکلّم کا حذف کرنا =

مِنْ جَنَّتِكَ﴾[۱] (جواب میں فعل جامد داخل ہے)

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے:

اسمیةٍ طلبیّةٍ و بجامدٍ　　وبما ولَنْ وبقد وبالتسويف[۲]

یعنی جملہ اسمیہ ہو، طلبیہ یعنی امر و نہی ہو اور فعل جامد کے ساتھ، اور مَا، لَنْ، قد اور سین و سَوف کے ساتھ ہو (تو جواب پر فـ داخل ہوگا)۔

۶۔ جب کہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلہ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر فـ لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہے:

﴿اِنْ يَكُنْ منكم اَلْفٌ يَغْلِبُوا اَلْفَيْنِ﴾[۳] ﴿وَمَنْ عاد فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ منه﴾[۴]

تنبیہ ۴: تم نے درس (۳۳) میں پڑھا ہے کہ حالتِ جزمی میں فعل ناقص (معتل اللام) کے آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں: تَرٰی سے لَمْ تَرَ، أَدْعُوْ سے لَمْ أَدْعُ، تَرْمِي سے لَمْ تَرْمِ.

مشق نمبر ۸۴
ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱. مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً يُجْزَ بِه.

۲. إن لم تغلب عدوَّك فَدارِ.[۵]

= کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح يُوْتِيَنِ = يُؤْتِيَنِيْ سے یائے متکلم حذف ہے۔ معنی ہیں اگر تو مال و اولاد کے لحاظ سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دے گا۔

[۱] کہف: ۳۹، ۴۰　　[۲] کسی فعل پر سَوفَ داخل کرنا

[۳] اگر تم میں سے ایک ہزار (مجاہد) ہوں تو دو ہزار (کافروں) پر غالب آجائیں گے۔ (انفال: ۶۶)

[۴] اور جو شخص (گناہ کی طرف دوبارہ) لوٹے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔ (مائدہ: ۹۵)

[۵] دارِ امر ہے، مُدَارَاةٌ سے یعنی خاطر مدارات کر۔

۳. مَآ[۱] تَفْعَلُوا من خیرٍ فلن تُكْفَرُوْهُ.

(مَنْ) اسم الشرط، مبنی، محلاً مرفوع کیوں کہ مبتدا ہے۔

(یَعْمَلْ) فعل مضارع، جو اسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے، اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جو محلا مرفوع ہے۔

(سُوْءً) مفعول بہ ہے، اس لیے منصوب ہے۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہے۔

(یُجْزَ) (=یُجْزٰی= یُجْزَیُ) فعل مضارع مجہول، ناقص یائی، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے، جس کی علامت آخر سے حرفِ علت کا اسقاط ہے، اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے محلاً مرفوع۔

(بِ) حرف جارّہ (ہٖ) ضمیر مجرور متّصل، جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل مجہول اپنے نائب الفاعل و متعلق کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کرلو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۷

أَصَابَ (ا-و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا، تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا، پہنچنا	سَدِیْدٌ (ج سِدَادٌ) مضبوط، درست
خَالَ (یَخَالُ) خیال کرنا	ضَرَّسَ (۲) چبانا

[۱] مَا اسم الشرط ہے، جازم فعل ہے، محلاً منصوب کیوں کہ تفعلوا کا مفعول ہے، فعل پر مقدم ہے۔

خَفِيَ (س) چھپنا (ا) چھپانا	صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا
خَلِيْقَةٌ خصلت	قُدْوَةٌ پیشوا، رہنما
دَارٰى (ى-۳) خاطر مدارات کرنا	لَطَفَ (ن، به) مہربانی کرنا (ك) پاکیزہ ہونا
ذِكْرٰى یاد، نصیحت، نصیحت کرنا	مَنْسِمٌ چوپائے جانور کا کھر، ٹاپ
سَحَرَ (ف) جادو کرنا	وَطِئَ (س) روندنا
سَيِّئَةٌ (جـ سَيِّئَاتٌ) برائی	وَقَّرَ (۲) عزت کرنا
نَابٌ (جـ أَنْيَابٌ) سُولا، دانت	

مشق نمبر ۸۵

تنبیہ ۵: ذیل کے جملوں میں مضارع کے جزم کی وجہ اور علامت پہچانو اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ فـ لگا ہوا ہے اس کا سبب معلوم کرو۔

۱. من لا يَرْحَمْ لا يُرْحَمْ. (الحديث)

۲. من لا يرحمْ صغيرَنا ولا يُوَقِّرْ كبيرَنا فليس مِنّا. (الحديث)

۳. من لا يُكْرِمْ ضَيفَه فليس مِنَّا. (الحديث)

٤. متٰى تَحْسُنْ أخلاقُك يَكْثُرْ أحبابك.

٥. حيثُما يدخلْ نور الشّمس يَصْعُبْ دخول الطّبيب.

٦. اجتهدوا أيُّها الأٰباء! في أن تكونوا قُدْوةً حسنةً لأولادكم؛ لِأَنَّكم كيفما تكونوا يَكُنْ أولادكم.

۷. اِرحموا من في الأرض يرحَمْكم مَن في السماء. (الحديث)

۸. قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حبيبٍ ومنزلِ

اشعار

۹. وَمَنْ لَـم يُصَانِعْ في أمور كثيرة يُضرَّسْ بِأَنْيَابٍ ويُوطَأْ بِمَنْسِمِ

۱۰. ومَنْ يَغْتَرِر، يحسِبْ عدوّا صديقَه ومن لـم يُكَرِّم نفسه لـم يكرَّم

۱۱. ومهما يكن عـنـد امرئٍ مِن خليقةٍ وإنْ خـالَهَا تَخْفٰى على الناس، تُعْلَمِ

۱۲. ولا تَغْتَرِرْ تَنْدَمْ ولا تَكُ حاسدا تُـذَلَّ، ولا تَحْقِرْ سِواكَ تُـحَقَّرِ

۱۳. وَأَكْثِرْ من الشورٰى فإنّك إن تُصِبْ تجدْ مادحا أو تُخطِئِ الرأيَ تُعْذَرِ

تنبیہ۶: چار ابیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں، مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لیے ہر ایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔ مَنسِمٍ کو دو زیر ہیں اسے بھی لمبی زیر سے مَنْسِمِ پڑھا جائے گا۔ یہ باتیں شعر میں جائز ہیں۔

مشق نمبر ۸۶

من القرآن

۱. فليَضْحَكوا قليلا ولْيَبْكُوا كثيرا.

۲. قـالتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا، قل لم تؤمنوا ولٰـكِنْ قولوا اَسْلَمْنَا، ولمّا يدخُلِ الْإِيمانُ في قلوبكم.

۳. قل ان تبدوا ما في انفسكم او تُخفوه يُحَاسِبْكم به اللّٰه.

۴. ومن يطعِ اللّٰهَ ورسوله فَقَدْ فاز.

۵. وقالوا مهما تأتنا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِتَسْحَرَنا بها، فما نحن لك بمؤمنين.

۶. اِتّقوا اللّٰه وقولوا قولا سديدا يُصْلِحْ لكم اعمالَكُمْ.

۷. ان تُصِبْكم حسنةٌ تَسُؤْهم وان تُصِبْكم سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بها.

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

إعراب الاسم (ألف)

ا۔اسم بہ لحاظِ اعراب کے تین قسم کا ہے:

ا۔مبنی: جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاء هٰؤلاءِ، رأيت هٰؤلاءِ، قلت لِهٰؤلاءِ.

۲۔معرب منصرف: جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جر تنوین کے ساتھ داخل کیے جاتے ہوں: جاء رجلٌ، رأيت رجلًا، قلت لِرَجُلٍ.

۳۔معرب غیر منصرف: جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمّہ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے: جاء عُمَرُ، رأيتُ عُمَرَ، قلت لعُمَرَ.

۲۔اسمائے مبنیہ بہت کم ہیں، جن کی قسمیں حسبِ ذیل ہیں:

ا۔ضمائر۔(دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷ اور ۴۱)

۲۔اسماء الاشارۃ۔(دیکھو سبق ۱۲)

۳۔اسماء الاستفہام۔(دیکھو سبق ۱۳)

۴۔اسماء الموصولۃ۔(دیکھو سبق ۴۲)

۵۔اسماء الشرط۔(دیکھو سبق ۵۶)

۶۔اعداد مرکبہ یعنی أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔(دیکھو سبق ۴۴)

۷۔ اسماء الکنایہ: کَمْ،[1] کَاَیِّنْ،[2] کَذَا،[3] کَیتَ[4] وَذَیتَ (سبق ۶۵)۔

۸۔ اسماء الصوت، آواز کے نام: غَاق غاق،[5] بخ[6] وغیرہ۔

۹۔ اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں: هیهاتَ[7] (سبق ۷۵)۔

۱۰۔ فَعَالِ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفت ہو یا فعل امر کے معنی بتلائے:

حَذَامِ (عورت کا نام) فَسَاقِ (فاسقہ) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ)۔

تنبیہ ا: اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ معرب ہوتا ہے: هٰذَانِ، هٰذَیْنِ، ذَانِكَ، ذَیْنِكَ، اَللَّذَانِ، اَللَّذَیْنِ.

اَلْمُعْرَبُ الْغَیْرُ الْمُنْصَرِفِ

۳۔ غیر منصرف کی قسمیں اور ان کی شناخت کے طریقے:

ا۔ اسم علم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب کہ وہ:

الف: مؤنث ہو، مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا متحرک الوسط ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فاطِمةُ، زَینَبُ، سَقَرُ (دوزخ)۔

ب: یا تو عجمی (غیر عربی) لفظ ہو، اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو: إِدْرِیسُ، إبراهیمُ. اسی لیے نُوْحٌ منصرف ہے یا متحرک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ، مگر هِنْدٌ میں اختلاف ہے۔

ج: یا وہ اسم علم ایسا مرکب ہو جو مل جل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَكَّ[8] (نام شہر) ایسے مرکب کو مرکب مزجی یا امتزاجی کہتے ہیں۔

---

[1] بہتیرے۔ [2] کئی، بہتیرے۔ [3] اتنا، ایسا۔ [4] ایسا ایسا۔

[5] کوّے کی آواز۔ [6] اونٹ کو بٹھانے کی آواز۔ [7] دور ہوا۔

[8] بَعْل ایک بت کا نام ہے اور بَكّ ایک بادشاہ کا نام ہے۔

د: یا ایسا اسم ہو جس کے آخر میں الف ونون زائد ہوں: عُثْمَانُ.

ھ: یا فِعْل کا ہم وزن ہو: أَحْمَدُ، یَزِیْدُ (بروزن یبِیعُ)۔

و: یا وہ اسم عَلَم فُعَلُ کے وزن پر ہو: عُمَرُ، زُفَرُ، اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں۔

تنبیہ ۲: بعض اسمائے صفت کی جمع بھی فُعَلُ کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: أُخَرُ جمع أُخْرٰی[1] کی، جُمَعُ جمع جَمْعَاءُ[2] کی، لیکن اسم تفضیل کی مؤنث جو فُعْلٰی کے وزن پر آتی ہے وہ منصرف ہوا کرتی ہے: کُبْرٰی کی جمع کُبَرٌ، صُغْرٰی کی جمع صُغَرٌ. (دیکھو سبق ۱۴-۳)

۲۔ اسم صفت اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب کہ وہ:

الف: فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اس کا مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آیا ہو: سَکْرَانُ[3] عَطْشَانُ[4] ان کا مؤنث سَکْرٰی اور عَطْشٰی ہے یہی وجہ ہے کہ نَدْمَانٌ[5] منصرف ہے کیوں کہ اس کا مؤنث نَدْمَانَةٌ آتا ہے۔

ب: یا وہ أَفْعَلُ کے وزن پر ہو: أَحْمَرُ، أَحْسَنُ وغیرہ۔

ج: یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنی دہرائے جاتے ہوں: أُحَادُ (ایک ایک) مَوْحِدُ (ایک ایک)، ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحدٌ واحدٌ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں، ثُنَاءُ (دودو) مَثْنٰی (دودو) اسی طرح عُشَارُ اور مَعْشَرُ تک۔

(دیکھو سبق ۴۶-۵)

۳۔ جب کسی اسم یا صفت کے آخر میں الف ممدودہ (ـَاءُ) [یعنی الف سے پہلے زبر اور بعد میں ہمزہ] زائد آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے خواہ وہ لفظ مفرد ہو: أَسْمَاءُ (عورت کا نام) حَسْنَاءُ (بڑی خوب صورت) حَمْرَاءُ وغیرہ، خواہ وہ

---

[1] دوسری۔ [2] سب اکٹھا۔ [3] نشہ میں مست۔ [4] پیاسا۔ [5] ہم نشین، نادِم۔

لفظ جمع ہو: عُلَمَاءُ، أَنْبِيَاءُ وغیرہ۔

تنبیہ۳: أَسْمَاءٌ (جمع اِسْمٌ کی) منصرف ہے، کیوں کہ اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے اس لیے کہ اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ ہے۔

مگر لفظ أَشْيَاءُ (جمع شَيْءٌ کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزۂ اصلیہ ہوتے ہوئے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: ﴿لا تسئلوا عن أَشْيَاءَ﴾[1]

۴۔ وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِيْلُ، أَفَاعِلُ، أَفَاعِيْلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِيْلُ، تفَاعِيْلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: دَرَاهِمُ، دَنَانِيْرُ، أَكَابِرُ، أَكَاذِيْبُ،[2] مساجِدُ، مصابِيْحُ، تماثِيْلُ (جمع تِمْثَالٌ[3] کی) دَوَائِرُ (جمع دَائِرَةٌ[4] کی)۔

اگر ان اوزان میں تائے مربوطہ (ة) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: أَسَاتِذَةٌ، حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔

جمع کے مذکورہ سب اوزان صیغۂ منتہی الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں کیوں کہ انکی اور جمع مکسر نہیں بن سکتی۔ اگرچہ جمع سالم بن سکتی ہے: أَكَابِرُوْنَ، لیکن یہ بھی شاذ و نادر۔

۴۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جری میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتحہ دیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جری میں اسے کسرہ دیا جائے گا: في مدارسِ مِصْرَ و مساجِدِها مُقَامٌ لِلأَغنِياءِ و الفقراءِ و الأبيضِ و الأسودِ. دیکھو رنگین شدہ اسما غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں۔

---

[1] مائدہ:۱۰۱
[2] أكاذيب جمع ہے أُكْذُوْبَةٌ کی یعنی جھوٹی بات۔
[3] مورت۔
[4] دائرة = دائرہ یعنی گول لکیر، آفت مصیبت جس میں کوئی گھر جائے۔

اسی طرح کسی اسمِ علَم غیر منصرف کو نکرہ سمجھ لیں تو اس پر تنوین اور جر پڑھ سکتے ہیں: رأیتُ عُثمانًا (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا)۔

۵۔ غیر منصرف کے تثنیہ و جمع سالم کا اعراب بالکل منصرف کی مانند ہوگا: أَحْمَرُ، أَحْمَرَانِ، أَحْمَرَيْنِ، أَحْمَرُوْنَ، أَحْمَرِيْنَ.

تنبیہ۴: ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے۔ پھر بھی ہم اسے صاف کر کے یہاں لکھ دیتے ہیں تاکہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمہیں پریشانی نہ ہو، وہ یہ ہے۔

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے:

۱۔ علمیت (عَلَم ہونا)	۲۔ صفت	۳۔ تانیث	۴۔ وزن الفعل
۵۔ عدل	۶۔ الف نون زائدہ	۷۔ عجمہ (غیر عربی ہونا)	
۸۔ ترکیب مزجی	۹۔ الف ممدودہ زائدہ	۱۰۔ جمع منتہی الجموع۔	

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں عدل سے مراد ''کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کر لینا ہے۔'' اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی)، جس اسم میں صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثُلَاثُ (تین تین) اس میں ایک سبب تو وصفیّت ہے دوسرا سبب عدل ہے۔ چوں کہ اس کے معنی سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ ہوگا اور اب معدول ہو کر ثُلَاثُ بن گیا ہے اس لیے اس میں عدل حقیقی کہا جائے گا۔ جن اسموں میں معدول ہونے کا قرینہ موجود نہ ہو ان میں عدل تقدیری کہا جائے گا: عُمَرُ، زُفَرُ وغیرہ غیر منصرف ہیں، لیکن ان میں علمیت کے سوا اور کوئی سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کر لیا گیا کہ یہ

دراصل عَامِرًا اور زَافِرًا ہوں گے اور اب عمر اور زفر کی صورت اختیار کر لی ہے، ان میں عدل تقدیری کہلائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہیے کہ علمیت کے ساتھ وصفیت جمع نہیں ہو سکتی، اگر کسی اسمِ صفت کو علَم بنا دیا جائے تو وصفیت باقی نہیں رہے گی: حَـامِـدٌ دراصل اسمِ صفت ہے کیوں کہ اسمِ فاعل ہے، جب وہ کسی کا نام رکھ دیا جائے تو وہ صرف اسمِ علَم رہ جائے گا اس لیے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔

تیسرے یہ بھی یاد رکھو کہ عربی کا اسمِ صفت نہ عجمی ہو سکتا ہے نہ مرکب امتزاجی۔

چوتھے یہ یاد رکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغہ منتہی الجموع یہ ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لیے کافی ہے: صَحْرَاءُ (بڑا میدان) علماءُ، مَسَاجِدُ، قَنَادِيلُ.

اچھا تو اب علمیت کے ساتھ نمبر (۳) سے (۸) تک کوئی ایک سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائے گا: فاطمة (علمیت اور تانیث) أحمدُ (علمیت اور وزن الفعل) عُمَرُ (علمیت اور عدل) عُثمانُ (علمیت اور الف نون زائدہ) إبراهيمُ (علمیت اور عجمہ) بَعْلَبَكَّ (علمیت اور ترکیب مزجی)۔

اور صفت کیساتھ نمبر (۳) سے (۶) تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائیگا، لیکن اس وقت تانیث میں تائے تانیث[۱] (ۃ) کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ الف مقصورہ یا ممدودہ کا اعتبار ہوگا: حُسْنٰى حَسْنَاءُ میں صفت اور تانیث ہے، أَحْمَرُ (صفت اور وزن الفعل) ثُلَاثُ یا مَثْلَثُ (صفت اور عدل) عَطْشَانُ (صفت اور الف نون زائدہ)۔

---

[۱] تم نے عربی کا معلّم حصہ اوّل میں پڑھا ہے کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں:

۱۔ تائے تانیث (ۃ) ۲۔ الف مقصورہ (ی) اور ۳۔ الف ممدودہ (ـَاءُ)۔

۶۔ أمثلة للأسماء الغير المنصرفة

۱۔ لِلْعَلَمِ المؤنث: سُعَادُ (نام عورت) مَكَّةُ، حَمْزَةُ (نام مرد) خُدَيْجَةُ.

۲۔ للعلم العجميّ: اٰدَمُ، إسماعيلُ، يعقوبُ، يُوْنُسُ.

۳۔ للعلم المركّب: قاضي خانُ، محمد خانُ، مَعْدِيْكَرِبُ، أَرْدَشِيْرُ.

۴۔ للعلم المُوَازِنِ لِلْفِعْلِ: شَمَّرَ، أَشْهَبُ، يَعْلَى، يَشْكُرُ (سب خاص نام ہیں)۔

۵۔ للعلم على وزن فُعَلُ: مُضَرُ (قبیلے کا نام) هُبَلُ (ایک بت کا نام) زُفَرُ.

۶۔ للعلم مع الألف والنّون: عَفّانُ، حَسّانُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ.

۷۔ للصفة مع الألف والنون: شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلْاٰنُ (بھرا ہوا) رَيَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غضب آلود)۔

۸۔ للصفة الموازِنة لِأَفْعَلُ: أَعْظَمُ، أَكْثَرُ، أَكْبَرُ، أَعْرَضُ (بہت کشادہ)۔

۹۔ للعدد المكرَّر في المعنٰى: رُبَاعُ، خُمَاسُ، مَرْبَعُ، مَخْمَسُ (پانچ پانچ)۔

۱۰۔ لما فيه الألف الممدودة الزائدة: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن) خَنْسَاءُ (نام عورت)۔

۱۱۔ لصيغة المنتهى الجموع: مَسَائِلُ (جمع مَسْأَلَةٌ کی) مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی) تَوَارِيْخُ، قَنَادِيْلُ، مَسَاكِيْنُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۸

أَبَدٌ (جـ اٰبَادٌ) زمانہ، عرصہ	سَاءَ (يَسُوْءُ) برا لگنا، بدنما بنا دینا
أَبْدٰى (ا-ی) ظاہر کرنا	شَدِيْدٌ (جـ شِدَادٌ) مضبوط، سخت
تَكَوَّنَ (۴) وجود پانا، بن جانا	شَمِيْلَةٌ (جـ شَمَائِلُ) فطرت، خصلت
اِرْتِيَاحٌ (۷-و) آرام پانا، رحمت	طَابَ لَهٗ (ض) پسند آنا

بُرْتُقَالِيٌّ نارنجی رنگ	طَافَ (ن،و) پھیرے لگانا
إِبْرِيْقُ (جـ أَبَارِيْقُ) وہ برتن جس میں ٹونٹی اور قبضہ ہو، بدھنا (لوٹا)	عَكَفَ (ن) عبادت کے لیے ٹھہرے رہنا
تَحَلّٰى (۴-ی) آراستہ ہونا، زیور پہننا	عِنَايَةٌ (مصدر) توجہ، متوجہ ہونا
جِدٌّ کوشش، چستی	قَوْسٌ (جـ أَقْوَاسٌ و قِسِيٌّ) کمان
جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا (أَجَلُّ) بڑا عظیم الشان	قَوْسُ قُزَحَ[1] رنگ بہ رنگ کی کمان جو آسمان کے اُفق میں بارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے۔
جَمِيْلٌ احسان، خوب صورت	كَأْسٌ (جـ كُؤُوْسٌ) گلاس
حُلَّةٌ (جـ حُلَلٌ) لباس	كُوْبٌ (جـ أَكْوَابٌ) پیالہ
خَلَّدَ (۲) ہمیشگی بخشنا	لَا غَرْوَ کوئی عجب نہیں
رُكْنٌ (جـ أَرْكَانٌ) ستون، خاندان یا جماعت کا ایک فرد، ممبر	مَجْدٌ عزت، بزرگی
	مَعِيْنٌ آبِ رواں، چشمے سے بہتی ہوئی شراب
مَدٰى انتہا، درازی	وَافٰى (يُوَافِيْ) اچانک آپہنچنا، حق ادا کرنا

مشق نمبر ۸۷

ذیل کے جملوں میں اسم غیر منصرف کی شناخت کرو:

۱. الخُلَفَاءُ الراشدون أربعةٌ: أبو بكرٍ وعُمَرُ وعثمانُ وعَلِيٌّ رضی اللہ عنہم.

۲. خُلَفَاءُ بَنِي أُمَيَّةَ أربعةَ عشرةَ، أوّلهم مُعاويةُ بنُ أبي سفيانَ وآخِرُهم مَرْوانُ بنُ محمّدٍ، ومُدّةُ خلافتِهِمْ اثْنَتَان وتسعونَ سنةً.

---

[1] قُزَحَ جمع ہے قُزْحَةٌ کی یعنی رنگ بہ رنگ لکیریں، غیر منصرف ہے۔

٣. هِراةُ مدينة عظيمة بِخُراسانَ، فُتِحَتْ في زَمَنِ عثمانَ بنِ عفَّانَ رضي الله عنه.

٤. قوسُ قُزَحَ قوسٌ عظيم يَظْهَر في السّماء في أيّام المطر وهو يتكوّنُ من سبعة أَلْوانٍ: أَحْمَرَ وبُرْتُقالِيٍّ وأَصْفَرَ وأَزْرَقَ ونِيْلِيٍّ وبَنَفْسَجِيٍّ وَأَخْضَرَ.

من القرآن

٥. فَانْكِحُوْا ما طابَ لَكُمْ من النّساء مَثْنٰى وثُلاثَ ورُبَاعَ.

٦. ووهبنا لهٗ اِسْحٰقَ ويعقوبَ كُلًّا هدينا ونوحًا هدينا من قبلُ ومِن ذُرِّيّتِهٖ داوٗدَ وسليمانَ وايُّوْبَ ويوسفَ وموسٰى وهٰرُوْنَ وكذٰلك نَجْزِى المحسنِين وزَكَرِيّا ويحيٰى وعيسٰى والْيَاسَ كلٌّ من الصّٰلحين واسمٰعيل وَالْيَسَعَ ويُوْنُسَ ولُوْطًا وكُلًّا فَضَّلْنَا على العٰلمين.

٧. يٰايّها الذين اٰمنوا لا تسئلوا عن اشياءَ اِنْ تُبْدَ لكم تَسُؤْكم.

٨. اِنْ هى اِلّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوها انتم واٰبائكم.

٩. ما هذه التّماثيلُ الّتى انتم لها عاكفون.

١٠. يطوف عليهم وِلْدَانٌ مُخَلَّدُوْنَ[1] بِاَكْوَابٍ واَبَارِيْقَ وكأسٍ من مَعِينٍ.

مكتوب من الوالد إلٰى ولده النجيب

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم.

ولدي المكرّم!

وعليك السّلام ورحمة اللّٰه وبركاته

وبعد تقبيل خَدَّيك والدّعاء بدوام العافية عليك، أُنَبِّئُكَ أَنّهٗ وصلتنا

---

[1] خَلَّدَ (۲) ہمیشہ قائم رکھنا۔ مُخَلَّد جو ہمیشہ ایک حال میں زندہ رکھا جائے۔

رسالتك في التَّهنِئَةِ بالعيد. (مَتَّعَكَ اللّٰه بكثير من أمثال هٰذا العيد).

لقد سُرِرْنا سرورا عظيما بحسن تخيّلك في إبْداءِ معرفة جميلنا عليك. فما كان أشدَّ ابتهاجَنا بقراءتها، وما أعظم ارتياحَ إخوتِك عُمَرَ وعثمانَ وعَلِيٍّ بسماعتها وأُخْتَيك زاهدةَ وطاهرةَ لِرُؤْيَتِها.

وافت رسالتك تُقرِّر ما تحلَّيْتَ من حُلَل الفضائل ومحاسن الشمائل وتُبَشِّرُ بِحُسْنِ مستقبلك وبلوغ أَمَلِكَ، فحمدنا اللّٰهَ علٰى عنايتهٖ بِك.

بُنيَّ! إنّي أُكْرِمُكَ، فقال نبيُّنا ﷺ: أكرموا أولادكم، وأمثالُك أحق بالإكرام.

أرجو من اللّٰه أَنَّك ستصير رَجُلًا ماهرا في الإنشاء وركنا شديدا لِأُسْرَتك وتزيدها مجْدًا على مجدها وتُبْقِي مع الأيّام ذِكْرَها، ولا غَرْوَ إذْ:

نِعَمُ الْإِلٰهِ على العباد كثيرةٌ　　　وأجَلُّهنّ نجابة الأولاد
فَلَرُبَّ مولودٍ أقام لِوَالِدٍ　　　شَرَفًا يَدُوم على مدى الْاٰبادِ

فَدَاوِمْ يا بُنَيَّ علٰى جِدِّكَ
تَرَ ما يَسُرُّك في يومك وغَدِكَ

والسّلام

طالب خيرك

أبوك عبد الغفور

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ

إعراب الاسم

المرفوعات

۱۔ حصّہ اول سبق (۱۰) میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے اور نصب اور جر کس کس موقع پر۔

اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائیں گی۔

۲۔ پہلے مختصر طور پر ہم تمہیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے، کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے اور کہاں مجرور۔

مواضع رفع الاسم

اسم جب کہ ۱۔ فاعل ہو ۲۔ یا نائب الفاعل ہو ۳۔ یا مبتدا ہو ۴۔ یا خبر ہو۔
ان کو مرفوعات کہتے ہیں۔

مواضع نصب الاسم

اسم جب کہ ۱۔ مفعول بہ ہو ۲۔ یا مفعول مطلق ہو ۳۔ یا مفعول لہ ہو
۴۔ یا مفعول فیہ ہو ۵۔ یا مفعول معہ ہو ۶۔ یا حال ہو
۷۔ یا تمیز ہو ۸۔ یا مستثنیٰ ہو ۹۔ یا منادیٰ ہو
۱۰۔ یا لا لنفي الجنس کا اسم ہو ۱۱۔ یا إِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم
۱۲۔ یا کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔

مواضع جرالاسم

جب اسم ۱۔ کسی حرف جر کے بعد واقع ہو ۲۔ یا مضاف کے بعد، یعنی مضاف الیہ ہو۔ انہیں مجرورات کہتے ہیں۔

آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائے گا، غور سے پڑھو اور یاد رکھو۔

المرفوعات

۱. الفاعل ۲. نائب الفاعل

۳۔ عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے: أَكْـرَمَ زيدٌ خـالدًا اور أُكْرِمَ زيدٌ.

۴۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کردیں تو ترکیب میں اسے مبتدا کہیں گے اور باقی جملہ اس کی خبر ہوگی۔ اس طرح ایک جملے کے دو جملے ہوجائیں گے ایک ضمنی چھوٹا (صغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا بڑا (کبریٰ)۔ چناں چہ زید أکرم خالدا جملہ اسمیہ ہوگا، اس طرح:

زيدٌ ← مبتدا
أَكْرَمَ ... خالدًا: فعل، اس میں ضمیر هُوَ فاعل، مفعول } جملہ فعلیہ ہوا } خبر
مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ کبریٰ ہوا۔

۵۔ فاعل ظاہر ہو (یعنی فعل کے بعد واقع ہو) تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائے گا، فاعل خواہ تثنیہ ہو خواہ جمع: حضر الوالدُ، الولدانِ، الأولادُ. حضرتِ المرأةُ، المرأتانِ، النّساءُ. (دیکھو سبق ۱۸-۱)

۶۔ تم نے سبق (۱۸) میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکسر ہو (خواہ مذکر خواہ مؤنث ہو) تو فعل مذکر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنث بھی: حَضَرَ الرِّجالُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حَضَرَتِ الرِّجالُ بھی، حضر النّساءُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرت النّساءُ بھی۔ جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر و تانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکر کے ساتھ فعل مذکر ہی رہے گا۔ اس لیے حضر المسلمون ہی کہا جائے گا حَضَرَتْ نہیں کہیں گے، لیکن اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (یا بَنِیْنَ) کا شمار أَبْناءٌ (جمع مکسر) میں کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لا سکتے ہیں: ﴿اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْ اِسْرَائِيلَ﴾[1] (دیکھو سبق ۱۱)

تنبیہ ۱: تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں بَنَوٌ ہے۔ اس لیے اس کی جمع سالم بَنَوُوْنَ ہوئی جسے مخفّف کر کے بَنُوْنَ بنالیا۔

۷۔ فاعل مضمر (ضمیر) ہو تو تذکیر اور تانیث میں فعل اور فاعل کی مطابقت ضروری ہے: حضر الأولاد وجلسوا، حضرتِ البِنْتانِ وجَلَسَتا مگر فاعل غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے، کبھی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے: اشتریت الکلاب فَحَرَسَتْ یا حَرَسْنَ بَيْتِي. اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا: استأجرتُ[2] الغِلْمانَ[3] فَحَرَسُوْا بَيْتِي کہا جاتا۔

۸۔ عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد بلا فصل ہے اس کے بعد مفعول کا مقام ہے، اگرچہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں، کبھی فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصل

---

[1] بَنُوْنَ کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے۔ (یونس: ۹۰)

[2] اِسْتَأْجَرَ (۱۰) نوکر رکھنا، مزدوری پر لگانا، کرایہ سے لینا۔

[3] جمع ہے غلام کی یعنی نوجوان لڑکا۔

بھی آسکتا ہے: قرأ اليوم عليٌّ كتابا. کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کردیتے ہیں: قرأ كتابا عليٌّ، كتابا قرأ عليٌّ، لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کرسکتے، مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلائے گا۔

فاعل کو کہاں مقدم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا؟

۹۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:

ا۔ جب کہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معریٰ ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: أَكْرَمَ يحيٰى عيسٰى (یحییٰ نے عیسیٰ کی تعظیم کی) اگر عیسیٰ کو مقدم کردیں تو اُسی کو فاعل سمجھا جائے گا اور متکلّم کا مقصد فوت ہوجائے گا، البتہ أَكَلَ يَحْيٰى كُمَّثْرٰى (یحییٰ نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فاعل کو مؤخر کرنا جائز ہے، کیوں کہ کُمّثرٰی کوئی ایسی چیز نہیں جو یَحْیٰی کو کھا جائے۔

۲۔ جب کہ مفعول إِلَّا یا اس کے ہم معنی لفظ کے بعد واقع ہو: مَا أَكْرَمَ زيدٌ إِلّا عليًّا یا غيرَ عَلِيٍّ (زید نے علی کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی) اگر مفعول کو مقدم کردیں اور کہیں ما أكرم عليًّا إلّا زيدٌ (زید کے سوا علی کی کسی نے تعظیم نہیں کی) تو مطلب ہی فوت ہوجائے گا۔ إِنَّمَا بھی حصر کے معنی دیتا ہے: إنما أكرم زيدٌ عليًّا (زید نے صرف علی کو تعظیم دی) یہی معنی پہلے جملے کے ہیں، اس میں بھی فاعل کا مقدم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائے گا۔

۱۰۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے:

ا۔ جب کہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہو: أكرم خالدًا

قومُہ[1] اس مثال میں قوم فاعل ہے، اس کے ساتھ (ہٗ) کی ضمیر ہے جو خالدًا (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر قومُہ خالدا کہیں تو اِضمار قبل الذکر (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئے گا اور یہ بات عربی زبان میں عموماً معیوب مانی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲: تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں دراصل فعل کے بعد فاعل کا رتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدم ہی کر دیں، لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی سمجھا جائے گا۔ پس مذکورہ مثال میں قومُہ کو مقدم کریں تو (ہٗ) کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لوٹے گی جو لفظاً و رتبۃً ضمیر سے مؤخر ہے اور یہ جائز نہیں، البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہو تو اضمار قبل الذکر جائز ہوگا: أکرم قومَہٗ خالدٌ[2] کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ خالدا اگرچہ لفظاً ضمیر کے بعد آیا ہے، لیکن فاعل ہونے کی حیثیت سے وہ رتبۃً مقدم ہے۔

۲۔ جب کہ فاعل إلّا کے بعد واقع ہو: ما أکرم علیًّا إلّا زیدٌ[3] یا غیرُ زَیْدٍ.
اس موقع پر فاعل کو مقدم کرنے سے مطلب بگڑ جائے گا۔

۳۔ یا مفعول فعل کے ساتھ متّصل ہو تو مجبوراً فاعل کو مؤخر کرنا ہی پڑے گا: ضَرَبَكَ زیدٌ. اس مثال میں (كَ) مفعول ہے جو فعل سے متّصل ہے۔

۱۱۔ تم نے درس (۱۷) میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو اور تین بھی آتے ہیں، مگر ان کے مجہول کا نائب الفاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی ہوگا بقیہ مفعول بدستور منصوب رہیں گے: عَلِمَ زید حامدًا غنیًّا (زید نے حامد کو غنی سمجھا) اس کو مجہول

---

[1] خالد کو اس کی قوم نے عزت دی۔　[2] خالد نے اپنی قوم کی عزت کی۔

[3] زید کے سوا علی کی کسی نے عزت نہ کی۔

بنائیں تو کہیں گے: عُلِمَ حامدٌ غنیًّا.

تنبیہ۳: تم نے سبق (۱۴، ۱۵ اور ۲۵) میں فعل معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے بوقت ضرورت اس کے مطابق مجہول بنالیا کرو۔

۱۲۔ مصدر اور بعض اسمائے مشتقّہ کا بھی فاعل ومفعول آیا کرتا ہے (دیکھو سبق ۲۲) اور وہ بھی مفعول کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں: جاء السَّابِقُ فَرَسُهُ فَرَسَ زيدٍ (وہ آیا جسکا گھوڑا زید کے گھوڑے سے آگے بڑھ گیا) اس مثال میں پہلا "فرس" السّابق کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے پس السّابق کا مطلب اَلَّذِيْ سَبَقَ ہے۔ (دیکھو سبق ۴۲-۶)

مصدر اور اسمائے مشتقّہ کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئے گا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۹

اِبْتَلٰی (۷-و) مبتلا ہونا، آزمانا	بَيْضَةٌ (جـ بَيْضٌ) انڈا
اِسْتَنْزَفَ (۱۰) نکال لینا، اُچک لینا	بِيعَةٌ (جـ بِيَعٌ) گرجا، عیسائیوں کا معبد
أَلْهٰی (ا-و) غفلت میں ڈالنا	بَغْتَةً اچانک
جَرَّ (ن) کھینچنا، کسی اسم کو زیر دینا	جِلْدٌ (جـ جلود) کھال
حَضَنَ (ض) انڈے سینا، بچہ سنبھالنا	حِيْنٌ (جـ أَحْيَانٌ) وقت
رَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا	زُمْرَةٌ (جـ زُمَرٌ) ٹولی، گروہ
رَاوَدَ عن نفسه کسی کے ساتھ بری خواہش کا ارادہ کرنا	سَاحِرٌ (جـ سَحَرَةٌ) جادوگر
قَطَعَ (عَنْ-ف) تعلّق کاٹ دینا	سَاحَةٌ میدان، صحن

لَامَ (ن،و) ملامت کرنا	شَحْمٌ (جـ شُحُوْمٌ) چربی
مَزَّقَ (۲) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کر دینا	شَمْعٌ (جـ شَمَعَاتٌ) موم بتی، چراغ
وَثَبَ (يَثِبُ) حملہ کرنا، چھلانگ مارنا	صَحِيْحٌ (جـ أَصِحَّاءُ) تن درست
هَدَمَ (ض) ڈھادینا	صَوْمَعَةٌ (جـ صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ
أَعْرَابِيٌّ (جـ أَعْرَابٌ) دیہاتی	طَائِرٌ (جـ طَيْرٌ اور طُيُوْرٌ) پرندہ
بَعْرٌ مینگنی	عَرَّافٌ بڑا پہچاننے والا، چالاک آدمی
فَأْرَةٌ (جـ فِيْرَانٌ) چوہا، چوہیا	لَبُوْسٌ لباس
فَرْخٌ (جـ أَفْرَاخٌ اور فُرُوْخٌ) چوزہ، پرندے کا بچہ	مُبَاغَتَةٌ (۳-مصدر ہے) اچانک حملہ کرنا
فَرِيْسٌ یا فَرِيْسَةٌ (جـ فَرْسٰى) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے	نَعْلٌ (جـ نِعَالٌ) جوتا
فَتًى (جـ فِتْيَانٌ) جوان غلام	وَبَرٌ (أَوْبَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال
وَقُوْدٌ ایندھن	

مشق نمبر ۸۸

تنبیہ۴: ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مضمر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت و عدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو نیز یہ دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے۔

۱. جاء یا جاءت أَحِبَّتي وجلسُوا عندي ليسألوا عن أحوال السّفر.

۲. وَلَوِ ارْتفع المتكبّرون حِينًا يَسْقُطون أَخِيرًا.

٣. لا يَعْرِفُ يا لا تَعْرِف الأَصِحّاءُ قيمةَ الصّحّة حتّى يُبْتَلَوا بِالْمَرَضِ.

٤. جاء يا جاءت نِسْوَة القَرْية يَشْتَكِيْنَ غفلةَ الحكومة عن تعليم أولادِهِنَّ وصِحّتِهم.

٥. تحضِنُ الطّيْرُ بَيْضَها وتَحْفَظُ يا يحفظن فروخَها.

٦. أَحْسِنْ إلٰى أقارِبك ولو قطعُوا عنك.

٧. الأمراء يسافرون في الطيّارات بتمام الرّاحة وتطير بهم وتوصلهم إلى منازلهم سريعًا مع السلامة، وتَقْطَعُ السّبيلَ الفقراءُ يمشون بِأَرْجُلِهِم حِيْنًا ويسافرون بالقِطار أو السّفينة حِيْنًا ويَبْلُغُوْن منازلَهم بتمام المشقّة، مع هٰذا نرى المساكين ينسَوْن المشقّة إذا بلغوا منازلهم ويحمدون اللّٰه بخلاف الأمراء؛ فإنهم ما داموا في الطيّارة يذكرون اللّٰه خوفا من الموت ولمّا نزلوا منها ينسَوْن ما أعطاهم ربُّهم من نِعَمائِهِ لا يشكرون اللّٰه بل يشتكون التّعَبَ ثم يَشْتَغِلون في اللّهو واللّعِب، فلا تكن منهم، أيّها المسلم العاقل! بل كن شاكرا علٰى ما أعطاك ربُّك من نعمة الحياةِ والصِّحّةِ والإيمان.

مشق نمبر ۸۹

مِنَ القراٰنِ

١. قال نِسوةٌ فى المدينة امْرَاَةُ العزيزِ تُرَاوِدُ فَتٰها عن نفسه.

٢. قالت فَذٰلِكُنّ الّذى لُمْتُنَّنِىْ فيه.

٣. قالتِ الاَعْرَابُ اٰمَنَّا قل لم تؤمنوا ولٰكِن قولوا اَسْلَمْنَا ولمّا يدخلِ

الایمانُ فی قلوبکم.

٤. اذا جاءك المنافقون قالوا نَشْهَدُ اِنّك لَرسولُ اللّٰه وَاللّٰهُ یعلم اِنّك لَرسولُه واللّٰه یشهد اِنَّ المنافقین لَکٰذبون.

٥. اذا جاءك المؤمنٰت یُبایِعْنَكَ علٰی اَن لا یُشْرِکْنَ باللّٰه.

٦. یٰاَیُّها الّذین اٰمنوا لا تُلْهِکُم اموالُکم ولا اولادُکم عن ذِکْرِ اللّٰه.

٧. وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ ساجدین.

٨. وسِیْقَ الذین اتَّقَوْا ربَّهم الی الجنّة زُمَرًا.

٩. ولولا دَفْعُ اللّٰه الناسَ بعضَهم ببعض لَهُدِّمت صَوامِعُ وبِیَعٌ وصَلَوٰتٌ وَمَسٰجِدُ یُذکَرُ فیها اسمُ اللّٰهِ کثیرا.

١٠. واِذِا ابْتَلٰی ابراهیمَ ربُّه بِکَلِماتٍ فَاَتَمَّهُنَّ.

مشق نمبر ۹۰

اردو سے عربی بناؤ

کہا جاتا ہے کہ (إِنَّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربة) میں بڑے بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (في الأكثر) رات کو شکار کے لیے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (كما أَنَّ) بلی چوہیا پر جھپٹتی ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی گئی ہیں کہ وہ (بِأَنَّهُ) رات کی تاریکی میں (ایسا ہی) دیکھتا ہے جیسا کہ وہ (كما أَنَّهُ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہیں اسی لیے اسے جانوروں کا پادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کے شر سے بچائے۔

سوالات نمبر ۱۹

۱۔ فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں؟

۲۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کردیں تو ترکیب میں اسے کیا کہا جائے گا؟

۳۔ أَكْرَمَ زَيْدٌ عَمْرًا اور زَيْدٌ أَكْرَمَ عَمْرًا کی تحلیل کرو۔

۴۔ فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیّر ہوگا اور مضمر ہو تو کیا تغیّر ہوگا؟

۵۔ جمع مذکر سالم کیساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کیساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا؟

۶۔ فاعل کو مفعول پر کہاں مقدم رکھنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا واجب ہے؟

۷۔ جس فعل متعدی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنادیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائے گا؟

۸۔ ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کرکے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:

١. يخدع العرّافون الجهلاءَ ويَسْتَنْزِفون أموالَهم.

٢. يستخدمُ[1] الإنسانُ الخيلَ لِجَرِّ العَرَبَاتِ ومُباغَتَةِ العدوّ في ساحة القتال.

٣. يأكل العربُ لَحْمَ الجَمَلِ ويصنعون من وبره اللبوس ومن جلده النِّعالَ ومن شَحْمه الشمعَ ومن بَعْره الوَقودَ.

٤. أعطينا السائل درهمين.

٥. أعطيت أخاك كتابًا.

٦. رزقكم اللّٰه علمًا نافعًا.

---

[1] اِسْتَخْدَمَ (۱۰) خدمت لینا، کام میں لگانا۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

المرفوعات

۳. المبتدأ ٤. الخبرُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ٦)

تنبیہ ۱: لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو انہیں نصب دیا جائے گا: إِنَّ الْأَرْضَ مُدَوَّرَةٌ، كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا.

۲۔ مبتدا مفرد[۱] بھی ہوتا ہے مرکب ناقص (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے، مگر جملہ یا شبہ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہوسکتا۔

۳۔ خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آسکتا ہے، مرکب ناقص، مرکب تام یعنی جملہ بھی اور شبہ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

۱۔ الولد طیّب مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں۔

۲۔ الولد المطیعُ طیّبٌ مبتدا مرکب توصیفی ہے۔

۳۔ کتاب الولدِ طیّبٌ مبتدا مرکب اضافی ہے۔

۴۔ زیدٌ رجل صالحٌ خبر مرکب توصیفی ہے۔

۵۔ زیدٌ ذو مالٍ خبر مرکب اضافی ہے۔

٦۔ المجتهدُ سَيَفُوْزُ خبر فعل ہے جو جملہ فعلیہ ہے۔

---

[۱] یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع۔

۷۔ حامدٌ أبوہ[1] عالم خبر جملہ اسمیہ ہے۔

۸۔ الکتابُ فوق المِنْضَدَۃِ[2] خبر ظرف ہے۔

۹۔ الدنانیز في الصندوق خبر جار مجرور ہے۔

۴۔ خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھو چھٹی مثال میں یفوز کے اندر ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے اور وہی فاعل ہے، اس لیے فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ہے پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے مبتدا (المجتھد) کی۔

۵۔ اسی طرح ساتویں مثال میں أبوہ عالم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ أَبُوْہُ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور عَالِمٌ خبر۔ یہ جملہ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی، جو کہ جملہ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶۔ ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہوسکتی ہیں: ﴿ھو الغفور الودود ذو العرش المجیدُ﴾[3] اس مثال میں ھو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں۔
کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں: حامد و خالد و صالح جالس و قائم وراکب (حامد بیٹھا ہے، خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے) اس ترتیب کو لف ونشر مرتب کہا جاتا ہے۔

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟

۷۔ دراصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا اور مبتدا

---

[1] لفظی معنی ہوں گے: حامد اس کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔

[2] مِنْضَدَۃ = میز۔ [3] بروج: ۱۴، ۱۵

کو مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ خبر اسم استفہام ہو: أَيْنَ زيدٌ؟ كيف أبوك؟

ان مثالوں میں أَيْــنَ اور كَيْفَ خبر ہیں کیوں کہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لیے وہ مبتدا نہیں بن سکتے، ان کو مؤخر اس لیے نہیں کر سکتے کہ اسمائے استفہام ہمیشہ صدرِ کلام (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں، چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر۔

تنبیہ ۲: أَيْنَ، أَنّٰى، مَتٰى، أَيَّانَ اور كَيْفَ میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لیے وہ ہمیشہ خبر ہوں گے اور مَا وغیرہ بقیہ اسمائے استفہام ہمیشہ مبتدا ہوں گے۔

۲۔ یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متّصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو:

في الـدّار صـاحبُها (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں صـاحبها مبتدا مؤخر ہے اور في الـدّار خبر مقدم ہے، کیوں کہ مبتدا کے ساتھ خبر (دار) کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی ہے، اگر مقدم کریں تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا۔

۳۔ جب کہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو:

عـنـدي ثَوْبٌ، في الدّارِ رَجُلٌ. ان دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخر ہیں۔

۴۔ جب کہ مبتدا پر خبر کا حصر ہو یعنی مبتدا إِلّا کے بعد واقع ہو:

مـا خـاسِرٌ إِلّا الـكـسـلانُ (سست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں) مبتدا الکسلان ہے، مقدم کر دیں تو مطلب بگڑ جائے گا۔

تنبیہ ۳: مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے۔ فعل اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے۔

مشق نمبر ۹۱
ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱. اللّٰهُ يعلم الغيبَ.

(اللّٰهُ) مبتدا مرفوع (يَعْلَمُ) فعل مضارع، اس میں ضمیر مستتر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے وہی فاعل ہے (الغيبَ) مفعول بہ منصوب ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہوا۔

۲. إِنّ من البيان لَسِحْرًا.

(إِنَّ) حرف مشبہ بالفعل ناصبِ اسم ہے (مِنْ) حرف جر (البَيَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر خبر مقدم ہے، محلا مرفوع۔ (لَ) حرف تاکید غیر عامل ہے (سِحْرًا) مبتدا مؤخر ہے کیوں کہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدم جار مجرور ہے۔ إِنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳. كيف حالُكَ؟

(كَيْفَ) اسم استفہام مبنی ہے، خبر مقدم ہے اس لیے محلا مرفوع سمجھا جائے گا۔ (حَالُكَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے اسلیے مرفوع ہے۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۰

أَغْضَبَ (ا) غصّہ میں لانا	خَيِّرٌ سخی
اٰنِيَةٌ (جـ أَوَانٍ) برتن	رَائِحَةٌ (جـ رَوَائِحُ) بو
إِطْنَانٌ (ا۔مصدر) کھنکھنانا	سَتَرَ (ن) ڈھانک دینا، چھپا دینا، پردہ پوشی کرنا

بَدْرٌ ماہِ کامل، پورا چاند	سَنَا چمک دمک
بَطَالَةٌ سستی، بیکاری	شُرُوْقٌ طلوع ہونا
تَوْحِيدةُ الْحُسْن یکتائے حسن، مصری شاعرہ عائشہ تیموریہ کی بیٹی کا نام ہے۔	كَدٌّ مشقت، تکلیف
تحريكة (۲-مصدر) ہلانا، حرکت	لَهْفٌ سخت افسوس
تَحَجَّبَ (۴) حجاب کرلینا، چھپ جانا	مَنْطِقٌ گفتگو
تَنَقَّبَ (۴) نقاب ڈال لینا، منہ چھپالینا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
تَسْكِيْنَةٌ (۲-مصدر) سکون، ٹھہرنا	مِسْكٌ مشک
جَفْنٌ (جـ أَجفانٌ) پلک	وَرٰی مخلوقات

مشق نمبر ۹۲

تنبیہ ۴: ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے اس کی وجہ معلوم کرو۔

۱. المسلم لا يخافُ الموتَ.

۲. خير الناس من ينفع الناسَ.

۳. الأنيةُ تُمْتَحَنُ بِالإطنان والإنسان بالمنطق.

٤. أَمَانِيُّ الكَسْلانِ تقتله فإنّ يديه تأْبَيَانِ العملَ.

۵. لكلّ فرعونٍ موسٰى.

٦. عند التّلميذ كتابٌ.

۷. لِي حاجةٌ.

۸. إِنَّ لي حاجةً.

۹. متٰى نَصْرُ اللّٰهِ؟

۱۰. أَفِي اللّٰهِ شكٌّ؟

۱۱. لنا علمٌ وللجُهّال مالٌ.

۱۲. في البُسْتان أَزْهارُها.

۱۳. كلامُ الملوك ملوكُ الكلام.

۱٤. أمّ العيوب البطالة.

۱٥. البطالة أُمّ الاختراع.

۱٦. حاملُ المسك لا تَخْفٰى روائِحُه.

۱۷. الجملة المركبة من الفعل والفاعل تُسمّٰى جملةً فعليّةً.

۱۸. إِنّ مع العسر يُسْرًا.

اشعار

ذیل کے اشعار میں فاعل، نائب الفاعل، مبتدا اور خبر پہچانو:

۱. ولِلّٰه في كلّ تحريكةٍ وفي كلّ تسكينة شاهدٌ
وفي كلِّ شيءٍ له اٰيةٌ تدلّ على أَنَّهٗ واحدٌ

۲. سُتِر السّنا و تَحَجَّبَتْ شمس الضّحٰى[1] وتَنَقَّبَتْ بعد الشُّروق بُدُوْرُ

۳. لَهُفي على توحيدة الحُسْن الّتي قد غاب عنّي بدرُها المَسْتُوْرُ

---

[1] یہ تین اشعار (نمبر ۲، ۳، ۴) اس مشہور مرثیہ کے ہیں جو شاعرۂ عظمیٰ سیدہ عائشہ تیموریہ (متولدہ ۱۲۵۶ھ) نے اپنی بیٹی توحیدہ کی وفات پر کہا تھا۔

٤. قلبِي و جَفنيِ و اللسّانُ و خالقيّ راضٍ و بَاكٍ، شَاكِرٌ و غفورٌ[1]

٥. إنّ الأكابِرَ يحكمون على الورٰى وعلى الأكابر تَحكُمُ العُلَمَاءُ

٦. يجود علينا الخَيِّرون بِمالِهم ونحن بمال الخَيِّرِينَ نَجُودُ

٧. بِقَدْر الكَدِّ تُكتَسب المعالي و مَنْ طَلَب العُلٰى سَهِرَ اللّيالي

سوالات نمبر ۲۰

۱۔ مبتدا اور فاعل میں کیا فرق ہے؟

۲۔ فاعل اور نائب الفاعل میں کیا فرق ہے؟

۳۔ جملے میں مبتدا اور خبر کی شناخت کیسے ہوتی ہے؟

۴۔ کون کون سے موقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری ہے؟

۵۔ فاعل اسم ظاہر ہوتو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیّرات ہوں گے؟

۶۔ ذیل کے جملوں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے، اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو:

يُعْرَفُ الإنسانُ بالمنطِق.[2]

لا يَنْفع العلمُ بغير العملِ.

لا يُكْرم البُخَلاءُ ولا يُهان الأسخياءُ.

حَضَرت الشهودُ و شَهِدوا بالحقّ.

الحديد يوجد في المعدنِ مخلوطا بالتُّراب.

---

[1] پہلے مصراع میں چار مبتدا ہیں، دوسرے میں چار خبریں ترتیب وار ہیں۔ اس ترتیب کو لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔

[2] گفتگو

أُعْطِيَ السائلانِ دينارَيْنِ.

الأحمق لا يجد لذّة الحكمة.

۷۔ ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ:

أين المنزل؟

ما اسم ولدك؟

المرأة الصالحة تَسُرُّ زوجَها.

الولد الذي يُحْسِن القراءةَ فله الجزاء.

في الدّار (جـ دُوْرٌ) صاحبُها وعلى الشجرة ثمرها.

الابنُ الفاقدُ الأدبِ[1] عارٌ[2] لأبيه.

۸۔ پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ میں شبہ جملہ ہو اور پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

---

[1] بے ادب [2] عارٌ کی جمع مکسر أَعْيَارٌ ہے یعنی عیب۔

الدَّرْسُ السِّتُّوْنَ

المنصوبات

١. المفعول به

۱۔مفعول بہ (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔

۲۔اکثر متعدی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے، بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول بہ آتے ہیں: عَلِمَ، حَسِبَ، وَجَدَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ کے دو دو مفعول آتے ہیں اور أَعْلَمَ کے تین: عَلِمَ حامدٌ عليًا عالِمًا . أَعْلَمَ حامدٌ محمودًا عليًّا عالِمًا . (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا یعنی محمود کو خبر دی کہ علی عالم ہے)۔

۳۔مفعول بہ کے لیے فعل میں کوئی تغیر نہیں ہوتا: يُكْرِمُ زيدٌ أُمَّهُ وأباه وأَخَوَيْهِ وعَمّاتِهِ والأقربين.

۴۔مفعول بہ اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال میں لکھا گیا اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: أرشدني العلم وإيّاك وإيّاهم. اس میں پہلا مفعول ضمیر متکلّم منصوب متّصل ہے، دوسرا اور تیسرا ضمیر منصوب منفصل۔

۵۔تم پڑھ چکے ہو کہ دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے، لیکن جب فاعل اور مفعول میں التباس (مشابہت) ہو اور شناخت کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو مفعول کو مؤخر ہی رکھنا چاہیے۔ (دیکھو سبق ۵۸-۱۰)

۶۔ ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو: أَکْــرَمَ الأستاذَ تِلمیذُہ.

۲۔ جب کہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متّصل ہو: أَکْرَمَنِيَ الأمیرُ.

۳۔ جب کہ فاعل پر حصر کیا جائے: ﴿انّما یخشی اللّٰہَ من عبادہ العلماءُ﴾[۱] (اللہ کے بندوں میں اللہ سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں) اس مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا جاسکتا ہے: لا یخشی اللّٰہَ من عبادہ إلّا العلماءُ.

۴۔ جب کہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لیے کلام کی صدارت ضروری ہو اور وہ اسمائے استفہام، اسمائے شرط اور کم خبریہ ہیں: مَنْ رأیتَ؟ ما تُرِیْدُ؟ ما تَفْعَلُ مِنْ خَیْرٍ تُجزَ بِہٖ (دیکھو سبق ۵۶-۲) کَمْ کتاباً قرأتَ؟ کَمْ کتابٍ قرأتُ (اس میں کم خبریہ ہے): اس صورت میں مفعول کو صدارتِ کلام کے لیے فعل پر بھی مقدم کرنا پڑتا ہے۔

۷۔ ذیل کے تین مقاصد میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے اور فعل و فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں:

۱۔ تَحْذِیْرٌ (ڈرانا، بچانا) کے موقع پر: اَلْکَسَلَ الْکَسَلَ (سستی سے سستی سے، یعنی سستی سے بچ) گویا دراصل اِحْذَرِ الْکَسَلَ ہے۔ پس اِحْذَرْ جو کہ فعل با فاعل ہے یہاں مقدر ہے۔ اس صورت میں مفعول کو مکرر لانا پڑتا ہے۔

اسی طرح إِیَّاكَ وَالْکَسَلَ (اپنے آپ کو اور سستی کو) یعنی اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ اور سستی کو اپنے سے دور رکھ۔ گویا اصل میں اِحْذَرْ نَفْسَكَ مِنَ الْکَسَلِ

---

[۱] فاطر: ۲۸

وَالْكَسَلَ منك. اِحْذَرْ کی جگہ اِتَّقِ یا بَعِّدْ (دور کر) بھی مقدر سمجھ سکتے ہیں۔

۲۔ إِغْرَاءٌ (اُکسانا) کے موقع پر: اَلإِجْتِهادَ اَلإِجْتِهادَ (کوشش کو کوشش کو، یعنی کوشش کو لازم بنالو) گویا دراصل اِلْزَمِ الاجتهادَ ہے۔ اسی طرح اَلْمُرُوْءَةَ وَالنَّجْدَةَ (مروّت اور شرافت کو لازم پکڑو) یہاں بھی اِلْزَمْ جو کہ فعل بافاعل ہے مقدر ہے۔

۳۔ اِخْتِصَاصٌ (مخصوص کرنا، مراد لینا): نَحْنُ – مَعَاشِرَ[1] الأنبياء – لا نَرِثُ ولا نُوْرَثُ (ہم یعنی پیغمبر لوگ نہ (کسی کے) وارث ہوتے ہیں نہ ہمارے مال و متاع کا کوئی وارث ہوتا ہے) اس جگہ لفظ أَخُصُّ[2] یا أَعْنِي[3] کو مقدر مان لیا جاتا ہے اور لفظ معاشر کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح نَحْنُ العربَ، نَحْنُ الْمُسْلِمِيْنَ وغیرہ کہا جائے گا۔

۸۔ مذکورہ تینوں مقامات تو قیاسی ہیں جن کے قیاس پر بہتیری مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔ ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں، جن میں فعل و فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ بولا جاتا ہے: کسی آنے والے کے خیر مقدم کے وقت صاحبِ خانہ کہتا ہے: أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا (= أَتَيْتَ[4] أَهْلًا وَوَطِئْتَ سَهْلًا وصَادَفْتَ مرحبًا) اِمْرَءًا و نفسَه[5] (=اُتْرُكِ امْرءًا و نَفْسَهُ) غُفْرَانَكَ رَبَّنَا[6] (= نَطْلب غُفْرانكَ).

---

[1] مَعْشَرٌ (ج۔ مَعَاشِرُ) گروہ، جماعت۔ [2] میں مخصوص کرتا ہوں۔ [3] میں مراد لیتا ہوں۔

[4] آپ اپنے اہل میں یعنی اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا، یعنی بلا تکلّف بہ آرام تشریف رکھیے۔

[5] مرد کو اور اس کے نفس کو چھوڑ دو، یعنی اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو۔

[6] غُفْرَانٌ مصدر ہے یعنی بخشش، یعنی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔

اِشتِغَالُ الْفِعْل

۹۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: الکتابَ قَرَأْتُهُ، ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مشغول عنہ (جس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں، کیوں کہ فعل کو ایک مفعول (ضمیرِ مفعول) مل جانے سے وہ مفعول مقدم سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۱: یہ مسئلہ مفعولِ مقدم کا نہیں ہے، بلکہ مذکورہ مثال میں فعل کا مفعول تو وہ ضمیر ہے جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسم کی اعرابی حالتیں مختلف ہو گئی ہیں۔

۱۰۔ ایسے اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے جیسے کلمات الشرط اور حروف التخصیص (دیکھو سبق ۵۰-۶) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے: إِنِ الْعلمَ حصّلتَه نفعك (اگر تو علم حاصل کر لے تو وہ تجھے نفع دے گا) هَلّا وَلَدَكَ تُعلّمُهُ (تو اپنے لڑکے کو کیوں تعلیم نہیں دیتا)۔

۲۔ اور جب وہ اسم حرف نفی (مــا اور لا) یا حرف استفہام (أ اور هـلْ) کے بعد واقع ہو تو اسے نصب پڑھنا بہتر ہے لازم نہیں: ما زيدًا لقيتُه ولا عمرًا رأيتُهُ. هل الرجلين تَعرِفُهُمَا؟[1] مذکورہ مثالوں میں اسم مشغول عنہ کو رفع پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

۳۔ جب وہ اسم "إِذَا" الفُجَائِيّة (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو اس کو رفع دینا لازم ہے: دخلتُ البيتَ فإذا الغلامُ يُوَبِّخُه أبي.[2]

---

[1] کیا تو ان دو مردوں کو پہچانتا ہے؟

[2] میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں (کیا دیکھتا ہوں) کہ [ایک لڑکا ہے] اس کو میرا باپ دھمکا رہا ہے۔

اسی طرح جب وہ کلمات الشرط، اسمائے موصولہ، لام الابتدا، مَا نافیہ یا حروف مشبہ بالفعل کے قبل واقع ہو، تو اس پر رفع لازم ہے: العلمُ إنّ خدمتَه رَفَعَك[1]، الولدُ الذي رأيتَهُ ذَكِيٌّ.

۴۔ مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع اور نصب دونوں جائز ہیں: الكتبُ النافعةُ أَقْرَؤُها دائما.

۱۱۔ جب اسم مشغول عنہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اسے فعل مقدر کا مفسِّر (تفسیر کرنے والا) کہتے ہیں۔ اور جب اس اسم کو رفع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں۔ چناں چہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لوگے:

مشق نمبر ۹۳

۱. إِنِ الْعِلْمَ حصَّلْتَهُ نَفَعَكَ.		۲. اَلْعِلْمُ إِنْ حصّلته نفعَكَ.

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع۔

(إِنْ) حرفِ شرط

(العلمَ) مفعول بہ ہے فعل مقدر حصَّلْتَ کا، جس کی تفسیر وہ فعل ظاہر کرتا ہے جو اس کے بعد واقع ہے۔ اب یہ فعل و فاعل و مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مُفَسَّر ہے۔

(حَصَّلْتَ) فعل با فاعل (ہُ) مفعول بہ، محلاً منصوب۔ جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر یعنی مفسِّر ہے پہلے جملے کا۔ مُفَسَّر اور مفسِّر دونوں جملے مل کر شرط ہے۔

(نَفَعَ) فعل ماضی واحد غائب، اس میں ضمیر مستتر ہے جو علم کی طرف راجع ہے، وہی فاعل ہے۔

---

[1] اگر تو علم کی خدمت کرے گا تو وہ تجھے بلند کردے گا۔

(لَكَ) مفعول بہ، محلاً منصوب، فعل و فاعل اور مفعول مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر جزا ہے۔
شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو گیا۔

العِلْمُ		مبتدا مرفوع	مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔
إِنْ حَصَّلْتَهُ	جملہ فعلیہ ہوا ــ شرط	خبر محلاً مرفوع	
نَفَعَكَ	فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوا ــ جزا		

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۱

أَقْبَلَ (ا) سامنے آنا، متوجہ ہونا	زَبُوْنٌ (جـ زَبَائِنُ) جدید محاورے میں گاہک اور خریدار کو کہتے ہیں
أَنَارَ (ا-و) روشن کرنا	شَاهِقٌ بہت اونچا
إِفْـرَاطٌ (ا-مصدر) کسی کام میں حد سے بڑھ جانا	عُرْيَانٌ (جـ عُرَاةٌ) ننگا
تَفْرِيْطٌ (۲-مصدر) کوتاہی کرنا	قَهَرَ (ف) دباؤ ڈالنا، غصّہ کرنا
بِضَاعَةٌ (جـ بَضَائِعُ) مال تجارت، پونجی	كَسَا (ن،و) پہنانا
جَلَبَ اور اِسْتَجْلَبَ کھینچنا، حاصل کرنا	لُقْطَةٌ پڑی پائی ہوئی چیز
جَائِعٌ (جـ جِيَاعٌ) بھوکا	اَلْـمُتَـنَبِّئُ مدعیٔ نبوت، عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلّص ہے
جَلِيْسٌ (جـ جُلَسَاءُ) ہم نشین	مَخْزَنٌ (جـ مَخَازِنُ) گودام، دکان
دِيْوَانٌ (جـ دَوَاوِيْنُ) اشعار کا مجموعہ، کچہری	نَهَرَ (ف) جھڑکنا
مَحَا (ن،و) مٹانا	

مشق نمبر ۹۴

ذیل کی مثالوں میں دیکھو کون سی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ معلوم کرو، یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازاً مقدم ہے اور کہاں وجوباً۔ کون سی مثالوں میں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں، کس جگہ کون سا فعل محذوف ہے؟

١. كَافَأْنا أخانا الصغيرَ. ٢. كَافَأَنا أخونا الكبيرُ.

٣. ما رَأَى موسٰى عيسٰى. ٤. بَنَى المحراب زَكَرِيَّا.

٥. أَلْقَى العصا موسٰى. ٦. أَكْرَمَ أخي أبي.

٧. قرأ كتابي صَديقي. ٨. أيَّ رجلٍ لقيتَ؟

٩. كم رُمَّانَةً أَكَلْتَ؟ ١٠. كم تُفَّاحةٍ أَكَلْتُ؟

١١. مَنْ علّمتَ ومِمَّنْ تعلّمتَ؟ ١٢. أَصاحباً[1] لا عيبَ فيه تريدُ؟

١٣. فَامَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ.

١٤. مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ.

١٥. إيّاكم والشِقاقَ. ١٦. إيّاكَ وجليسَ السُّوْءِ.

١٧. الاتّحادَ الاتّحادَ. ١٨. الطّريقَ الطّريقَ.

١٩. اللّٰهَ اللّٰهَ عِبادَ اللّٰهِ! (يا عباد الله).

مشق نمبر ۹۵

ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں، ان میں غور کرو کس جگہ نصب واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے اور کہاں دونوں جائز ہیں؟

---

[1] أ ہمزۂ استفہام ہے۔

۲۰. هل ديوان المتنبِّي قرأته؟

۲۱. حَيْثُما المحسن وجدتموه فَعَظِّمُوْهُ.

۲۲. لا الْإِفراط أُريده ولا التّفريط أَبْتَغِيْه والِاعتدالُ هو مَذْهَبِي.

۲۳. النّاس تَغُرُّهم الدُّنيا فَيَهْلِكُون.

۲٤. أبوك يا أباك أَعْرِفه فقد كان رجلا صالحًا.

۲۵. الجائع أَطْعِمُوه والعريان اكْسوه.

۲٦. اللُّقطة حيثما وجدتموه وجب عليكم ردُّها إلى صاحبها.

۲۷. الكتاب الذي نقرؤه نافع جِدًّا.

۲۸. البضائع الجيّدة هل استجلَبْتَها لمخزنك حتى تشتهرَ بين التّجار ويكثر عليك إقبالُ الزبائن؟

۲۹. وأين الوعدُ قلت لها، فقالت:
كلام الليل يَمْحوه النَّهارْ

مشق نمبر ۹٦

۱۔ کون سی کتاب تم نے خریدی؟

۲۔ کتنے روپے تم نے مزدور کو دیے؟

۳۔ تم نے بمبئی میں کیا دیکھا اور کس سے ملاقات کی؟

۴۔ میرے باپ نے میرے بھائی کو بلایا۔

۵۔ تم جو کچھ کرو اس کی جزا پاؤ گے (اس کا معاوضہ تمہیں دیا جائے گا)۔

٦۔ صرف علم اور عمل ہی آدمی کو کامیاب بناتے ہیں۔

۷۔ حامد جہاں بھی مل جائے اسے میرے پاس بھیج دو، میں اسے ایک عمدہ گھڑی دوں گا۔
۸۔ لیکن بچوں کو تو نہ جھڑکا کرو اور جانوروں کو بے سبب نہ ستایا کرو۔

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

خرج صباح الجمعة أَخَوان للتفرج إلى الضاحية وأخذا معهما أختهما رُقَيّةَ، فدخلوا في بستان فرأوا هناك أشجارا شاهقة وأزهارا طيّبة الرائحة وأثمارا مختلفة الألوان والأشكال، فطمعت البنت في تفّاحة ناضجة وأرادت أن تقطفها فصاح أخواها: إياكِ والثمر، يا رقيّة! لا تمسّي شيئا من الأزهار والأثمار دُون[1] إجازة البستانيّ، إنّما يسرق الأثمار الأولاد الشّرار فلا تكن منهم ولنكن من الكرام. فإن طابت لك ثمرة فاشتريها ولا تسرقي.

فثلاثة من التفاح اشترتها رقيّة بستّ آنات وباقة[2] من الورد بآنة. أما أخواها فاشتريا ثماني رمّانات بروبية واحدة. ثمّ خرجوا على شاطئ النّهر وتفرّجوا واغتسلوا وسبحوا في الماء وسُرّوا مسرّة عظيمة.

ثم رجعوا إلى بيتهم وقصّوا علىٰ أمّهم فتبسّمت وفرحت على قصّة الأثمار.

---

[1] دُوْنَ = سوا۔ [2] بَاقة = گل دستہ۔

الدَّرْسُ الحَادِي والسِّتُّوْنَ

المنصوبات

۲. المفعول المطلق

۱۔ ﴿كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾[۱]، ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيْدًا[۲]، سِرْتُ سَيْرَ الْبَرِيْدِ[۳]، دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ[۴].

۲۔ اوپر کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ گئے ہو گے: تکلیمًا، ضربا شدیدًا اور دَقَّتَيْن میں سے ہر ایک مفعول مطلق ہے، کیوں کہ تم نے حصّہ سوم سبق (۴۳) میں پڑھا ہے کہ اگر کسی فعل کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا نوعیت اور کیفیت یا تعداد مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعولِ مطلق کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

۳۔ پہلی مثال سے تاکید، دوسری اور تیسری سے نوعیت اور کیفیت اور چوتھی سے تعداد معلوم ہوتی ہے۔

۴۔ نوعیت صفت سے بھی بتلائی جاتی ہے اور اضافت سے بھی۔ دیکھو اوپر کی مثالیں۔

۵۔ جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیے لانا ہو تو اس کا مرادف لفظ بھی بول سکتے ہیں:
قام الخطيبُ وقوفًا،[۵] جَلَسْتُ قعودًا.

۶۔ کبھی مصدر کسی اسم صفت کا مضاف الیہ واقع ہوتا ہے اور مضاف کو نصب دیا جاتا ہے:

---

[۱] اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا کلام کرنا۔ (نساء:۱۶۴) [۲] چور کو سخت مار ماری گئی۔

[۳] میں چلا قاصد کی چال۔ [۴] گھڑی نے بجائے دو گھنٹے۔

[۵] قیام اور وقوف مترادف ہے، اسی طرح جلوس اور قعود.

خَاطَبَ أَفْصَحَ خِطَابٍ. (خِطَاب مصدر ہے خَاطَب کا)

۷۔لفظ کُلٌّ اور بَعْضٌ، نیز صفت اور اسم عدد مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:

مَالَ کُلَّ الْمَیْلِ[1] تَأَثَّرَ بَعْضَ التَّأَثُّرِ[2] ﴿اذکروا اللّٰہ کثیرا﴾[3] (= ذکرا کثیرا) جُلِدَ السارقُ عشرا (= جَلْدَۃً عَشْرًا یا عَشْرَ جَلْدَاتٍ).

دیکھو مَیْل مصدر ہے مَالَ کا مگر وہ مضاف الیہ ہونے سے مجرور ہے اور کُلٌّ مضاف ہے اور مصدر کی بجائے اس کو نصب دیا گیا ہے۔اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

۸۔عربی میں بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصّہ محذوف ہوتا ہے: هَنِیْـئًا لك (هَنَأَ هَنِیْئًا)[4] عَجَبًا لَكَ (=عَجِبْتُ عجبا لكَ)، شُكْرًا لَكَ (= أشكرك شكرًا لك)، رَعْیًا (=رعاك[5] اللّٰہ رعیا)، سَمْعًا وطاعةً (= اِسْمعوا سَمْعًا وَأَطِیْعُوْا طاعةً) أَیْضًا (= اٰضَ[6] أَیْضًا) بڑے کی پکار کے جواب میں چھوٹا کہتا ہے: لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ. لَبَّیْكَ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اصل میں أُلِبُّ لَكَ إِلْبَابَیْنِ فعل حذف کر دیا گیا اور إِلْبَابَیْن کو ضمیر مخاطب ك کی طرف مضاف کر دیا گیا، اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون ساقط ہو گیا، إِلْبَابَیْكَ ہو گیا پھر اس میں تخفیف کر کے لَبَّیْكَ کہہ دیا گیا۔

معنی ہیں: میں آپ کی خدمت کے لیے (ایک ہی بار نہیں) دو بار یعنی کئی بار حاضر ہوں۔

---

[1] مائل ہوا پورا مائل ہونا، یعنی پوری طرح مائل ہو گیا۔ [2] کسی قدر متاثر ہوا، یعنی کچھ اثر قبول کر لیا۔

[3] جمعہ:۱۰ [4] تجھے خوش گوار ہو، مبارک ہو۔ [5] رَعٰی یَرْعٰی رَعْیًا: حفاظت کرنا، چرنا۔

[6] اٰض یَئِیْضُ أَیْضًا: لوٹنا، دوبارہ وہی کام کرنا، اسی مناسبت سے ''بھی'' ''پھر وہی'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اسی طرح سَعْدَیْكَ دراصل أُسْعِدُكَ إِسْعَادَیْن ہے۔ یعنی میں آپ کی مدد (ایک بار نہیں بلکہ) دو بار کرنے کو حاضر ہوں۔ اسکو بھی إِسْعَادَیْكَ سے مخفّف کر کے سَعْدَیْكَ بنالیا گیا۔

تنبیہ: اردو میں مفعول مطلق کا استعمال کم ہوتا ہے، اس لیے عربی عبارت کے ترجمے میں ہر جگہ مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

٤. المفعول له یا لِأَجْلِهٖ

۹۔ المفعول لہ یا المفعول لأجلہ (یعنی جس کے لیے یا جس سبب سے کام کیا گیا ہو) اس کا بیان حصّہ سوم سبق (۴۳) میں ہو چکا ہے۔

مفعول لہ بھی ایک مصدر ہوتا ہے، مگر جملے میں اس کا استعمال کسی کام کا سبب بتلانے کے لیے ہوتا ہے: قُمْتُ إكرامًا للأستاذ، ضربتُ الولد تأديبًا. ان جملوں میں إکرام اور تأديب مفعول لہ کہلاتے ہیں، مگر مصدر پر لامِ جارّہ لگادیں تو اسے مفعول لہ نہیں بلکہ جار مجرور کہیں گے: ضربتُ الولد للتّأديب.

ذیل کی تین مثالوں کا فرق اچھی طرح سمجھ لو:

۱. أَدَّبْتُ ولدي تأديبًا.
فعل بافاعل — مفعول بہ — مفعول مطلق

۲. ضربتُ ولدي تأديبًا.
فعل بافاعل — مفعول بہ — مفعول لہ

۳. أَدَّبْتُ ولدي للتّأديب.
فعل بافاعل — مفعول بہ — جار مجرور متعلق فعل

دیکھو لفظ تأديب پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے دوسرے میں مفعول لہ اور تیسرے میں مجرور متعلقِ فعل ہے۔ تینوں جملہ فعلیہ ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۲

أَبٌّ چارہ، گھاس وغیرہ	ثِقَةٌ (وَثِقَ يَثِقُ کا مصدر ہے) اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا
اِبْتِغَاءٌ (۷-ی، مصدر) چاہنا	جَائِزَةٌ انعام
أَخْذٌ (مصدر ہے) پکڑنا، گرفت	جَزُوْعٌ بے صبر، آزردہ
اِكْتَشَفَ (۷) کھوج لگانا، معلوم کر لینا	خَشْيَةٌ (ض، ی، مصدر) خوف، ڈرنا
إِمْلَاقٌ (۱) مفلسی	شُعَاعٌ (أَشِعَّةٌ) شعاع، کرن
تَجَرَّعَ گھونٹ گھونٹ پینا	شِرْكَةٌ یا شَرِكَةٌ کمپنی، ساجھا
تَدْخِيْنٌ (۲) تمباکو پینا، دھونی دینا	شَهْمٌ ہوشیار، تیز فہم، سردار
تَشْجِيْعٌ (۲) حوصلہ افزائی کرنا	شِيْمَةٌ (جـ شِيَمٌ) خصلت، فطرت
تَعَمَّدَ (۴) دیدہ دانستہ کرنا	كَادَ (يَكِيْدُ) تدبیر وحیلہ کرنا، داؤ چلنا
صَاحِبٌ مصاحب، دوست، آقا	مَتَاعٌ (جـ أَمْتِعَةٌ) فائدہ، اسباب
صَبٌّ (ن، مصدر) گرانا، اُنڈیلنا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
صِلَةٌ (جـ صِلَاتٌ) انعام، میل جول	مَرْضَاةٌ مرضی، رضامندی
طَبْعٌ (جـ طِبَاعٌ) طبیعت	مُقْتَدِرٌ صاحبِ اقتدار، قدرت والا
عَاقَبَ (۳) سزا دینا، پیچھا کرنا	مُقَاسَاةٌ (۳-مصدر) تکلیف اُٹھانا
عَصْرٌ (جـ عُصُوْرٌ، أَعْصَارٌ) زمانہ	نَعَمٌ (جـ أَنْعَامٌ) چوپائے، پالتو جانور
عُنْوَانٌ پتہ، نشان	نَعْمَةٌ آسودگی

غُلْبٌ (جمع ہے غَلْبَاءُ کی) گھنے	نَكَالٌ عذاب، سزا
قَضْبٌ اونچا شاخ دار درخت، بانس	هَجَرَ (ن) جدا ہونا، چھوڑ دینا
قَلَمُ الْحِسَابَاتِ حساب کا دفتر	

مشق نمبر ۹۸

تنبیہ: ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہ کو پہچانو:

١. لقد سرّني سرورًا عظيما كمالُ صحّةِ ابنك بعد مقاساة مرض شديد.

٢. أشكرك شكرا قلبيّا من إرسالك لي عنوانَ صاحبك.

٣. يضرّ التدخين مُسْتَعْمِلِيْه إِضْرَارًا بليغا، فإذا شئتَ السّلامة من مضارّهٖ فاتركه تركًا أبديّا.

٤. اكتشف العلماء في هذا العصر اكتشافاتٍ كثيرةً.

٥. نأْكُلُ في النهار أَكْلَتَيْنِ ما عدا أَكْلَةَ الصّباح.

٦. إذا أكرمت اللئيم بعضَ الإكرام ظنّ أَنَّك في احتياج إليه.

٧. وَقَفَ أَعرابي بين يَدَيِ الملِك فخاطبه أَفْصَحَ خطابٍ، فأعجبه وأَمَرَ له بصلةٍ.

٨. ينبغي أن نصبر كُلّ الصبر على حوادث الأيّام.

٩. يُعطَى الأولادُ النّاجحون في العلم جائزةً تشجيعا لهم على تحصيل العلم.

١٠. عيّنت شركة السكة الحديديّة أحدَ شركائها رئيسا على قلم الحسابات اعتمادا على خِبْرته وثِقةً بأمانته ونَشاطه.

١١. يُعاقَبُ القاتل المتعمّد بالقتل مُجازاةً علٰى إِثْمِه وعِبرةً لأمثاله.

١٢. تُشْعَل القناديل ليلا في المُدُن إنارةً للشوارع وهداية للمارّين.

١٣. كُلّما يدعوني أَبِيْ: "يا سَعِيْدُ" أقول: "لبّيك وسعديك يا سيدي" وأقوم لِامْتثال أمره قيامَ الخادم الوفيّ.

١٤. فصبرا جميلا يا بُنيّ ولا تكن جزوعا فَإِنّ الصبر من شيمة الشّهم

١٥. هنيئًا لِأَرْباب النّعيم نعيمُها وللعاشق المسكين ما يَتَجَرَّعُ

مشق نمبر ۹۹

من القراٰن

١. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا.

٢. اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا واَكِيْدُ كَيْدًا.

٣. واصْبِرْ علٰى ما يقولون واهْجُرْهم هَجرًا جميلا وذَرْنِى والمكذِّبِينَ أُولِى النَّعْمةِ ومَهِّلْهم قليلاً.

٤. فَلْيَنظرِ الانسانُ الٰى طعامه اَنّا صَبَبْنَا الماء صبّا ثمّ شققنا الارض شَقًّا فَاَنْبتنَا فيها حَبّا وعِنَبًا وقضبا وزيتونًا ونخلا وَحدائِقَ غُلْبًا وفاكهةً واَبًّا متاعًا لكم ولاَنعامكم.

٥. ولا تقتلوا اولادكم خشيةَ اِمْلَاقٍ، نحن نرزقُهم واِيّاكم.

٦. ومَنْ يفعل ذٰلك ابتِغَاءَ مرضاتِ اللّٰهِ فسوف نُؤتيه اجرًا عظيمًا.

٧. والسّارقُ والسارقةُ فاقطعوا اَيْدِيَهُما جزاءً بما كسبا نَكالًا من اللّٰه.

٨. فَاَخَذْنا هم اَخْذَ عزيزٍ مُقْتَدِرٍ.

مكتوب من تلميذ إلٰى أخته الكبيرة ذاتِ[١] الثّروة يطلب منها بعضَ ما يلزَمه[٢]

أختي المحترمةَ زينةَ السيِّدات!

السّلام عليك ورحمة اللّٰه وبركاته،

جميلُ صُنعكِ[٣] مَعِيَ قد عوَّدني[٤] أَنْ أَلجأ[٥] إليكِ في جميع أموري. وإنّي أراني اليوم في حاجةٍ إلٰى شِراءِ[٦] بعضِ أشياءَ تَلْزَمُنِي في المدرسة. فَقَصَدْتُكِ راجيًا من مكارمكِ أن تُرسلي إلَيَّ لَدٰى[٧] أوّلِ فرصةٍ ما تسْمَحُ[٨] به نفسُكِ من النّقود لِأَقْضِيَ بها حاجتي وأَحفظَ الباقِيَ تحت يد اللُّزوم،[٩] وبذلك يزداد شكري لفضلكِ وتتضاعف محبّتي لك، دُمتِ لأخيكِ.

أخوكِ المطيع

حامد

تنبیہ: اس خط کا جواب اگلے سبق کے آخر میں دیکھو۔

سوالات نمبر ٢١

١۔ منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

٢۔ مفعول بہ کی تعریف کرو۔

---

١ صاحبِ ثروت، مال دار۔ ٢ لَزِم (س) لازم ہونا، ضروری ہونا، کسی کے ساتھ لگے رہنا۔

٣ جَمِيْلُ صُنْعِكِ تیرا اچھا سلوک۔ ٤ مجھے عادی بنا دیا ہے۔ ٥ لَجَأَ (ف) التجا کرنا۔

٦ شِراءٌ: خریدنا، خرید وفروخت۔ ٧ لَدٰی: پاس، بوقت۔

٨ سَمَعَ بِہٖ: اجازت دینا، مناسب جاننا۔

٩ تَحْتَ يَدِ اللُّزُومِ: ضرورت کے ہاتھ کے نیچے یعنی ضروری کام کے لیے۔

۳۔ مفعول کی وجہ سے فعل میں کیا تغیّرات ہوتے ہیں؟

۴۔ کون کون سی صورتوں میں مفعول بہ پر فاعل کا مقدم کرنا ضروری ہے؟

۵۔ کون کون سی صورتوں میں فاعل پر مفعول بہ کا مقدم ہونا ضروری ہے؟

۶۔ اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے؟

۷۔ اسم مشغول عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو۔

۸۔ مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے؟

۹۔ مفعول مطلق کے قائم مقام کون کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

۱۰۔ بارہ جملے مرتب کرو جن میں سے چار میں مفعول مطلق تاکید کے لیے ہو، چار میں کیفیت اور نوع کے لیے ہو، اور چار میں عدد بتانے کے لیے ہو۔

۱۱۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

١. سَجَد المصلّي سَجْدتَيْن.

٢. يمِيلُ الصّالِحُ إلى الفضيلة كُلَّ الْمَيْلِ.

۱۲۔ مفعول لہ کی تعریف کرو۔

۱۳۔ دس جملے بناؤ جن میں ذیل کے مصادر بطور مفعول لہ استعمال کیے گئے ہوں:

ثِقَةً	تَعْلِيمًا	احترامًا	إِعانَة	إِفادةً
مُكافَأَةً	طَلَبًا لِلْغِنٰى	رَغْبةً في العلم	تَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ	

۱۴۔ ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو:

١. يتصدّقون ابتغاء مَرْضَاةِ اللّٰهِ.

٢. نُتاجِرُ أَمَلًا بِالرِّبْحِ.

الدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ

المنصوبات

٤. المفعول فيه

۱۔ قرأت الدّرس صباحًا أَمَامَ المعلِّم.

تم نے سبق (۴۳) میں پڑھا ہے کہ جو اسم کام کا وقت یا کام کی جگہ بتلانے کے لیے بولا جائے اُسے مفعول فیہ یا ظرف کہا جاتا ہے۔ اس لیے تم کہہ سکتے ہو کہ اوپر کے جملے میں صباحًا اور أَمَام یہ دونوں مفعول فیہ یا ظرف ہیں، کیوں کہ پہلا لفظ وقت بتاتا ہے اور دوسرا جگہ، یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پہلا ظرف زمان ہے اور دوسرا ظرف مکان۔

۲۔ ظرف زمان اور مکان کے بہتیرے الفاظ تو پچھلے سبقوں میں متفرق طور سے اور ضمنی طریقے سے تم نے پڑھ لیے ہیں۔ یہاں پر اکثر اسمائے ظرف اکٹھا لکھ دیے جاتے ہیں۔

ظرف زمان:

ثانِية (سیکنڈ)	دقيقة (منٹ)	ساعة (گھنٹہ)	يوم	أُسْبوع
سَنَة	عام (سال)	قَرْن (صدی)	دَهْر (زمانہ، ہمیشہ)	حِين[1]
بُكْرَة (صبح، سویرے)	أَصِيل (شام)	صَبَاح	مَسَاء	لَيْل
نهار	أَبَد (ہمیشہ)	وغیرہ۔		

ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو ہمیشہ وہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو تو آخر میں تنوین آتی ہے: اُذكروا الله بكرةً وأصيلًا.

[1] حِيْنَ (ج۔ أَحْيانٌ) وقت

مگر ظرف مکان میں سے وہی الفاظ منصوب ہوں گے جو مبہم (غیر معین) ہوں:

فَوْق	تَحْت	أَمَام	قُدَّام (آگے، سامنے)	
خَلْفَ (پیچھے)	وَرَاءَ[1] (پیچھے)	قَبْلَ (پہلے)	قُبَيْلَ (ذرا پہلے)	بُعَيْدَ (ذرا پیچھے)
بَعْدَ	إِزَاءَ (مقابل)	حِذَاءَ (مقابل)	تُجَاهَ (طرف، مقابل)	
تِلْقَاءَ (طرف)	مَعَ (ساتھ)	عِنْدَ	لَدُنْ[2] (پاس)	لَدٰى (پاس)
بَيْنَ (درمیان)	بَيْنَ يَدَيْ (سامنے، آگے)		يَمِينًا (دائیں طرف)	
شِمَالًا (بائیں طرف)		يَسَارًا (بائیں طرف)		شَرْقًا
غَرْبًا	جَنُوْبًا	شَمَالًا[3]	فَرْسَخًا (تین میل)	
مِيْلًا	بَرِيْدًا (تقریباً بارہ میل کا، ٹپہ، ڈاک، قاصد)۔			

تنبیہ ۱: عِنْدَ اور لَدُنْ ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عِنْدَ اشیا اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لیے بول سکتے ہیں۔ مگر لَدُنْ صرف حاضر اشیا کے لیے کہا جاتا ہے، مثلاً هٰذا القول عندي صواب کہہ سکتے ہیں لَدُنِّي صَوَابٌ نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح عندي كتاب اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جب کہ کتاب تمہارے پاس حاضر نہ ہو بلکہ تمہارے گھر پر یا اور کہیں ہو مگر لَدُنِّي كتاب اسی وقت کہہ سکتے ہیں جب کہ کتاب تمہارے پاس موجود ہو۔ لَدٰى اور عِنْد میں بھی یہی فرق ہے۔

تنبیہ ۲: لَدُنْ اور لَدٰى کے ساتھ ضمیریں مِنْ اور علٰى کی طرح ملائی جائیں گی: لَدُنْهُ سے لَدُنِّيْ اور لَدُنَّا تک اور لَدَيْهِ سے لَدَيَّ اور لَدَيْنَا تک۔ (دیکھو سبق ۱۱-۴)

---

[1] وَرَاءَ کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے۔

[2] لَدُنْ اور لَدٰى پر کوئی اعراب نہیں آئے گا۔

[3] شَمَال فتحہ شین سے = اُتر کی جہت اور شِمَال کسرہ شین سے = بایاں ہاتھ یا بائیں طرف۔

۳۔ مذکورہ اسمائے ظرف میں سے آخر کے دس الفاظ کے سوا باقی سب الفاظ ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یمین، یَسار، شِمال اور جہاتِ اربعہ بھی اضافت کیساتھ استعمال ہوتے ہیں: فَوْقَ الْجَبَل، تَحْتَ الشَّجَرةِ، جَلَسْتُ يسارَهُ، جَرَيْتُ[1] مِيلًا لا فرسخا.

۴۔ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارّہ بھی لگائے جاتے ہیں یَمِیْن اور شِمال کے ساتھ اکثر عَنْ لگایا جاتا ہے۔ باقی کے ساتھ عموماً مِنْ لگتا ہے اور جہات کے ساتھ زیادہ تر فِيْ لگاتے ہیں: ﴿عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ[2]﴾[3] ﴿تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الانهٰرُ﴾[4] البحر في غَربِ الهند.

۵۔ وہ ظروف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں: دار، بيْت، مسجد، مدرسة، مكّة وغیرہ عموماً فِيْ کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوا کرتے ہیں: صلّيتُ في المسجد، سكنت في مكّةَ.[5]

مگر دَخَلَ، نَزَلَ اور سَكَنَ کے بعد مذکورہ اسمائے ظروف اکثر بغیر فِيْ کے بولے جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں: دخلت المسجدَ، نزلت قريةً، سكنتُ مَكّةَ.

۶۔ بعض اسمائے ظرف مبنی ہیں:

الف: قَطُّ (کبھی) زمانۂ ماضی کے لیے، عَوْضُ (ہرگز، کبھی) زمانۂ مستقبل کے لیے، یہ دونوں ظرف زمان ہیں اور ضمّہ پر مبنی ہیں: ما شرِبت الخمر قطُّ ولا أَشْرَبُها عَوْضُ.

---

[1] جَرٰی (ض) دوڑنا، بہنا

[2] بیٹھا ہوا۔ [3] ق: ۱۷ [4] بقرہ: ۲۵

[5] مكة غیر منصرف ہے، اس لیے حالتِ جری میں فتحہ دیا گیا ہے۔

ب: حَيْثُ (جہاں، جب کہ، اسلیے کہ) یہ ظرف مکان ہے اور زمان کے لیے بھی آتا ہے۔ ضمّہ پر مبنی ہے، یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا[1] مِنْ حَيْثُ[2] اَفَاضَ النَّاسُ﴾.[3]

ج: قَبْل اور بَعْد دراصل معرب ہیں، لیکن جب اُن کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ ضمّہ پر مبنی ہو جاتے ہیں: ﴿لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ﴾[4] یعنی قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ و بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ.

لَا غيرُ بھی جب مقطوع الاضافت ہو تو ضمّہ پر مبنی ہوتا ہے اگرچہ یہ ظرف نہیں ہے: أنا آكُلُ الفواكِهَ لا غيرُ = لا آكلُ غيرَها.

تنبیہ۳: بعض اوقات بَعْدُ کے معنی ''اب تک'' ہوتے ہیں: لَمْ يُقْضَ الأمرُ بَعْدُ (اب تک معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا)۔

د: هٰهُنا (یہاں) هُنَاكَ اور هُنَالِكَ (وہاں، اس وقت) ثَمَّ یا ثَمَّةُ (وہاں، اُس طرف) یہ الفاظ اسمائے اشارہ ہیں اور ظرفیت کے معنی بھی لیے ہوئے ہیں اس لیے اسمائے ظرف بھی ہیں: ﴿اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾[5] مَنْ جَالِسٌ هُنَاكَ؟ ﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ﴾[6] ﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾.[7]

تنبیہ۴: مِنْ ثَمَّ ''اسی لیے یا اسی وجہ سے'' کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے: الخمرُ تُزِيلُ العَقلَ ومِنْ ثَمَّ حُرِّمت فِي الإِسْلَامِ.

---

[1] أفاض من المكان: چل پڑنا، یعنی پھر تم چل پڑو جہاں سے سب لوگ چل پڑے ہیں۔ اس مثال میں حَيْثُ اپنے مابعد کے جملے کی طرف مضاف ہے۔

[2] حيث بمعنی چونکہ اکثر مستعمل ہے، اس وقت اسکے بعد أَنَّ مفتوحہ لایا جاتا ہے: حيث إنه جاهل لم أخاطبه.

[3] بقرہ: ۱۹۹　[4] روم: ۴　[5] مائدہ: ۲۴　[6] آل عمران: ۳۸　[7] بقرہ: ۱۱۵

ھ: أَیْنَ[1] أَنّٰی[2] أَیَّانَ[3] اور مَتٰی[4] یہ الفاظ استفہام کے لیے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۱۳) شرط کے لیے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۵۶) اور ظرفیت کے معنی بھی لیے ہوئے ہیں اس لیے اسمائے ظرف میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ أَیْنَ ظرف مکان ہے، أَنّٰی زمان اور مکان دونوں کے لیے آتا ہے۔ أَیَّانَ اور مَتٰی زمان کے لیے آتے ہیں۔ کبھی أَیْنَ اور مَتٰی کے ساتھ مَا بڑھا کر أَیْنَمَا اور مَتٰی مَا کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۵: أَیَّان اور مَتٰی کے معنی ایک ہیں لیکن أَیَّانَ سے زیادہ اہم بات کا سوال کیا جاتا ہے: ﴿أَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟﴾[5] (جزا سزا کا دن کب ہے؟) أَیَّان ذاھبٌ أنت نہیں کہیں گے۔

و: کُلَّمَا (جب کبھی) رَیْثَمَا (ذرا دیر، جب تک) طَالَمَا (عرصۂ دراز سے، اکثر اوقات) قَلَّمَا (بہت کم، بعض اوقات) یہ الفاظ بھی ظرف زمان ہو جاتے ہیں: ﴿کُلَّمَا اَوْقَدُوْا نارًا لِلْحَرْبِ اَطْفَأَھا اللّٰہُ﴾[6] (جب کبھی وہ (کافر) لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے) وقفَ الغلام رَیْثَمَا صَلَّیْنَا (لڑکا اتنی دیر کھڑا رہا کہ ہم نے نماز پڑھ لی) طَالَمَا کُنّا نَنْتَظِرُكَ (عرصۂ دراز سے ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے) قَلَّمَا رأیناہ (ہم نے اسے بہت کم دیکھا ہے)۔

ز: إِذا شرطیہ (جب) إِذْ (جب) ظرف زمان ہیں۔ إِذَا عموماً زمانۂ مستقبل کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو: ﴿اِذَا السَّماءُ انشقّت﴾[7] (جب آسمان پھٹ جائے گا) اور إِذْ اکثر زمانۂ ماضی کے لیے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو:

---

[1] کہاں، جہاں۔　[2] کہاں سے، جہاں، جب۔　[3] کب، جب۔　[4] کب، جب۔

[5] ذاریات: ۱۲　[6] مائدہ: ۶۴　[7] انشقاق: ۱

﴿وَاِذْ یَرْفَعُ ابراھیمُ القواعدَ من البیت واسمٰعیلُ﴾[1] (اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے)۔

تنبیہ۵: إِذَا شرطیہ کے بعد ہمیشہ فعل آتا ہے اور إِذْ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے اور اسم بھی: ﴿اِذْ ھُمَا فِی الغارِ﴾[2] مگر إِذَا[3] فُجائیۃ کے بعد ہمیشہ اسم ہی آئے گا: طلعتُ الجبلَ وإذا أسدٌ نائمٌ في الغارِ[4] کبھی إِذْ بھی مفاجات کیلئے آجاتا ہے۔[5]

تنبیہ۶: قرآن مجید میں جہاں کہیں آیت کے شروع میں إِذْ آیا ہے وہاں اُذْکُرْ یا اُذْکُرُوْا کو مقدر مان لیا جاتا ہے: ﴿واِذْ یرفع﴾ کے معنی کے لیے جاتے ہیں ''یاد کرو جب کہ ابراہیم الخ۔''

تنبیہ۷: إِذْ کے معنی ''اس لیے'' بھی ہوتے ہیں: أکرمته إِذْ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ[6] یعنی لِأَنَّهُ، ایسے إذ کا شمار حروف میں ہوگا۔

۷۔ یَوْمَ اور حِیْنَ جب إِذْ کی طرف مضاف ہوں تو کہیں گے یَوْمَئِذٍ = یَوْمَ إِذٍ (اس روز، جس روز) حِیْنَئِذٍ (اس وقت، جس وقت) اسی طرح وَقْتَئِذٍ بھی کہتے ہیں۔ ان لفظوں میں إِذْ کے بعد ایک جملہ تھا جسے حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لگادی گئی ہے۔ اصل میں یوں ہے: یَوْمَ إِذْ کان کذا (جس روز ایسا ہوا تھا)۔

---

[1] بقرہ: ۱۲۷

[2] جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ (توبہ: ۴۰)

[3] إِذَا بعض اوقات مفاجات (ناگہاں) کے معنی میں آتا ہے۔

[4] میں پہاڑ پر چڑھا تو ناگہاں (دیکھتا ہوں) کہ ایک شیر غار میں سویا ہوا ہے۔

[5] إِذْ فجائیۃ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے: بَیْنَمَا أنا جالسٌ إِذْ جاء زیدٌ.

[6] میں نے اس کی تعظیم کی اس لیے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔

تنبیہ ۸: يَوْمَ إِذٍ کو يَوْمَئِذٍ، حِينَ إِذٍ کو حِينَئِذٍ اور وَقْتَ إِذٍ کو وَقْتَئِذٍ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۸۔مندرجہ ذیل الفاظ مفعول فیہ (ظرف) کے قائم مقام ہوکر منصوب ہوتے ہیں:
مصدر، کم، اسم عدد، اسم اشارہ اور وہ الفاظ جو کل اور جزو پر دلالت کریں: جِئْتُ طلوعَ الشمس (میں آفتاب نکلنے کے وقت آیا) كَمْ لَبِثْتَ؟ (=کم يَوْمًا یا کم سَنَةً لَبِثْتَ؟) لَبِثْتُ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ، وقفتُ هذه النَّاحِيَةَ[1] مَشَيْتُ كلَّ النَّهار یا طُوْلَ النَّهَارِ و رُبْعَ اللَّيْلِ.
تنبیہ ۹: تیسری مثال میں کم اور چوتھی میں اسم اشارہ محلاً منصوب ہوں گے کیوں کہ مبنی ہیں۔ان پر لفظی اعراب نہیں آسکتا۔

۵. المفعول معه

۹۔جو اسم واو معیّت (دیکھو سبق ۵۱-۷) کے بعد واقع ہو اسے مفعول معہ کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے: سرتُ والشارعَ (میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا) سافرتُ وأخاك (میں نے تیرے بھائی کے ساتھ ساتھ سفر کیا) سلّمنا عليه وأباه (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

۱۰۔واو کے بعد نصب اسی ترکیب میں پڑھا جائے گا جب کہ وہاں عطف جائز نہ ہو۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں عطف نہیں ہوسکتا۔
پہلی مثال میں اگر واو عطف مانا جائے تو معنی ہوں گے ''میں نے اور سڑک نے سیر کی'' یہ ایک مہمل بات ہوجائے گی۔

---

[1] ناحِيَة (ج نواحٍ) جانب

دوسری مثال میں اس لیے عطف جائز نہیں کہ ضمیر مرفوع متّصل پر بلا کسی فاصلہ کے عطف جائز نہیں۔ البتہ اگر کہیں: سافرت أنا و أخوك تو یہاں واو عطف ہوگا واو معیّت نہ ہوگا۔

تیسری مثال میں اس لیے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہوگا جب کہ معطوف پر بھی حرف جر کا اعادہ کیا جائے۔ مثلاً جب کہیں گے سلّمنا علیه وعلٰی أبیه تو واو عطف ہوگا نہ کہ واو معیّت (جیسا کہ عطف کے بیان میں سبق (۶۷) میں پڑھو گے)۔

بعض ترکیبوں میں واو عطف اور واو معیّت دونوں جائز ہو سکتے ہیں: قَدِمَ الأمیرُ و جُنُدُهُ یا وَ جُنْدَهُ.

۱۱۔اس جملے کی تحلیل کرو:

دخلتُ المدرسةَ وَأَخاكَ یومَ الأربعاءِ[1]

(دَخَلْتُ) فعل با فاعل، (المدرسة) ظرف مکان، مفعول فیہ ہے اس لیے منصوب ہے (وَ) واو معیّت مبنی بر فتحہ (أخا) مفعول معہ ہے اس لیے منصوب ہے۔ (كَ) ضمیر مجرور متّصل مضاف الیہ، محلاً مجرور (یوم الأربعاء) ظرف زمان، مفعول فیہ۔

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۳

اِرْتَدَّ (۷) واپس پھرنا، دین سے پھر جانا	خَرِیطَةٌ، خَارِطَةٌ نقشہ (جـ خرائط)
أَرْضَعَ (ا) دودھ پلانا	دُبُرٌ (جـ أَدْبَارٌ) پیٹھ، چوتڑ، پیچھے
أَسْرٰی (ا-ی) رات کے وقت سیر کرنا (بِـ کے ساتھ) سیر کروانا	رَضَاعَةٌ (مصدر) دودھ پلانا

[1] میں مدرسہ میں تیرے بھائی کے ساتھ بدھ کے روز داخل ہوا۔

آلٰی (يُؤْلِيْ) قسم کھانا، عہد کر لینا	شَبَكَةٌ (جـ شِبَاكٌ) جال
بَارَكَ (۳) برکت دینا	عَامِلٌ (جـ عَمَلَةٌ) کام کرنے والا، مزدور، حاکم
بَأْسٌ خوف، مضائقہ	قَضّٰی (۲) پورا کرنا مقصد کا
تَفَرَّعَ (۴) شاخ در شاخ ہونا	لَعْبُ الصَّوْلَجَانِ کرکٹ کا کھیل
حَبَّبَ (۲) محبوب بنا دینا، پسندیدہ بنا دینا	المسجِدُ الحرام حرمت والی مسجد جس میں خانۂ کعبہ ہے
حَيَّةٌ (جـ حَيَّاتٌ) سانپ	المسجدُ الأقصٰی بیت المقدّس کی مسجد
مَأْرَبٌ (جـ مَآرِبُ) مقصد، غرض، آرزو	

مشق نمبر ۱۰۰

ذیل کی مثالوں میں مفعول فیہ پہچانو۔ ظرف زمان اور ظرف مکان کو دیکھو کہاں منصوب ہیں؟ آخر میں چند مثالیں مفعول معہ کی ہیں۔

۱. إذا أردت أن تعرف الجهاتِ الأربعَ فاستقبِلْ جهةَ طلوعِ الشّمس، فما كان أَمَامَكَ فهو الشّرقُ، وما كان خَلْفَكَ فهو الغَرْبُ، وإلٰى يمينك الجَنوبُ، وإلٰى يسارك الشَّمالُ.

۲. ترٰى خليجَ البنغالِ في الخارطة شرقَ الهند و بحر العرب في غربها.

۳. ترٰى السِّكَكُ الحديديّة في الخريطة كالشَّبَكة متفرِّعةً شرقًا وغربًا وجَنوبًا وشَمالًا.

۴. يشتغل العَمَلةُ طولَ النّهار ويعودون إلٰى بيوتهم غِيَابَ الشمس وينهضون قُبَيْلَ طلوعِ الشمس ثم يذهبون ثانيًا إلٰى أعمالهم.

٥. قُرْبَ الحيّة نَمْ وقربَ العقرب لا تجلِس. [مَثَلٌ]

٦. كُلْ بيتَ اليهوديّ ونَمْ بيت النّصرانيّ. [مَثَلٌ]

٧. اللّٰهمّ احفظني بين يَدَيَّ ومن خلفي وعن يَمِينِيْ وعن شِمالي ومن فوقي ومن تحتي.

٨. كُنْ وجَارَك مُتَوافِقَيْنِ.

٩. مَا لَكَ أيّها التّاجر والمباحثَ الفلسفيّةَ؟

١٠. كيف حالُك والحوادثَ؟

١١. ما لَكَ وإيّاه؟

١٢. أَمَا تُقيمين وأخاكِ؟

اشعار

وَلِيْ وَطَنٌ آلَيْتُ أَنْ لا أَبِيْعَهُ ... وَأَنْ لَا أَرٰى غيري لهُ الدَّهْرَ[1] مالِكَا[2]

وحَبَّبَ أَوْطَانَ الرِّجالِ إِلَيْهِمْ ... مَآرِبُ قَضّٰها الشَّابُ[3] هُنالِكَا[4]

فعل ... مفعول ... فاعل ... یہ جملہ صفت ہے فاعل کی

أَحْسِنْ إِلَى النّاس تَسْتَعْبِدْ قلوبَهُمْ
فَطَالَمَا استعبد الإنسانَ إحسانُ[5]

---

[1] الدّھر: مفعول فیہ ہے اسلیے منصوب ہے یعنی کبھی بھی۔

[2] مالِکَا: وقف کی وجہ سے الف کی آواز نکالی جاتی ہے۔

[3] جوانی۔

[4] ھنالکا = هُنالِكَ الف زائد ہے۔

[5] پہلے دو شعر ابن الرومی المتوفی ۲۸۳ھ کے ہیں اور تیسرا ابو الفتح البُستی (۴۰۱ھ) کا ہے۔

مشق نمبر ۱۰۱

مِنَ القراٰن

۱. يَعْلَمُ مَا بين ايديهم وما خلفَهم.

۲. سبحٰن الذى اسرٰى بعبده ليلًا من المسجدِ الحرام الى المسجد الاقصى الّذى بٰركنا حَوْلَهُ.

۳. قال كم لَبِثْتَ قال لبثتُ يومًا او بَعْضَ يَوْمٍ.

٤. والوالداتُ يُرْضِعنَ اولادَهنّ حَوْلَيْنِ كامِلَين.

۵. يا قومِ ادخلوا الارضَ المقدّسةَ الّتى كتب اللّٰه لَكم ولا ترتدّوا علٰى اَدْبارِكُم.

٦. قالوا يا موسٰى اِنّا لن ندخلَها ابدًا ما دامُوا فيها فاذْهبْ انت وربُّك فقاتِلا اِنّا هٰهُنا قاعدون.

۷. واذا لَقُوا الّذين اٰمنوا قالوا اٰمنَّا واذا خَلَوْ إِلٰى شَيَاطِينِهِم قالوا اِنّا مَعَكُمْ اِنّما نحن مُسْتَهْزِءُوْنَ.

مشق نمبر ۱۰۲

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ جب تم نقشہ میں چاروں طرفیں پہچاننا چاہو تو نقشہ سامنے رکھو، پس جو (جہت) اوپر کو ہوگی وہ شمال ہوگی اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو دائیں طرف ہے وہ مشرق اور جو بائیں طرف ہے وہ مغرب ہے۔

۲۔ ہندوستان کے نقشہ میں کلکتہ مشرق میں اور کراچی مغرب میں اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال میں اور سیلون جنوب میں ہے۔

۳۔ میرے گھر کے شمال میں بازار ہے اور جنوب میں مدرسہ ہے اور مشرق میں سڑک ہے اور مغرب میں ایک باغیچہ ہے۔

۴۔ ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔

۵۔ ہم دن بھر علم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور نمازِ عصر کے ذرا بعد کرکٹ کھیلنے چلے جاتے ہیں۔

۶۔ اس تصویر میں دیکھ میرے دائیں طرف میرا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائیں جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے۔

۷۔ صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لیے ضروری ہے۔

۸۔ میرے دوستو! مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عشا کی نماز پڑھو، اس کے بعد اپنے گھروں میں چلے آؤ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو۔

الْجواب من أختٍ إلٰی أخیها

أَخِي الحبیبَ!

وعلیك السّلام ورحمة اللّٰه وبركاته،

بَیْنَمَا[1] أَنَا في شوقٍ إلٰی أَخبارِكَ وناضِرِ[2] أزهارك إذْ[3] وفدتْ[4] عَلَيَّ رسالتك المؤرّخة بكذا التي أبدت ما في قلبك المخلصِ من حسن الظّنّ إلٰی أختك.

---

[1] بَیْنَما: درمیان اس حالت کے لیے۔

[2] نَاضِرٌ: تروتازہ۔ زھر: پھول یعنی تیری تروتازہ صحت وعافیت کی خبریں۔

[3] إِذْ: اس جگہ مفاجات کے لیے ہے۔

[4] وَفَدَ: آنا۔

يا أُخَيَّ![1] لقد سُرِرتُ على طلبك مِنّي ما أنت محتاج إليه. وحيثُ إنَّكَ نَشِيطٌ في دروسك، حريصٌ على واجباتك، قد بعثت إليك بكذا وكذا من النقود. وإذاً[2] بلغني عنك ما يسرّني أَجَزْتُكَ بِأَكْثَرَ ممّا تريد.

هذا، وأرجو ألّا تؤخِّرَ عنّي رسالتك، حتّى أكونَ دائما على بَيِّنَةٍ[3] من أمرك، أرشدك الله إلى ما فيه كمالُك. والسّلام

أختكَ

راشدة

سوالات نمبر ۶۲

۱۔ مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو۔

۲۔ کون سی قسم کے اسمائے ظرف ہیں جو ظرفیت کی بنا پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟

۳۔ ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟

۴۔ دس جملے مرتب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں:

ذراعَينَ، مِيلَينِ، جَنُوبًا، ثَلاثَ مَرَّاتٍ،

حَوْلًا كَامِلًا، نصفَ النّهارِ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

۵۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. قُمْتُ نصفَ اللّيل.

۲. نِمْتُ بَعْدَ العِشاءِ إِزاءَ الشُّبّاكة (کھڑکی) فوقَ السّرير.

---

[1] أُخَيَّ: أخي کا مصغّر ہے یہاں حرف ندا محذوف ہے یعنی اے میرے چھوٹے بھائی۔

[2] إذا شرطیہ ہے جس کے بعد ماضی سے مضارع کے معنی لیے جاتے ہیں۔ [3] بَيِّنَة: معلومات۔

۶۔ مفعول معہ کی تعریف کرو۔

۷۔ واو کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے؟

۸۔ ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واو کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

١. كُلْ مِن هذا الطعامِ وأخاك.

٢. سافرت إلى الشام أنا وأخوك.

٣. ما لكم وإيّاه؟

٤. سافَرَ إبراهيمُ وخالدٌ.

٥. سلّمت عليه وأقاربه.

٦. سلّمنا عليك وعلى عمك.

۹۔ مذکورہ جملوں میں سے دو جملوں کی تحلیل کرو یعنی (۱) اور (۵) کی۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ

المنصوبات

٦. الحال

ا۔ ﴿أذكُروا اللّٰهَ قياماً[1] وقعوداً[2]﴾[3] شربنا الماءَ صافيًا، كَلَّم زيد عَمْرًا راكِبَيْنِ، دخلتُ المسجدَ مُمْتَلِئًا من الناس، اغتسلتُ في الحَوض مملوءً من الماء.

کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ جملوں میں قیامًا، قعودًا، صافیًا، راکبین وغیرہ کس لیے منصوب ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ تم جواب دے سکو گے کہ وہ سب الفاظ حال واقع ہوئے ہیں اسلیے منصوب ہیں، کیونکہ تم نے سبق (۱۰-۲) اور سبق (۴۳-۹) میں پڑھا ہے کہ جو ''اسم'' فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت (حالت) بتلائے اسے حال کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

یہاں نئی بات یہ ہے کہ مُمْتَلِئًا ظرف (مسجد) کی حالت بتلاتا ہے اور مَمْلُوْءً مجرور (حوض) کی حالت بتلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حال ظرف کا اور مجرور کا بھی آتا ہے۔

۲۔ صاحبِ حال کو ذوالحال کہتے ہیں۔ پہلی مثال اذکروا میں فاعل کی ضمیر یعنی واو بمعنی (أنتم) ذوالحال ہے، دوسری میں الماء، تیسری میں زید اور عَمرو، چوتھی میں مسجد اور پانچویں میں حوض ذوالحال ہیں۔

---

[1] کھڑے۔ [2] بیٹھے بیٹھے۔ [3] نساء:۱۰۳

۳۔ جملے میں حال کی شناخت یہ ہے کہ ''کس حالت میں'' یا ''کس طرح'' کے جواب میں واقع ہو۔ جیسا اوپر کی مثالوں میں سمجھ سکتے ہو۔

۴۔ حال عموماً اسم مشتق اور نکرہ ہوتا ہے۔ اور ذوالحال معرفہ (دیکھو اوپر کی مثالیں) مگر کبھی حال اضافت کی وجہ سے معرفہ بھی ہوجاتا ہے: اٰمنتُ باللّٰه وحدَهٗ[1] اس مثال میں وحدَهٗ لفظ جلالة (= اللّٰه) کا حال ہے اسی لیے منصوب ہے۔ یہاں لفظ وَحد اضافت کی وجہ سے معرفہ ہوگیا ہے۔

۵۔ اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہوسکتا ہے۔ جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے: كَرَّ عليٌّ أسدًا.[2] یا ترتیب پر دلالت کرے: اُدْخلوا رجلًا رجلًا.[3] یا اسم عدد ہو: جاؤوا مَثْنٰى وثُلاثَ ورُباعَ[4] یا نرخ بتلائے: بِيعَ الزّيتُ رطلا بدرهمٍ[5] یا وہ موصوف ہو: ﴿اِنّا انزلنٰه قراٰنًا عَرَبِيًّا﴾[6] یا جانبین کے معاملے پر دلالت کرے: بِعْتُ القَمْحَ يَدًا بِيَدٍ.[7]

۶۔ جملہ (اسمیہ ہو یا فعلیہ) بھی حال واقع ہوتا ہے۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ رابط واو حالیہ ہوتا ہے: اُطْلُبِ العِلَم وأنت فَتًى، یا ضمیر غائب: جاء رشيد يضحك،[8] یا دونوں: جاءَ رشيدٌ وهو يَضْحَكُ. (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

---

[1] میں ایمان لایا اللہ پر جب کہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے۔

[2] علی شیر کی حالت میں (شیر کی طرح) لوٹ پڑا یعنی دوبارہ حملہ کردیا۔ [3] اندر آؤ ایک ایک آدمی۔

[4] وہ آئے دو دو تین تین چار چار ہوکر۔ [5] تیل فی رطل ایک درھم میں بیچا گیا۔

[6] ہم نے اس (کتاب) کو قرآنِ عربی کی صورت میں نازل فرمایا۔ (یوسف:۲)

[7] میں نے گیہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) بیچے۔

[8] يضحك صیغہ واحد غائب ہے۔ اس میں ضمیر غائب (هُوَ) مستتر رہتی ہے۔ اس جملہ میں وہی رابط ہے۔

تنبیہ ۱: اگر جَاءَ رجلٌ یَضْحَكُ کہیں تو ترکیب میں یَضْحَكُ (جملہ فعلیہ ہو کر) رجل کی صفت ہوگا اسے حال نہیں کہا جائے گا کیوں کہ رجل نکرہ ہے اور جملہ بھی نکرہ مانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ذوالحال معرفہ نہ ہوتو اسے موصوف کہیں گے، مگر ترکیب کے بدلنے سے معنی میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا۔

۷۔ حال متعدد بھی ہوتے ہیں: ﴿رجع موسٰی الٰی قومه غضبانَ اَسِفًا﴾.[۱]

۸۔ قرینہ ہوتو حال کے ماقبل کا جملہ حذف کردیتے ہیں، چناں چہ کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں: سالِمًا غانِمًا یعنی اِذْهَبْ سالِمًا وَارْجِعْ غانمًا (سلامتی میں جا اور نفع حاصل کرتا ہوا واپس آ)۔

مشق نمبر ۱۰۳

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. ﴿اٰتیناه الحكمَ صبيّا﴾.[۲]

(اٰتَیْنَا) فعل بافاعل (هُ) مفعول بہ، ذوالحال (الحکم) دوسرا مفعول (صَبِیًّا) حال ہے پہلے مفعول کا۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲. ﴿جاءوا اباهم عِشاءً يبكون﴾.[۳]

(جَاءُوْا) فعل بافاعل، اس میں واو ضمیر فاعل ہے وہی ذوالحال ہے (أَبَاهُمْ) مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول بہ (عِشَاءً) مفعول فیہ (یَبْکُوْنَ) فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے اس میں ضمیر رابط ہے۔

پہلا فعل اپنے فاعل و مفعول وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

---

۱ اعراف: ۱۵۰ ۲ ہم نے اسے بچپن کی حالت میں حکم یعنی پیغمبری دیدی۔ (مریم: ۱۲)

۳ وہ آئے اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے۔ (یوسف: ۱۶)

سلسلہ الفاظ ۵۴

اٰذٰی (یُؤْذِيْ) ایذا دینا	حَلَّقَ (۲) سر منڈانا
تَبَسَّمَ (۴) مسکرانا	فِجَّةٌ کچا
تَرَصَّدَ (۴) انتظار کرنا نا گوار بات کا	قَصَّرَ (۲) کوتاہ کرنا، سر کے بال کتروانا
جُنُبٌ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو	مُسْرَجٌ زین کسا ہوا
قَلَّبَ (۲) الٹ پلٹ کرنا	

مشق نمبر ۱۰۴

تنبیہ ۲: ذیل کے جملوں میں حال اور ذوالحال اور ان کی اقسام پہچانو:

۱. إذا اجتهد الطالبُ صغيرًا ساد كبيرًا.

۲. عِشْ عزيزا أو مُتْ كريما.

۳. ولّى العدوُّ مُدْبِرا.

٤. لا تأكل الفواكه فِجَّةً ولا الطّعامَ حارًّا.

٥. ركبنا الفرس مُسْرَجًا.

٦. قلّبنا الكتاب صفحةً صفحةً وقرأناه بابًا بابًا.

٧. السُّعَداءُ يشاهدون اللّٰه في الجنّة وجهًا إلٰى وجهٍ.

٨. اِصطفّ التّلامذة أربعةً أربعةً.

٩. يموت التّقِيُّ وقلبُهُ مُطْمَئِنٌّ والسعادة تنتظره، ويموت الشّقي وضميره يُعَذِّبُه والشّقاوة تترصَّده.

١٠. لا تخرج لَيْلًا وَحْدَكَ.

١١. رضيتُ باللّٰه ربًّا وبالإسلام دِيْنًا وبمحمّدٍ رسولًا (ﷺ).

اشعار

أنـت الـذي وَلَـدتْكَ أُمُّك بـاكِيًا والـنّـاسُ حولَك يضحكون سُرورا
فاحرِصْ علٰى عملٍ تكون إذا بَكَوْا فـي يـومِ مـوتِكَ ضـاحكًا مسرورا

مشق نمبر ۱۰۵

من القراٰن

۱. يٰاَيّها الّـذين اٰمنوا لا تَـقْـربوا الصّلٰوةَ وانتم سُكارىٰ حَتّٰى تعلموا ما تقولون ولا جُنُبًا.

۲. تراهم رُكَّعًا سُجَّدا يبتغون فضلًا من اللّٰه ورِضْوانا.

۳. لَتَـدْخُلُنّ المسجدَ الحرامَ اِنْ شاءَ اللّٰه اٰمِـنِـيْنَ مُحلِّـقـينَ رُءُوْسَكم ومُقَصِّرِين لا تخافون.

٤. فتَبسَّم ضاحكًا من قولها.

۵. واذا قاموا الى الصّلٰوة قاموا كُسَالٰى يُرَاءُوْنَ النّاسَ.

٦. اِهْبِطواْ[1] بعضُكم لبعضٍ عدوٌّ.

۷. ما كان اللّٰه لِيُعَذِّبَهم وانت فيهم وما كان اللّٰه معذِّبَهم وهم يستغفرون.

۸. واذ قال لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وهو يَعِظُهٗ يا بُنيَّ لا تُشْرِكْ بِاللّٰه اِنّ الشّركَ لَظلْمٌ عظيمٌ.

۹. فما لهم عن التّذكرة مُعْرِضِيْن.

۱۰. واذ قال موسٰى لقومه يا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِي وقد تعلمون اَنّي رسولُ اللّٰه اليكم.

---

[1] هَبَطَ (ض) اُترجانا

۱۱. وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وانتم مسلمون.

۱۲. واذ قال عیسٰی ابنُ مَریَم یا بني اسرائیل اِنّی رسول اللّٰہ الیکم مصدّقًا لما بین یدیّ من التّوراۃ ومبشّرًا برسول یأتِی مِن بعدي اسمُہٗ اَحمَدُ.[1]

مشق نمبر ۱۰۶

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن میں سردار ہوتے ہیں۔

۲۔ گرم گرم چائے مت پی، کیوں کہ وہ دانتوں کے لیے مضر ہے۔

۳۔ میں مدرسہ میں داخل ہوا حالاں کہ میری کلاس میں سب لڑکے حاضر ہو چکے تھے۔

۴۔ میں اور میرا باپ مسجد میں آئے جب کہ خطیب منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا۔

۵۔ منافق نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو سست اور ریاکار ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۶۔ میرے بھائیو! تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حال میں کہ تم علومِ دینی اور عقلی میں کامل ہو جاؤ۔

۷۔ میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق اُلٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا۔

۸۔ اے شریف عورت! تو مجھے کیوں ایذا دیتی ہے حالاں کہ تو جانتی ہے کہ میں تیری بھلائی کا طالب ہوں۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا جب کہ وہ مغفرت چاہتا ہو۔

---

[1] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام احمد بھی ہے۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

المنصوبات

٧. التَّمْيِيْز

١. اشتريت رطلا سَمْنًا. ٢. زَكَاةُ الفطر صَاعٌ[1] شعيرا.[2]
٣. بعت عشرةَ ذراعٍ حريرا. ٤. عندي عشرون فَرَسًا.
٥. على التّمْرة مثلُها زُبْدا.[3] ٦. ما في السماء قَدْرُ راحةٍ[4] سحابا.

.....☆.....☆.....☆.....

١. اِمْتَلَأَ الْإِنَاءُ لَبَنًا. ٢. طاب المكانُ هواءً.
٣. خيرُ النّاس أَحْسَنهُم خُلُقا. ٤. أنا أَكْثَرُ مِنْكَ مالًا.

۱۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ دس مثالوں کے آخر میں جو اسم منصوب ہیں، قواعد نحو کی اصطلاح میں ان میں سے ہر ایک کو تمیز یا ممیّز کہا جائے گا۔

کیوں کہ تم نے حصّہ سوم سبق (۴۳-۱۲) میں پڑھ لیا ہے کہ جو اسم کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام کو دور کر کے مطلب کو صاف کر دے اسے تمیز یا ممیّز کہتے ہیں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس اسم یا معنی سے ابہام دور کیا جائے اسے ممیَّز کہتے ہیں۔

۲۔ پہلے گروہ کی چھ مثالوں میں ممیّز مختلف مقداروں کے نام ہیں۔ چناں چہ رِطْلٌ وزن کی ایک مقدار ہے، صاعٌ کیل (= ماپ) کی ایک مقدار ہے، ذِراعٌ مساحت (= پیمائش) کی ایک مقدار ہے، عِشرون ایک عدد ہے، مثل اور قدر کسی قسم کی مخصوص مقدار کے

---

[1] صَاعٌ: پائلی کی مانند ایک پیمانہ ہے۔ [2] شعیر = جو۔ [3] زُبْدٌ = مکھن۔ [4] رَاحَةٌ = ہتھیلی، آرام۔

نام تو نہیں ہیں مگر اپنے مضاف الیہ سے مل کر ایک اندازہ (قیاس) بتلاتے ہیں۔ الغرض مذکورہ تمام اسموں میں ابہام پایا جاتا ہے، جو تمیز کے بغیر دور نہیں ہو سکتا۔

دوسرے گروہ کی چار مثالوں میں کوئی اسم مبہم تو نہیں نظر آتا، بلکہ خود جملوں کے معانی میں ابہام پایا جاتا ہے: امتلأ الإناء ایک جملہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن بھر گیا، مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کس چیز سے بھرا۔ پانی سے؟ دودھ سے؟ شہد سے؟ یا کسی اور چیز سے بھرا؟ جب کہا گیا لَبَنًا تو مطلب کی تعیین ہوگئی۔

۳۔ کبھی اسم غیر مقدار کی بھی تمیز آتی ہے جب کہ اس میں ابہام پایا جائے: خَاتَمٌ حديدًا[۱] (ایک انگوٹھی لوہے کی)۔

۴۔ یہ بھی یاد رکھو کہ ممیّز ہمیشہ اسم تام ہوتا ہے۔ یعنی ایسا اسم جس پر تنوین آئی ہو یا اسکے ساتھ تثنیہ یا جمع کا نون لگا یا ہو یا مضاف ہو، مگر معرف باللام کو اسم تام نہیں کہتے ہیں۔

۵۔ ممیّز بھی نکرہ ہی ہوتا ہے، مگر جب اس پر مِنْ داخل ہو تو معرف باللام ہو سکتا ہے:

رِطْلٌ من لَبَنٍ یا من اللَّبَنِ.

۶۔ وَزْن، کَیْل اور مِساحة کی تمیز اکثر منصوب ہوتی ہے کبھی اضافت سے یا مِنْ لگانے سے مجرور بھی ہوتی ہے۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

شَرِبتُ رطلًا لَبَنًا - رِطْلَ لَبَنٍ - رطلا من اللَّبَنِ یا مِن لَبَنٍ.

اشتريتُ كِيسًا[۲] قَمْحًا - كِيْسَ قمْحٍ - كِيْسًا من القمح يا من قَمْحٍ.

عندي فَدّانٌ[۳] أَرْضًا - فَدّانُ أَرْضٍ - فَدَّانٌ من الأرض يا من أَرْضٍ.

---

۱ خَاتَمٌ: انگوٹی، مہر۔ اس لفظ میں بھی ابہام ہے، معلوم نہیں انگوٹھی چاندی کی یا سونے کی یا کسی اور چیز کی۔

۲ کِیْسٌ (ج أَكْيَاسٌ) تھیلا، بوری۔ ۳ پیائش کی ایک مقدار ہے جو چار سو مربع بانس کے برابر ہے۔

۷۔ عدد کی تمیز کا مفصّل بیان سبق (۴۴) اور (۴۵) میں لکھا جاچکا ہے۔

۸۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" یا "کس لحاظ سے" کے جواب میں واقع ہو۔

کنایاتُ العددِ

۹۔ کَمْ (کئی، بہتیرے) کَـأَیِّنْ (بہتیرے) کَذَا (ایسا ایسا، اتنا اتنا) ان الفاظ سے غیر معین عدد کا کنایہ (اشارہ) معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے ان کو اسمائے کنایہ کہتے ہیں اور یہ مبنی ہوتے ہیں۔ ان الفاظ میں بھی ابہام ہے۔ جس کو دور کرنے کے لیے ممیّز کی ضرورت پڑتی ہے۔

تمہیں معلوم ہے کم استفہامیہ کی تمیز منصوب اور مفرد ہوتی ہے: کم کتابًا قرأت؟ اور کم خبریہ کی مجرور ہوتی ہے، کبھی مفرد: کم کتابٍ قرأتُ کبھی جمع: کَمْ کُتُبٍ قرأتُ. (دیکھو سبق ۱۳-۶-۷)

جب کہ کم استفہامیہ خود ہی حالت جری میں ہو اس وقت اس کی تمیز بھی حالت جری میں ہوسکتی ہے: بِکَمْ[۱] درهمٍ اشتریتَ؟[۲] اگرچہ بِکَمْ درهمًا بھی کہہ سکتے ہیں۔

کَـأَیِّن کی تمیز پر ہمیشہ مِنْ آیا کرتا ہے اس لیے وہ مجرور ہی ہوسکتی ہے: ﴿وَکَـأَیِّنْ مِنْ نَبِیٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ﴾.[۳]

کـذا کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: أَنْـفَـقْتُ کذا درهما، عندي کذا دینارا، اشتریتُ الکتاب بِکذا رُبِّیةً.

---

۱ اس جملہ میں (بِ) کی وجہ سے کَمْ حالت جری میں ہے۔ ۲ کتنے درہم میں تو نے خریدا۔

۳ بہت سے پیغمبر ہو چکے جن کی ہمراہی میں بہتیرے اللہ والوں نے لڑائیاں لڑی ہیں۔ (آل عمران: ۱۴۶)

کذا اکثر مکرر بولا جاتا ہے: أَنْفَقْتُ كَذا و كَذا دِرْهَمًا۔[1] كَمْ اور كَأَيِّنْ ہمیشہ صدر کلام میں واقع ہوتے ہیں، مَا کے لیے یہ ضروری نہیں۔

تنبیہ۱: كـذا سے صرف عدد کی طرف کنایہ نہیں ہوتا بلکہ کام یا بات چیت کی طرف بھی ہوتا ہے: فَعَلَ یا قـال زَيْـدٌ كذا و كذا (زید نے ایسا ایسا کیا یا کہا) مگر اس مطلب کے لیے اکثر كَيْتَ وَذَيْتَ بھی بولتے ہیں: فَعَلَ یا قال زيدٌ كَيْتَ و ذَيْتَ.

تنبیہ۲: كَمْ خبریہ اور كَأَيِّنْ سے کثیر کا کنایہ ہوتا ہے اور كذا سے قلیل کا۔

مشق ۱۰۷

ذیل کی مثالوں میں وزن، کیل، مساحت اور عدد کی اور جملے کی تمیزیں پہچانو:

۱. مثقالٌ ذهبًا أرفعُ قيمةً من ثلاثة أَرْطالٍ نُحَاسًا.

۲. زَكَاة الفطر صاعٌ شعيرا أو نصف صاعٍ قمحا.

۳. زَرَعْتُ فَدّانا أَرُزًّا.

٤. خمسةُ أمدادٍ قمحا جيّدا يبلغ ثَمَنُها ثِنْتَيْ عشْرةَ قرشا.

۵. شربت فِنجانَ قهْوةٍ ورِطْلَي لَبَنٍ.

٦. اللَّيْمُوْنُ البرتقالُ من أَلَذّ الفواكه طُعْمًا وأَحْسنِها منظرا وأطولها بقاء.

۷. اِشـرب فـنجـانا قهوةً بعد الطعام ولا تشربنّ خمرا أبدا فإنّها أقلّ نفعا وأكثر ضَرَرًا وأكبرُ إثْما.

۸. جَرَّةٌ[2] ماءً تكفي يوما لِشُرْبِ عَيْلَةٍ[3] صغيرةٍ.

۹. الإنسان أعدل الحيوانِ مزاجا وأكمله أَفْعالًا وأَلْطَفُهُ حِسًّا.

---

[1] میں نے اتنے اتنے درہم خرچ کیے۔ [2] جَرَّةٌ: مٹکا۔ [3] عَيْلَةٌ: کنبہ۔

١٠. صحا[1] الجوُّ فما ترٰی فيه قدرَ راحةٍ[2] سحابا.

١١. عندي ذراعان حريرا وثلاثةُ أَذْرُعٍ ثوبًا من الصُّوف.

١٢. فاضَ[3] قلب الوالد سرورا لمّا بلغه أنَّ أولاده ناجحون.

١٣. طاب رئيس المدرسة نفسا إذا رأى التلامذةَ ناجحين.

١٤. خير الأعمال أَعْجَلُها عائدةً[4] وأكثرها فائدة.

١٥. بُنَيَّ اقتدٰى بالكتاب العزيز فَزِدْتُ سرورا وزاد ابْتِهاجًا[5]

فما قال لي أُفّ في عمره لِكَوْنِيْ أبًا ولِكَوْنِي سِراجا[6]

مشق نمبر ۱۰۸

من القراٰن

١. فاللّٰه خَيْرٌ حافظا وهو ارحم الرّاحمين.

٢. فجّرنَا[7] الارض عُيُوْنًا.

٣. لا تَدْرُوْنَ[8] اَيُّهُم اَقْرَبُ لكم نفعًا.

٤. اِنّ الّذين ياكلون اموال اليتامٰى ظُلمًا اِنّما ياكلون فى بُطُونهِم نارًا وسَيَصْلَوْنَ[9] سعيرًا.[10]

---

[1] صَحَا يَصْحُوْ: فضا کا صاف ہوجانا، نشہ اُتر جانا۔ [2] راحَة: ہتھیلی۔

[3] فَاضَ يَفِيضُ: پر ہوکر اُبل پڑنا۔ [4] انجام، نتیجہ۔ [5] اِبتِهاج: خوش۔

[6] سِـرَاجٌ چراغ کو بھی کہتے ہیں اور اس شاعر کا تخلّص بھی ہے جس نے یہ رباعی کہی ہے۔ ماں باپ کو اُف کہنا قرآن میں منع آیا ہے چراغ کو اُف کریں تو بجھ جائے گا۔ شاعر کہتا ہے میں باپ بھی ہوں اور چراغ بھی ہوں اس لیے میرے بیٹے نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔

[7] فَجَّرَ (۲) شگاف ڈالنا۔ زمین میں پانی کے راستے کھول دینا۔ [8] درٰی يَدْرِيُ: جاننا۔

[9] صَلِيَ يَصْلٰي: جھلسنا، جلنا۔ [10] سعير: دہکتی ہوئی آگ، دوزخ۔

۵. قل هل نُنَبِّئكم بِالْاَخْسَرين اعمالًا الّذين ضَلَّ[۱] سَعْيُهُمْ فى الحيٰوة الدنيا وهم يَحْسَبُوْنَ انّهم يُحْسِنُون صُنْعًا.[۲]

۶. فسيعلمون من هو شرٌّ مكانًا واَضْعَفُ جُنْدًا.

۷. والْاٰخرةُ اكبَرُ دَرَجاتٍ واكبر تَفْضِيْلًا.

۸. يٰاَيُّها الّذين اٰمنوا لِمَ تقولونَ ما لا تفعلون كَبُرَ مَقْتًا[۳] عند اللّٰه اَنْ تقولوا ما لا تفعلون انّ اللّٰه يُحِبّ الّذين يقاتِلون فى سبيلهٖ صَفًّا[۴] كَاَنَّهُم بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ.

۹. قل ربِّ زِدْنى عِلْمًا.

۱۰. وَكَاَيِّنْ مِنْ قريةٍ عَتَتْ[۵] عن امر ربِّها ورُسُله فحاسَبْنَاهَا حسابًا☆ شديدًا وعَذَّبْنَاها عذابًا☆ نُكْرًا.[۶]

مشق نمبر ۱۰۹

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ ہم نے ایک تولہ سونا ایک سو روپے میں خریدا۔

۲۔ آج کل بمبئی میں ایک من عمدہ گیہوں پندرہ روپے میں مل جاتے ہیں۔

۳۔ ابھی میں نے دو پیالی[۷] کافی پی ہے۔

۴۔ دو رطل گھی چھ رطل گوشت کے لیے کافی ہے۔

---

[۱] بھٹک جانا، کھو جانا۔ [۲] صُنْعٌ: کام، کاریگری [۳] مَقْتٌ: سخت ناراضی

[۴] صَفًّا: اس جگہ حال ہے تمیز نہیں [۵] عَتَا يَعْتُوْ (عَنْ) سرکشی کرنا [۶] نُكْرًا بہت ناگوار

[۷] فنجانٌ ☆ یہ الفاظ تمیز نہیں ہیں بلکہ مفعول مطلق ہیں۔

۵۔ محمود عمر کے لحاظ سے خالد سے چھوٹا ہے لیکن علم کے لحاظ سے اس سے بڑا ہے۔

۶۔ اونٹ جسامت، فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانوروں میں زیادہ مشہور ہے۔

۷۔ ہند اور پاکستان میں مزہ، خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے آم (أَنْبَهُ) بہت ہی مشہور میوہ ہے۔

۸۔ میں نے جب تمہارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا۔

۹۔ بڑا وہ ہے جو علم و عقل میں بڑا ہو۔

۱۰۔ یہ گھر طول میں (طُوْلًا) بیس گز ہے اور عرض میں پندرہ گز ہے۔

مشق نمبر ۱۱۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. بِعتُ مَنَّيْنِ سُكَّرًا.

(بِعتُ) فعل با فاعل (مَنَّيْنِ) مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے، تثنیہ ہے اس لیے اس کا نصب (ـَـ) يْنِ سے آیا ہے، ممیّز ہے (سُكَّرًا) تمیز ہے اس لیے منصوب ہے۔

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲. خير النّاس أَحْسَنُهم خُلُقًا. (الحديث)

(خَيـرُ) اسم صفت ہے اسم تفضیل کے معنی میں بھی آتا ہے (دیکھو سبق ۲۴-۶) مبتدا ہے اس لیے مرفوع ہے مضاف ہے (الـنـاس) مضاف الیہ مجرور، (أَحْسَنُ) اسم تفضیل ہے، خبر ہے اس لیے مرفوع ہے (هُـمْ) ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ چوں کہ اس جملہ میں ابہام ہے اس لیے (خُلُقًا) تمیز ہے اور منصوب ہے۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ١١١

تنبیہ: اب سے اکثر مشقوں کا عنوان عربی زبان میں لکھا جائے گا۔

أَكْمِلِ الْجُمَلَ الآتية بِوَضْعِ ألفاظ التمييزِ المناسِبَةِ في الأماكنِ الخاليةِ.[1]

١. الفِضَّة أَرْفعُ .... من النّحاسِ.

٢. الكُمَّثْرٰى أَلَذُّ مِن التُّفّاح ....

٣. الأنبياء أَصدَقُ الناسِ ....

٤. الشمس أكبر .... من القمرِ وأَسْطَعُ ....

٥. دخلتُ حديقة الحَيَوَانات وشاهدت ما فيها من صنوف[2] الحَيَوانِ، فوجدت الزَّرَافَةَ أَطْوَلَها .... والطاؤُوسَ[3] أَجْمَلَها .... والفيلَ أَضْخَمَها .... والأسدَ أشدَّها ....

مشق نمبر ١١٢

اِجْعَلْ كُلَّ اسمٍ من الأسماء الآتية تمييزا في جملةٍ مناسِبَةٍ.[4]

سُكَّرًا	بأسًا	طُوْلًا
أَخْلاقًا	رِطْلًا	هَوَاءً
مِنْ بُنٍّ	لاعِبًا	ثَمَنًا
من الكُتُب	مِنْ عَسَلٍ	تِلْمِيْذٍ

---

[1] خالی مقامات میں تمیز کے لیے مناسب الفاظ رکھ کر آنے والے (ذیل کے) جملوں کو پورا کردو۔

[2] صِنْفٌ (جـ صنوف اور أَصْنافٌ) قسم۔　[3] طاؤوس (جـ طواوِيس) مور۔

[4] آنے والے اسموں میں سے ہر ایک اسم کو مناسب جملے میں تمیز بناؤ۔

مشق نمبر ۱۱۳

غَيِّرِ التّمييزَ في الجُمَلِ الآتِيَةِ مِنْ صُورَتِه الّتي جاء عليها إلٰى كلّ صورةٍ أُخْرٰى مُمْكِنَةٍ لهُ، وراعِ[1] ما يَسْتَدْعِيهِ[2] ذٰلك من التغيير في المميَّز.[3]

١. رأيت البنت تحمِلُ جَرَّةَ ماءٍ.

٢. مثقالٌ ذهبًا خير من رطل نحاسا.

٣. اشتريت مِائَتَيْ ذِراعٍ كَتّانًا.[4]

٤. هل اشتريت سَلَّتَيْ عِنَبٍ؟

٥. باع التاجرُ قِنطَارًا صابونا.[5]

٦. زكاةُ الفطر نصفُ صاعٍ بُرًّا.

مشق نمبر ۱۱۴

مَيِّزِ[6] الأَعْدَادَ المذكورةَ في الجُمل الآتِيَةِ بِمعدودات تُنَاسِبُها.

١. في السنة اثنا عشر .... وفي الشهر ثلاثون .... وفي اليوم أربع وعشرون ....

٢. طول الطريق مِائَةُ .... وعرضُهُ عشرون ....

٣. في المدرسة خمسة وستون ومِائتا .... وتسعةَ عَشَر ....

---

[1] راعِ امر ہے رَاعٰی یُرَاعِيْ (۲) سے یعنی رعایت کر اور ملحوظ رکھ۔ [2] اِسْتَدْعٰی (۱۰) تقاضا کرنا، چاہنا۔

[3] آئندہ جملوں میں ہر ایک تمیز کو اس کی اس صورت سے جس پر وہ آئی ہے (یعنی موجودہ صورت سے) دوسری ہر ممکن صورتوں سے بدل دو اور اس تبدیلی کی وجہ سے ممیّز میں جس تغیّر کی ضرورت پیش آئے اس کو ملحوظ رکھو۔

[4] کتانٌ: لینن سے بنا ہوا کپڑا۔ [5] سو رطل کا ایک وزن ہے، بہت سا مال۔ [6] یعنی تمیز بیان کرو۔

٤. يقطع القطار في الساعة خمسين ....

٥. يشتمل المنزل علٰى بَهْوَيْنِ[۱] وتسع ....

مشق نمبر ۱۱۵

١. كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها منصوبا والمميّز اسما من أسماء الكيل.

٢. كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها مجرورا والمميّز اسما من أسماء الوزن.

٣. كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها منصوبا والمميّز اسما من أسماء المساحة.

٤. كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها جمعا مجرورا والمميّز اسما من أسماء العدد.

٥. كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها مفردا منصوبا والمميّز اسما من أسماء العدد.

٦. كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها مجرورا والمميّز اسما من أسماء العدد.

٧. كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ يكون المميّز فيها ملحوظا في الجملة.

---

[۱] بَهْوٌ (جـ أَبْهَاءٌ، بُهُوٌّ) مکان کے سامنے آنے جانے والوں کے لیے جو جگہ بنائی جائے۔

الدَّرْسُ الخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ

المنصوبات

۸. المستثنٰی بِـ إِلَّا (إِلّا کے ذریعے استثنا کیا ہوا)

۱۔ حصّہ سوم سبق (۴۳-۸) میں مستثنٰی بِـ إِلّا کا بیان پڑھ لیا ہے۔ یہاں اس کے متعلق کچھ اور معلومات لکھی جاتی ہیں:

۲۔ استثنا کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی چیز کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثنا سے یہ مراد ہے کہ حرف استثنا کے ماقبل کے جملے میں جو حکم اثبات یا نفی کا ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا، یعنی یہ بتلانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے: أكلتُ الفواكه إِلّا عِنبًا (میں نے سب میوے کھائے مگر انگور یعنی انگور نہیں کھایا) ما أكلت الفواكه إلّا عنبا (میں نے میوے نہیں کھائے مگر انگور یعنی صرف انگور کھائے)۔

۳۔ مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مستثنٰی متّصل جو مستثنٰی منہ کی جنس سے ہو: جاءَ القومُ إِلّا زيدًا.

۲۔ مستثنٰی منقطع جو مستثنٰی منہ کی جنس سے نہ ہو: جاءت الأفراس إلّا حِمارا.

تنبیہ ۱: مستثنٰی منقطع کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ مستثنٰی بِـ إِلّا کا شمار منصوبات میں کیا جاتا ہے، مگر یہ ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اعراب کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مستثنٰی منہ مذکور ہو اور إِلَّا سے پیشتر کلام موجب تام[1] ہو، یعنی اس جملے میں نفی اور

[1] کلامِ موجب یعنی کلام مثبت اور تامّ یعنی پورا جملہ۔ جملہ میں استفہام ہو تو وہ بھی کلام موجب نہیں رہتا۔

استفہام نہ ہو یا مستثنیٰ منقطع ہو تو مستثنیٰ کو نصب پڑھا جائے گا، جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں سمجھایا گیا ہے۔

۲۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر إِلَّا سے پیشتر کلام غیر موجب (غیر مثبت) ہو تو مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل کے اعراب کی متابعت بھی کر سکتے ہیں: لَم تَتَفَتَّحْ[1] الأزهارُ إِلَّا وَرْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور وَرْدٌ بھی۔ مَا سَلَّمتُ على القادِمِينَ[2] إِلَّا الأوّلَ یا إِلّا الأوّلِ.

۳۔ مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ إِلَّا سے پیشتر کلام ناقص ہو، تو حالتِ ترکیبی کے مطابق مستثنیٰ کا اعراب ہوگا۔ وہاں إِلَّا کا کوئی اثر نہ ہوگا: ما جاء إِلّا زيدٌ، ما رأيت إِلّا زيدًا، لم أُسافِرْ إِلّا مَعَ زيدٍ. ایسے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں۔

۵۔ إِلَّا کے علاوہ الفاظِ استثنائیہ بھی ہیں: غَيـر، سِوٰى، خَلَا، عَدَا، ما خلا، ما عدا اور حاشا. ان سب کے معنی ہیں ''مگر'' یا ''سوا''۔

۶۔ غير اور سِوٰى اسم ہیں، انکے بعد مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ خود لفظ غَيْر کا اعراب مستثنیٰ بـ إِلَّا کی مانند تین طور سے ہوگا:

١. اِتَّقَدَتِ المصابيحُ غيرَ واحدٍ.

٢. سلَّمتُ على القادمين غيرَ سعيدٍ.

٣. ما عادَ[3] المريضَ عائدٌ غيرَ الطبيب يا غيرُ الطبيب.

٤. لا تعتمِدْ علٰى أحدٍ غيرَ الله يا غيرِ اللهِ.

---

[1] تفتح (۴) کِھلنا، کُھل جانا۔ [2] قادِمٌ سفر سے آنے والے۔

[3] عَادَ (ن) عیادت کرنا، بیمار پرسی کو جانا، لوٹنا۔

۵. لا ينالُ المجدَ غيرُ العاملينَ.

٦. لم يَفْتَرِسِ الذِّئبُ غيرَ شاذّةٍ.[1]

٧. لا تَعْتَمِدْ عَلٰى غيرِ اللّٰهِ.

۷۔ خَلَا اور عَدَا دراصل فعل ماضی ہیں مگر کلامِ عرب میں ان کے بعد اسم کو مجرور بھی پایا گیا ہے اس لیے نحویوں نے ان کو حروف جارّہ میں بھی شمار کرلیا ہے۔ حاشا کو حرف جر بھی مانا جاتا ہے کبھی فعل بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان کے بعد مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جر بھی مگر مَا خلا اور مَا عَدَا ہمیشہ فعل ہی رہتے ہیں اس لیے ان کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ مفعول بہ ہوگا اور منصوب ہوگا۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

١. قَطَفْتُ الأزهارَ خلا الوردَ یا الْوردِ.

٢. زُرْتُ مساجدَ المدينة عَدَا واحدًا یا واحدٍ.

٣. قطعت الأشجار حاشا النخيلَ یا النخيلِ.

٤. قرأت الكتاب ما خلا (یا ما عَدَا) صفحةً.

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۵

اِسْتَطَبَّ (۱۰) علاج کرنا	سَيِّءٌ برا
أَعْيٰى (يُعْيِيْ) تھکا دینا، عاجز کردینا	صَحِبَ (س) ساتھی ہونا
تَدَارَكَ (۵) تلافی یا اصلاح یا علاج کرنا	ضَلَالٌ (مصدر، ض) گمراہی
جَرِيْحٌ (ج جَرْحٰى) زخمی	عَمَهَ (ف) بے راہ بھٹکنا، متحیر ہونا

[1] گلہ یا ریوڑ سے الگ ہوجانے والی بھیڑ بکری۔

حَاقَ (يَحِيقُ) گھیر لینا، لپیٹ میں لے لینا	غَزَلٌ عورتوں کے متعلق عاشقانہ کلام
خَلَا (يَخْلُوْ) خالی ہونا، تنہائی میں ملنا	لَا مُحَالَةَ ضرور
دَاوٰی (۳) علاج کرنا	نَيِّرٌ روشنی دینے والا ستارہ
دَاءٌ (جـ أَدْوَاءٌ) مرض، بیماری	نَيِّرَانِ چاند سورج

مشق نمبر ۱۱۶

تنبیہ: ذیل کی مثالوں میں مستثنٰی کی قسمیں اور اعراب پہچانو:

۱. قَدِمَ الجُنودُ إلّا القائد، فَإِنَّهُ مشغول في تَدارُكِ المَرْضٰى والجَرْحٰى وَسَيَقْدَمُ غَدًا وبعد الْغَدِ.

۲. يعيش الناسُ براحة إلّا الكسلان وسَيِّءَ الأخلاقِ.

۳. اِنْتَبَهَ المسلمون إلّا المنافقين منهم، الذين يتّخذون الكفّارَ أولياء بعد ما هم أَظْهروا ما في قلوبهم من العَدَاوَةِ والبَغْضَاءِ وقتلوا كثيرا من المُسلِمِيْنَ ويأبَوْنَ[1] إلّا استعبادَ المسلمين وتذليلَهم.

۴. صادقتُ كُلَّ الجِيرانِ[2] إلّا المتكبّرين.

۵. لم يَصْحَبْكَ عند موتك إلّا عَمَلُكَ.

۶. لا يَقَعُ الحالُ إلّا نكرةً مشتقّةً إلّا في بعض الأمثلة يكون الحال معرفة واسما جامدًا.

---

[1] أَبٰى يَأْبٰى: انکار کرنا، (تمام باتوں سے) انکار کرتے ہیں سوا مسلمانوں کے غلام بنانے اور انہیں ذلیل کرنے کے، یعنی وہ مسلمانوں کو غلام بنانے کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔

[2] جمع ہے جَارٌ کی، یعنی پڑوسی۔

٧. لم تَخْلُ منظومات الشُّعَراء من الغَزَلِ سِوى ديوانِ ابنِ العَتَاهِيَةِ والخَنْسَاءِ.

٨. ما لي أنيسٌ سوى الكتاب.

٩. ما ساد إلّا ذو العزم (يا ذا العزم) المُجِدُّ المُخَيِّرُ المؤثِرُ صاحِبُ العلم والعقل، وما ذَلَّ إلّا الجاهلُ الكسلانُ البخيلُ ابنُ الغَرَضِ.

١٠. لا يأكُلُ مالَكَ إلّا تقِيٌّ ولا تأكُلْ إلّا مال تَقِيٍّ.

١١. لن أَتّبِعَ غَيْرَ الحقِّ ولَنْ أَخْشٰى غيرَ اللّٰهِ.

اشعار

لِكُلّ داءٍ دواءٌ يُسْتَطَبُّ بِهِ — إلّا الحَمَاقَةَ أَعْيَت مَنْ يُداويها

.....☆.....☆.....☆.....

أَلَا كلُّ شيء ما خلا اللّٰهَ باطلُ — وكلّ نعيمٍ لا مُحَالَةَ زائِلُ

مشق نمبر ۱۱۷

من القرآن

١. وإذْ قلنا لِلْمَلٰئِكة اسجدوا لِاٰدم فَسَجَدُوْا اِلّا اِبْلِيْسَ.

٢. ما هٰذِهِ الحيٰوةُ الدُّنْيا الّا لَهْوٌ ولَعِبٌ.

٣. لَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلّا بِاَهْلِهٖ.

٤. فما وجدنا فيها غيرَ بيتٍ من المسلمين.

٥. فما ذا بعدَ الحقِّ الّا الضّلالُ.

٦. لا يعلم مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ والْاَرْضِ الغيبَ الّا اللّٰهُ.

٧. هل جزاءُ الاحسانِ اِلّا الاحسانُ.

مشق نمبر ۱۱۸

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ سب لڑکے کامیاب ہوگئے مگر سست لڑکا۔

۲۔ مسلمان عورتیں حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں مگر خالدہ۔

۳۔ میں نے ان پھلوں میں سے کچھ نہ لیا مگر ایک نارنگی۔

۴۔ مسلم کسی سے نہیں ڈرتا مگر اللہ سے۔

۵۔ میں نے سب سے دوستی کی مگر متکبّر سے۔

۶۔ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے۔

۷۔ آج ہمارے مدرسہ میں سب لڑکے حاضر ہیں مگر محمود۔

۸۔ سب لڑکیاں کامیاب ہوئیں مگر ایک سست لڑکی جس نے اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع کر دیے تھے۔

مشق نمبر ۱۱۹

أَكْمِلِ الجُمَلَ الآتية بِوَضْعِ مستثنٰى بِـ إِلّا في الأماكن الخالية وَاشْكُلْه[1] وبَيِّن ما يجوز وجهان في إعرابه.[2]

۱. قدِمَ الحاجّ ....

۲. قرأت الكتابَ ....

۳. لم يَنْجَحْ أَحَدٌ ....

[1] شَكَلَ (ن) اور أَشْكَلَ اعراب لگانا۔

[2] خالی جگہوں میں مستثنٰی بـ إلّا رکھ کر آنے والے جملوں کو کامل کردو اور اعراب لگاؤ اور جس مقام میں دو صورتیں اعراب کی جائز ہیں اس کی تفصیل لکھو۔

٤. لا تَنْمُوْ[1] الثَّرْوةُ ....

٥. صام الغلام رمضانَ ....

٦. لم يُسَلِّمْ أخوك على أحد ....

٧. لا ينفع الإنسانَ ....

٨. أكلت الفواكِهَ ....

اِسْتَثْنِ بِـغَيْر من الجُمَل الآتية واشْكُلِ المستثنٰى وأَدَاةَ[2] الاستثناء.[3]

٩. ما قطعتُ الأزهارَ ....

١٠. لا يبقٰى للإنسان بعد الموت ....

١١. تَصْدَأُ[4] المعادنُ ....

١٢. لم يَصِد الصيّادُ ....

١٣. حضر الوليمةَ[5] جميعُ الأصدقاء ....

١٤. عاد الجنودُ ....

أَتْمِمِ الجُمل الآتية بِوَضْع المحذوف منها في الأماكن الخالية.

١٥. .... على غير نفسك.

١٦. .... إلّا قَلَمًا.

١٧. .... إلّا العاملون.

١٨. .... غير اللَّبَن.

---

[1] نما يَنْمُوْ: بڑھنا، ترقی کرنا۔　　[2] أَدَاةٌ (جـ أَدَوات) حرف، لفظ، آلہ۔

[3] ذیل کے جملوں میں لفظ غَیر کے ذریعے استثنا کرو یعنی کسی مستثنٰی پر غَیر لگا کر خالی جگہ کو پُر کردو اور مستثنٰی اور لفظ استثنا (یعنی غَیْر) کو اعراب لگاؤ۔　　[4] صَدَأَ (ف) زنگ کھانا۔　　[5] ولیمة خوشی کا کھانا۔

۱۹. .... ما عدا قائدهم.

۲۰. .... خلا اثنين.

مشق نمبر ۱۲۰

اجعل كُلَّ اسمٍ من الأسماء الآتية مستثنًى منه في جملةٍ مفيدةٍ.[۱]

الأبواب	التُّجّار	المُدُن	الأشجار	البُقُول[۲]
الأزهار	التلاميذ	الطيور	الليل	المُسَافرون

مشق نمبر ۱۲۱

۱. كَوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ يكون المستثنٰى بِـ إلّا في كُلِّ منها واجبًا نَصْبُهُ.[۳]

۲. كَوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ يكون المستثنٰى بِـ إلّا في كُلِّ منها يجوز صورتين في الإعراب.

۳. كَوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ يكون المستثنٰى بِـ إلّا في كُلِّ منها مُعْربًا عَلٰى حسبِ ما يَقْتَضِيهِ مَوْقِعُهُ في الجملة.[۴]

---

[۱] آنے والے (یعنی نیچے لکھے ہوئے) اسموں میں سے ہر ایک اسم کو کسی جملہ میں مستثنٰی منہ بناؤ۔

[۲] بُقُوْلٌ جمع بَقْلٌ کی = سبزی (کھانے کی)۔

[۳] تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنٰی بِـ إلّا واجب النصب ہو۔

[۴] تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنٰی بِـ إلّا کو وہ اعراب دیا گیا ہو جو جملے میں اسکے اقتضا کے مطابق ہو۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ

المنصوبات

۹. المُنادٰی

۱۔ حصّہ سوم سبق (۴۳-۹) میں تم نے منادیٰ کا مختصر بیان پڑھ لیا ہے کہ منادیٰ بھی منصوبات میں شامل ہے، لیکن وہ حالت نصبی میں اسی وقت ہوتا ہے جب کہ وہ مضاف ہو۔ خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا سَاكِنَ الْهِنْدِ، يَا سَاكِنَيْ مَكَّةَ، يَا سَاكِنِي الْمَدِيْنَةِ یا وہ مشابہ بالمضاف ہو: يَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) اور یا نکرہ غیر مقصود ہو: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

تنبیہ ۱: طَالِعًا مضاف تو نہیں ہے، لیکن معنی میں طالع الجبلِ کے ہے۔ اس لیے اسے مشابہ بالمضاف کہا جاتا ہے۔ يَا رَجُلًا میں کوئی مخصوص آدمی مراد نہیں ہے، جیسے اندھا بغیر دیکھے سوچے پکارا کرتا ہے۔

۲۔ اگر منادیٰ مفرد یعنی مضاف نہ ہو تو وہ حالت رفعی پر مبنی سمجھا جائے گا، پھر وہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا مُحَمَّدُ، يا رَجُلُ، يا رَجُلَانِ، يا مُسْلِمُوْنَ.

تنبیہ ۲: لفظ مفرد کے تین معنی ہوتے ہیں: ۱۔ واحد ۲۔ غیر مرکب ۳۔ غیر مضاف۔ یہاں تیسرے معنی کے لیے آیا ہے۔

زيد بنُ عَمْرٍو جیسی ترکیب جب منادیٰ ہو تو اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے قابل ہوتی ہیں:

۱۔ زید کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں اور مرفوع بھی، لیکن نصب بہتر ہے: يَا زَيْدَ بْنَ

عَمْرٍو اور يَا زيدُ بْنَ عَمْرٍو.

۲۔اس میں لفظ ابن اگرچہ زید کی صفت ہے، لیکن اس کو منصوب ہی پڑھا جائے گا کیوں کہ وہ مضاف ہے۔

۳۔ایسی مثالوں میں لفظ ابن کا ہمزۂ وصل کتابت سے بھی ساقط ہو جائے گا۔

۳۔کبھی حرف ندا حذف بھی کر دیا جاتا ہے: ﴿يُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾[1]، ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا﴾[2]، يَا رَبِّيْ کو صرف رَبِّ کہتے ہیں: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ﴾[3]

۴۔تم نے سبق (۱۱-۵) میں پڑھا ہے کہ منادیٰ جب معرف باللام ہو تو يَا کے بعد لفظ أَيُّهَا یا أَيَّتُهَا بڑھانا چاہیے۔کبھی اسم اشارہ بڑھا دیتے ہیں: ﴿يَا ايُّهَا الرسولُ بَلِّغْ﴾[4]، ﴿يا ايّتها النفس المطمئنة﴾[5] يا هٰذا الرَّجُلُ اٰمِنْ بِاللّٰه. کبھی يَا کے بغیر ہی کہتے ہیں: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ.

مگر لفظ جلالۃ یعنی لفظ اللّٰہ کو اگرچہ معرف باللام سمجھا جاتا ہے، لیکن اس پر بلاواسطہ حرف ندا لگا کر يا اَللّٰه کہتے ہیں، اس کی جگہ عموماً اَللّٰهُمَّ بھی کہتے ہیں۔

۵۔منادیٰ یائے متکلّم (ی) کی طرف مضاف ہو تو اس کو کئی طرح سے بولتے ہیں: يَا غُلامِيْ، يا غلامِيَ، يا غلامِ، يا غلامَا، يا غلامَاه.

يَا أَبِيْ اور أُمِّيْ میں یہ صورتیں بھی جائز ہیں: يا أَبَتِ، يا أَبَتَ، يا أَبَتَا، يا أُمَّتِ، يا أُمَّتَ اور أُمَّتَا.

٦۔ أُمِّيْ اور عَمِّيْ کی طرف لفظ ابن مضاف ہو تو کہہ سکتے ہیں: يَا ابْنَ أُمَّ (اے میری

---

[1] اے یوسف تم اس بات سے منہ موڑ لو۔(یوسف:۲۹) [2] آل عمران:۱۴۷ [3] اعراف:۱۵۱

[4] اے پیغمبر (ہمارا پیغام) پہنچا دو۔(مائدہ:٦۷) [5] فجر:۲۷

ماں کے بیٹے)، یَا ابْنَ عَمَّ. یہ صورت کسی اور لفظ میں جائز نہیں ہے۔

۷۔تم نے سبق (۴۳) تنبیہ (۷) میں پڑھا ہے کہ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں، منادیٰ اور جواب ندا مل کر جملہ انشائیہ ہوتا ہے۔

(دیکھو اس کی ترکیب کے لیے سبق ۴۳)

ترخیم

۸۔کبھی تخفیف کے لیے منادیٰ کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں: یَا مَالِكُ سے یَا مَالِ یا مَالُ، أَ فَاطِمَةُ سے أَ فَاطِمَ یا أَ فَاطِمُ کہا جاتا ہے، اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے منادیٰ کو منادیٰ مرخم۔

تنبیہ ۳: سبق (۴۹-ھ) میں لکھا جا چکا ہے کہ حروف ندا پانچ ہیں: (۱) یَـا (۲) أَیَـا (۳) هَیَا (۴) أَيْ اور (۵) أَ. ان میں سے یَا قریب و بعید دونوں کے لیے، أَيْ اور أَ قریب کے لیے، أَیَا اور هَیَا بعید کے لیے آتا ہے۔

ندبہ

۹۔میت کو غم سے پکارنے کو نُـدْبَة کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے اسے مندوب کہا جاتا ہے۔ مندوب پر اکثر یَـا کی بجائے وَا لگایا جاتا ہے اور آخر میں الف اور ہ بڑھا کر پکارتے ہیں: وَا أُمَّاه، وَابِنْتَاه (اے میری بیٹی)۔

توابع المنادیٰ

۱۰۔منادیٰ مبنی (جو کہ مضموم ہوتا ہے) کے بعد کوئی اسم اس کی صفت واقع ہو تو دیکھا جائے کہ اگر وہ مضاف ہے اور اَلْ سے خالی ہے تو اس کو نصب پڑھنا واجب ہے: یَـا خالدُ صاحبَ الشّجاعةِ، یا زیدُ بْنَ خالِدٍ. اور اگر وہ معرف باللام ہو خواہ مضاف

ہو خواہ مفرد تو اس پر نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی: یا رشیدُ الکریمُ الأبِ (اے شریف باپ والے رشید) یا رشید الظّریفُ (اے خوش طبع رشید)۔

منادیٰ پر جو اسم معطوف ہو اس کا اعراب منادیٰ کی مانند ہوگا، لیکن معطوف پر اَلْ لگا ہو تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں: یا عبدَ اللّٰہ وأَمَتَہُ[1] یا جِبالُ أَوِّبِي مَعَہُ والطَّیْرَ[2]

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۶

أَبْشَرَ (ا) خوش خبری پانا، خوش خبری دینا	تَغَانٰی تَغَانِیًا باہم بے نیاز ہو جانا
إِسْفَارٌ (ا-مصدر) صبح کا اُجالا، کھل جانا	تَکَلَّفَ تَکَلُّفًا تکلیف برداشت کرنا
أَفْتٰی (ا-و) فتویٰ دینا	جَدٌّ عزت، درجہ، مال و دولت، دادا، نانا
بَغِيٌّ بدکار عورت، باغی	خَلْفٌ پیچھے رہنے والا، جانشین، بیٹا
تَدَلَّلَ (۴) ناز و انداز سے چلنا، بتلانا	دَنَا یَدْنُوْ دُنُوًّا قریب ہونا
رَعٰی (ف) رعایت کرنا، چرانا	لِحْیَۃٌ (جـ لِحًی اور لُحًی) ڈاڑھی
رَفَثٌ گالی گلوچ، ہم بستری	اِمْرَؤُ سَوْءٍ برا مرد
سَمِیْنٌ (جـ سِمَانٌ) فربہ، موٹا۔ مؤنث سَمِیْنَۃٌ کی جمع بھی سِمَانٌ ہے	مَهْلًا (مفعول مطلق ہے، دراصل اِمْهَلْ مَهْلًا) ٹھہر جا، چھوڑ دے
سُنْبُلَۃٌ (جـ سَنَابِلُ) خوشہ	نَأٰی یَنْأٰی نَأْیًا دور ہونا
صَفْوٌ صاف دلی، صفائی، اخلاص	ناءٍ (اسم فاعل ہے) دور ہونے والا

[1] اے اللہ کے بندے اور اس کی بندی۔

[2] اے پہاڑو اور پرندو! اس (داود علیہ السلام) کے ساتھ (تسبیح و تہلیل میں) جوابی بن جاؤ یعنی تم بھی اس کا ساتھ دو۔ (سبا: ۱۰) أَوِّبِي امر حاضر مؤنث کا صیغہ ہے۔ کیوں کہ جبال اور طیر غیر عاقل کی جمع ہے۔

ظَلَامٌ اندھیرا، اندھیرا چھاجانا	نَجَا (ن، و) نجات پانا
عَنَّ (ض) پیش آنا، آڑے آنا	نَزَعَ (ض) چھین لینا، نکال لینا، خالی کرنا
عَجُفَاءُ (جـ عِجَافٌ) دبلی، کمزور	وِدَادٌ (مصدر-س) دوستی، محبّت کرنا
فاتِحةُ الكتاب سورۃ الحمد (قرآن کا دیباچہ)	وِدٌّ (جـ أَوُدَادٌ) دوستی، گہرا دوست (مصدر بھی ہے اور اسم صفت بھی ہے)
فُسُوقٌ گناہ کا کام، بدکلامی	يَابِسٌ خشک

مشق نمبر ۱۲۲

تنبیہ: ذیل کی مثالوں میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو خصوصاً منادیٰ اور لا لنفي الجنس کے اسم کو غور سے دیکھو۔

١. يا عبد الرحمٰنِ! احُفَظُ درسك واسُعَ دائما أَنُ تكون أوّلًا في فَصُلِك.[1]

٢. يا أبا سعيدٍ! هلّا تُعَلِّمُ ولدَكَ اللّغة العربية كَيُ يَسُهُلَ له فهم القراٰن.

٣. أَ يَا ساعيًا في الخير! أَبُشِرُ بِالفَوز العظيم.

٤. هَيَا اٰخِذًا بِيَد الضّعِيف! سَتُجُزٰى بما يُرُضِيُك.

٥. أي زينبُ! تَعَلَّمي القراٰنَ وعلِّميه بَناتِكِ وأولادِكِ.

٦. أَ فَاطِمَ! مَهُلًا بعضَ هذا التدلُّلِ.

٧. يا أيّها الشُّبّان من المسلمين! تخلَّقوا بأخلاق الرّسول واهتدوا بهَدُيِ الخلفاء الراشدين، فإنّكم لَمُ تكونوا صالحين للسِّيادة والحكومة ما[2] لم تُحُسِنوا أخلاقكم.

---

[1] فَصُلٌ کے معنی جماعت (کلاس) بھی ہوتے ہیں۔ [2] ما ظرفیہ ہے یعنی جب تک۔

۸. السلام عليك، أَيُّها النّبي، ورحمة اللّٰه وبَرَكاتُهُ.

۹. لا طاعةَ لمخلوقٍ في معصيةِ الخالق.

۱۰. لا صلاةَ إِلَّا بفاتحة الكتاب.

۱۱. اَللّٰهُمَّ لا مانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، ولا مُعْطِيَ لما مَنَعْتَ، ولا يَنفع ذا الجَدِّ منك الجَدُّ.

اشعار

فصبرا جميلا مُعِينَ[۱] الملك إِنْ عَنَّ حادثٌ — فعاقبة الصبر الجميل جميلُ
ألم تر أَنَّ الليلَ بعدَ ظَلامِهِ — عليهِ لإسفار الصَّباح دليلُ[۲]

☆.....☆.....

إذا المرء لا يرعاك إِلّا تَكَلُّفًا — فَدَعْه ولا تُكْثِر عليه التأسُّفا[۳]
إذا لم يكن صَفْوَ الوِداد طبيعةً — فلا خيرَ في وِدٍّ يجيء تكلُّفَا[۴]

☆.....☆.....

فَإِنْ تَدْنُ[۵] منّي تَدْنُ مِنْك مَوَدَّتي — وإِنْ تَنْأَ عنّي تَلْقَنِي عنك نائيًا
كِلَانا غنيٌّ عن أخيه حَيَاتَهُ[۶] — ونحن إذا مِتْنا أَشَدُّ تَغانِيا[۷]

---

۱ معينَ الملكِ منادیٰ ہے، حرف ندا محذوف ہے، دراصل یا معینَ الملکِ ہے۔

۲ یہ اشعار طغرائی (المتوفی ۵۲۴ھ) کے ہیں، معین الملک کو تسلّی دے رہا ہے۔

۳ الف زائد ہے جو ترنم کے لیے بڑھایا گیا ہے۔

۴ یہ اشعار حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

۵ پہلا تَدْنُ، دَنا يَدْنُوْ سے مضارع واحد مذکر حاضر اور دوسرا تَدْنُ واحد مؤنث غائب ہے۔ یہ دونوں حالت جزمی میں ہیں اس لیے آخر کا حرفِ علت گرا دیا گیا ہے۔

۶ حَيَاتَهُ مفعول فیہ ہے یعنی في مدة حياتِهِ.

۷ ہم دونوں یعنی میں اور میرا بھائی یعنی دوست اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے بے نیاز ہیں اور جب ہم مر جائیں گے تو زیادہ بے نیاز ہو جائیں گے۔

مشق نمبر ۱۲۳

من القراٰن

١. ربَّنَا اٰتِنا فی الدُّنیا حسنةً وفی الاٰخرة حسنة وقِنَا عذابَ النّار.

٢. قُلِ اللّٰهمّ مالكَ الملك تؤتی الملكَ مَن تشاء وتَنْزِعُ الملك مِمّن تشاء وَتُعِزُّ مَنْ تشاء وتُذِلُّ من تشاء، بِيَدِك الخيرُ، انّك على كلّ شیء قدير.

٣. يا بَنِی اسراءيل اذْكُروا نِعْمتیَ الّتی اَنْعَمتُ عَليكم.

٤. يٰاَيَّتُها النّفس المطمئنةُ ارْجعِی الٰی ربّكِ راضيةً مرضيّةً.

٥. قلنا يا نارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وسلامًا على ابراهيمَ.

٦. يوسفُ ايّها الصِدّيقُ اَفْتِنَا فی سبعِ بَقَراتٍ سِمَانٍ ياكُلُهُنَّ سبعٌ عجافٌ وسبع سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ واُخَرَ يابساتٍ.

٧. يا اُخْتَ هٰرونَ ما كان ابوكِ امرءَ سَوءٍ وما كانت اُمُّكِ بغِيًّا.

٨. قال يا ابْنَ اُمَّ لا تاخُذْ بِلِحْيَتِیْ ولا بِرَأسی.

٩. قال يا اَبَتِ افْعَلْ ما تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ إِنْ شاء اللّٰه من الصابرينَ.

١٠. ذٰلك الكتابُ لا ريبَ فيه.

١١. قالوا سُبْحٰنَكَ لا عِلْمَ لَنَا إِلّا ما علّمتنا انّك انت العليمُ الحكيمُ.

١٢. فلا رَفَثَ ولا فُسوقَ ولا جِدال فی الحجّ.

مشق نمبر ۱۲۴

اردو سے عربی

۱۔ اے عبدالکریم! تم کوشش کیوں نہیں کرتے کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ۔

۲۔ اے میرے چچا کے بیٹے! ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کو چلا کر۔

۳۔ اے حاجی اسماعیل کے بیٹو! [يا بَنِي الحاجّ إسماعيلَ] تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو اور اُن کے ٹھیک جانشین بن جاؤ۔

۴۔ نوجوانو! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو، اسی میں تمہاری اور تمہاری قوم کی فلاح ہے۔

۵۔ اے طالب علم! اگر تو اس کتاب کو پڑھے گا اور یاد رکھے گا تو وہ علم صرف ونحو میں تیرے لیے کافی ہوگی۔

۶۔ کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہیں ہے۔

۷۔ میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ۔

۸۔ اللہ کی توحید سے بڑھ کر کوئی وسیلۂ نجات نہیں ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

المجرورات

١. المجرور بالحروف ٢. المجرور بالإضافة

۱۔ کسی اسم کو جر دو ہی صورتوں میں آتا ہے:

۱۔ یا تو وہ کسی حرف جارہ کے بعد واقع ہو: خاتَمٌ من فِضّةٍ.[۱]

۲۔ یا تو وہ مضاف الیہ ہو: خاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)۔

۲۔ حروف جارہ کی تفصیل درس (۴۹) میں لکھی جا چکی ہے۔ اور اضافت کا بیان درس (۷) اور درس (۱۱) میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں اس کے بارے میں کچھ اور ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں:

اقسامِ اضافت

۳۔ اضافت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظیّہ ۲۔ معنویہ

اضافتِ لفظیہ اس ترکیب اضافی میں ہوگی جس میں مضاف اسمائے صفت (اسم فاعل، اسم مفعول اور صفتِ مشبہ) میں سے کوئی لفظ ہو: سالكُ الطريقِ،[۲] مقطوعُ الْيَدِ،[۳] حَسَنُ الوجه[۴] اور اضافتِ معنویہ اس ترکیب میں سمجھی جائے گی جس میں مضاف اسمائے صفت کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نورُ القمرِ، طريق السّالك، وَجْهُ الْحَسَنِ (یہاں حسن خاص نام ہے یعنی حسن کا منہ)۔

---

[۱] ایک انگوٹھی چاندی سے یعنی چاندی کی انگوٹھی۔ [۲] چلنے والا۔

[۳] ہاتھ کا کٹا ہوا یعنی کٹے ہوئے ہاتھ والا۔ [۴] منہ کا اچھا یعنی اچھی صورت والا۔

۴۔ اضافتِ معنویہ میں مضاف اَلْ کے بغیر ہی معرفہ بن جاتا ہے اس لیے اس پر اَلْ داخل نہیں ہوسکتا۔ البتہ اضافتِ لفظیّہ سے مضاف معرفہ نہیں بنتا اس لیے اس میں بوقت ضرورت اَلْ داخل ہوسکتا ہے۔ جب کہ وہ تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو اور مفرد پر بھی اس وقت داخل ہوسکتا ہے جب کہ اس کا مضاف الیہ معرف باللام ہو یا اس کی طرف مضاف ہو: **اَلْـمُتَّبِـعُ الْـحَقِّ مَنْصُوْرٌ، السّالكُ طريقِ الباطل مخذولٌ، الفاتحا بلاد الشام خالدٌ وأبو عبيدةَ (رضی اللہ عنہما)، السّاكنو مَكَّةَ والحُجّاجُ كُلُّهم اٰمِنُوْنَ[1] اليوم في عهد السلطان ابن السّعود (أيّده اللّٰه بنصره المبين ما دام مُتَّبِعَ السُّنَّة و مُحافِظَ حرمة البلد الأمين).**

مذکورہ بیان کے مطابق **النَاصِرُ الرّجلِ** تو کہہ سکتے ہیں مگر **النَاصِرُ زيدٍ** نہیں کہہ سکتے۔ اگر اس کا موصوف معرفہ ہو تو بجائے **النَاصِرُ زيدٍ** کے **النَاصِرُ زيدًا** کہیں گے: **خالدٌ النَاصِرُ زيدًا** (زید کو مدد کرنے والا خالد) اس صورت میں زید مضاف الیہ نہیں بلکہ مفعول ہوگا اس کی تفصیل آئندہ درس (۷۰) میں ملے گی۔

تنبیہ ۱: اسم صفت کی اضافت کا بیان درس (۲۳) میں بھی لکھا گیا ہے۔ ضرور دوبارہ دیکھ لو۔

۵۔ یائے متکلّم (يْ) کی طرف کوئی اسم مفرد مضاف ہو تو (ي) کو جزم بھی پڑھ سکتے ہیں اور فتحہ بھی: **كتابِيْ** یا **كتابِيَ**، ایسا لفظ جملہ کے آخر میں واقع ہو تو اس کے ساتھ (ه) بھی بڑھا دینا جائز ہے: ﴿**كتابِيَهْ**﴾ (میری کتاب) ﴿**حسابِيَهْ**﴾ (میرا حساب)۔ اگر یائے متکلّم کی طرف اسم مقصور یا منقوص (دیکھو درس ۱۰-۸) مضاف ہو تو اس (ي) کو فتحہ ہی پڑھا جائے گا: **عَصَايَ، قاضِيَّ** (میرا قاضی) یا تثنیہ اور جمع سالم مذکر اس کی طرف

---

[1] محفوظ، مامون۔

مضاف ہوتو بھی فتحہ پڑھنا چاہیے: کتابانِ، کتابَیْنِ اور محبّونَ، مُحبّینَ کو کتابايَ، کتابَيَّ اور مُحِبُّوِيَ اور مُحِبِّيَّ کہیں گے۔ قاضونَ سے قاضُوِيَ، قاضِينَ سے قاضِيَّ.

چاروں مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرادیا گیا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۷

اِبْتَذَلَ (۷) حقیر ہونا	ثَبَاتٌ (مصدر ہے) ثابت قدمی
أَحْرَقَ (۱) جلانا	جَزَعٌ سخت پریشانی
أَعْوَزَ (۱) حاجت مند ہونا، کسی چیز کی کمی محسوس کرنا	حَاذَرَ (۳) بچتے رہنا، چوکنا رہنا
أَقْرَنَ (۱) دو چیزوں کو باہم ملا دینا	حَدِيْثٌ بات، دلی خیالات، نیا
اِنْبَسَطَ (۶) پھیل جانا، کھل جانا، خوش ہونا	حَلَّ (ن) داخل ہونا، گرہ کھل جانا
اِنْقَبَضَ (۶) سکڑ جانا، ناخوش ہونا	حِجَّةٌ (ج۔ حِجَجٌ) برس
اِنْفَرَدَ الگ ہوجانا (۔لَهُ) سب چھوڑ چھاڑ کر کسی کام میں لگ جانا (۔بِهٖ) یکتا ہوجانا	حَمِيْمٌ (ج۔ أَحِمَّاءُ) گہرا دوست، رشتہ دار
اِنْكَبَّ (علٰی شيء) کسی کام میں منہمک ہوجانا	خُيِّلَ (إِلَيْهِ) کسی بات کی خیالی تصویر سامنے آجانا
تَحَسَّسَ (۴) تلاش کرنا	دَخَلٌ اُپرا اُپری طور پر
تَرَهَّبَ دنیاوی لذائذ وخواہشات ترک کردینا	رَاهِبٌ (ج۔ رُهْبَانٌ) تارکِ دنیا
رَوْحٌ رحمت، مدد، راحت	اَلرُّبَا جمع ہے رَبْوَةٌ کی ٹیلہ، اونچی زمین

سَكَبَ (ن) اُنڈیلنا، بہانا	مُبْتَذَلٌ حقیر چیز، حقیر آدمی
سُلْطَانٌ (مصدر ہے) غلبہ، حکومت	مَسْعَاةٌ کوشش
شَوْطٌ (ج أَشْوَاطٌ) ایک دوڑ کا فاصلہ	مُشْمِسٌ سورج نکلا ہوا دن
شَاوَرَ (۳) باہم مشورہ کرنا	مُقْمِرٌ چاندنی رات
صَاغَ (يَصُوْغُ) بنانا، گھڑنا	مَلِيٌّ طویل عرصہ۔ مَلِيًّا کافی عرصہ تک
صَوَّرَ (۲) تصویر بنانا	مَعَاشٌ زندگی۔ زندگی گذارنے کی جگہ، اسبابِ زندگی
عَزَاءٌ مصیبت میں ہمدردی کرنا، تسلّی دینا	نَزَغَ (ف) فساد ڈالنا
عَنَفَ (س) تشدد کرنا، دباؤ ڈالنا	نَزْغٌ وسوسہ، فاسد خیال
عِيْشَةٌ زندگی	نَسَأَ (ف) تاخیر کرنا، طول دینا
غَابَ (يَغِيْبُ غِيَابًا) غائب ہونا	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا (ا) نکاح کروادینا
غَالٰى (يُغَالِي بِالشَّيْءِ) کسی چیز کو قیمت بڑھا کر خریدنا	نَهَضَ (ف) اُٹھنا (بِہٖ) اُٹھادینا
غَدَرَ (س) بے وفائی، وعدہ خلافی کرنا	نَوْرٌ (ج أَنْوَارٌ) پھول، سفید پھول
فَطَنَ (ن- لِلْأَمْرِ) معاملہ کو سمجھ جانا	وَجَّهَ (إِلَيْهِ) کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا
قَائِدٌ (ج قُوَّادٌ) سالارِ لشکر	وُجْهَةٌ توجہ کا مرکز، جانب
لَغِيَ (يَلْغٰى) بیہودہ بکواس کرنا	وَهْدَةٌ (ج وِهَادٌ) گہرا گڑھا
لَقّٰى (يُلَقِّيْ) کسی کو کوئی چیز دے دینا	وَلِيْدٌ (ج وِلْدَةٌ اور وِلْدَانٌ) بچہ
هَا (ج هَاؤُمْ) ہاں یہ لے، ہاں یہ لو	

مشق نمبر ۱۲۵

ذیل کی مشق میں مرفوعات، منصوبات، مجرورات پہچانو۔ خصوصاً اضافت کی قسموں اور مضاف ومضاف الیہ کی قسموں میں غور کرو۔

من القراٰن

۱. وقال الَّذين كَفَروا لا تَسْمَعُوْا لِهٰذا الْقراٰن وَالْغَوْا فيه لعلّكم تَغْلِبُوْنَ.

۲. وَمَنْ اَحْسَنُ قولًا مِمَّنْ دَعا الى اللّٰه وعمِل صالحا وقال اِنَّنِى من المسلمين O ولا تَسْتَوِى الحَسَنَةُ ولا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ بالّتى هى اَحْسَنُ ط فَاِذَا[۱] الَّذى بَيْنَك وَبَيْنَهُ عداوةٌ كَاَنَّهُ وَلِىٌّ حميمٌ[۲] O وما يُلَقّاها الّا الذين صَبَرُوا وما يُلَقّٰها الّا ذو حَظٍّ عظيم O وِامّا[۳] يَنْزَغَنَّك من الشيْطٰنِ نَزْغٌ فاسْتَعِذْ باللّٰه ط اِنّهٗ هو السميع العليم O

۳. فَاَمّا مَنْ اُوْتِىَ كتابه بيمينه فيقول هاءُمُ اقْرَءُوْا كتابِيَهْ (=كتابِيْ) اِنّىْ ظَنَنْتُ اَنّى مُلَاقٍ حسابِيَهْ O فهو فى عِيْشَةٍ راضِيَةٍ O

۴. واَمّا مَنْ اُوْتِىَ كتابَه بِشِمالِهٖ فيقول يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كتابِيَهْ ولَمْ اَدْرِ ما حِسابِيَهْ (=حسابِيْ) يا لَيْتَهَا[۴] كانتِ الْقاضِيةُ[۵] ما اَغْنٰى عَنّى مَالِيَهْ (=مالِيْ) هَلَكَ عَنِّى سُلْطانِيَهْ (=سلطانِيْ).

۵. قال اِنّى اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَىَّ هاتَيْنِ علٰى اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمانِىَ حِجَجٍ.

---

۱ یہاں إِذَا فجائیہ ہے یعنی نا گہاں۔ ۲ حمیم گہرا دوست، گرم پانی۔

۳ إِمَّا = اگر۔ دراصل إِنْ مَا ہے، اس میں مَا زائدہ ہے۔ (دیکھو سبق ۵-۱۳)

۴ هَا کی ضمیر حیٰوۃ الدنیا کی طرف راجع ہے۔

۵ اے کاش کہ وہ (دنیا کی زندگی) فیصلہ کن ہوتی یعنی اسی پر خاتمہ ہو جاتا اور دوبارہ زندہ نہ ہونا پڑتا۔

٦. يا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوسُفَ وَاَخِيْهِ ولا تَيْئَسُوْا مِن رَّوْحِ اللّٰه. اِنَّهُ لا يَيْاَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ اِلّا القومُ الكٰفِرُونَ.

مشق نمبر ۱۲٦

كَتَبَ أمير المؤمنين سيّدُنا أبو بكر الصّدّيق رضی اللہ عنہ إلٰى بعض قُوّاده:

إذا سِرْتَ فلا تَعْنَفْ علٰى أصحابك في السَّير ولا تُغْضِبْ قَوْمَكَ، وشاوِرْهم في الأمر واستعمِلِ العدلَ، وباعِدْ عنك الظُّلم والجَوْرَ، فإنّهُ ما أَفْلَح قومٌ ظَلَموا ولا نُصِروا علٰى عدوّهم. وإذا نُصِرْتم فلا تقتلوا وَلِيْدا ولا شيخا ولا امرأة ولا طِفلًا وَلَا تقربوا نخلا ولا تُحْرِقوا زَرْعا ولا تقطعوا شجرا مُثْمِرا. وَلَا تَغْدِروا إذا عاهدتم ولا تَنْقُضوا إذا صالحتم. وستَمُرُّون علٰى قومٍ في الصَّوامِعِ رُهْبانٍ تَرَهَّبُوْا لِلّٰهِ فَدَعُوْهم وماٰ[1] انفَرَدُوا له وارْتَضَوْهُ لِأَنْفُسهم، فلا تَهْدِموا صوامعهم ولا تقتلوهم. والسّلام

مشق نمبر ۱۲٧

اشعار

للطُّغرائي ۲۳۱ھ

غالٰى بِنَفْسِي عِرْفاني بِقِيمتِها فَصُنْتُها عن رخيص القدرمُبْتَذَلِ

أَعْدٰى عدوِّك أَدْنٰى[2] مَن وَثِقْتَ به فحاذِرِ النّاس وَاصْحَبْهُمْ علٰى دَخَلِ

---

[1] ان کو اور اس چیز کو جس کے لیے وہ سب سے الگ ہوگئے ہیں اور جس چیز کو انھوں نے اپنے لیے پسند کر رکھا ہے (اپنے حال پر) چھوڑ دو۔ [2] أَدْنٰی بمعنی قریب۔

في وصف الربيع لأبي تَمّامٍ حبيبِ بنِ أَوْسٍ ۲۳۱ھ

يا صاحبَيَّ تَقَصَّيا نَظَرَيْكُما تَرَيا وُجوهَ الأرض كيف تُصَوَّرُ
تَرَيا نهارا مُشْمِسًا قد زانَهُ زَهْرُ الرُّبَا فكأنَّما هو مُقْمِرُ
أَضْحَتْ تَصُوْغ بُطُوْنُها لِظُهورِها نَوْرًا تكاد له القلوب تَنَوَّرُ
دُنْيا معاشٌ لِلْوَرٰى حتّٰى إذا
حَلَّ الرّبيعُ فَإِنَّما هِيَ مَنْظَرُ

مشق نمبر ۱۲۸

من ابنة إلٰى أُمِّها بعد وصولها إلى المدرسة

سيّدتي الوالدةَ

سلامٌ وتحِيَّةٌ طَيِّبَةٌ من ابنتكِ.

وبَعْدُ فأُخبِرُكِ أَنَّ قَلْبي لم يَغِبْ عنكِ بِغِيابي فإنّكِ لم تَزالِيْ حَدِيثي ووُجْهَةَ أَفكارِي. يا أُمّاه! لمّا وصلتُ إلى المدرسة ضاق صدري وأَظْلَمَتِ الدّنْيا في عيني حتّٰى خُيِّل إليَّ أَنّي لن أعودَ اٰنَسُ[1] بِمُشَاهَدَتِكِ.

فَفَطَنَتْ لِحَالِيَ المعلِّماتُ فلاطَفْنَنِيْ ووجّهن إليّ فوائدَ العلوم والآداب وعَرَّفْنَنِيْ أَنّ البنت لا تكمُلُ تربيتها بدونهما فتذكّرتُ أَنَّه لا تبتغي أُمّي إلّا أَنْ تراني ابنةً كاملةً تَسُرُّ النّاظرين. فكان في هٰذا وذاك جميلُ العزاء والسَّلْوانِ[2] فنَهَضَتْ بي هِمّتي من وَهْدَة الجَزَع والأَحْزان. وانبسط قلبي بعد الانقباض. فسِرت بحمد اللّٰه شَوْطًا بَعِيْدًا في ميدان التعليم

[1] أَنِسَ يَأْنَسُ (بِهٖ) اُنس حاصل کرنا، تسکین پانا۔ [2] سلوانٌ: تسلّی۔

والتهذيب. ولم يُعْوِزْنِي سوى أَدْعِيَتكِ الصّالحة، حتى تُقْرَنَ مَسْعاتي بالنّجاح وأكونَ جديرة للقائِلِكِ، نَسأَ اللّٰهُ في بقائك.

والسّلام

ابنتكِ فلانةٌ

مشق نمبر ۱۲۹

الجواب

عزيزتي!

عليكِ السلام ورحمة اللّٰه وبركاته.

قد اتّصلت بنا رسالتُكِ الْمُؤَرَّخَةُ في كذا[1] وبها اطْمَأَنَّ قلوبنا بعضَ الاطْمِئْنان فإنّ فراقَكِ كان حَوَّلَ فَرَحَنَا تَرَحًا وهناءنا عَنَاءً. ولا سيِّمَا أنا وَالِدَتَكِ[2] فإنّي مَكثت مَلِيًّا أَسْكُب الدّموع الغزارَ اٰناءَ الليل وأطراف النهار ولم نَزَلْ هٰكذا حتّى وردت عَلَينا رسالتكِ تَصِفُ أحوالَكِ السّارَّةَ وتُبَيِّنُ ما صِرْتِ إليه من جميل الصبر والانكباب على أشغالك المدرسيّة. فحمدنا اللّٰهَ تعالٰى وسألناه أن يُدِيْمَ عليكِ حُلَّةَ العافية ويرزقَكِ حُسْنَ الثَّبات ويُبَلِّغَكِ مقصودَكِ في أقرب الأوقات ويَحْفَظَكِ من جميع الأٰفات.

والسّلام

أمّكِ فلانة

---

[1] یعنی ایسے یا فلاں دن میں۔

[2] یہ لفظ اختصاص کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ مفعول بہ ہے فعل مقدر أَخُصُّ یا أَعْنِيْ کا۔ دیکھو سبق ٦٠-٧ (٣)

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ

اَلتَّوَابِعُ

تنبیہ ا: اسم کے رفع، نصب اور جر کے مواقع تم اچھی طرح سمجھ چکے۔ اب وہ مواقع بتائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسم سابق کا تابع ہوتا ہے۔

ا۔ توابع جمع ہے تابع کی۔ تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو، سابق کو متبوع کہتے ہیں۔

۲۔ تابع کی چار قسمیں ہیں:

ا۔ نعت یعنی صفت ۲۔ توکید (یا تاکید) ۳۔ بدل ۴۔ معطوف

۱. النعت (الصفة)

۳۔ نعت یا صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کا یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے:

الرجل الكريم (شریف مرد) الرجل الكريم أبوه (وہ مرد جس کا باپ شریف ہے) پہلی مثال میں کریم مرد کا وصف بتلاتا ہے اور دوسری میں اس کے متعلق (باپ) کا، مگر ترکیب میں دونوں جگہ الرجل کی صفت کہا جائے گا۔

پہلی قسم کی نعت کو اَلنَّعْتُ الْحَقِيْقِيُّ اور دوسری کو اَلنَّعْتُ السَّبَبِيُّ کہتے ہیں۔

۴۔ نعت حقیقی: اعراب، تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، وحدت و تثنیہ و جمع میں اپنے متبوع (منعوت) کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تم نے حصّہ اوّل کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں سبق میں پڑھ لیا ہے، لیکن نعت سببی صرف اعراب اور تعریف و تنکیر میں منعوت کے

مطابق ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ منعوت چاہے تثنیہ ہو چاہے جمع، یہ نعت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ نعت تذکیر و تانیث میں بجائے اس کے کہ اپنے منعوت کے مطابق ہو اپنے مابعد کے مطابق ہوا کرتی ہے (جیسا کہ درس ۲۳-۷ میں تم پڑھ چکے ہو)۔ ذیل میں اور بھی مثالیں دی جاتی ہیں تا کہ بخوبی سمجھ لو:

منعوت واحد

حالت	النّعت الحقيقيُّ	النعت السّببيُّ
رفعی	جاء الرّجُلُ المهذَّبُ. حَضَرتِ السيّدةُ العاقلةُ.	جاء الرجل المهذَّبُ أخواه. حضرت السيّدةُ العاقِلُ زَوْجُها.
نصبی	تَسَلَّقْتُ[1] شجرةً غليظةً.[2]	تَسَلَّقْتُ شجرةً غليظًا جِذْعُها.[3]
جری	تعَلَّمْتُ في المدرسة العالية.	تعلّمتُ في المدرسة المعروف نظامُها

منعوت تثنیہ

حالت	النّعت الحقيقيُّ	النعت السّببيُّ
رفعی	هاتان صورتانِ جَميلتانِ.	هاتانِ صورتانِ جميلٌ إِطَارَاهُما.[4]
نصبی	اشتريتُ بِساطَينِ[5] شرقيَّين.	اشتريتُ بساطين شرقِيًّا نَقْشُهُمَا.
جری	أَبْصَرْتُ[6] بِطَائِرَيْنِ غَرِيْبَيْنِ.	أبصرت بطائرين غريبٍ شَكْلُهُمَا.

---

[1] چڑھ جانا۔　[2] غليظة موٹا، کثیف، گاڑھا۔

[3] جِذْعٌ (ج جُذوعٌ) تنا درخت کا۔　[4] إطارٌ: فریم۔

[5] بِسَاطٌ: فرش۔　[6] أَبْصَرَ (ا) دیکھنا، کبھی اس کے بعد (ب) زیادہ کر دیتے ہیں۔

منعوت جمع

حالت	النّعت الحقيقيّ	النعت السّببيّ
رفعی	هٰؤلاء بناتٌ عاقلاتٌ.	هٰؤلاء بناتٌ عاقلٌ اٰباؤُهُنّ.
نصبی	عاشرتُ إِخْوَانًا مُوْسِرِينَ.[1]	عاشرتُ إخوانا مُوْسِرًا اٰباؤُهُم.

.....☆.....☆.....

النّعت الحقيقيّ مُفْرَدَةٌ	النّعت الحقيقيّ جملةٌ فعليّةٌ
هٰذا عَمَل نافعٌ.	هٰذا عملٌ يَنْفَعُ.
أبصرت رجلا سابِحًا.[2]	أبصرت رجلًا يَسْبَحُ.
نظرت إلٰى عينٍ[3] جاريةٍ.	نظرتُ إلٰى عينٍ تَجْرِيُ.
النعت مُرَكّبٌ إضافِيٌّ	النعت جملةٌ اسميةٌ
مضٰى يومٌ شديدُ الحرّ.	مضٰى يومٌ حرُّهٗ شديد.
أَوْقَدْتُ مِصْباحًا قويَّ النّور.	أوقدتُ[4] مصباحًا نورُهٗ قويٌّ.
نَصِيدُ[5] في بِرْكةٍ[6] كثيرةِ السَّمَكِ.	نصيد في بركةٍ سَمَكُهَا كثيرٌ.

۵۔ پچھلے اسباق میں تم پڑھ چکے ہو کہ صفت اور خبر میں بہت کم فرق ہوتا ہے (دیکھو حصّہ اول درس ۶ تنبیہ ۱)۔ اسی طرح صفت، خبر اور حال میں بھی باہم بہت مشابہت ہوتی ہے۔ یہاں پھر سے ایسی مثالیں لکھی جاتی ہیں جن سے ان تینوں کا امتیاز تم بہ آسانی سمجھ سکو گے:

---

[1] مُوْسِرٌ غنی۔ [2] سَبَحَ (ف) تیرنا۔

[3] چشمہ۔ [4] أَوْقَدَ (ا) سلگانا، جلانا۔

[5] صَادَ (يَصِيدُ) شکار کرنا۔ [6] بِرْكَةٌ (ج بِرَكٌ) تالاب، حوض۔

حال	نعت	خبر
جاء الولد ضاحكًا.	هٰذا ولدٌ ضاحكٌ.	هٰذا الولدُ ضاحكٌ.
جاء الولد يَضْحَكُ.	هٰذا ولدٌ يَضْحَكُ.	هٰذا الولدُ يَضْحَكُ.
جاء الولد ضاحكًا أخوه.	هٰذا ولدٌ ضاحكٌ أخوه.	هٰذا الولد ضاحك أخوه.
أَعْجَبَتْنِيْ هاتانِ الصّورتانِ جميلًا منظرهُما.	هاتان صورتان جميلٌ منظرُهُما.	هاتان الصّورتان جميلٌ مَنْظَرُهُمَا.

اب ہر ایک مثال کے فرق میں غور کرو۔ اوپر کی سطر کی پہلی مثال میں هٰذا الولد اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اب ضاحك جو کہ نکرہ ہے خبر کے سوا کیا ہوسکتا ہے؟ دوسری مثال میں ولد اور ضاحك دونوں نکرہ ہیں۔ اس لیے ظاہر ہے کہ یہ باہم موصوف اور صفت ہی ہوسکتے ہیں۔

تیسری مثال میں الولد معرفہ ہے اور جَاءَ کا فاعل ہے اس کے بعد ضاحكا نکرہ ہے۔ اس لیے وہ صفت تو ہو نہیں سکتا البتہ حال ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے۔

اسی طرح دوسری سطر کی پہلی مثال میں يَضْحَكُ اپنی ضمیر مستتر کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ جملہ ہمیشہ نکرہ مانا جاتا ہے پس وہ معرفہ کی صفت کیسے بن سکتا ہے؟

ہاں دوسری مثال میں ولد نکرہ ہے اس لیے يضحك اس کی صفت ہوسکتا ہے۔ اور تیسری مثال میں الولد فاعل ہے اور معرفہ ہے اس لیے يضحك جملہ فعلیہ ہو کر فاعل کا حال ہی بن سکتا ہے۔

تیسری اور چوتھی سطروں میں ضاحك أخوه اور جميل منظرهما جملہ اسمیہ ہو کر (دیکھو درس ۲۳-۸) پہلی جگہ خبر ہے، دوسری جگہ صفت ہے اور تیسری جگہ حال ہے۔

۶۔ یاد رکھو کہ نعت (صفت) کے لیے عموماً اسم مشتق ہی لایا جاتا ہے۔ صرف چند مقامات میں اسم جامد بھی نعت واقع ہوتا ہے: زَيْدُ بنُ عَمْرٍو، خَالِدُ الْبَرْمَكِيُّ، هٰذا الرجل، زيدٌ هٰذا، ابن الملك هٰذا، أَبْنَاؤُنا هٰؤلاء.

مذکورہ ہر ایک مثال میں ترکیب کے لحاظ سے دوسرا لفظ پہلے کی صفت ہے، حالاں کہ وہ اسم جامد ہے۔

مشار الیہ (دیکھو درس ۱۲-۲) کو اسم اشارہ کی صفت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح خود اسم اشارہ کو اسم معرفہ کی یا اس کے مضاف کی صفت بنایا جا سکتا ہے۔

دیکھو تیسری مثال میں الرَّجُلُ مشار الیہ ہے، اسے اسم اشارہ کی صفت سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی میں اسم اشارہ اسمِ علَم کی صفت ہے اور پانچویں اور چھٹی میں اسم اشارہ مضاف کی صفت ہے۔

تنبیہ ۲: پہلی مثال زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو میں یہ تو معلوم ہو چکا کہ زيدٌ موصوف ہے اور اِبْنُ عَمْرٍو اس کی صفت۔ اس میں دو باتیں تمہیں انوکھی نظر آئیں گی پہلی بات یہ کہ زید کی تنوین بلاوجہ حذف کر دی گئی ہے۔

دوسری یہ کہ اِبْن کا ہمزۂ وصل کتابت سے بھی ساقط کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی ترکیب کا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے اس لیے اس میں یہ تخفیف ضروری سمجھی گئی ہے۔

تنبیہ ۳: تمہیں پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ جملے نکرہ کے بعد صفت اور معرفہ کے بعد حال سمجھے جاتے ہیں، اسے بھولنا نہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۸

أَبْصَرَ (۱) دیکھنا، کبھی اسکے بعد (ب) زائد کرتے ہیں	إِطَارٌ (ج۔ إِطَارَاتٌ) فریم
أَدِيْمٌ کسی چیز کی سطح، چمڑا کمایا ہوا	أَطْفَأَ (۱) بجھا دینا، افسردہ خاطر کر دینا
أَرْشَدَ (۱) راہ بتانا	أَطْرَبَ (۱) خوش کرنا
اِزْدَحَمَ (۷- دراصل اِزْتَحَمَ) بھیڑ ہونا	اِقْتَلَعَ (۷) اُکھڑ جانا۔ (۱) اُکھیڑ دینا
اِزْدِحَامٌ (مصدر) بھیڑ بھاڑ، ہجوم	بَاخِرَةٌ دُخانی جہاز، آگبوٹ
بَاسِلٌ جواں مرد، بہادر	بِرْكَةٌ (ج۔ بِرَكٌ) تالاب، حوض
بِسَاطٌ فرش	غَنَّاءُ (مؤنث ہے أَغَنُّ کا) گھنا، گھنی
بَعْثَرَ (رباعی مجرد) پراگندہ کرنا، بکھیر دینا	قَارِسٌ سخت سردی
بَلَّلَ (۲) تر کر دینا	قُبَّةٌ (ج۔ قِبَابٌ) قبہ، گنبد
ثَبَّطَ (۲) پراگندہ کرنا	لَوَّثَ (۲) آلودہ کرنا
جَلَبَةٌ شور وغل	لَهَثَ (ف) زبان باہر لٹکا دینا پیاس سے
حِذَاءٌ (ج۔ أَحْذِيَةٌ) جوتا، بوٹ	مَارٌّ (از مَرَّ يَمُرُّ) راستے سے گزرنے والا
اَلْحَانِي (از حَنَى يَحْنُو) محبّت اور پیار کرنے والا	مَزْهَرِيَّةٌ یا زَهْرِيَّةٌ گل دان
حَيٌّ (ج۔ أَحْيَاءٌ) محلّہ، قبیلہ، زندہ	مُمْطِرٌ (از أَمْطَرَ) برسانے والا
سُيَّاحٌ (جمع ہے سَائِحٌ کی) سیر وسیاحت کرنے والے	مُنْعِشٌ (از أَنْعَشَ) تازگی بخشنے والا
سَبَحَ (ف) تیرنا	مُوْسِرٌ (از أَيْسَرَ) غنی، خوش حال

سُکْنیٰ گھر، رہنے کی جگہ	مُسْرَجٌ (از أَسْرَجَ) زین کسا ہوا
شَعْبٌ (ج شُعُوْبٌ) قوم، قبیلہ، عوام	مُزْدَحَمٌ بھیڑ والی اور گنجان جگہ
صَادَ (یَصِیْدُ) شکار کرنا	مُعْتَدِلٌ درمیانی حالت، حد سے زیادہ نہ کم نہ زیادہ
ضَارَعَ (۳) مشابہ ہونا	نَزَحَ (ف) دور جانا، سفر کرنا
ضَوْضَاءُ چیخ پکار	هَابَ (یَهَابُ) ڈرنا
عَالَ (یَعُوْلُ) پرورش کرنا	هَادِئٌ خاموش، پرسکون
هِنْدَامٌ وضع قطع، لباس	

مشق نمبر ۱۳۰

ميّز النّعتَ الحقيقيَّ مِنَ السَّببِيِّ في العبارة الآتية[1]

القَاهرةُ مدينةٌ عظيمة تُضارِع كثيرا من المدن الأوربيةِ[2] في جمالها ورَوْنَقِها. وقد زاد سُكّانها في الأيّام الأخيرة زيادة عظيمة. وفيها كثيرة من الميادين الواسعة والحدائق الغنّاء. وإذا طُفْتَ في أَنْحائها وجدتَ قصورا شامِخا بُنيانُها ومساجدَ عاليةً قِبابُها وأحياءً مُتّسِعَةً شوارعُها. ووجدت مصانع ومَتاجِرَ وعملا وعُمّالا. وفي كُلّ شِتاء يَنزَحُ إليها السيّاحُ المُوْسِرون من الأقطار القارس بردُها، فيقيمون ما[3] شاؤوا تَحْتَ سَمائِها الصّافي أَدِيْمُها ويتمتّعون بهوائها المُعتدِلِ الجميل.

---

[1] آنے والی عبارت میں نعت حقیقی کو نعت سببی سے الگ کرو، یعنی دونوں کو پہچانو۔

[2] یورپین۔ [3] اس جگہ ما ظرفیہ ہے، یعنی جب تک۔

مشق نمبر ۱۳۱

عَيِّنْ في الجُمَل الآتية النُّعوتَ والأَخْبارَ والأحوالَ[1]

١. لا تَزُرْ أحدا والسّماءُ مُمْطِرةٌ حتّى لا تدخلَ عليه مُبَلَّلَ الثِّياب، مُلَوَّثَ الحِذاء، فإنّ ذٰلك عيبٌ كبيرٌ.

٢. الإمام العادل كالأَبِ الحانِيْ على وُلْدِه، يَعُوْلُهم صِغارًا ويُرشِدهم كِبارًا.

٣. البُرتقالُ[2] فاكهة لذيذٌ طَعْمُها، طيّبَةٌ رائحتُها، وهو من فاكهة الشِّتاء الطويلةِ البقاءَ.

٤. الأماكن الهادئةُ خير للسُّكْنٰى من المساكن المملوءة بالجَلَبة والضَّوضاء.

مشق نمبر ۱۳۲

ضَعْ في كلّ مكانٍ خالٍ نعتًا مناسبًا[3]

١. الهواء .... مُنعِشٌ للأجسام.

٢. الماء .... مُضِرٌّ شُرْبُهُ.

٣. المناظر .... تُشَرِّح النفوسَ.

٤. الأشجار .... تُظَلِّلُ المارّةَ.

٥. يَثِقُ الناس بالتاجر ....

٦. الهواء .... يُشَبِّط القُوَى البدنيّةَ.

٧. الحذاء .... يَضُرُّ القَدَمَ.

---

[1] آنے والے جملوں میں نعتوں، خبروں اور حالوں کی تعیین کرو، یعنی ہر ایک کو پہچانو۔　[2] سنگترہ۔

[3] (ذیل کے جملے میں) ہر ایک خالی جگہ میں مناسب نعت کرو، یعنی مناسب نعت سے پر کرو۔

۸. يُسَرّ الأباء بالأبناء ....

۹. لا تَسْكُن الأماكنَ ....

۱۰. تُكَرِّم الشعوبُ رِجالَها ....

مشق نمبر ۱۳۳

ضَعْ في كلّ مكانٍ خالٍ منعوتا مناسبا

۱. .... الباسِلون لا يَهَابون الحربَ.

۲. الذهب .... نفيس.

۳. .... الكثيرُ يُطْفِئُ صاحِبَهُ.

٤. ظهرت في السماء .... كثيفة.

٥. هَبّت .... واقْتَلَعت الأشجارُ.

٦. نزل من السماء .... غزيرٌ.

مشق نمبر ۱۳۴

كَوِّنْ[۱] جُمَلًا تكون فيها الأوصافُ الآتيةُ نَعْتا

كريمةٌ طِباعُهم باسقةٌ فُروعها سخيّ مُؤَثِّر كلامُه

نظيفةٌ مَلابِسُه حَسَنٌ هِنْدامُه ساطعٌ نورُه عالياتٌ

مشق نمبر ۱۳۵

كَوِّنْ جُمَلًا تكون فيها الأوصافُ الآتيةُ نَعُوتا سببيّة[۲]

عاقل شاهق جميل واسع المسافر المحسن

---

۱ کَوِّنْ (۲) بنانا۔

۲ ایسے جملے بناؤ جن میں آنے والے (مندرجہ ذیل) اوصاف (اسمائے صفت) نعت سببی واقع ہوں۔

مشق نمبر ۱۳۶

حَوِّل[1] النّعتَ المفردَ إلى المثنّى والجمع مذكّرا ومؤنّثا في الجُملة الآتية

عدوٌّ عاقلٌ خيرٌ من صديقٍ جاهلٍ.

حَوِّل النعوتَ المفردة في الجُمَلِ الآتية إلى جُمَل وَصْفيّة

١. مررتُ بِحَيٍّ مُزْدَحِمٍ بِالسُّكّانِ.

٢. سمعت صوتا مُطْرِبا.

٣. نالتْ مصرُ منزلةً عاليةً.

٤. سَقَيْت كلبا لاهِثاً.

٥. قليلٌ مُدَبَّرٌ خيرٌ من كثيرٍ مُبَعْثَرٍ.

٦. اِقْبَلْ نُصْحا نافعا مِن أَخٍ مُخْلِصٍ.

حَوِّل الجُمَلَ الوصفيّةَ إلى النعوت المفردة

١. قابلتُ ولدًا يَصِيْحُ.

٢. سمعت خطيبا يؤثِّر في سامعيه.

٣. أُحِبُّ كلَّ عاملٍ يُتْقِنُ عَمَلَهُ.

٤. شاهدتُ قطارا سَيْرُه سريع.

٥. عَطَفْتُ على فقيرٍ نَفْسُه عفيفةٌ.[2]

٦. رَكِبْتُ باخِرةً غُرَفُها جميلةٌ.

---

[1] حَوَّلَ پھیر دینا۔ [2] عَفِيْفٌ: برائی سے بچا ہوا، پاک دامن۔

حَوِّل الأحوالَ الّتي في الجمل الآتية إلى النّعوت

١. جاءت البنت تضحك.

٢. ركِبتُ الحصانَ مُسْرَجًا.

٣. ظهر النُّورُ ساطِعًا.

٤. أبصرنا البرق يَلْمَعُ.

غَيِّرْ[1] كلّ جملة من الجمل الآتية لتجعلَ الأخبارَ الّتي بها نُعُوتا

١. الحجرة نظيفةٌ جُدرانُها.

٢. الحديقة ناضرةٌ أزهارُها.

٣. الدرس مفهوم مَعْناهُ.

٤. الزهرة ناصِعٌ[2] بَياضها.

مشق نمبر ۱۳۷

١. كوِّنْ سِتَّ جُمَلٍ تَشْتَمِلُ كلُّ واحدٍ منها علىٰ نعت حقيقيٍّ مَعَ اخْتلاف النعوت في التذكير والتأنيث والْإِفْراد والتثنية والجمع.

٢. كوِّن سِتَّ جملٍ تشتمل كلّ واحد منها على نعت سَبَبِيٍّ مع اختلاف النعوت في التذكير والتأنيث والْإِفْراد والتثنية والجمع.

٣. كوِّن سِتَّ جُمَلٍ يكون النعت في الثلاث الأولىٰ منها جُمْلةً اسميةً وفي الثلاث الأُخرىٰ جملةً فعليّة.

٤. كوِّن سِتَّ جمل يكون الحال في الثلاث الأولىٰ منها جملةً اسميةً

---

[1] غَيِّرَ (۲) بدل دینا۔ [2] ناصع: خوب صاف کھلے رنگ کو کہتے ہیں۔

وفي الثلاث الأُخرىٰ جملة فعليةً.

۵. ركّبْ[۱] سِتَّ جُمَلاتٍ يكون الخبر في الثلاث الأُولىٰ منها جملةً اسميةً وفي الثلاث الثانية جملة فعلية.

مشق نمبر ۱۳۸

میرا کمرہ

تنبیہ: ذیل کی عبارت کا عربی میں ترجمہ کرو، ترکیب میں زیادہ سے زیادہ نعت سببی لانے کی کوشش کرو۔

میرا ایک کمرہ ہے، میرا کمرہ تنگ[۲] نہیں ہے بلکہ وہ ایک کشادہ اور خوب صورت کمرہ ہے جس کی دیواریں رنگی ہوئی ہیں اور اس کی چھت اونچی[۳] ہے اس میں چار کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول دو گز اور عرض ڈیڑھ گز ہے۔ ہر ایک کھڑکی میں شفاف کانچ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں، تا کہ جب وہ بند کی جائے تو روشنی کو داخل ہونے سے نہ روکے۔ میرے کمرے کا ایک کشادہ دروازہ ہے جس کی بلندی تین گز ہے۔ اس کے دونوں کواڑ[۴] بڑے خوب صورت ہیں۔ میرے کمرے میں ایک بڑی مستطیل میز ہے جس کے چاروں کنارے منقوش ہیں۔ اس پر میں اپنی کتابیں ٹھیک ترتیب سے رکھتا ہوں، اور اسی کے پاس بیٹھ کر اپنے اسباق کا مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ دو کرسیاں ہیں جن کی بناوٹ[۵] اور بُناوٹ[۶] بے حد[۷] خوب صورت ہے۔ ایک خوب صورت پلنگ ہے جس کے پائے[۸] منقوش ہیں۔ اس پر ایک ستھرا بچھونا ہے جس کا منظر (بڑا) پُر لطف ہے۔ ایک

---

۱ رَكَّبَ (ض) مرکب کرنا، بنانا۔ ۲ ضَيِّقٌ. ۳ مُرْتَفِعٌ. ۴ مِصْرَاعٌ. ۵ صُنْعٌ.

۶ نَسْجٌ. ۷ جِدًّا، غايةً. ۸ پلنگ یا کرسی وغیرہ کے پاؤں کو قائمة (ج قوائِمُ) کہتے ہیں۔

طرف ایک بڑا آئینہ ہے جس کا فریم[۱] سنہری[۲] ہے۔ مذکورہ اشیا کے علاوہ میرے کمرے میں ایک چھوٹی گول میز ہے جس کا منظر دیکھنے والے کو مسرور کر دیتا ہے۔ اس کے بیچوں بیچ کانچ کا ایک نہایت خوب صورت گل دان رکھا رہتا ہے جس کے کنارے سنہری ہیں۔ ہر صبح مالی[۳] مختلف رنگ کے خوش بو دار پھول[۴] لایا کرتا[۵] اور اس میں سجاتا[۶] ہے۔ لہٰذا میرا کمرہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گویا[۷] جنّت کے کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس میں میں با آرام رہتا ہوں اور پُرسکون نیند لیتا ہوں، پس اللہ ہی کے لیے حمد ہے اور اسی کے لیے شکر ہے۔

---

۱ إِطَارٌ (ج۔ إِطاراتٌ).　۲ مُذَهَّبَةٌ.　۳ اَلْبُسْتانِيُّ.　۴ رَيْحَان (ج۔ رَيَاحِيْنُ).

۵ یعنی لاتا ہے اور.....　۶ رَتَّبَ، زَيَّنَ.　۷ كَأَنَّها.

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ

۲. اَلتَّوْكِيد يا التّأكيد

۱۔ توابع میں دوسرا تابع تاکید ہے، جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالیں پڑھو:

۱. حَادَثَنِي الوزيرُ نَفْسُهُ.[۱]	۲. قابلتُ الوزيرَ عينَهُ.[۲]
۳. كتبت إلى الوزيرِ نَفْسِهِ.[۳]	٤. اِمْتَلأَ الحوضُ كُلُّهُ.[۴]
٥. قرأتُ الكتابَ كُلَّهُ.	٦. فرغتُ من الأعمال كُلِّها.[۵]

☆......☆......

۷. نَجَحَ الأَخَوانِ كِلاهُما.[۶]	۸. عَظِّمِ الوالِدَيْنِ كِلَيْهِما.
۹. سَكنّا في المنزلينِ كِلَيْهِما.	۱۰. نَجَحَتْ أُخْتَايَ كِلْتَاهُما.
۱۱. أُحِبُّ أُخْتَيَّ كِلْتَيْهِما.	۱۲. رضِيتُ بِأُخْتَيّ كِلْتَيْهِما.[۷]

☆......☆......

۱۳. رأيتُ التِّمْساحَ[۸] التِّمْساحَ.	١٤. ظَهَرَ ظَهَرَ الْهِلالُ.
۱٥. لا، لا أَخُوْنُ[۹] العهدَ.	١٦. أنت الملومُ[۱۰] أنت الملومُ.

۲۔ دیکھو اگر تم نے کہا حَادَثَنِي الوزيرُ تو چوں کہ وُزَرا سے گفتگو کرنا معمولی نہیں ہے اس لیے سامع کو شک ہوسکتا ہے کہ تم سے وزیر کے نائب یا سیکرٹری وغیرہ نے گفتگو کی

---

۱ مجھ سے وزیر نے بذاتِ خود گفتگو کی۔ ۲ میں نے خود وزیر سے ملاقات کی۔

۳ میں نے خود وزیر ہی کو لکھا ہے۔ ۴ حوض پورا کا پورا بھر گیا۔ ۵ میں تمام کاموں سے فارغ ہوگیا۔

۶ دونوں بھائی کامیاب ہوگئے۔ ۷ میں اپنی دونوں بہنوں سے بہت خوش ہوں۔

۸ تِمْساح (ج تَماسِيح) مگرمچھ۔ ۹ خَانَ (يَخُوْنُ) خیانت یا بدعہدی کرنا۔

۱۰ مَلُوْمٌ (اسم مفعول از لام يلوم) ملامت کیا ہوا۔

ہوگی، لیکن تم نے مجازی طور پر وزیر کہہ دیا ہے۔ تم جب کہتے ہو نَفْسُهُ (خود اس نے) تو سننے والے کا شک دور ہو کر تمہارے مقصد کی تاکید ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اُسے مؤکد کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ا: نَفْس کی جگہ عَیْن بھی بولا جاتا ہے۔ کُلٌّ کی جگہ جَمِیْعٌ بھی آ سکتا ہے۔ کِلا اور کِلْتَا تثنیہ کی تاکید کے لیے مخصوص ہیں یہ سب چھ لفظ ہوئے۔ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مؤکد کے موافق ہو۔ دیکھو مذکورہ مثالیں۔

۳۔ آخر کی چار مثالوں میں تاکید کی غرض سے لفظوں ہی کو دہرادیا گیا ہے پہلی مثال میں اسم کو، دوسری میں فعل کو، تیسری میں حرف کو اور چوتھی میں پورے جملہ کو دہرایا گیا ہے۔

۴۔ جو تاکید لفظوں کے دہرانے سے حاصل کی جاتی ہے اسے تاکید لفظی کہتے ہیں اور جو تاکید ایسے الفاظ بڑھانے سے حاصل کی جائے جو لفظ میں مؤکد سے الگ ہیں لیکن معنی میں اس کے موافق ہیں تاکید معنوی کہلاتی ہے۔ پس اوپر کی بارہ مثالوں میں تاکید معنوی ہے اور آخر کی چار مثالوں میں تاکید لفظی ہے۔

۵۔ نعت کی مانند تاکید کا اعراب بھی اپنے متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔

۶۔ ضمیر متّصل بارز یا مستتر کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے کی جاتی ہے خواہ ضمائر مؤکدہ مرفوعہ ہوں یا منصوبہ ہوں یا مجرورہ۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

١. قُمتُ أنا بالواجب.[1] ٢. ما رأكَ أنت أحدٌ.[2]

٣. سلّمتُ عليه هُوَ.[3] ٤. أُسْرِجُ أنا الفرسَ.[4]

---

[1] میں خود ضروری کاموں کی ادائیگی میں لگا رہا۔ [2] تجھے ہی کسی نے نہیں دیکھا۔

[3] میں نے اسی کو سلام کیا۔ [4] میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں۔

۵. اِفْتحِ أنت النّافذة.[۱]　　　　۶. فريد قرأ هو الكتابَ.[۲]

شروع کی تین مثالوں میں ضمائر متصلہ بارزہ ہیں اور بعد کی تین مثالوں میں ضمائر مستترہ ہیں۔ دیکھو دوسری مثال میں مؤکد تو ضمیر منصوب ہے اور تیسری میں مجرور، لیکن تاکید کے لیے ضمیر مرفوع منفصل ہی لائی گئی ہے۔ ضمائر کی یہ تاکید لفظی تاکید میں شمار ہوگی۔

۷۔ اگر ضمیر متّصل کی تاکید معنوی نفس یا عین سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے حسب سابق تاکید کر لی جائے گی اس کے بعد نفس یا عین سے تاکید کی جائے گی۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

۱. قمت أنا نفسِيْ بالواجب.[۳]　　　　۲. قاماهما أَنْفُسُهُما.

۳. جاؤوا هم أنفسهم.　　　　۴. أُسْرِجُ أنا نفسِي الفرس.

۵. اِفْتَحْ أنت نفسُكَ النافذةَ.　　　　۶. فريدٌ قرأ هو نفسُه الكتابَ.

مذکورہ مثالوں میں نفس کی جگہ عین بھی لگا سکتے ہیں۔

تنبیہ۲: یادرکھو نفس اور عین سے تثنیہ کی تاکید کرنی ہو تو ان کی جمع سے کریں گے: جاء الرجلان أنفسهما یا أَعْيُنُهُما کہیں گے، نَفْسَاهُما نہیں کہیں گے۔

مشق نمبر ۱۳۹

عيِّنْ في العبارات الآتية التوكيدَ والمؤكَّدَ وَاشْكُلْهما و مَيِّزِ التوكيدَ اللّفظيَّ من المعنويّ

۱. يُثْنِيْ[۴] الناسُ جميعُهم على العاملِ[۵] المُجِدِّ.[۶]

---

[۱] تو ہی کھڑکی کھول دے۔　[۲] فرید نے ہی کتاب پڑھی۔　[۳] میں بذاتِ خود ادائے فرائض میں لگا رہا۔

[۴] أثنى عليه: تعریف کرنا، یعنی کوشش سے کام کرنے والے کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔

[۵] کام کرنے والا، مزدور۔　[۶] دل لگا کر کام کرنے والا۔

٢. الملكُ كلُّه للّٰه.

٣. كنتَ أنتَ الرّقيبَ[1] عليهم.

٤. تَفَقَّدْتُ[2] أنا نفسي أشجارَ البستان كلّها فوجدتها جميعها مُثْمِرَةً.[3]

٥. أَطِعْ والِدَيْك كِلَيهِما واعطِفْ[4] علٰى إخوتك جميعهم.

٦. إيّاكَ إيّاكَ والنمِيمةَ.[5]

٧. عاد الرسولُ عينُه يَتَحَمَّلُ[6] البُشْرٰى.

٨. ركبت الزّورقَ[7] عينَه مع صديقَيَّ كِليهِما.

٩. أَجَلْ أَجَلْ، سَيَلْقَى الْجانِيْ[8] جزاءَه.

١٠. وَاسَيْتُهُ[9] أنا نفسي أكثرَ مِمّا واساه أَخَوَاه أَنْفُسُهما.

١١. حَذارِ[10] حَذارِ مِن الإِهْمال.[11]

١٢. قد قامت الصّلَاةُ قد قامت الصّلَاةُ.

١٣. إنَّ المعلِّم والطبيبَ كليهِما لا ينصحان[12] إذا هما لم يُكْرَمَا

١٤. إذا كان ربُّ الدّارِ بالدَّفِّ ضارِبا فَشِيمَةَ أهلِ الدار كُلِّهِمُ الرّقصُ

من القراٰن

١٥. فسجد الملٰئكة كُلُّهم اجمعون اِلّا ابليسَ اَبٰى اَنْ يكونَ مع الساجدين.

---

[1] نگہبان۔ [2] تفقّد (۴) جانچنا، تلاش لینا۔ [3] مُثْمِرٌ: پھل دار۔

[4] عَطَفَ (ض، عليه) مہربانی کرنا۔ [5] نميمة: چغلی۔ [6] خوش خبری اٹھائے ہوئے یعنی لیے ہوئے۔

[7] کشتی۔ [8] مجرم، گناہ گار۔ [9] وَاسٰی (۳) غم خواری کرنا۔

[10] حَذَارِ (اسم الفعل ہے) بچ، دور رہ۔ [11] وقت ضائع کرنا۔ [12] نَصَحَ (ف) خیر خواہی کرنا، نصیحت کرنا۔

۱۶. كَلّا (بیشک) اذا دُكَّتِ الارضُ دَكًّا دكًّا وجاء ربُّك والْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا.

۱۷. وما تُقَدِّمُوْا لِاَنْفسكم من خَيرٍ تجدوه عند اللّٰه هو خيرا واَعْظَمَ اجرًا.

۱۸. فلمّا تَوفَّيتَنى كُنتَ انتَ الرقيبَ[۱] عَلَيْهِمْ.

مشق نمبر ۱۴۰

ضع في كلّ مكان خالٍ توكيدا معنويّا مُناسبًا

۱. بِعتُ ثمر البستان ....

۲. أبوه وأخوه .... يعطفان عليه.

۳. احفظ عينيك .... من وَهَجِ[۲] الشمس.

٤. أخوك .... هو الذي نَقَلَ الخَبَرَ.

۵. العقلاء .... يكرهُون الشِقاق.

٦. زارنا المدير ....

ضع في كلّ مكان خالٍ مؤكّدا مُناسبًا

۱. .... أنفسهم لا يُحبّونه.

۲. .... كُلُّها نظيفة.

۳. .... لا أُفْشِيَ[۳] سِرَّ الصَّديق.

٤. .... كِلْتاهُما مُلَوَّثتان بالمداد.

۵. .... الصدقَ يا فتٰى.

٦. أَحْسِن إلٰى .... كِلَيْهِما.

---

[۱] نگہبان۔ [۲] تیز چمک۔ [۳] أفشى (ا) ظاہر کرنا۔

۷. عاوَدَ[1] المریضَ .... عینُه.

۸. نُثْنِي .... أنفسُنا على المجدّ.

كَوِّنْ جُمَلًا تجيء فيها الألفاظ الآتية مؤكّدةً توكيدًا معنويا بِحَيْثُ[2] تقعُ الألفاظ مرّةً مرفوعةً ومرّةً منصُوبةً ومرّة مجرُورة

الحاكم	المسافرون	البُسُطُ[3] الشرقيّة	الفتاة المُهذّبة
الجوَادان	الشجرتان	الرجال الموسرون	القاضي

صُغْ[4] من الجُملة "لا يَنْجحُ الْكَسْلَانُ" أربعةَ أمثلة لتوكيد الاسم والفعل والحرف والجُملةِ توكيدا لفظيّا

مشق نمبر ۱۴۱

أَكِّدْ ما في الجمل الآتية من الضمائِر المتصلة البارزة أو المستترة توكيدا لفظيّا

۱. اكتبوا ....

۲. اِذهبا .... إلى البستان.

۳. من أَنْبأَكم .... بهٰذا؟

٤. سَأُسافر .... إلى لُبْنانَ.

---

[1] عَاوَدَ: بیمار کی خبر لینا۔ [2] بِحَيْثُ: اس طرح کہ۔

[3] بُسُط جمع ہے بِسَاطٌ (=فرش) کی۔

[4] صَاغَ (ن) گھڑنا، بنانا۔ صُغْ یعنی بنالے، گھڑ لے۔

٥. رَتِّبْنَ .... المائدة.

٦. أَتَتْنَا .... الأَخْبارُ.

٧. لَمْ يُسَلِّم عليه .... أحدٌ.

٨. دَعْ .... المزاحَ.

مشق نمبر ۱۴۲

أَكِّدْ ضمائرَ الرفعِ المتصلةَ البارزة والمستَتِرَةَ توكيدًا معنويًّا بالنفس والعين[1]

١. اِجْلِسْ .... حيثُ أَجْلِسُ.

٢. عُودُوا[2] .... المريضَ.

٣. تعوّدي .... الحِلْمَ.

٤. اُدْرُسْنَ .... التدبيرَ المنزليَّ.

٥. اشتريت .... أثاث المنزل.

٦. اسرجا .... الخيل.

٧. خرج محمد وعاد .... بعد ساعة.

٨. هل سمعتم .... هٰذه القصّة.

مشق نمبر ۱۴۳

١. كَوِّنْ ثلاث جمل يجيء فيها المثنّى مؤكّدًا بِـ "كِلا أو كِلْتا" بحيث

[1] ذیل کے جملوں میں جو ضمائر متصلہ بارزہ یا ضمائر مستترہ ہیں ان کو تاکید لفظی سے مؤکد کردو۔

[2] عَادَ يَعُوْدُ: عیادت کرنا، لوٹنا۔

يكون في الأولٰى مرفوعًا وفي الثانية منصوبًا وفي الثالثة مجرورًا.

٢. كَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ تَشْتَمِلُ كُلٌّ منها علٰى توكيدٍ بالنفس أو العين، ويكون المؤكّدُ في الأُولٰى جمعَ مذكرٍ سالما، وفي الثانيةِ جمعَ مؤنثٍ سالمًا، وفي الثالثة جمعَ تكسيرٍ.

٣. كَوِّنْ ثلاث جمل تشتمل كلّ منها علٰى توكيدٍ بـ "كُلٍّ أو جميع" ويكون المؤكَّدُ في الأولٰى مفردًا وفي الثانية الجَمعَ المُذكّر السّالم، وفي الثالثةِ الجمعَ المؤنثَ السّالَم.

٤. كوِّنْ أَرْبَعَ جمل تشتمل كلّ منها علٰى ضمير رفع مُؤكَّدٍ بـ "النّفس أو العين" ويَكون الضمير في الأُولَيَيْنِ متصلا، وفي الأَخِيرتَيْن مُسْتَتِرًا.

مشق نمبر ۱۴۴

أَعْرِبِ[1] الجُمَل الاٰتية

١. نَظُفَتْ يداه كِلْتَاهُما.

(نَظُفَتْ) "نَظُفَ" فعلٌ ماضٍ، مَبْنِيٌّ على الفتح، و"التاء" علامة التأنيث.

(يَدَاهُ) "يَدَا" فاعلٌ مرفوعٌ بِالْأَلِف؛ لأنَّه مثنًّى وهو مضاف، والضمير مضاف إليه، مَبْنِيٌّ على الضّم، في محلّ جرّ.

(كِلْتَاهُما) "كِلْتَا" توكيدٌ للمثنّى قبلَه، مرفوعٌ بالألف وهو مضافٌ، والضمير بعدَه مضاف إليه، مبنيّ على الألف، في محلّ جرّ.

تنبیہ۳: عربی میں زیادہ تر اسی طریق سے جملوں کی تحلیل کیا کرتے ہیں۔

---

[1] أَعْرِبْ: اعراب بیان کرنا یعنی تحلیل کرنا۔

۲. هل زاركَ أنتَ أحدٌ اليومَ؟

(هَلْ) حرفُ استفهامٍ، مبنيٌّ على السكون.

(زَارَ) فعلٌ ماضٍ، مبنِيٌّ على الفتح.

(ك) ضميرٌ منصوبٌ متصلٌ، مبنيٌّ على الفتح منصوب محلّا؛ لأنّهٗ مفعولٌ بهٖ.

(أَنْتَ) ضميرٌ مرفوعٌ منفصلٌ، مبني على الفتح منصوب محلّا؛ لأنّه توكيدٌ تابعٌ للضمير المنصوب.

(أَحَدٌ) فاعلُ "زَارَ" مرفوع.

(اليوم) ظرفُ زمانٍ منصوبٌ؛ لأنّه مفعولٌ فيه لِفِعل "زَارَ".

الدَّرسُ السَّبعُوْنَ

٣ . البَدَلُ

ا۔ بدل ایک تابع ہے، جملہ میں درحقیقت وہی مقصود بالذات ہوتا ہے اس کا متبوع (مبدل منہ) تو صرف تمہید کے طور پر بولا جاتا ہے۔اس کی چار قسمیں ہیں:

ا۔ بدل الکل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط

ذیل میں ہر ایک کی مثالیں پڑھو اور غور کرو:

بَدَلُ الكُلِّ	بَدَلُ البَعْض
١ . قال الإمام عَلِيٌّ.	١ . قُطِعَتِ الشجرَةُ فروعُها.
٢ . عاملتُ التاجر خليلا.	٢ . قَضَيْتُ الدَّيْنَ[1] ثُلُثَهُ.
٣ . هٰذا كتاب أخيك حُسَينٍ.	٣ . نظرتُ إلى السفينة شِرَاعِها.[2]
بَدَلُ الاشْتِمالِ	**بَدَلُ الْغَلَط**
١ . تَضَوَّعَ[3] البستانُ أَرِيْجَهُ.[4]	١ . قدم الأميرُ الوزيرُ.
٢ . سمعت الشاعِرَ إِنْشادَهُ.[5]	٢ . أَعْطِ السائلَ رغيفا دِرْهَمًا.
٣ . عجبت من خالدٍ سجاعتِهِ.	٣ . اشتريت الكتاب بأربعة قروشٍ ريالاتٍ.[6]

۲۔ مذکورہ تمام مثالوں میں تم یہ ایک بات مشترک پاؤ گے کہ ہر جملے میں پہلا اسم مقصود

[1] دَیْن قرض۔ [2] بادبان۔ [3] مہک گیا۔ [4] خوش بو۔ [5] شعر سنانا۔

[6] ترکی کا چاندی کا بڑا سکہ ہے جو تقریباً ڈھائی روپے کے برابر ہوتا تھا۔

بالذات نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھو سب سے پہلے مثال میں اگر صرف قال الإمام کہا جائے تو متکلّم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئے گا۔ البتہ اگر قال عليٌّ کہا جائے تو اصل مقصد سمجھ میں آسکتا ہے۔ الإمام کہنے سے فائدہ یہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اس کے سمجھنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔

بقیہ تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات تمہاری سمجھ میں آسکتی ہے۔ البتہ بدل الغلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً نہیں کہا جاتا ہے بلکہ غلطی سے وہ زبان پر آجاتا ہے۔ تصحیح کے لیے اس کا بدل بولا جاتا ہے جیسا کہ ابھی سمجھو گے۔

۳۔ اچھا اب چاروں قسم کی مثالوں کے فرق کو جانچو پہلے بدل الکل کی مثالوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ ان میں تابع عینِ متبوع ہے۔ یعنی علي اُسی کو کہا گیا ہے جسے الإمام کہا گیا ہے۔ اسی طرح خليل كليةً وہی ہے جسے التاجر کہا گیا ہے۔ أخيك وہی ہے جسے حُسَين کہا گیا ہے پس یہ کل کا بدل کل سے ہے اس لیے اسے بدل الکل[1] کہتے ہیں۔

بدل البعض کی مثالوں میں غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ ان میں بدل اپنے مبدل منہ کا ایک جزو ہے کل نہیں ہے۔ دیکھو پہلی مثال میں "فروع" شجرَة کا ایک جزو ہے، لہٰذا ایسے بدل کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

بدل الاشتمال کی مثالیں دیکھو۔ معلوم ہوگا کہ بدل اپنے مبدل منہ کا نہ کل ہے نہ جزو، بلکہ اس سے تعلّق رکھنے والی ایک چیز ہے۔ دیکھو تَضَوَّعَ البستانُ أَريجُه (باغ مہک اُٹھا یعنی اس کی خوش بو) اصل مقصد تو یہ ہے کہ باغ کے پھولوں کی خوش بو مہک اُٹھی، جو

[1] اس کو بدل مطابق بھی کہتے ہیں۔

باغ کا کل ہے نہ جزو بلکہ ایک تعلّق اور شمولیت رکھنے والی چیز ہے۔ باغ کی زمین تو کوئی مہکنے والی چیز نہیں ہے، بطور تمہید کے باغ کا نام لے لیا۔ پس ایسے بدل کو بدل الاشتمال کہنا چاہیے۔

بدل الغلط کی مثالیں پڑھ کر سمجھ سکتے ہو کہ پہلا اسم (مبدل منہ) غلطی سے منہ سے نکل گیا ہے، بدل سے وہ غلطی دور کردی جاتی ہے: **قدم الأميرُ الوزيرُ** میں **الأمير** غلطی سے نکل گیا ہے، مقصد تو **قدم الوزير** کہنا تھا، اس لیے ایسے بدل کو بدل الغلط کہا جاتا ہے۔

۴۔ بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہیے جو متبوع کی طرف عائد ہو جیسا کہ گذشتہ مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو۔

۵۔ بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے اور مبدل منہ معرفہ، اسی طرح اس کے برعکس بھی۔

۶۔ مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی کوئی صفت بھی ہونی چاہیے: ﴿لَنَسْفَعًا (= لَنَسْفَعَنْ دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۲) بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ﴾[1] اس مثال میں پہلا **النَّاصِيَةِ** مبدل منہ ہے اور دوسرا بدل جو نکرہ موصوفہ ہے۔

مشق نمبر ۱۴۵

مَيِّزِ البدلَ والمبدلَ منه وعَيِّن نوعَ البدل في كُلِّ جُملة آتيةٍ.

۱. كانت أُمُّ المؤمنين عائشة رضي الله عنها حُجّةً في رواية الحَديث.

۲. كان أبو حامدٍ الغزَاليُّ من أكبر رجال الدّين في القرن الخامسِ من الهجرة.

---

[1] ہم ضرور (اس کو) پیشانی کے بل کھینچیں گے وہ پیشانی جو جھوٹی گناہ گار ہے۔ (علق: ۱۵، ۱۶)

٣. تهَدَّم البِيُعَةُ مَنارتُه.

٤. ذهب السيّاحُ[1] أكثرُهم لزيارة وادي الملوك مقابِرِه.

٥. أعجبتنا المدينةُ أَبْنِيتُها وسَرّتْنا الشوارعُ نظافتُها.

٦. تَمَزَّقَ الكتابُ غِلافُه.

٧. قَطّعنا الكَرْمَ[2] عِنَبَه وأغلقنا البستانَ بابَهُ.

من القراٰن

١. اِهدنا الصّراط المُستقيمَ صراط الذين انعمت عليهم.

٢. اِنّ المتّقين فى مقامٍ امينٍ فى جنّاتٍ وعيونٍ.

٣. واقيمُوا الصلٰوة ولا تكونوا من المشركين من الّذين فرّقوا دينَهم وكانوا شِيَعًا.[3]

٤. اِلّا مَنْ تاب واٰمَنَ وعمل صالحًا فاولٰئك يَدْخلُون الجنّةَ ولا يُظلمون شيئًا جنّاتِ عدنٍ[4] الّتي وَعَد الرحمٰنُ عباده بالغيب.

٥. جزاءً من ربّك عطاءً حسابًا ربِّ السّمٰوات والارض وما بَيْنهُمَا الرّحمٰنِ.

مشق نمبر ۱۴۶

ضع بدلا مناسبا في الأماكن الخالية من الجُمَل الاٰتية

١. بِعْتُ الشجرةَ ....

٢. أَنْعشتنا[5] القريةُ ....

---

[1] جمع ہے سَائِحٌ کی۔ [2] کَرْمٌ: انگور کا درخت۔ [3] شِيَعٌ جمع ہے شِيْعَةٌ کی یعنی فرقہ فرقہ۔ [4] ہیشگی کے باغات۔ [5] أَنْعَشَ (ا) تازگی پہنچانا۔

۳. شَجانَا[1] البُلْبُلُ ....[2]

٤. أَعْجَبَنا البحرُ ....

٥. نَفَعَنا الْواعظ ....

٦. تَمَتَّعْتُ بالبستان ....

٧. تَلأْلَأَتِ[3] السماء ....

٨. لَقِيتُ الشَّيْخَ ....

مشق نمبر ۱۴۷

ضع مُبْدلًا منه مُلائمًا[4] في الأماكن الخالية من الجمل الآتية

١. جَفَّ[5] .... مداده.

٢. جفّت .... مدادها.

٣. خرج .... أكثرهم.

٤. قطعتُ .... فُروعَها.

٥. نَفَعني .... نُصْحُه.

٦. أَعْجَبَنِي .... فَيْضَانُه[6].

٧. اِتَّسَعَتْ .... شوارعها.

٨. سرّتْني .... صفاؤُها.

٩. ضَعُفَ .... نورُهُ.

١٠. مشيتُ .... نصفَه.

---

[1] شَجَایَشْجُوْ: خوش کرنا، غمگین کرنا۔ [2] تغرید: بلبل کا گانا۔ [3] چمکنا۔

[4] مناسب۔ [5] خشک ہوجانا۔ [6] فَیْضَانٌ مصدر ہے فَاضَ کا یعنی بھر کر بہنے لگنا۔

مشق نمبر ۱۴۸

كَوِّن جُملا تشتمل كلٌّ واحدٍ منها علٰى بدلٍ ومُبدلٍ منه يُختارانِ من الكلماتِ الاٰتية مع مُراعات المناسَبَة في الاختيار

الشُبّاكُ	النّخلة	الخادمُ	الصِّدّيق	أَمانَته	بَلُحُها[1]
رِيْشُهٗ	النَّمِرُ[2]	الثَّعْلَبُ	الإِمام	جَراءَتُهٗ	أبُو حنيفةَ
	جِلْدهٗ	الطائر	أبُو بَكرٍ	زُجَاجُهٗ	

مشق نمبر ۱۴۹

۱. اِيتِ[3] بثلاثة أمثلَة لِبَدَل الكلّ بحيث يكون مرّة مرفوعا و مرّة منصوبًا ومرّة مجرورًا، وهٰكذا بدل البعض والاشتمال.

۲. أَعْرِب الجُملة التّالية.[4]

سَطَعَ الْقَمَرُ نُوْرُهٗ.

(سَطَعَ) فعلٌ ماضٍ، مبنيٌّ على الفتح.

(القمر) فاعلٌ مرفوعٌ بالضّمّة الظاهرة.

(نوره) "نور" بَدَلُ اِشتمالٍ من "القمر"، مَرفوع بالضّمّة الظاهرَة؛ لكونِ المبدل منه مرفوعًا وهو مضاف، و"الهاء" ضمير مضاف إليه، مبنيٌّ على الضّم، في محلّ جرٍّ.

---

[1] بَلُحٌ: نیم پختہ کھجور۔ [2] نَمِرٌ (جـ أَنْمَارٌ) چیتا۔

[3] أَتٰی (يَأْتِي) آنا۔ أَتٰی بِهٖ: لانا۔ اِیْتِ امر ہے، اِیْتِ بِهٖ: لاؤ۔ [4] التّالِيْ: نیچے آنے والا۔

الدَّرْسُ الحَادِيْ وَالسَّبْعُوْنَ

٤. المعطوف

۱۔ چوتھا تابع معطوف ہے، جس کے ماقبل حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف لایا گیا ہو۔ اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ا: حروف عاطفہ اور اُن کے معانی کا بیان مفصّل طور پر سبق (۵۰-۱) میں لکھا جا چکا ہے اسے دوبارہ ضرور دیکھ لو۔

۲۔ دیگر توابع کی مانند معطوف بھی اعراب میں اپنے متبوع کا تابع رہتا ہے۔

۳۔ عطف اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر ہوسکتا ہے۔

١. نَضِجَ[1] الخوخُ[2] العِنبُ.

٢. أكلت الخَوخَ والعنبَ.

٣. هٰذِهٖ أشجارُ الخَوخِ والعِنَبِ.

٤. تُرْعِدُ[3] السماءُ وتُبرِقُ.[4]

٥. يخافُ الأطفالُ مِنْ أَنْ تُرعِدَ السّماءُ وتُبرقَ.

٦. إِنْ تُرْعِدِ السماءُ وتُبرِقْ فَلَنْ تَخرُجَ.

دیکھو پہلی تین مثالوں میں اسم کا عطف اسم پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں بتلایا گیا ہے۔ دوسری تین مثالوں میں فعل کا عطف فعل پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف جملہ پر انہی تینوں مثالوں میں بتلایا گیا ہے کیوں کہ فعل

[1] نَضِجَ (س) پھل پک جانا۔ [2] خَوخ: آڑو۔ [3] أَرْعَدَ: گرجنا۔ [4] أَبْرَقَ: بجلی کا چمکنا۔

اپنے فاعل سے مل کر جملہ بن جاتا ہے۔

۴۔ ضمیر مرفوع متّصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید کر لینی چاہیے: نَجَوْتُمْ أنتم ومَنْ مَعَكُم. ﴿يا ادمُ اسْكُنْ انتَ وزوجُكَ الجَنَّةَ﴾[۱] دوسری مثال میں معطوف علیہ ضمیر مرفوع متّصل اُسْكُنْ کے اندر مستتر ہے۔

تنبیہ ۲: ایسی ترکیبوں میں اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے تو وہاں واوِ عطف نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اسے واوِ معیّت سمجھا جائے گا اور اس کے بعد اسم کو نصب پڑھا جائے گا: اُسْكُنْ وزوجَكَ الجنّةَ (تو اپنی بیوی سمیت جنّت میں سکونت اختیار کر لے)۔

۵۔ ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر اسی حرف جر کا اعادہ عموماً ضروری سمجھا جاتا ہے: صَلُّوا عليه وعلى اٰلہٖ کہا جاتا ہے صلّوا عليه واٰلہٖ نہیں کہتے۔ البتہ اشعار میں کبھی حرف جر کے اعادہ سے درگذر ہوسکتا ہے۔ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی یہ رباعی مشہور ہے:

بَلَغَ الْعُلٰى[۲] بِكَمَالِهٖ ۔۔۔ كَشَفَ الدُّجٰى[۳] بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهٖ ۔۔۔ صَلُّوْا عليه واٰلِهٖ

تنبیہ ۳: ایک بار حرف جر دہرانے کے بعد پھر اور عطف ہو تو اس کو ہر بار دہرانے کی ضرورت نہیں: صَلُّو علَيه وعلى اٰلہٖ وأصحابہٖ وأتباعہٖ وغیرہ۔

تنبیہ ۴: اسم ظاہر پر عطف ہو تو حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں: صلّوا على محمّد واٰلہٖ وأصحابه.

---

[۱] اے آدم تو اور تیری بیوی باغ (جنّت) میں رہا کرو۔ (بقرہ: ۳۵) [۲] بلند۔

[۳] دُجٰی جمع ہے دُجْيَة کی = اندھیرا۔

۶۔ اکثر نحویوں نے ایک پانچواں تابع ''عطف البیان'' کو قرار دیا ہے اس میں دوسرا لفظ پہلے کی ذرا تشریح کر دیتا ہے۔ اس میں حروف عاطفہ کا استعمال نہیں ہوتا: عَلِيٌّ زينُ العابدين[1] (علی جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہے) الكليم مُوسٰى[2] أبو حَفْصٍ[3] عُمَرُ. ایسی مثالوں میں دوسرے لفظ کو عطف البیان کہتے ہیں، لیکن بعض علمائے نحو کے نزدیک ایسی مثالیں بدل الکل میں شامل ہو سکتی ہیں۔

مشق نمبر ۱۵۰

بَيِّنِ المَعَانِي المُخْتلِفةَ المُسْتَفَادَةَ[4] مِن اختلاف حروف العطف في الجُمَل الآتِيَةِ[5]

۱. باع الفلّاحُ الشّعيرَ والقَمْحَ.

۲. باع الفلّاحُ الشّعيرَ فالقَمْحَ.

۳. باع الفلّاحُ الشّعيرَ ثُمَّ القمْحَ.

٤. باع الفلّاحُ الشّعيرَ أو القمْحَ.

۵. أشعيرًا باع الفلّاحُ أَمْ قَمْحًا؟

٦. باع الفلّاحُ الشّعيرَ لَا القمحَ.

۷. باع الفلّاحُ الشّعيرَ بل القمحَ.

۸. ما باع الفلّاحُ الشّعيرَ لٰكِنِ القمحَ.

---

[1] زین العابدین لقب ہے علی بن حسین رضی اللہ عنہما کا۔　[2] کلیم لقب ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا۔

[3] ابو حفص کنیت ہے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔　[4] اِسْتَفَادَ (۱۰-ی) سمجھ لینا، فائدہ لینا۔

[5] وہ مختلف معانی بیان کرو جو آنے والے جملوں میں حروفِ عطف کے ہیر پھیر سے سمجھے جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۵۱

ضَعْ حَرْفَ عَطْفٍ ملائِمًا بَيْنَ كلّ معطوف و معطوف عليه في الجُمَل الأتية

١. أَتُفّاحًا أكلتَ .... عِنبًا؟

٢. هزَزنا الشّجرة .... سقط ثمرها.

٣. قرأت الكتاب .... فهمتهُ.

٤. كُلِ الفاكهةَ الناضِجةَ .... الفِجّةَ[1].

٥. باع عَقارَهُ[2] .... مَنْزِلَهُ.

٦. ما قابلتُهُ .... قابلتُ وكيلَه.

٧. قدم الجنودُ .... قائدهم.

٨. ما قرأ الكتابَ كُلَّه .... بعضه.

٩. أ أنت فعلت هذا .... خادمك؟

١٠. قدّمتُ إليه الطعام .... ما أكله.

مشق نمبر ۱۵۲

ضَعْ معطوفا ملائمًا[3] بعد كل حرف من حروف العاطفة في الجُمَل الأتية

١. بَنَى الأميرُ قَصْرًا و ....

٢. اشتريتُ حِصانا ثم ....

٣. أَخاتَما اشتريتَ أم .... ؟

---

[1] فِجٌّ: کچا پھل۔ [2] عَقَارٌ (جـ عقارات) زمین جائیداد، مال ومتاع۔ [3] مناسب۔

٤. ما غرسْتُ[1] نخلًا لٰكن ....

٥. سَأَلَنِي سُؤَالًا بل ....

٦. خرج مَنْ في الدّار حتّى ....

٧. دخل الأمراء فـ......... .

٨. طَلَّيْنا[2] أبوابَ المنزل لا ....

مشق نمبر ۱۵۳

ضَعْ معطوفا عليه في الأماكن الخاليَة من الجُمَل الآتية

١. .... القصيدةَ وأَنْشَدها.

٢. اِسْتَقْبَلَ المَلِكَ .... فالعلماءُ.

٣. ما مشيتُ .... بل مِيْلَيْنِ.

٤. أَ .... تسافرأَمْ بعدَ غدٍ؟

٥. أَرسلتُ إليه .... ثُمّ رسُولًا.

٦. لَبِثْنَا .... أو بعضَ يوم.

مشق نمبر ۱۵۴

وَسِّطْ[3] حروفَ العطف بالتعاقُبِ[4] بين لَفْظَي "الأبواب" و "الشبابيك" وَانْطِقْ بهما مرفوعَين، ثم منصوبَينَ ثم مجرورين في جُمَل مفيدة

[1] غَرَسَ (ض) درخت لگانا۔ [2] طَلّٰی (۲) لیپنا، روغن لگانا۔

[3] وَسَّطَ: کسی چیز کو دو چیزوں کے درمیان داخل کرنا۔

[4] تَعَاقُبٌ (۵-مصدر ہے) ایک کے بعد ایک کا آنا، پیچھا کرنا۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْمَصْدَرُ وَأَوْزَانُهُ وَعَمَلُهُ

تنبیہ ا: پچھلے اسباق میں صرف اور نحو کے اکثر ابتدائی مسائل لکھے جا چکے ہیں۔ اب آئندہ اسباق میں علم صرف کے بعض باقی ماندہ ضروری مسائل اور کچھ متفرق مسائل لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اصطلاح نحو میں کسی اسم یا فعل کی اعرابی حالت پر اثر ڈالنے کو عمل کہا جاتا ہے۔ اثر ڈالنے والے الفاظ یا معنی کو عامل اور جس پر اثر پڑے اُسے معمول کہتے ہیں۔ عامل زیادہ تر حرف اور فعل ہوتا ہے اسموں میں اسمائے مشتق اور مصدر کبھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے دیتے ہیں۔

ا۔ ثلاثی مجرد (دیکھو درس ۸-۲) کے مصادر کے اوزان قیاسی نہیں ہیں۔ یعنی ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے، بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔ تاہم استقرا[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ معانی کے لحاظ سے مصدر کے اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے۔ دیکھو اکثر یہ ہوتا ہے کہ:

ا۔ فِعَالَةٌ کے وزن پر اُن افعال کا مصدر آتا ہے جو صنعت وحرفت کے پیشے پر دلالت کریں: حِيَاكَةٌ[2]، خِيَاطَةٌ[3] (ض)، زِرَاعَةٌ[4] (ف)، طِبَابَةٌ[5] وغیرہ، یا منصب پر دلالت کریں: خِلَافَةٌ[6]، إِمَامَةٌ[7]، نِيَابَةٌ[8]، خِطَابَةٌ[9] وغیرہ۔

---

[1] افراد وجزئیات میں غور وتلاش کرنا۔ [2] حَاكَ يَحُوْكُ: بننا۔ [3] خَاطَ يَخِيْطُ: سینا۔
[4] زَرَعَ يَزْرَعُ: بونا، کھیتی کرنا۔ [5] طَبَّ يَطِبُّ: طبابت کرنا۔ [6] کسی کا جانشین ہونا۔
[7] پیشوا ہونا۔ [8] نَابَ يَنُوْبُ: نائب ہونا۔ [9] خَطَبَ يَخْطُبُ: خطبہ دینا۔

۲۔ فَعَلَانٌ اُن افعال کے لیے آتا ہے جو اضطراب وحرکت پر دلالت کریں:
غَلَيَانٌ[1] (ض)، جَرَيَانٌ[2] (ض)، جَوَلَانٌ[3] (ن)، خَفَقَانٌ[4] (ض)۔

۳۔ فُعْلَةٌ اُن افعال کے لیے آتا ہے جو رنگ پر دلالت کریں: حُمْرَةٌ (سرخ ہونا، سرخی) زُرْقَةٌ (نیلا ہونا) خُضْرَةٌ (سبز ہونا، سبزی)۔

تنبیہ ۳: لیکن ان مصادر کے افعال ابواب ثلاثی مجرد سے مستعمل نہیں ہیں بلکہ ثلاثی مزید باب اِفْعَلَّ سے آتے ہیں: اِحْمَرَّ، اِخْضَرَّ.

۴۔ فُعَالٌ بیماری کے لیے آتا ہے: صُدَاعٌ،[5] زُكَامٌ،[6] دُوَارٌ.[7]

تنبیہ ۴: مذکورہ تینوں مصادر فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں انکا ماضی صُدِعَ، زُكِمَ، دِيْرَ آتا ہے۔ صاحب صداع کو مَصْدُوْعٌ اور صاحب زکام کو مَزْكُوْمٌ اور صاحب دوار کو مَدُوْرٌ کہتے ہیں۔

۵۔ فِعْلِيْلٰى اور تَفْعَالٌ مبالغہ کے لیے آتے ہیں: دِلِّيْلٰى[8] از دَلَّ يَدُلُّ، تَجْوَالٌ[9] از جَالَ يَجُوْلُ، تَذْكَارٌ[10] از ذَكَرَ يَذْكُرُ (پہلا وزن بہت کم مستعمل ہے)۔

اگر فعل مذکورہ معانی میں سے کسی پر دلالت نہ کرے تو اکثر یہ ہوتا ہے:

۶۔ فُعُوْلَةٌ یا فَعَالَةٌ اُن افعال کے لیے آتا ہے جن کا ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہو: سُهُوْلَةٌ[11] (از سَهُلَ يَسْهُلُ) نَبَاهَةٌ[12] (از نَبُهَ يَنْبُهُ)۔

۷۔ فَعَلٌ اُن لازم افعال کے لیے جن کا ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو: فَرَحٌ[13] (از

---

[1] غَلٰى يَغْلِيْ: جوش مارنا، ابلنا۔ [2] جَرٰى يَجْرِيْ: بہنا، دوڑنا۔ [3] جَالَ يَجُوْلُ: گاؤں گاؤں پھرنا۔ [4] دھڑکنا۔ [5] دردِ سر ہونا۔ [6] زکام ہوجانا۔ [7] چکر آنا۔ [8] اچھی طرح بتلانا۔ [9] خوب دوڑ دھوپ کرنا۔ [10] بہت ذکر کرنا، بڑی یادگار۔ [11] نرم ہونا، آسان ہونا۔ [12] ہوشیار ہونا۔ [13] خوش ہونا۔

فَرِحَ يَفْرَحُ) عَطَشٌ[1] (از عَطِشَ يَعْطَشُ) وغیرہ۔

۸۔ فُعُوْلٌ اُن لازم افعال کے لیے جن کا ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو: قُعُوْدٌ، نُهُوْضٌ[2] (از نَهَضَ يَنْهَضُ) خُرُوْجٌ وغیرہ۔

۹۔ فَعْلٌ اُن متعدی افعال کے لیے جو فَعَلَ یا فَعِلَ کے وزن پر ہوں: غَسْلٌ (ض-دھونا)، أَكْلٌ (ن)، أَمْرٌ (ن)، قَوْلٌ (ن)، فَهْمٌ (س)، سَمْعٌ (س) وغیرہ۔

۱۰۔ فَعُوْلٌ کے وزن پر صرف تین مصادر پائے جاتے ہیں: طَهُوْرٌ (ن-پاک ہونا) قَبُوْلٌ (س-قبول کرنا) وَلُوْعٌ (س- وَلِعَ[3] يَوْلَعُ)۔

تنبیہ۵: ثلاثی مجرد کے مصادر کے کل اوزان بتیس تک پہنچتے ہیں جن میں فَعْلٌ، فُعْلٌ، فُعُوْلٌ اور فَعَالَةٌ بہت عام ہیں۔

اَلْمَصْدَرُ الْمِيْمِيُّ

۲۔ ہر ایک ثلاثی مجرد سے مصدر میمی عموما مَفْعَلٌ کے وزن پر بنالیا جاتا ہے: مَخْرَجٌ بمعنی خُرُوْجٌ، مَدْخَلٌ بمعنی دُخُوْلٌ، مَقَالٌ بمعنی قَوْلٌ. صرف سات مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے ہیں: اَلْمَرْجِعُ[4] (ض)، اَلْمَرْفِقُ[5] (ن)، اَلْمَجِيْءُ،[6] اَلْمَقِيْلُ[7] (قَالَ يَقِيْلُ)، اَلْمَشِيْبُ،[8] اَلْمَسِيْرُ،[9] اَلْمَصِيْرُ.[10]

مُعْتَلّ الفاء (دیکھو درس ۲۶-۳) سے ہمیشہ مَفْعِلٌ ہی آئے گا: مَوْعِدٌ (وَعَدَ يَعِدُ: وعدہ کرنا) مَوْجِلٌ (وَجِلَ يَوْجَلُ: ڈرنا)۔

---

[1] پیاسا ہونا۔ [2] کھڑا ہوجانا، بیدار ہونا۔ [3] حریص اور شائق ہونا۔ [4] لوٹنا۔ [5] نرمی کرنا۔ [6] آنا۔ [7] قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کے وقت کچھ لیٹ جانا۔ [8] شَابَ يَشِيْبُ: بوڑھا ہونا۔ [9] سیر کرنا۔ [10] لوٹ کر آجانا۔

کبھی مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے آخر میں (ۃ) بڑھا دیتے ہیں: مَرْحَمَةٌ[۱] (س)، مَسْأَلَةٌ[۲] (ف)، مَقْرَبَةٌ[۳] (ک)، مَوْعِدَةٌ (ض)، مَوْعِظَةٌ (وَعَظَ يَعِظُ: نصیحت کرنا)۔

تنبیہ ۶: تمہیں یاد ہوگا کہ مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعَلَةٌ دراصل اسم ظرف کے اوزان ہیں۔ (دیکھو درس ۲۲-۴)

غیر ثلاثی مجرد میں اسم مفعول ہی سے مصدر میمی کا کام لیا جاتا ہے: مُخْرَجٌ بمعنی إِخْرَاجٌ، مُدْخَلٌ بمعنی إِدْخَالٌ، اَلْمُنْتَهٰى بمعنی اِنْتِهَاءٌ.

مصادرُ غيرِ الثلاثيّ المُجرّدِ

۳۔ ثلاثی مزید و رباعی مجرد و مزید میں مصادر کے اوزان قیاسی ہیں (دیکھو درس ۲۵، الف کی گردانیں) البتہ ان کے متعلق اتنا ضرور یاد رکھو کہ

باب (۲) فَعَّلَ کا مصدر اگرچہ عموماً تفعیل کے وزن پر آتا ہے، لیکن کبھی تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے: بَصَّرَ (بتلانا) سے تَبْصِرَةٌ، ذَكَّرَ (یاد دلانا) سے تَذْكِرَةٌ خصوصاً مہموز اللام سے اکثر اور معتل اللام سے ہمیشہ اسی وزن پر مصدر آیا کرتا ہے: هَنَّأَ سے تَهْنِئَةٌ، وَصّٰى سے تَوْصِيَةٌ. (دیکھو درس ۳۳ تنبیہ ۶)

اجوف (دیکھو درس ۲۶-۳) سے کبھی تَفْعِلَةٌ نہیں آتا بلکہ تفعیل ہی آئے گا: تَقْوِيْمٌ (ٹھیک کرنا) تَغْيِيْرٌ (بدل دینا)۔

باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اجوف سے بجائے إِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ کے إِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۳۱ تنبیہ ۵)۔

۱۔ رحم کرنا۔　۲۔ سوال کرنا۔　۳۔ قریبی ہونا۔

المصدر المعروف والمجهول

۴۔مصدر لازم تو ہمیشہ معروف ہی رہے گا، مصدر متعدی سے بغیر صیغہ بدلنے کے حسب موقع معروف کے معنی بھی لیے جاسکتے ہیں اور مجہول کے بھی: قَتْلُ زَيْدٍ سے زید کا قتل کرنا یعنی قاتل ہونا اور زید کا قتل کیا جانا یعنی مقتول ہونا دونوں معنی لیے جاسکتے ہیں، قرینہ دیکھ کر معنی کی تعیین کرلی جاتی ہے، مگر زیادہ تر معروف ہی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

تنبیہ۷: معروف کو مَبْنِي لِلْفَاعِل (فاعل کے لیے بنایا ہوا) اور مجہول کو مَبْنِي للمفعول (مفعول کے لیے بنایا ہوا) بھی کہا جاتا ہے۔

عَمَلُ الْمَصْدَرِ

۵۔مصدر اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے، لیکن اکثر وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوکر مستعمل ہوتا ہے: سَرَّنِيْ قراءةُ رَشِيْدٍ الْقُرْاٰنَ، کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے اس وقت وہ مبني للمفعول ہوگا: سَرَّنِيْ قراءةُ الْقُرْاٰنِ (مجھے قرآن کا پڑھا جانا اچھا معلوم ہوا)۔ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جن میں مصدر نے فاعل کو رفع دیا ہو: رَأيت ضربَ اليومِ زيْدٌ عَمْرًا (میں نے آج کا زید کا عمرو کو مارنا دیکھا)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۹

تنبیہ۸: ذیل کے الفاظ میں افعال کی مانند مصادر کے سامنے بھی باب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے حروف یا ہندسہ لکھ دیے ہیں۔

إِرْشَادٌ (ا-مصدر) راہ بتانا	أَنْتَجَ (ا) نتیجہ دینا
أَصَمَّ (ا) بہرا کردینا	إِمَاطَةٌ (ا-مصدر) ہٹادینا

أَعْمٰی (ا- يُعْمِيْ) اندھا کر دینا	تَذْكَارٌ (مصدر ہے ذَكَرَ يَذْكُرُ کا) ذکر کرنا، یادداشت
تَصْدِيَةٌ (۲- صَدّٰی کا مصدر ہے) تالی بجانا	مُكَاءٌ (ن- مَكَا يَمْكُوْ) منہ سے سیٹی بجانا
تَقْدِيْرٌ (۲) اندازہ مقرر کرنا	أُنْشُوْدَةٌ (جـ أَنَاشِيْدُ) گیت، گانا
تَمَكَّنَ (منه) قبضہ کر لینا، قادر ہو جانا	خَطَرٌ (جـ أَخْطَارٌ) خطرہ
تَمْكِيْنٌ (۲- مِنْ کے ساتھ) قادر بنا دینا	رَقَبَةٌ (جـ رِقَابٌ) گردن
سِقَايَةٌ (ض سَقٰی يَسْقِيْ) پانی پلانا	شَوْكٌ (جـ أَشْوَاكٌ) کانٹا
عِمَارَةٌ (ن) تعمیر کرنا	عَظْمٌ (جـ عِظَامٌ) ہڈی
فَكٌّ (ن) کھول دینا	مَدْرَسَةٌ أَهْلِيَّةٌ قومی مدرسہ
كَبُرَ (ك- علٰی کے ساتھ) شاق گذرنا	مُهَيْمِنٌ محافظ
مَسْغَبَةٌ☆ (ن- سَغَبَ يَسْغُبُ) بھوکا ہونا، بھوک	مَيْمَنَةٌ (ك- يَمُنَ يَيْمُنُ) بابرکت ہونا، برکت، لشکر میں دائیں طرف کی فوج
مَتْرَبَةٌ☆ (س) فقیر ہونا، فقر و فاقہ	مَقْرَبَةٌ☆ (ك) قریبی ہونا

مشق نمبر ۱۵۵

تَأَمَّلْ في المصادر وأوزانِها وعَمَلها في الأمثلة الآتية

۱. حُبُّك الشّيءَ يُعْمِي ويُصِمُّ.

۲. مُخَالَطَة الأشرار من أعظم الأخطار.

۳. إِكرام العربِ الضّيفَ معروفٌ في العالم.

☆ یہ تینوں الفاظ مصدر میمی ہیں، ان میں میم زائدہ ہے۔

٤. أحزنني قتلُ حسين بن عليٍّ (رضي الله عنهما) في كربلاءَ مظلوما.

٥. سِرْتُ إلى المدرسة الأهليّة فسرّنِي إلْقاء التّلاميذِ أُنشُودَةً وطنِيّةً بنَغمةٍ لطيفةٍ.

٦. تكريمُ الناسِ العُلَماءَ واتِّباعُهُم إيّاهم في الحسنات مُوجِبٌ لِارْتقاء الأُمَّة وَمُنْتِجٌ سعادة الوطن.

٧. بُنِيَ الإسلام على خمسٍ: شهادةِ[1] أن لا إلٰه إلّا اللّٰه وأنَّ محمّدا عبدُهُ ورسُوله وإقامِ[2] الصّلَاة وإيتاءِ الزكاة والحجّ وصومِ رمضانَ.

٨. قال رسول اللّٰه ﷺ: تَبَسُّمُك في وجه أخيكَ صَدَقَةٌ، وأَمْرُكَ بالمعروف صدقة، ونَهْيُكَ عن المُنْكَرِ صدقةٌ، ونَصْرُكَ الرجلَ الرّديء البصرِ لك صدقة، وإمَاطَتُك الحَجَر والشَّوْكَ والعَظْمَ عن الطريق لك صدقة.

٩. أليس من الجَهْل بَيْعُ المسلمين عَقَارهم بيد اليهود في فَلَسْطِيْنَ؛ فإنّه في الحقيقة تمكين اليهُود من إخراجهم المسلمين من الأرض المقدسة التي فيها تذكار الصّحابة وشهادةٌ على احترام المسلمين الأمكنةَ المقدّسة وحفظِهم إيّاها منذُ ثلاثة عشر قرنا.

١٠. اِصْبِرْ قليلا فَبَعْدَ العُسْر تَيْسِيرٌ وكُلّ أَمْرٍ لهُ وقتٌ وتدبيرٌ
وَلِلْمُهَيْمِنِ في حالاتنا نَظَرٌ وفوقَ تدبيرنا لِلّٰهِ تقديرٌ

---

[1] بدل ہے خَمْسٍ سے اس لیے مجرور ہے۔

[2] إقامَةٌ سے ۃ حذف کردی گئی ہے۔

مشق نمبر ۱۵٦

من القراٰن

١. ولولا دَفْعُ اللّٰهِ الناسَ بعضَهم بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الارضُ.

٢. يا ايّها الناس قد جاءتكم مَوْعِظَةٌ من ربّكم و شِفاءٌ لِمَا فى الصدور وهدًى ورحمةٌ للمُؤْمنين.

٣. يا قومِ اِنْ كان كَبُرَ عليكم مَقَامِى وتذكيرى باٰيات اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰه توكّلتُ.

٤. اَجَعَلْتم سِقَايَةَ الحاجّ وعِمارةَ المسجد الحرام كَمَنْ اٰمَنَ باللّٰه واليوم الأخر وجاهد فى سبيل اللّٰه لا يَسْتَوٗنَ.

٥. ما كان صلٰوتهم عند البيتِ[1] اِلّا مُكَاءً وتَصْدِيَةً.

٦. ما كان استِغْفارُ ابراهيمَ لِاَبِيْهِ اِلّا عن مَوْعِدَةٍ وعدها ايّاه.

٧. فكُّ رقبةٍ او اِطْعَامٌ فى يومٍ ذى مَسْغَبَةٍ يتيما ذا مَقْرَبَةٍ او مسكينًا ذا مَتْرَبَةٍ ثمّ كان من الّذين اٰمنوا وتَوَاصَوْا بالصّبرِ وتواصوا بالْمَرْحَمَةِ اولٰئِكَ اصحاب المَيْمَنَةِ.

٨. غُلِبَتِ الرّومُ فى ادنى الارض وهم من بعد غَلَبِهِم سَيَغْلِبُوْنَ فى بِضْعِ سِنِيْنَ.

---

[1] یہاں بَیْت سے مراد خانۂ کعبہ ہے۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ

أَسْماءُ الصّفة

اور اُن کا عمل

تنبیہ ۱: اگرچہ مطلق اسم صفت کہنے سے صفت مشبہ ہی سمجھا جاتا ہے، لیکن دراصل اس میں اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ بھی شامل ہیں کیوں کہ ان میں صفتی معنی موجود ہیں۔

ثلاثی وغیر ثلاثی سے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور چند اسم صفت کے اوزان سبق (۲۲ تا ۲۵) میں لکھے جا چکے ہیں۔ بقیہ اسم صفت اور اسم مبالغہ کے اوزان اس سبق میں آئیں گے۔

۱۔ اسم فاعل

۱۔ اسم فاعل بھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے بشرطیکہ وہ معرف باللام ہو یا ہمزۂ استفہام یا مائے نافیہ کے بعد واقع ہو یا ترکیب میں خبر یا نعت واقع ہو:

جاء السابق حِمارُهُ فرسًا[1] (= جاء الذي سَبَقَ أو يسبِقُ حِمارُهُ فَرَسًا)

أَشارِبٌ زيدٌ الْقهوةَ؟ مَا شارِبٌ زيدٌ القهوةَ، حامد شارِبٌ أخوه القهوةَ، جاء رجلٌ شارِبةٌ أَخَوَاتُه القهوةَ، المقيمانِ الصّلاةَ والمقيماتُ الصّلاةَ هُمُ المُفلحون، زيدٌ مُعلِّمٌ أخوه حامدًا الخياطةَ.

تنبیہ ۲: تم نے درس (۴۲-۶) اور درس (۵۲-۴) میں پڑھا ہے کہ اسم فاعل اور اسم

[1] وہ آیا جس کا گدھا گھوڑے سے آگے بڑھ گیا یا بڑھنے والا ہے۔

مفعول پر اَلْ عموماً الذي (اسم موصول) کے معنی میں آیا کرتا ہے۔

۲۔ مذکورہ پانچ جملوں میں اسم فاعل کے بعد پہلا اسم اس کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول۔ چھٹی مثال میں تثنیہ وجمع کی ضمیریں جو اسم فاعل میں مفہوم ہوتی ہیں فاعل ہیں اور صلَاۃَ مفعول ہے۔ آخری مثال میں اسم فاعل کے دو مفعول ہیں۔

۳۔ اسم فاعل کا استعمال زیادہ تر اضافت کے ساتھ ہوا کرتا ہے یعنی وہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ اس سے فعل کا وقوع زمانۂ ماضی میں سمجھا جائے: زیدٌ شاربُ القهوةِ (زید قہوے کا پینے والا ہے، یعنی پینے کا عادی ہو چکا ہے) ﴿الحمد للّٰهِ فاطرِ السمٰواتِ والارضِ﴾[1] محمودٌ قاتلُ الأسدِ. ان تینوں مثالوں میں فعل کا ہو چکنا سمجھا جاتا ہے۔

۴۔ تمہیں معلوم ہے کہ تثنیہ وجمع مذکر سالم کا نونِ اعرابی حالت اضافت میں گرا دیا جاتا ہے، مگر اسم فاعل میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بغیر اضافت کے بھی بعض اوقات اس کا نون گرا دیا جاتا ہے:

المقيما الصلَاةِ	المقيما الصّلَاةَ
المقيموا الصلَاةِ	المقيموا الصلَاةَ

دائیں طرف اسم فاعل مضاف ہے اور بائیں طرف مضاف نہیں ہے کیوں کہ اس کا مابعد مفعول ہے اور منصوب ہے۔

۲۔ اسم مفعول

۵۔ ثلاثی مجرد وغیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کے صیغوں کے اوزان تمہیں سبق (۲۲ اور ۲۵) میں بتلا دیے گئے ہیں، وہاں دیکھ لو۔

[1] فاطر: ۱

۶۔ اسم مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور دو نائب فاعل ہوں تو دوسرے کو نصب دیتا ہے: زَیْدٌ مَسْبُوْقٌ فَرَسُهٗ (زید کا گھوڑا پچھڑ گیا ہے) خالدٌ مُعَلَّمٌ أَخَوَاهُ الحِیاکَةَ (زید کے دو بھائی بُننا سکھائے گئے ہیں)۔

۳۔ صفت مشبہ

۷۔ صفت مشبّہ وہ لفظ ہے جو کسی فعل لازم سے اس لیے مشتق ہو کہ کسی ذات کی کسی صفت پر دلالت کرے: حَسَنٌ، جَمِیْلٌ، سَهْلٌ، فَرِحٌ، کَسْلَانٌ.

تنبیہ۳: اسم فاعل اور صفت مشبّہ کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں مصدری معنی کا حدوث اور صدور معلوم ہوتا ہے اور صفت مشبّہ میں مصدری معنی کا ثبوت اور لزوم سمجھا جاتا ہے: ضَارِبٌ سے سمجھا جاتا ہے ضَرْب کسی فاعل سے سرزد ہوئی ہے یا ہونے والی ہے، اس کے ساتھ ہر وقت لازم (لپٹی ہوئی) نہیں ہے، اور حَسَنٌ سے سمجھا جاتا ہے کہ حُسْن کی صفت کسی کے ساتھ لازم اور ثابت ہے، حادث اور صادر نہیں ہوئی ہے۔

۸۔ صفت مشبّہ کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں اور وہ سب سماعی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ جو مادّے رنگ یا عیب یا حلیہ پر دلالت کریں ان سے صفت کا صیغۂ واحد مذکر أَفْعَلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے اور دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ تم نے سبق (۲۳) میں پڑھ لیا ہے: أَحْمَرُ، حَمْرَاء، حُمْرٌ.

تنبیہ۴: أَفْعَلُ کا وزن جب صفت مشبّہ کے لیے آئے تو اسے اَفعلِ صفت کہتے ہیں اور جب تفضیل کے لیے آئے تو اسے اَفعلِ تفضیل کہتے ہیں۔

۲۔ اہل حرفہ (پیشہ وروں) کے لیے زیادہ تر فَعَّالٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے:
خیّاطٌ، نجّارٌ، خبّازٌ، حَجّامٌ[1]، بزّازٌ[2] وغیرہ۔
کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنا لیتے ہیں: بَقْلَةٌ (ساگ) سے بَقَّال، جَمَل سے جَمَّال (شتربان)۔

۹۔ غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ صفت مشبّہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے:
مُطْمَئِنٌّ (باآرام) مُسْتَقِيْمٌ (سیدھا، مضبوط)۔

۱۰۔ صفت مشبّہ کا صیغہ بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اکثر اضافت کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے: حَسَنٌ وَجْهُهٗ (اچھا ہے اس کا چہرہ)۔ اس ترکیب میں وجہ فاعل ہے حَسَن کا اور مرفوع ہے۔ حَسَنُ الوَجْهِ (چہرے کا اچھا، یعنی اچھے چہرے والا) اس میں صفت مشبّہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔

(بہتر ہے کہ حصّہ دوم میں سبق (۲۳) کو دوبارہ دیکھ لو)۔

ان دونوں صورتوں کے علاوہ صفت مشبّہ اور اس کے معمول کے استعمال کی کئی اور صورتیں ہیں جو کم مستعمل ہیں، بڑی کتابوں میں پڑھ لو گے۔

۴۔ صیغۂ مبالغہ

۱۱۔ اسم صفت کے جس صیغہ میں مصدری معنی کی زیادتی سمجھی جائے وہ اسم مبالغہ ہے:
عَلَّامٌ (بہت جاننے والا) جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)۔

تنبیہ ۵: اگرچہ اسم تفضیل میں بھی مصدری معنی کی زیادتی ہوتی ہے لیکن وہ زیادتی کسی کے مقابلے میں ہوتی ہے (دیکھو درس ۲۴) اور مبالغہ میں مقابلہ نہیں ہوتا۔

---

[1] پچھنے لگانے والا۔ عربی محاورے میں حجامہ پچھنے لگانے کو کہتے ہیں۔ [2] پارچہ فروش، کپڑا بیچنے والا۔

۱۲۔ مبالغہ کے تمام اوزان سماعی ہیں، جن میں کثیر الاستعمال یہ ہیں:

فَعَّالٌ، فَعَّالَةٌ، فُعَّالٌ، فِعِّيلٌ : سَفَّاكٌ[۱] عَلَّامَةٌ، كُبَّارٌ[۲] صِدِّيقٌ.[۳]

فَعُّولٌ، فُعُّولٌ، فُعَّلٌ : قَيُّومٌ[۴] قُدُّوسٌ[۵] قُلَّبٌ.[۶]

مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعِيلٌ : مِحْرَبٌ[۷] مِفْضَالٌ[۸] مِنْطِيقٌ.[۹]

فُعَالٌ، فاعُولٌ، فُعَلَةٌ : عُجَابٌ[۱۰] فَارُوقٌ[۱۱] هُمَزَةٌ.[۱۲]

فَعِلٌ، فَعِيلٌ، فَعُولٌ : حَذِرٌ[۱۳] عَلِيمٌ، حَمُولٌ.[۱۴]

۱۳۔ اوزانِ مبالغہ میں مذکر و مؤنث کا امتیاز نہیں ہوتا۔ بعض صیغوں میں جو (ة) لگی ہے وہ تائے تانیث نہیں ہے بلکہ تائے مبالغہ ہے: عَلَّامَةٌ (بڑا جاننے والا یا جاننے والی) البتہ فَعِيلٌ اگر فاعل کے لیے ہو تو مؤنث میں (ة) لگائی جاتی ہے: رَجُلٌ نَصِيرٌ (بڑا مدد کرنے والا مرد) امرأةٌ نَصِيرَةٌ (بڑی مدد کرنے والی ایک عورت)۔

اور اگر فَعِيلٌ کا صیغہ مفعول کے لیے ہو تو فرق نہ ہوگا: رجلٌ جريحٌ (=مجروح) وامرأةٌ جَرِيحٌ. ہاں بعض مثالوں میں موصوف کے موافق بھی ہوتا ہے: اِمرأةٌ حبيبةٌ (أَيْ مَحْبُوبَةٌ).

فَعُولٌ اگر مفعول کے لیے ہو تو مؤنث کے لیے (ة) لگائی جائے گی: جَمَلٌ حَمُولٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ) ناقةٌ حَمُولَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی) اور بمعنی فاعل ہو تو فرق نہ ہوگا: رجلٌ بَتُولٌ[۱۵] وامرأةٌ بَتُولٌ.

۱۔ بڑا خون ریز۔　۲۔ بہت بڑا۔　۳۔ بڑا سچّا۔　۴۔ خوب قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا۔

۵۔ بڑا پاک۔　۶۔ بڑا الٹ پھیر کرنے والا۔　۷۔ بڑا لڑاکو۔　۸۔ بڑا فاضل۔

۹۔ بڑا بولنے والا۔　۱۰۔ بہت عجیب۔　۱۱۔ خوب فرق کرنے والا۔　۱۲۔ بڑا عیب چین۔

۱۳۔ خوب چوکنا، بہت بچنے والا۔　۱۴۔ بڑا بوجھ لادا ہوا۔　۱۵۔ دنیا سے بالکل قطع تعلّق کرنے والا یا کرنے والی۔

۵۔ افعل تفضیل

۱۴۔ افعل تفضیل کی گردان اور اس کے استعمال کے اقسام درس (۲۴) میں بالتفصیل پڑھ چکے ہو۔

افعل تفضیل کا صیغہ عموماً فاعل کے لیے آتا ہے۔ مگر کبھی مفعول کے لیے بھی آجاتا ہے: أَعْذَرُ (بہت معذور) أَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) أَشْهَرُ، أَعْرَفُ (بہت معروف)۔

افعل تفضیل بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اسم ظاہر میں اس کا یہ عمل صرف ایک ترکیب میں پایا گیا ہے۔ ما رَأیت رَجُلا أَحْسَنَ في عينه الكُحْلُ منه في عين زيدٍ.[۱] اس ترکیب میں کُحل کو رفع لفظ أَحْسَنُ نے دیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے ایسی بہت سی مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔ مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

۶۔ اسم نسبت یا اسم منسوب

۱۵۔ جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگی ہو اسے اسم منسوب کہتے ہیں: مصريّ (مصر والا) عِلْمِيٌّ (علم سے تعلّق رکھنے والا)۔

اسم منسوب اگرچہ عموماً اسم جامد ہوتا ہے، لیکن یائے نسبت لگا دینے سے اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہوجاتے ہیں اس لیے وہ بھی اسم صفت کی طرح کسی اسم کی نعت واقع ہوا کرتا ہے یا مبتدا کی خبر: جريدةٌ يوميّةٌ،[۲] هٰذا الرجل مصريٌّ.

---

[۱] میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ سے زیادہ خوب صورت (معلوم ہوتا) ہو جو زید کی آنکھ میں ہے۔ مِنهُ میں ضمیر کُحل کی طرف راجع ہے۔

[۲] روزانہ اخبار۔

۱۶۔اسم منسوب بنانے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھو:

۱۔اگر اسم کے آخر میں (ة) لگی ہو تو اسے نکال دیں: مَكَّةُ سے مَكِّيٌّ، صِناعَةٌ سے صِناعِيٌّ.

۲۔لفظ کے درمیان میں جو حروف زائدہ ہوں وہ عموماً حذف کردیے جاتے ہیں: مَدِيْنَةٌ سے مَدَنِيٌّ.

۳۔بعض اسم مقطوع الآخر ہوتے ہیں، نسبت کے وقت ان کا آخر لوٹ آتا ہے: أَبٌ (دراصل أَبَوٌ) سے أَبَوِيٌّ، دَمٌ (دراصل دَمَوٌ) سے دَمَوِيٌّ.

۴۔الف مقصورہ کو ہمیشہ اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو جب وہ زائدہ ہو واو سے بدل دیتے ہیں: عصا سے عَصَوِيٌّ، عِيْسٰى سے عِيْسَوِيٌّ، صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِيٌّ.

الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے: اِبْتِداءٌ سے ابتدائِيٌّ.

۵۔اسم نسبت کی جمع اکثر سالم ہی ہوتی ہے: مصريُّون، کبھی جمع مکسر بھی آتی ہے: فَلْسَفِيٌّ سے فلاسِفَةٌ، مَغْرِبِيّ سے مَغَارِبَةٌ.

۱۷۔ذیل کے اسمائے منسوبہ کو خاص طور پر یاد رکھو:

أُمَيَّةُ[۱] سے أَمَوِيٌّ یا أُمَوِيٌّ	بَادِيَةٌ[۲] سے بَدَوِيٌّ[۳]
حَضْرَمَوْتُ[۴] سے حَضْرَمِيٌّ	نَاصِرَةٌ[۵] سے نَصْرَانِيٌّ
رُوْحٌ سے رُوْحَانِيٌّ	طَبِيْعَةٌ سے طَبِيْعِيٌّ

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کے بھائی کا نام ہے جس کی اولاد کو بنو اُمیہ کہتے ہیں۔ [۲] گاؤں۔ [۳] دیہاتی۔

[۴] یمن میں ایک شہر ہے۔ [۵] ایک قریہ ہے شام میں۔

رَبٌّ سے رَبَّانِيٌّ	رَيٌّ[1] سے رَازِيٌّ
قُرَيْشٌ سے قُرَشِيٌّ	اَلْيَمَنُ سے يَمَانٍ يا اَلْيَمَانِيُّ يا اَلْيَمَنِيُّ

سلسلہ الفاظ نمبر ۶۰

أَخْرَسَ (ا) گونگا بنا دینا	رَجَا (ن،و) امید کرنا
اَلإِنْجِيل وہ کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی	رِدْءٌ مددگار
أَوَانٌ وقت، موقع، موسم	زَقُّوْمٌ تھوہر
أُمِّيٌّ (منسوب ہے أُمٌّ کی طرف) مادرزاد حالت میں اَن پڑھ رہنے والا	سَارٍ (سریٰ کا اسم فاعل ہے) رات کو سیر کرنے والا، سرایت کرنے والا
البَأْسَا (=بأساء) خوف، تکلیف	شَرِسٌ تندمزاج
تاب (يتوب) توبہ کرنا، رجوع ہونا،	شَفِيْر کنارہ، گڑھے کا کنارہ
تِبْيَانٌ (مصدر ہے بَانَ يَبِيْنُ کا) بیان کرنا	الصّخر الأَصَمُّ سخت چٹان
تَمٌّ تمام ہونا، کامل ہونا	عارٍ (جـ عُرَاةٌ) ننگا
جَذْوَةٌ چنگاری	عُجَاب بہت انوکھا، عجیب وغریب
حُلَّةٌ (جـ حُلَلٌ) قیمتی جوڑا، لباس	غَيْثٌ (جـ أَغْيَاثٌ) بارش
حَمِيْمٌ گہرا دوست، گرم پانی	غَشَمْشَمٌ بہادر، اڑیل
حَنِيْفٌ (جـ حُنَفَاءُ) یک رُخا ہو جانے والا، ثابت قدم	فَكِهٌ خوش طبع، خوب ہنسنے ہنسانے والا۔

[1] فارس میں ایک شہر ہے۔

قَسَا (يَقْسُوْ) دل کا سخت ہونا	مَغْمُوْرٌ ڈھانکا ہوا، ڈوبا ہوا
لُمَزَةٌ (اسم مبالغہ ہے) بڑا عیب چیں، بڑا بدگو	مَنِيَّةٌ (جـ مَنَايَا) موت
لَوْذَعِيٌّ (از لَذَعَ) ذکی، تیز فہم	وَكَلٌّ عاجز جو اپنے کام آپ نہ کر سکے
لَيِّنٌ (از لَانَ يَلِيْنُ) نرم	هَارٍ منہدم ہونے والا
مُبِيْنٌ واضح، روشن، ظاہر کرنے والا	هَدِيَّةٌ (جـ هَدَايَا) تحفہ
مُتْرَفٌ آسودہ، مستِ مال و دولت	هَيَّابٌ خوف زدہ، بزدل
يَقْظَةٌ بیداری، جاگ جانا	

تنبیہ: هَارٍ اصل میں هَـائِرٌ اجوف واوی ہے، مقلوب کر کے ناقص بنا دیا گیا ہے۔ جیسے شَائِكٌ (ہتھیار بند) سے شَاكِي السِّلَاحِ کہا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۱۵۷

مَيِّزْ أَسْمَاءَ الصِّفَةِ وأقسامها وانظر في إعراب معمولها في الأمثلة الآتيَةِ

۱. اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ؟

۲. لِيَعْبُدُوا اللّٰه مُخْلِصِيْنَ له الدِّيْنَ حُنَفَاءَ.

۳. كُلّ نفسٍ ذائقةُ الموتِ.

٤. اِنِّی مرسِلةٌ اليهم بهَدِيَّةٍ فناظِرَةٌ بِمَ [بما] يرجع المرسَلون.

۵. ائِنَّا [=أَ إِنَّا] لَتَارِكُوْا اٰلِهَتِنا لِشاعِرٍ مجنُون.[1]

٦. اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا واحدا اِنَّ هٰذا لَشَیْءٌ عُجابٌ.

---

[1] مجنون (جـ مجانين) دیوانہ

۷. فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ[1] قلوبُهم مِنْ ذكر اللّٰه.

۸. وَاِنّى لَغفّارٌ لِمَنْ تابَ واٰمَنَ وعَمِلَ صالحًا.

۹. اِنَّ فى ذٰلك لَاٰياتٍ لكلّ صَبّارٍ شكورٍ.

۱۰. وَاَخِى هٰرُوْنُ هو افصَحُ مِنّى لِسَانًا فَاَرْسِلْه مَعِىَ رِدْأً يُصَدِّقُنِى.

۱۱. اِنْ تَرَنِ [= تَرَانِي] انا اقلَّ منك مالًا وولدًا فعسٰى ربّى اَنْ يُؤتِيَنِ خيرًا مِنْ جَنَّتِكَ.

۱۲. هو الّذى بَعَثَ فى الْاُمِّيِّيْنَ رسولا منهم يتلُوْ عليهم اٰياته ويُزَكِّيْهِمْ ويُعَلِّمُهُمُ الكِتٰبَ والحكمةَ ط واِنْ[2] كانوا من قبلُ[3] لفي ضَلٰلٍ مبينٍ.

اشعار

خيرُ النَّبِيِّنَ الذي نطَقَتْ بهِ | التَّوْرَاةُ[4] والإنجيلُ قبلَ أَوَانِهٖ
اَلْمُنْطِقُ الصّخرَ الأصمَّ بِكَفِّهٖ | والمُخرِسُ[5] البُلَغاءَ في تِبْيَانِهٖ
والمُخْجِلُ[6] القمرَ المُنيرَ بتمِّهٖ | في حُسْنِهٖ والغيثَ في إِحْسانِهٖ

......☆......☆......

ومُكَلِّفُ الأيّام ضِدَّ طِبَاعِها | مُتَطَلِّبٌ في الماءِ جَذْوَةَ نارٖ
وإذا رَجَوْتَ الْمُسْتَحِيْلَ فإنّما | تَبْنِي الرَّجاءَ علٰى شفيرٍ هارٖ
فالعَيْشُ نومٌ والمَنِيَّةُ يَقْظَةٌ | والمَرءُ بينهما خَيالٌ سارٖ
وكُنْ أَشَدَّ من الصَّخر الأصمّ لَدَى الْـ | ـبأسا و أَسْيَرَ في الأفاق من مَثَلٖ

---

[1] قاسية: اسم فاعل مؤنث از قَسَا یعنی سنگ دل، سخت دل

[2] یہ إِنْ مخفّف ہے إِنَّ کا (دیکھو سبق ۴۹)۔ [3] دیکھو سبق (۶۲-۶، ج)

[4] تورات وہ کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [5] گونگا کر دینے والا [6] شرمندہ کرنے والا

حُلْوَ المَذَاقة، مُرًّا، لَيِّنًا، شَرِسًا صَعْبًا، ذَلُوْلًا، عظيمَ المكر والحِيَلِ
مُهذَّبًا، لَوْذعِيًّا، طَيِّبًا، فَكِهًا غَشَمْشَمًا، غيرَ هَيَّابٍ ولا وَكَلِ

وَمَنْ لَم تَكُنْ حُلَلُ التّقوٰى مَلابِسَهُ
عَارٍ، وَإِن كان مغمُوْرًا من الحُلَلِ

الأبيات المذكورة مقتبسة من القصيدة اللامية في الحكم لصلاح الدين الصَّفديّ المتوفى ٧٦٤ھ رحمه الله، ونضيف إليها بعض الأبيات من أوّل القصيدة في ما يأتي.

الجَدُّ[1] فِي الجِدِّ[2] والحِرمانُ[3] في الكسَلِ فَانصَبْ[4] تُصِبْ[5] عن قريب غايةَ الأملِ
واصبر علٰى كُلِّ ما يأتي الزّمانُ بِهِ صَبْرَ الحُسام[6] بكفّ الدّارعِ[7] البَطَلِ[8]
وإن بُليت[9] بِشخصٍ لا خَلاقَ[10] لهُ فكُن كَأنَّكَ لَم تَسمع ولم يَقُلِ
وَلَا يَغُرَّنكَ[11] مَنْ تَبْدُوْ[12] بَشَاشتهُ[13] مِنهُ إليك فَإِنَّ السَّمَّ[14] في العَسَلِ

وإن أردت نجاحا أو بلوغَ مُنىً[15]
فاكتُم[16] أمورك من حافٍ[17] ومُنتَعِلِ[18]

۱؎ بزرگی، عظمت۔ ۲؎ کوشش۔ ۳؎ محرومی۔ ۴؎ محنت کرنا۔
۵؎ تو پہنچ جائے گا۔ أَصَابَ (ا) پہنچ جانا۔ ۶؎ تلوار۔ ۷؎ زرہ پوش سپاہی۔ ۸؎ بہادر۔
۹؎ بَلَا يَبْلُو مبتلا کرنا، آزمانا۔ ۱۰؎ نیک بختی کا حصّہ۔
۱۱؎ لَا يَغُرَّنْ فعل غائب مؤکد بنون خفیفہ۔ یعنی تجھے ہرگز فریب نہ دینے پائے۔
۱۲؎ بَدَا (ن) ظاہر ہونا۔ تَبْدُوْ فعل مضارع مؤنث غائب۔ ۱۳؎ ہنس مکھ ہونا۔ ۱۴؎ زہر۔
۱۵؎ آرزو۔ ۱۶؎ كَتَمَ (ن) چھپانا۔ ۱۷؎ ننگے پاؤں والا۔ ۱۸؎ جوتا پہنا ہوا۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْمُثَنّٰی والْمَجْمُوْعُ والتَّصغِیرُ

۱۔ تثنیہ بنانے کا عام طریقہ تم نے سبق (۵) میں سمجھ لیا ہے۔ چند خاص باتیں یہاں اور لکھی جاتی ہیں۔

جو اسما مقطوع الآخر ہیں تثنیہ کے وقت اُن کا آخری حرف لوٹا لاتے ہیں: أَبٌ سے أَبَوَانِ، أَخٌ سے أَخَوَانِ، أَخَوَيْنِ. مگر حرفِ محذوف کے عوض اس اسم میں کوئی حرف شروع میں یا آخر میں بڑھا دیا گیا ہو تو پھر حرفِ محذوف نہیں لوٹایا جائے گا: اِبْنٌ (دراصل بَنْوٌ) اِسْمٌ (دراصل سِمْوٌ) اور سَنَةٌ (دراصل سَنْوٌ): کا مثنّٰی اِبْنَانِ، اِسْمَانِ اور سَنَتَانِ ہوگا۔

يَدٌ (دراصل يَدْيٌ) فَمٌ (دراصل فُوْهٌ) سے يَدَانِ اور فَمَانِ آتا ہے۔ حرفِ محذوف ان میں بھی لوٹایا نہیں جاتا۔

الف مقصورہ کو اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو اکثر واو سے بدل دیتے ہیں: عَصًا☆ سے عَصَوَانِ، حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَنِ، سَمَاءٌ سے سَمَاوَانِ اور سَمَاءَانِ بھی آتا ہے مگر جو الف یا سے بدلا ہوا ہو اس کو تثنیہ میں یا سے بدل دیتے ہیں: فَتًى☆ سے فَتَيَانِ.

اَلْمَجْمُوْعُ (اَلْجَمْعُ)

۲۔ تمہیں معلوم ہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع سالم اور جمع مکسر۔ پھر جمع سالم کی بھی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث۔ (دیکھو درس ۵-۳)

☆ عَصًا اور فَتًى پر اَلْ داخل ہو تو اَلْعَصَا اور اَلْفَتٰى پڑھا جاتا ہے۔

الجمعُ السّالمُ المذکّر

۳۔ جمع سالم مذکر اُن اسمائے صفت کی ہوتی ہے جو مذکر عاقل کی صفت یا خبر واقع ہوں: رجالٌ صادقون. غیر اسمائے صفت کی جمع مذکر سالم صرف چند الفاظ کی آتی ہے: أَرَضونَ، عالَمونَ، أهلون، بَنُون، سِنُونَ اور مِئُونَ. (یہ جمعیں ہیں أَرْضٌ، عالَمٌ، أَهْلٌ، اِبْنٌ، سَنَةٌ اور مِئَةٌ کی)۔

مذکر اَعلام (خاص نام) کی جمع بنانی ہو تو جمع سالم ہی بنائیں گے: زَيْدُوْنَ وغیرہ۔

الجمعُ السّالمُ المؤنّث

۴۔ جو اسمائے صفت عاقلات کی صفت یا خبر ہوں اُن کی جمع عموماً سالم مؤنث ہوتی ہے: نِسَاءٌ صالحات. غیر اسمائے صفت میں مندرجہ ذیل اسموں کی جمع سالم مؤنث بھی آجاتی ہے:

۱۔ جس اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ة) لگی ہو خواہ تانیث کے لیے ہو خواہ وحدت کے لیے: وَزَّةٌ[1] سے وَزَّاتٌ، تَمْرَةٌ سے تَمَرَاتٌ مگر اِمْرَءَةٌ، شاةٌ وغیرہ چند الفاظ سے جمع سالم نہیں آئے گی۔

شاةٌ کی جمع شاءٌ اور شِیاهٌ، اِمْرَءَةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور نِسْوَةٌ آتی ہے۔

۲۔ مؤنث اَعلام: مَرْيَمُ سے مَرْيَمَاتٌ.

۳۔ مصادر جو تین حرف سے زائد ہوں: تَعْرِيفات، اِمْتِيازات.

۴۔ جن اسموں کے آخر میں تانیث کے لیے الف مقصورہ یا ممدودہ آیا ہو: حُمّٰى (تپ) کی جمع حُمَّيَاتٌ اور صَحْرَاءُ کی جمع صَحْرَاوَاتٌ ہوگی۔ اس کی جمع مکسر صَحارٰی بھی آتی ہے۔

---

[1] وَزّ: بطخ کی قسم کا ایک آبی پرندہ ہے۔ وزة میں تائے تانیث ہے اور تمرة میں تائے وحدت ہے یعنی ایک کھجور۔

الجمع المكسر

۵۔جمع مکسر (دیکھو سبق ۵-۳) کی دو قسمیں ہیں: ۱۔جمع قلّت ۲۔جمع کثرت

جمع قلّت وہ ہے جو دس سے زائد افراد پر نہ بولی جائے اس کے صرف چار اوزان ہیں جو اس شعر میں درج ہیں:

جمع قلّت را چہار است امثلہ

أَفْعُل و أَفْعَال و فِعْلَة، أَفْعِلَة

أَشْهُرٌ، أَقْلَامٌ، غِلْمَةٌ (جمع غلام)، أَرْغِفَةٌ (جمع رغيفٌ (روٹی) کی)۔

تنبیہ ۱: جمع قلّت پر اَلْ داخل ہو یا وہ ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جو کثرت پر دلالت کرے تو دس سے زائد پر بھی بول سکتے ہیں: ﴿فيها ما تَشْتَهِيهِ[1] الْأَنْفُسُ وتَلَذُّ[2] الْأَعْيُنُ﴾[3] أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ. ان مثالوں میں أَنْفُس، أَعْيُن اور أولاد کثرت کے لیے ہیں۔

اگر کسی اسم کی جمع کا ایک ہی وزن ہو تو پھر وہ قلّت و کثرت دونوں میں مشترک ہوگا: رِجْلٌ کی جمع أَرْجُلٌ، فُؤَادٌ (دل) کی جمع أَفْئِدَةٌ ہی آتی ہے۔

جمع کثرت کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور وہ اکثر سماعی ہیں۔ صرف ذیل کے اوزان میں قیاس کو دخل ہے:

۱۔ فُعَلٌ جمع ہے فُعْلَةٌ کی: غُرْفَةٌ، أُمَّةٌ، صُورَةٌ کی جمع ہوگی غُرَفٌ، أُمَمٌ، صُوَرٌ۔

۲۔ فِعَلٌ جمع ہے فِعْلَةٌ کی: قِطْعَةٌ[4]، مِلَّةٌ[5]، كِلَّةٌ[6] کی جمع ہوگی قِطَعٌ، مِلَلٌ، كِلَلٌ.

---

[1] اِشتهى (۷) خواہش کرنا۔ [2] لَذَّ (يَلَذُّ) لذت پانا۔ [3] زخرف: ۷۱ [4] ٹکڑا۔

[5] دین۔ [6] مہین پردہ۔

۳۔ فُعَلَةٌ کا وزن اسم فاعل معتل اللام کی جمع کے لیے آتا ہے: رَامٍ، قَاضٍ، عاصٍ[1] کی جمع رُمَاةٌ (دراصل رُمَيَةٌ) قُضَاةٌ، عُصَاةٌ.

۴۔ فَعَالِلُ ہر ایک رباعی مجرد اور خماسی مجرد و مزید کی جمع اسی وزن پر آتی ہے: بُلْبُلٌ، سَفَرْجَلٌ، خَنْدَرِيْسٌ[2] کی جمع بَلَابِلُ، سَفَارِجُ، خدارِسُ. خماسی مجرد میں ایک اور مزید میں دو حرف گرادیے گئے۔

۵۔ فَوَاعِلُ جمع ہے فَوْعَلٌ اور فَاعَلٌ کی: جَوْهَرٌ، خَاتَمٌ سے جَوَاهِرُ، خَوَاتِمُ اور جو فَاعِلٌ کا وزن مؤنث کے لیے ہو اس کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: حامِلٌ[3] عاقِرٌ[4] سے حَوَامِلُ، عَوَاقِرُ.

۶۔ فَعَائِلُ جمع ہے فَعِيْلَةٌ اور فِعَالَة کی: كَتِيْبَةٌ[5] رِسَالَةٌ سے كَتَائِبُ، رَسَائِلُ.

۷۔ أَفَاعِلُ جمع ہے إِفْعَلٌ اور أُفْعُلَةٌ کی: إِصْبَعٌ[6] اور أُنْمُلَةٌ[7] کی جمع ہے أَصَابِعُ اور أَنَامِلُ.

اَفعلِ تفضیل کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: أَكَابِرُ، أَفَاضِلُ جمع ہے أَكْبَرُ اور أَفْضَلُ کی، اگرچہ اس کی جمع سالم بھی آتی ہے: أَكْبَرُوْنَ. (دیکھو سبق ۲۴)

۸۔ أَفَاعِيْلُ جمع ہے أُفْعُوْلٌ اور أُفْعُوْلَةٌ کی: أُسْلُوْبٌ سے أَسَالِيْبُ، أُرْجُوْزَةٌ[8] سے أَرَاجِيْزُ.

۹۔ فَعَالِيْلُ جس رباعی کا ماقبلِ آخر مدہ زائدہ ہو اس کی جمع اس وزن پر آتی ہے: عُصْفُوْرٌ، قِرْطَاسٌ سے عَصَافِيْرُ، قَرَاطِيْسُ.

---

[1] گناہ گار۔ [2] پرانی شراب۔ [3] حاملہ۔ [4] بانجھ عورت۔
[5] چھوٹا سا لشکر۔ [6] انگلی۔ [7] انگلی کا پور۔ [8] چھوٹی بحر کا قصیدہ۔

۱۰۔ مَفَاعِلُ کے وزن پر مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مِفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مِفْعَلَةٌ کی جمع آتی ہے: مَكْتَبٌ (دفتر)، مَشْرِقٌ، مِبْضَعٌ (نشتر)، مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ)، مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) سے مَكَاتِبُ، مشارقُ، مَبَاضِعُ، مَكَانِسُ.

۱۱۔ مَفَاعِيلُ جمع ہے مِفْعَالٌ، مِفْعِيلٌ اور مَفْعُولٌ کی: مِفْتَاحٌ، مِسْكِيْنٌ اور مَكْتُوْبٌ سے مَفَاتِيحُ، مَسَاكِيْنُ اور مَكَاتِيْبُ.

اسم تصغیر[۱]

۶۔ کسی چیز میں چھوٹا پن بتانے کے لیے ثلاثی اسم کو فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر لے آتے ہیں جسے اسم تصغیر یا اسم مصغر کہا جاتا ہے اور اصل لفظ کو مکبر کہتے ہیں: كَلْبٌ سے كُلَيْبٌ (چھوٹا سا کتا) كَلْبَةٌ سے كُلَيْبَةٌ، ظِلٌّ سے ظُلَيْلٌ، بابٌ (دراصل بَوْبٌ) سے بُوَيْبٌ، فَتًى سے فُتَيٌّ، الضُّحٰى سے الضُّحَيّا. ہر ایک مثال میں پہلا اسم مکبّر ہے دوسرا مصغّر۔

رباعی (چار حرفی لفظ) سے فُعَيْلِلٌ کا وزن آتا ہے: عَقْرَبٌ سے عُقَيْرِبٌ، عالِمٌ سے عُوَيْلِمٌ.

خماسی میں اگر حرف مدہ نہ ہو تو اس کی تصغیر کے لیے بھی یہی وزن لایا جاتا ہے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ. اس میں آخر کا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی مدہ ہو تو فُعَيْلِيْلٌ کے وزن پر آئے گا: سُلْطَانٌ سے سُلَيْطِيْنٌ، مَرْهُوْبٌ (خوفناک) سے مُرَيْهِيْبٌ.

تنبیہ ۲: حروف علت کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو یعنی الف کے ماقبل فتحہ، واو

---

[۱] تصغیر یعنی چھوٹا بنانا۔

کے ماقبل ضمّہ اور یا کے ماقبل کسرہ ہو تو انہیں مدہ کہتے ہیں: بَــا، بُــوْ، بِيْ. ورنہ لِین کہا جاتا ہے: بَيْ، بَوْ.

۷۔ ذیل کے اسمائے مصغرہ خاص طور پر یاد رکھو:

أَخٌ (دراصل أَخَوٌ) سے أُخَيٌّ	اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) سے بُنَيٌّ
أُخْتٌ سے أُخَيَّةٌ	بِنْتٌ یا اِبْنَةٌ سے بُنَيَّةٌ
أَبٌ سے أُبَيٌّ	شَيْءٌ سے شُوَيَّةٌ
ذَاكَ سے ذَيَّاكَ	اَلَّذِيْ اور اَلَّتِيْ سے اَلَّذَيَّا اور اَللَّتَيَّا

سلسلہ الفاظ نمبر ۶۱

أَرْصَدَ (ا) تیار کرنا، نگہبان بنانا	تِيْجَانٌ جمع ہے تاج کی
أَسَلٌ (اسم جنس) نیزے	تَمَاثِيْلُ جمع ہے تِمْثَالٌ کی۔ مورت
أُلٰى بمعنی اَلَّذِيْنَ جو لوگ	جِفَانٌ جمع ہے جَفْنَةٌ کی۔ بڑا لگن
اِنْتَضَلَ (۷) تیر ترکش سے نکالنا، تیر پھینکنا	جَوَاب (دراصل جَوَابِيْ) جمع ہے جَابِيَةٌ کی۔ حوض
بَوَّأَ (۲) جگہ دینا	خَــطِّيَّةٌ وہ نیزے جو مقام خَطّ کے بنے ہوئے ہیں جو بحرین کی ایک بندرگاہ ہے۔
بِيْضٌ (جمع ہے أَبْيَضُ کی) سفید، شمشیر آبدار	صارِمٌ (جـ صَوارِمُ) تیز تلوار
ذُبُلٌ اور ذَوابِلُ جمع ہے ذَابِلَةٌ کی۔ باریک نیزہ	عُدَّةٌ (جـ عُدَدٌ) سامان، ذخیرہ
رُمَاةٌ جمع ہے رَامٍ کی۔ تیر پھینکنے والا	عَدِيْدٌ (جـ عَدائِدُ) قرین، ہم قوم، متعدد

رَاسِيَةٌ (جـ راسِياتٌ اور رَوَاسٍ) جمی ہوئی، گڑی ہوئی	عَزِيْزٌ (جـ أَعِزَّةٌ) عزت والا، غالب
سِتْرٌ (جـ أَسْتَارٌ) پردہ	فارِسٌ (جـ فَوارِسُ اور فُرْسَانٌ) گھوڑے سوار
سَرِيْرٌ (جـ أَسِرَّةٌ اور سُرُرٌ) تخت، پلنگ	قِدْرٌ (جـ قُدُوْرٌ) دیگ
سَهْمٌ (جـ أَسْهُم اور سِهَام) تیر	قَصَدَ (ن) ارادہ کرنا۔ (فِي کے ساتھ) میانہ روی اختیار کرنا، یہی معنی ہیں اِقْتَصَدَ کے
صَارِخٌ چیخنے والا، رونے والا	مِحْرابٌ (جـ مَحاريبُ) مکان کے سامنے کا خوب صورت حصّہ، مسجد میں امام کی جگہ
مُنْعَمٌ تروتازہ، نعمت میں پلا ہوا	

مشق نمبر ۱۵۸
جمع کی مثالیں

١. ومن اٰياته خَلقُ السمٰوات والارض واختلافُ اَلْسِنَتِكُم واَلْوَانِكم اِنّ فی ذٰلك لَاٰياتٍ لِلعَالَمِين.

٢. يَعْمَلُوْنَ لَهٗ ما يشآء من مَحاريبَ وتَماثِيْلَ وجِفانٍ كالجَوَابِ وقُدُوْرٍ رَاسِياتٍ اِعْمَلُوْا اٰلَ داوٗدَ شُكرا وَقَلِيْلٌ من عِبادِیَ الشَّكُورُ.

٣. قالت [مَلِكَةُ سَبا] اِنَّ المُلُوكَ اِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً اَفْسَدُوها وَجَعَلُوا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً.

٤. [قال لُقْمَانُ] يا بُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالمَعْرُوْفِ وَانْهَ عن المُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ من عَزْمِ الامور..... واقْصِدْ فی مَشْيِكَ

واغْضُضْ مِن صَوْتِكَ اِنّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الحَمِيْرِ.

٥. والّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ من الجنّة غُرَفًا تجري من تحتها الانهار خٰلدين فيها نِعْمَ اجرُ العامِلِيْنَ.

٦. الطَّيِّباتُ لِلطَّيِّبِيْنَ والطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَات.

مشق نمبر ۱۵۹

اشعار

أَيْنَ العَبِيْد الأُلٰى أرصدتَهم عُدَدًا؟ — أَيْنَ العَدِيد وأين البِيْضُ والْأَسَلُ؟

أَيْنَ الفَوَارِسُ والغِلْمانُ ما صَنَعُوْا؟ — أين الصّوارم والخطِّيّةُ الذُّبُل؟

أين الرُّماة ألَم تُمْنَعْ بِأَسْهُمِهِم؟ — لمّا أَتَتْك سِهام الموت تَنْتَضَل

أين الوُجُوه الّتي كانت مُنَعَّمَةً؟ — من دُوْنِها[1] تُضربُ الأَسْتار والكِلَلُ

ناداهُمُ صارِخٌ من بعدِ ما دُفِنُوا — أَيْنَ الأَسِرّة والتّيجَانُ والحُلَلُ؟

اسم تصغیر کی مثالیں

☆ نُقَيْطٌ من مُسَيْكٍ في وُرَيْدٍ — خُوَيْلُك أَمْ وُشَيْمٌ في خُدَيْدٍ؟

وذَيّاك اللُّوَيْمِعُ في الضُّحَيَّا — وُجَيْهُكَ أم قُمَيْرٌ في سُعَيْدٍ؟

صُبَيٌّ أم ظُبَيٌّ في قُبَيٍّ — مُرَيْهِيبُ السُّطَيْوَةِ كالأُسَيْدِ؟

---

[1] سامنے، سوا، کمتر

☆ یہ تصغیریں ہیں ان الفاظ کی:

نُقْطَةٌ، مِسْكٌ (مشک)، وَرْد، خَال (تل)، وَشْمٌ (نقش ونگار)، خَدٌّ (رخسار)، ذاك، لامِع، ضُحٰى، وَجْه، قمر، سَعْدٌ (خوش نصیبی، یہاں مراد ہے خوش بختی کا دائرہ یا برج)، صَبِيٌّ، ظَبْيٌ (ہرن)، قَبا (پیرہن)، مرهوب، سَطْوَة (دبدبہ، حملہ) أسد

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ

أسماء الأفعال

و خصوصيات بعض الأفعال والأشعار

۱۔ اسمائے افعال وہ الفاظ ہیں جو فعل تو نہیں ہیں، لیکن ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں۔

۲۔ ان میں سے اکثر تو امر کے معنی میں آتے ہیں اور بعض ماضی کے معنی میں۔ جو امر کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ تَعَالَ (بمعنی اِیْتِ =آ) اس سے امر کی مانند صیغے بھی بنتے ہیں: تَعَالَ، تعالَيا، تعالَوْا، تعالَيْ، تعالَيْنَ: ﴿قُلْ يٰاَهْلَ الكتٰبِ تعالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سواءٍ بَيْنَنَا و بَيْنكم اَنْ لا نَعْبُدَ اِلّا اللّٰهَ﴾[1]

۲۔ هَاتِ (بمعنی أَعْطِنِيْ = مجھے دے، لے آ) اس کی بھی گردان ہوتی ہے: هَاتِ، هاتِيَا، هاتُوْا، هاتِيْ، هاتِيْنَ: ﴿قُلْ هاتُوْا بُرْهانكم اِن كنتم صادِقِينَ﴾[2]

۳۔ هَا (بمعنی خُذْ = لے) اس کی جمع هاؤُم: ﴿هاءُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ﴾[3] (لو پڑھو میری کتاب یعنی نامۂ اعمال)۔ کبھی کافِ خطاب بڑھا کر صیغے بنالیتے ہیں: هَاكَ، هاكُمَا، هاكُمْ، هاكِ، هاكُنّ.

۴۔ هَـلُـمَّ (آجا، چلے چل، لے آ) یہ لفظ فعل لازم کے معنی میں بھی آتا ہے:

---

[1] آل عمران: ۶۴ [2] بقرہ: ۱۱۱ [3] حاقہ: ۱۹

﴿وَالْقَائِلِينَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا﴾ [۱] (اور جو اپنے بھائیوں کو کہہ رہے ہیں: ہمارے پاس چلے آؤ) اور متعدی بھی آتا ہے: ﴿هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ﴾ [۲] (تم اپنے گواہوں یا مددگاروں کو لے آؤ)۔

هَلُمَّ جَرًّا بہت مستعمل ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں "کھینچتا ہوا چلا چل" مطلب یہ ہے کہ اسی طرح آگے سمجھتے چلے جاؤ۔ جیسے کہتے ہیں: علٰی هٰذا القياس.

تنبیہ ۱: یہ لفظ لغت حجاز میں (جس میں قرآن نازل ہوا ہے) غیر متصرف ہے۔ یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے اسی صورت میں بلا تصرف مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے، لیکن لغت بنی تمیم میں متصرف مانا جاتا ہے اور اس کے صیغے بنا لیے جاتے ہیں: هَلُمَّ، هَلُمَّا، هَلُمُّوا هَلُمِّي، هَلْمُمْنَ.

۵۔ هَيْتَ لَكَ (ہاں آجا): ﴿قَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ﴾ [۳] اس میں مخاطب کے مطابق ضمیر خطاب میں تصرف ہوتا ہے: هيتَ لكُما، هَيْتَ لَكُمْ.

۶۔ عَلَيْكَ (= أَلْزِمْ = اختیار کر): عَلَيْكَ الرِّفْقَ یا عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ (نرمی اختیار کر)، عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ. اس سے مؤنث کے صیغے بھی بنا سکتے ہیں۔

۷۔ عَلَيَّ بِهٖ (= جِئْ بِهٖ عندي = اسے میرے پاس لے آؤ)۔

۸۔ إِلَيْكَ عَنِّي (= تَبَعَّدْ عَنِّي = مجھ سے پرے ہو)۔

۹۔ إِلَيْكَ هٰذَا (= خُذْ هٰذَا)۔

۱۰۔ دُوْنَكَ (= خُذْ): دُوْنَكَ التَّمْرَ (کھجور لے)۔

۱۱۔ حَيَّ، حَيَّهَلَا (= عَجِّلْ، أَقْبِلْ = جلدی کر) حَيَّ على الصَّلَاة (جلدی دوڑو نماز پر)۔

---

[۱] احزاب: ۱۸　[۲] انعام: ۱۵۰　[۳] یوسف: ۲۳

۱۲۔ رُوَيْدَ، رُوَيْدَكَ (= أَمْهِلْ =ٹھہر جا، جانے دے)۔

۱۳۔ بَلْهَ (= دَعْ = چھوڑ دے) بَلْهَ التّفكّر في ما لا يَعْنِيْك (اس چیز میں غور کرنا چھوڑ دے جو تیرے لیے ضروری نہیں ہے)۔

۱۴۔ مَهْ (رک جا)۔

۱۵۔ صَهْ (خاموش رہ)۔

۱۶۔ اٰمِيْن (= اِسْتَجِبْ =قبول کر)۔

۱۷۔ حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ = بچ، ڈر)، نَزَالِ (بمعنی اِنْزِلْ = نیچے اُتر)۔

اسی طرح فَعَالِ کے وزن پر بہت سے اسمائے افعال آیا کرتے ہیں۔

۳۔ جو اسمائے افعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ هَيْهَاتَ (بمعنی بَعُدَ) ﴿هَيْهَاتَ هيهاتَ لِما تُوْعَدُوْنَ﴾ [۱] (بعید ہو گیا بعید ہو گیا جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے)۔

۲۔ شَتَّانَ (= اِفْتَرَقَ =فرق ہو گیا) شَتَّانَ بَيْنَ الْعالِمِ والجاهِلِ (عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہے)۔

۳۔ سَرْعَانَ (= أَسْرَعَ =جلدی کی): سَرْعَانَ الشَّيْبُ إِلٰى ذوي الهُمُومِ (فکر والوں کے پاس بڑھاپا بہت جلد آ گیا)۔

تنبیہ ۲: مذکورہ تینوں الفاظ میں مبالغہ کے معنی بھی شامل ہیں۔

بعض افعال کی خصوصیات

۴۔ مندرجہ ذیل افعال زیادہ تر فعل مجہول کی صورت میں مستعمل ہوتے ہیں:

[۱] مؤمنون: ۳۶

سُرَّ (وہ خوش ہوا) فهو مَسْرُوْرٌ: سُرِرْتُ بِلقائِكَ (میں تیری ملاقات سے خوش ہوا)، اس کا معروف سَرَّ (اس نے خوش کیا) بھی مستعمل ہے۔

بُهِتَ (حیران رہ گیا) فَهُوَ مَبْهُوْتٌ: ﴿فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ﴾[1]

غُشِيَ عَلَيْهِ (وہ بیہوش ہوگیا) فهو مَغْشِيٌّ عَلَيْهِ.

أُعْجِبَ بِهٖ (وہ اسے پسند آیا) فهو مُعْجَبٌ: أُعجِبَ الرشيدُ بِكلامِ الْأَعْرَابِيِّ (رشید کو دیہاتی کی گفتگو پسند آئی)۔

اُضْطُرَّ إِلَيْهِ (وہ اس پر مجبور ہوا) فهو مُضْطَرٌّ: فَمَنِ اضْطُرَّ فَلَا عُدْوَانَ[2] عَلَيْهِ (جو شخص مجبور ہوجائے [اور حرام چیز کھا پی لے] تو اس پر کوئی جرم نہیں)۔

أُغْرِمَ بِهٖ (وہ اس پر شیفتہ ہوگیا) فهو مُغْرَمٌ.

أُوْلِعَ بِهٖ (وہ اس پر فریفتہ ہوگیا) فهو مُوْلَعٌ.

زُكِمَ (اسے زکام ہوگیا) فهو مزكُوْمٌ.

صُدِعَ (اسے دردِ سر ہوگیا) فهو مَصْدُوْعٌ.

عُنِيَ بِهٖ (اس نے اس کا اہتمام کیا) فهو عانٍ: عُنِيَ بطبع هٰذا الكِتاب فُلانُ ابنُ فُلانٍ (فلاں ابن فلاں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا)۔

اِتَّخَذَ کو تَخِذَ بھی بولا جاتا ہے: تَخِذْتُك صَدِيْقًا (میں نے تجھے دوست بنالیا ہے)۔

خَالَ يَخَالُ (خیال کرنا) سے مضارع واحد متکلّم أَخَالُ کو اکثر إِخالُ کہا جاتا ہے: ولا إِخالُ ذٰلِك بَعِيْدًا.

---

[1] بقرہ: ۲۵۸ [2] جرم زیادتی۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۶۲

اِبْتِسَامٌ (۷) مسکراہٹ، مسکرانا	بَلِيْدٌ کند ذہن
أَقْلٰی (ا) عداوت رکھنا	جَاحِدٌ منکر
أَعَادِي، أَعْدَاء (جمع ہے عَدُوٌّ کی) دشمن	جَاوَرَ جِوَارًا پڑوسی ہونا
أَغْضٰی (يُغْضِيُ إِغْضَاءً) چشم پوشی کرنا	حَلَّ (يَحُلُّ) کھل جانا، آسان ہو جانا
أَمْجَدُ (جـ أَمَاجِدُ) بہت بزرگ اور شریف	حَرْبٌ لڑائی، لڑاکا، بہادر
بَاحَ (يَبُوْحُ بَوْحًا) ظاہر کر دینا	خَلَاقٌ خیر و برکت سے حصّہ عظیم
بَلا (يَبْلُوْ) آزمانا، مبتلا کرنا	دُرَّةٌ طوطا (عام بول چال میں)
بَاهٌ قوت مردمی	رُقَادٌ نیند
رَاحَ (يَرُوْحُ رَوَاحًا) شام کے وقت آنا جانا، شام کرنا، جانا	فَتَكَ (ن،ض) اچانک حملہ کرنا
سَدِيْدٌ (جـ سِدَادٌ) سیدھا، مضبوط	فَرَجَ (ن) غم دور کرنا
سِلْسِلَةٌ (جـ سَلَاسِلُ) زنجیر	كَرْبٌ اور كُرْبَةٌ تکلیف، بے چینی، غم
شَرَّقَ مشرق کی جانب رخ کرنا، جانا	مُسَالِمٌ صلح کرنے والا
شَكَا (يَشْكُوْ شَكْوٰى و شِكَايَةً إِلَيْه) شکایت کرنا	مُصَوَّرَةٌ تصویر
شَكٰى (يَشْكِيُ) شکایت کرنا	اَلْمَغْنٰى (جـ اَلْمَغَانِيُ یا مَغَانٍ) مکان، مقام
صَبَّ (ن) انڈیلنا	مَالَ (يَمِيْلُ) مائل ہونا۔ (مَالَ عَنْهُ) منہ موڑ لینا
صَفَحَ (ف) درگذر کرنا	مَلَكُوْتٌ عالم بالا، عظیم الشان سلطنت

ضَنَّ (ض،و،س) بخل کرنا	نَبْلٌ (جـ نِبَالٌ و أَنْبَالٌ) (اسم جنس ہے) ایک کو نَبْلَةٌ = تیر
طَارَدَ (۳) اچانک آجانا، حملہ کرنا	نَائِبَةٌ (جـ نَوَائِبُ) مصیبت، آفت
عَائِدَةٌ (جـ عَوَائِدُ) انعام، عطیّہ	وَجْدٌ جوشِ محبّت یا جوشِ مسرت
غَدَا (يَغْدُوْ غُدُوًّا) صبح سویرے جانا، آنا، صبح کرنا، جانا	هَوٰى خواہش، عشق
غِرٌّ (جـ غُرَرٌ) قوم میں اونچے طبقہ کا شخص	اَلْهَوَى الْعُذْرِيُّ قابل عذر عشق، جائز محبّت
غَرَّبَ مغرب کی جانب رخ کرنا، جانا	غُلٌّ (جـ أَغْلَال) قیدی کے گلے کا طوق

مشق نمبر ۱۶۰

١. سارت مُشَرِّقةً وسرتُ مُغَرِّبًا — شَتّانَ بين مُشرِّقٍ و مُغَرِّبِ
٢. جاورتُ أعداءي وجاوَرَ رَبَّهُ — شَتّانَ بين جِواره وجِواري
٣. هَيْهَاتَ أَنْ أَقْلاهُ وهو مُسالِمِي — إنّ الأديب الحُرّ حَرْبُ زمانه
٤. سَأَلْتُك بالهَوَى العُذْرِيّ أَنْ لَا — تَضَنَّ بِما يُسَرُّ به جَنَانِي
٥. فها وَجْدِي تَضاعفَ منه كَرْبِي — وصَيَّرني حديثا في المغاني
٦. وإخوانٍ تَخِذْتُهُمْ دروعا — فكانوها ولٰكن للأعادي
٧. وكنت إخالُهم نَبلا سِدادًا — فكانوها ولٰكن في فُؤادي
٨. هيَ الدنيا تقول بِملْءِ فيها[1] — حَذارِ حذارِ من كَيْدِي و فَتْكِي
٩. فلا يَغْرُرْكُمْ مِنّي ابْتسامٌ — فقَوليْ مُضْحِكٌ والفعْلُ مُبْكِي

---

[1] في = فَمٌ. بِملْءِ فيها یعنی اپنا منہ بھر کر (پکار کر)۔

اسمائے افعال کے متعلق ایک مشقی حکایت

شَكَا بعضُ الشُّيوخ إلى طبيبٍ سُوءَ الهضم فقال له الطبيبُ: رُوَيْدَ سُوءَ الهضم؛ فَإنّه من خَواصّ الشَّيْخُوخَة. فَشَكا ضُعْفَ الْبَصَر فقال له: بَلْهَ ضُعْفَ الْبَصَر؛ فإنّه من خواصّ الشيخوخة. فاشتكٰى له ثِقَلَ السمع فَقال: هَيهاتَ السّمعُ من الشيوخ؛ فإنّ ضُعفَ السّمع من خواصّ الشيخوخة. فاشتكٰى له قِلّةَ الرُّقاد، فقال: شتّانَ الرُّقادُ والشيوخُ؛ فإنّ قِلّة الرّقاد من خواصّ الشيخوخة. فاشتكٰى له ضُعفَ الباه فقال: سَرْعَانَ ضعفُ الباه إلى الشيوخ؛ فإنّ ضعف الباه من خواصّ الشيخوخة. فقال الشيخ لِأَصْحَابه: دُونَكُمُ الأحمقَ، وعليكم الجاهلَ، وهاكُمُ البليدَ الذي لَا فَهْمَ له؛ فإنه لا فرقَ بينه و بين الدُّرَّةِ إلّا بالمصوّرة الإنسانيّة، فإنّه لا يستطيع إلّا أَنْ يَتَكَلّم بهاتَيْنِ الكلمتين. فتَبَسّم الطبيب وقال: حَيَّهَلْ بالغضَب يا شيخ؛ فإنّ هٰذا أيضًا من خواصّ الشيخوخة. (من كتاب النحو)

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض باتیں جو نثر میں جائز نہیں ہیں نظم میں جائز ہوجاتی ہیں۔

۱۔ غیر منصرف پر تنوین پڑھنا جائز ہے:

صُبَّتْ عَلَيَّ مصائِبٌ لَو أَنَّها　　صُبَّتْ علَى الأيّام صِرْن لَيَالِيَا

کبھی الفاظ کی موافقت کے خیال سے یہ بات نثر میں بھی جائز ہوتی ہے: ﴿سَلٰسِلَا وأَغْلالًا﴾[۱] کو سَلا سِلًا و أغلالًا بھی پڑھا جاتا ہے۔

۲۔ زبر، زیر اور پیش کی آواز بڑھا کر الف، واو اور یا کی مانند پڑھنا بہت عام ہے۔ آخر

[۱] دھر:۴

کے جزم کی جگہ زیادہ تر یا کی آواز کبھی واو کی آواز نکالتے ہیں:

كَتَم الحُبَّ زمانًا ثُمّ بَاحَا ۔۔۔ وغَدَا في طاعة الشوق وراحا

.....☆.....☆.....

يا أعظمَ الناس إحسانًا إِلَى الناسِ ۔۔۔ وأَكْثَرَ الناس إغْضاءً عن الناسيْ[1]

نَسِيتُ عهدَك والنسيانُ مُغْتَفَرٌ[2] ۔۔۔ فاغْفِرْ فأوّلُ ناسٍ أوّلُ الناسِ

.....☆.....☆.....

رأيتُ الناسَ قد مالُوا ۔۔۔ إلٰى مَنْ عَندهُ مالٌ

ومن لا عندهُ مالٌ ۔۔۔ فَعَنْهُ النّاسُ قد مالُوا

دیکھو بَاحَ کو بَاحَا، رَاحَ کو رَاحَا، الناسِ کو النّاسِ (= النّاسِيْ) اور مالٌ کو مَالٗ (=مالُوْ) قافیہ کی مناسبت سے پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ فعل کو بھی قافیہ کی پیروی میں شعر کے آخر میں زیر پڑھا جاتا ہے:

وَإِنْ بُلِيتَ بِشَخْصٍ لا خَلاقَ لهُ ۔۔۔ فَكُنْ كَأَنّكَ لَمْ تَسْمَعْ ولَمْ يَقُلِ[3]

۴۔ هُمْ، كُمْ اور أَنْتُمْ کے آخر میں واو کی آواز پیدا کر دیتے ہیں اور هُمُ، كُمُ اور أَنْتُمُ پڑھتے ہیں:

سَلامٌ عليكم هل على العهد أنتمُ؟ ۔۔۔ أَمِ الدّهر أَنْساكم عهودي فخُنْتُمُ؟[4]

۵۔ إِنَّ، أَنَّ اور إِلّا کا ہمزہ تلفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے:

فَلَوَ انَّ مُشتاقا تكلّف فوق ما ۔۔۔ في وُسعِهِ لَمَشٰى إليك المِنبر

.....☆.....☆.....

فَخُذ بحقِّكَ وَالّا ۔۔۔ فاصفَحْ[5] بِحِلمك عنهُ

---

[1] بھولنے والا۔ [2] بخشا ہوا۔ [3] لَمْ يَقُلْ کو لَمْ يَقُلِ پڑھا گیا ہے۔

[4] خَانَ (يَخُوْنُ) خیانت کرنا۔ [5] برداشت کرنا۔

دیکھو فَلَوْ أَنَّ کو شعر موزوں کرنے کے لیے فَلَوَنَّ اور وَإِلَّا کو وَلّا پڑھا گیا ہے۔

۶۔ عربی اشعار میں یہ بھی جائز ہے کہ بوقتِ ضرورت پہلے مصراع کے آخری لفظ کے دو حصّے کر دیے جائیں۔ ایک حصّہ پہلے مصراع کے آخر میں اور دوسرا حصّہ دوسرے مصراع کے شروع میں پڑھا جائے:

يــا مَــنْ يَــحُــلُّ بِـذِكْــرِهٖ عَـقْـدَ الـنّـوائـب والشّـدائـد
أنـت الـرقـيـب عـلـى العِبـ ـــ ـادِ وأنت في الـمَـلَـكُوت واحد
أنــت الــمُـعِـزّ لِـمَـنْ أطـا ـــ عَكَ والـمُـذِلّ لـكـلّ جـاحـد
فَــخَــفِــيُّ لـطـفـك يُسْـتَـعَـا ـــ نُ بـهٖ عـلـى الـزَّمَـن الـمُـعـانِد
إنّــي دعــوتك و الهــمــو ـــ م جيشـوشهـا نحوي تـطـارد
فَــافْــرُجْ بِـحَـوْلِكَ كُـرْبَتِـي يــا مَـنْ لــه حسن العَـوائـد
أنـتَ الـمـيَـسِّـر والـمسبِّـ ـــ ـب والـمُسهِّـل والـمسُـاعِـد
يَسِّــرْ لـنــا فَـرَجًـا قـريـ ـــ ـبًـا يــا إلٰهـي لا تُبــاعـدُ
كُـنْ راحِـمـي فـلـقـد يَـئِسْـ ـــ ـتُ مـن الأقـارِب والأبـاعـد
ثُـمّ الـصَّـلَاة عـلـى الـنـبِـيّ والِــه الــغُـرِّ الأمـاجـد

بعَونِ اللّٰه تعالى وَتوفيقِه تم الجُزء الرابِع مِن كتاب تسهيل الأدب في لسَان العرب، وتم الكتَاب. فَلِلّٰه الحمد!

تَقبّله اللّٰهُ منّي ونفع به الطالبين.

واٰخر دَعْوانا أن الحَمْد اللّٰه رَب العٰلمِيْنَ

طبع شدہ رنگین مجلد

تفسیر عثمانی (۲ جلد)	حصن حصین
خطبات الاحکام لجمعات العام	تعلیم الاسلام (مکمل)
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر)	خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر)	بہشتی زیور (تین حصے)
لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	بہشتی زیور (مکمل)
فضائل حج	معلم الحجاج

رنگین کارڈ کور

حیات المسلمین	آداب المعاشرت
تعلیم الدین	زاد السعید
جزاء الاعمال	روضۃ الادب
الحجامہ (پچھنا لگانا) (جدید ایڈیشن)	فضائل حج
الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر) (جیبی)	معین الفلسفہ
الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر) (جیبی)	خیر الاصول فی حدیث الرسول
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	معین الاصول
عربی زبان کا آسان قاعدہ	تیسیر المنطق
فارسی زبان کا آسان قاعدہ	فوائد مکیہ
تاریخ اسلام	بہشتی گوہر
علم الصرف (اولین، آخرین)	علم النحو
عربی صفوۃ المصادر	جمال القرآن
جوامع الکلم مع چہل ادعیہ مسنونہ	تسہیل المبتدی
عربی کا معلم (اوّل، دوم، سوم، چہارم)	تعلیم العقائد
نام حق	سیر الصحابیات
کریما	پند نامہ
آسان اُصول فقہ	صرف میر
تیسیر الابواب	نحو میر
فصولِ اکبری	میزان ومنشعب
نمازِ مدلل	پنج سورۃ
عم پارہ	سورۃ یٰس
عم پارہ درسی	آسان نماز
نورانی قاعدہ (چھوٹا/ بڑا)	منزل
تیسیر المبتدی	

کارڈ کور/مجلد

اکرام مسلم	منتخب احادیث
مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	فضائل اعمال

المطبوعة ملونة مجلدة

الصحيح لمسلم (۷مجلدات)	الموطأ للإمام محمد (مجلدين)
الهداية (۸مجلدات)	الموطأ للإمام مالك (۳مجلدات)
التبيان في علوم القرآن	مشكاة المصابيح (٤مجلدات)
شرح العقائد	تفسير البيضاوي
تفسير الجلالين (۳مجلدات)	تيسير مصطلح الحديث
مختصر المعاني (مجلدين)	المسند للإمام الأعظم
الهدية السعيدية	الحسامي
القطبي	نور الأنوار (مجلدين)
أصول الشاشي	كنز الدقائق (۳مجلدات)
شرح التهذيب	نفحة العرب
تعريب علم الصيغه	مختصر القدوري
البلاغة الواضحة	نور الإيضاح
ديوان المتنبي	ديوان الحماسة
المقامات الحريرية	النحو الواضح (ابتدائيه، ثانويه)
آثار السنن	

ملونة كرتون مقوي

شرح عقود رسم المفتي	السراجي
متن العقيدة الطحاوية	الفوز الكبير
المرقاة	تلخيص المفتاح
زاد الطالبين	دروس البلاغة
عوامل النحو	الكافية
هداية النحو	تعليم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلسفة
متن الكافي مع مختصر الشافي	هداية الحكمت
هداية النحو (مع الخلاصة والتمارين)	شرح نخبة الفكر
المعلقات السبع	

ستطبع قريبا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة/ كرتون مقوي

الصحيح للبخاري	الجامع للترمذي
شرح الجامي	مکمل قرآن مجید حافظی ۱۵ سطری
بیان القرآن (مکمل)	

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)	Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)	Al-Hizbul Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizbul Azam (Small) C Cover)	

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)	Fazail-e-Aamal (German)
Muntakhab Ahdees (German) (H. Binding)	

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizbul Azam (French) (Coloured)